صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

۱۴ مارچ ۱۹۷۳ء

(۸ صفر المظفر ۱۳۹۳ھ)

جلد ۳ - شمارہ ۳۱

سرکاری رپورٹ

3 5/75

مندرجات

(بدھ - ۱۴ مارچ ۱۹۷۳ء)

	صفحہ
تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ . . .	۴۲۹۵
نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات . . .	۴۲۶۳
نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے .	۴۲۶۴
قلیل المہلت سوال اور اس کا جواب . . .	۴۲۹۸
اراکین اسمبلی کی رخصت	۴۳۰۴

مسئلہ استحقاق —

نشان زدہ سوال نمبر ۱۸۰۵ کے غلط جواب کی فراہمی ۴۳۰۷

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس سوم

بدھ - ۱۴ مارچ ۱۹۷۳ء

(چہار شنبہ - ۸ صفر المظفر ۱۳۹۳ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرمی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۭ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاۗءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ هٰٓاَنْتُمْ اُولَاۗءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۭ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

پ ۴ ، س ۳ : ع ۳ : آیت ۱۱۸، ۱۱۹

ترجمہ

مسلمانو! کسی غیر مذہب کے آدمی کو اپنا رازدار نہ بنانا یہ لوگ تمہاری خرابی اور فتنہ انگیزی کرنے میں ذرا کوتاہی نہیں کرتے اور چاہتے ہیں کہ جس طرح ہو تمہیں تکلیف پہنچے۔ ان کی زبانوں سے تو دشمنی ظاہر ہو چکی جو کچھ اُن کے سینوں میں پوشیدہ ہیں وہ بہت ہی زبردست ہیں اگر تم عقل رکھتے ہو تو ہم نے تم کو اپنی کھول کھول کر سنا دی ہیں۔

دیکھو تم صاف دل لوگ ہو ان لوگوں سے دوستی رکھتے ہو حالانکہ وہ تم سے دوستی نہیں رکھتے اور تم سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہو (وہ نہیں رکھتے) اور جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے یقین کر لیا اور جب الگ ہوتے ہیں تو تم پر غصے سے انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں۔ ان سے کہدو کہ (بدبختو) تم غصے میں مرو اللہ تمہارے دلوں کی باتوں سے خوب واقف ہے۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

مسٹر سپیکر۔ وقفہ سوالات ۔

چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ جناب والا ۔ میرا کل کا سوال باقی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میرے پاس پڑا ہوا ہے ۔

چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ کیا اس کو جناب آخر میں لیں گے ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میری ایک درخواست ہے کہ کچھ بھگیاں الحاق جا رہی ہیں اور میں کہتی ہوں چاہے وہ غلط ہی کیوں نہ بنی ہوں انہیں کم از کم تھوڑی سی مہلت دے دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ بیگم صاحبہ یہ پوائنٹ آف آرڈر آپ نے میرے کمرے میں بھی اٹھایا تھا میں نے وزیر اعلیٰ صاحب کو دو مرتبہ فون پر ملنے کی کوشش کی ہے لیکن وہ مل نہیں سکے ۔ کیا کوئی فاضل منسٹر اس پوائنٹ آف آرڈر کا جواب دیں گے ؟

بیگم آباد احمد خان ۔ جواب نہیں دلانا منظوری دلانا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ یہ ہے کہ کچھ بھگیوں سے لوگوں کو نکالا جا رہا ہے ۔ ان کی درخواست ہے کہ ان کو مہلت دے دی جائے ۔

وزیر قانون ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں ہے اگر جناب آپ کا حکم ہے تو ہو جائے گا ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ مجھے معاف کیجئے جیل کے کوارٹروں کو شاد مان کالونی کی زمین میں اڑھا دیا تھا لیکن کسی پرانی حکومت کو یہ

اوقیق نہ ہوئی کہ کوارٹروں کو گرا دیں مگر اب خطرہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ بیگم صاحبہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ختم ہو گیا ہے وزیر صاحب نے نوٹس لے لیا ہے ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ صرف نوٹس کی بات نہیں ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ یہ معاملہ جن سے متعلق ہے ان کے نوٹس میں لایا جائے گا اور غریبوں کے ساتھ ناانصافی نہیں ہوگی ۔

ممبران صوبائی اسمبلی کے لئے ہیلز ہاؤس میں رہائش کا انتظام

*۱۸۶۶ ۔ چوہدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر قانون از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ممبران صوبائی اسمبلی پنجاب کے لئے ہیلز ہاؤس میں صرف ۷۶ ممبران کی رہائش کا انتظام ہے ۔ باقی ممبران کے لئے کوئی معقول بندوبست نہیں ہے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ہیلز ہاؤس میں ایک بلاک کی ابزادی کے لئے سال رواں میں رقم مختص کرنے کے لئے تحریک کی گئی تھی لیکن ابھی تک اس پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی ۔

(ج) کیا حکومت سال ۷۴-۱۹۷۳ء میں ممبران کے لئے جدید ہوسٹل تعمیر کرانے کے لئے رقم مختص کرے گی ۔ اگر ایسا ہو تو کیا یہ ہوسٹل اسمبلی بلڈنگ کے نزدیکی پلاٹ پر تعمیر کیا جائیگا ۔

(د) اگر نہیں تو پھر کس جگہ تعمیر کیا جائیگا ۔

(و) اگر جزو (ج) کا جواب نفی میں ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر قانون (ملک مختار احمد اعوان) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) تعمیر بلاک کے اخراجات کے تخمینہ جات بذریعہ محکمہ قانون محکمہ خزانہ کو بھجوائے گئے تھے ۔ اس کے علاوہ بذریعہ لیم سرکاری مراسلہ جناب سپیکر نے وزیر خزانہ سے رجوع کیا جس پر جواب موصول ہوا کہ پہلے ان تخمینہ جات کو Dev. Working Party سے منظور کراکر سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کرایا جائے ۔ چانچہ مطلوبہ P.C.I فارم محکمہ تعمیرات (بلڈنگز) سے تیار کرائے جا رہے ہیں تاکہ Dev. Working Patty مذکور کے پیش کئے جا سکیں ۔

(ج) رقم مختص کرنے کا جواب محکمہ خزانہ ہی دے سکتا ہے ۔ رقم ملنے پر بھی اسمبلی کی عمارت کے نزدیک جدید ہوسٹل بنانے کا پروگرام نہیں کیوں کہ ہیلز میں مزید کمرے بن جانے کے بعد جدید ہوسٹل کی ضرورت نہ رہے گی ۔

(د) رقم ملنے پر ہیلز میں نئے کمرے تعمیر کئے جائیں گے ۔

(ہ) اسمبلی کی ہاؤس کمیٹی نے فیصلہ کیا ہوا ہے کہ جدید ہوسٹل کے بجائے ہیلز ہی میں مزید کمرے تعمیر کر لئے جائیں ۔ ان کمروں کی تعمیر کے بعد جدید ہوسٹل کی فی الحال ضرورت نہ ہوگی ۔

میاں خوشید انور ۔ پوائنٹ آف پرولیج ۔ جناب والا ۔ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ ہاؤس کمیٹی نے تجویز کیا ہے کہ ہیلز ہاؤس کے کمروں میں اضافہ کر دیا جائے ۔ اتفاق سے میں اس کمیٹی کا چیئرمین ہوں ۔ میں یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ وہاں یہ سوال اٹھا تھا کہ

اسمبلی کے پاس والی زمین اگر مل جائے تو وہاں کمرے بنائے جائیں - کیونکہ وہ جگہ خالی پڑی ہوئی ہے - کسی زمانے میں یہ تجویز بھی ہوئی تھی کہ اس سلسلے میں گورنمنٹ سے درخواست کریں گے کہ وہ زمین مل جائے تو بہتر ہے کیونکہ اس سے زیادہ سہولت رہے گی - ہیلز ہاؤس اسمبلی سے کافی دور ہے - اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ ممبران اسمبلی کو بھی آنے جانے کی بہت زیادہ سہولت ہو جائیگی - دوسرے جہاں تک اخراجات کا تعلق ہے یہ پہلے بھی تجویز ہوئی تھی کہ یہ کمرے دفتروں کے استعمال میں آ سکتے ہیں - اور اس طرح لاکھوں روپے کے کرائے کا فائدہ بھی حکومت کو ہو جائیگا -

چوہدری علی بہادر خان - وزیر صاحب نے جو تخمینہ بتایا ہے اس سے کتنے کمرے بنائے جائینگے -

وزیر قانون - جناب والا - میرے پاس تعداد نہیں ہے اگر سیکرٹری صاحب پچاس کہہ رہے ہیں تو ٹھیک ہے -

میاں خورشید انور - کیا وزیر موصوف کوشش فرمائیں گے کہ اسمبلی کے ساتھ والا رقبہ حاصل کیا جا سکے گا ؟

مسٹر سپیکر - یہ ضمنی سوال نہیں بنتا -

میاں خورشید انور - جناب والا - سوال کے جزو "ج" میں صاف طور پر ذکر ہے آپ نے شائد پڑھا ہی نہیں - حالانکہ یہ آپ سے متعلق ہے -

مسٹر سپیکر - انہوں نے پوچھا ہے کیا ہوسٹل اسمبلی بلڈنگ کے نزدیک تعمیر کیا جائیگا - اور انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ تعمیر نہیں کیا جائیگا -

میاں خورشید انور - جیسا کہ ہاؤس کمیٹی بھی سفارش کر چکی ہے کیا آپ کوشش کرینگے کہ یہ جگہ مل جائے ؟

مسٹر سپیکر - آپ اس کمیٹی کی رپورٹ کو دوبارہ پڑھیں -

وزیر قانون ۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ جگہ ملے گی یا نہیں ملے گی ۔ بہر حال میں دوبارہ کوشش کرونگا ۔

میاں خورشید انور ۔ آپ وہ رپورٹ پڑھیں ؟

وزیر قانون ۔ میں اس رپورٹ کو دوبارہ پڑھنے کی کوشش کرونگا ۔

مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائینگے کہ یہ ہوسٹل کتنے عرصہ تک بن جائیگا ؟

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کہا ہے کہ ابھی تک اس کیلئے رقم ہی مختص نہیں ہوئی ۔

This question does not arise so far.

چوہدری غلام قادر ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم فرمائینگے کہ ان ممبران کو ساڑھے بارہ روپے کرایہ روزانہ ملتا ہے جنکو پیپلز ہاؤس میں جگہ نہیں ملتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ اس سوال سے ضمنی سوال نہیں بنتا ہے ۔

چوہدری غلام قادر ۔ میرا ضمنی سوال بنتا ہے کہ کیا انکے لئے کوئی دوسرے ہوسٹل مختص نہیں کئے جا سکتے کہ جن کا کرایہ ۱۲ یا ۱۳ روپے روزانہ ہو ؟

مسٹر سپیکر ۔ سوال بلڈنگ بنانے کے متعلق تھا کہ ممبران کی رہائش کا معقول بندوبست نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر قانون اس کا جواب نہیں دے سکتے ۔

That does not relate to his department.

چوہدری غلام قادر ۔ تو پھر اسکا جواب کون دیگا ؟

مسٹر سپیکر - ضمنی سوال وزیر متعلقہ سے ہی ہو سکتا ہے کسی دوسرے وزیر سے نہیں ہو سکتا - اسکے لئے علیحدہ سوال دیجئے جو وزیر خزانہ کے متعلق ہو - وہ اسکا جواب دینگے

میاں خورشید انور - جناب وزیر قانون پارلیمانی امور کے بھی انچارج ہیں اسلئے یہ سوال بالکل ان سے متعلق ہے اور جناب فرما رہے ہیں کہ اسکا ان سے تعلق نہیں بنتا -

وزیر قانون - جناب والا - جہاں تک ساڑھے بارہ روپیہ یومیہ کے بارے میں کہا گیا ہے اس کا جواب فنانس ڈیپارٹمنٹ دیگا البتہ رہائش کے بارے میں میں جوابدہ ہوں - میں اس بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہوٹلوں کے علاوہ ریسٹ ہاؤسوں ہیں - سرکٹ ہاؤسوں میں اور دوسری موزوں جگہوں پر بھی فاضل ممبران کی رہائش کا انتظام کیا گیا ہے - اسکے باوجود میں فاضل ممبران کی اس رائے سے متفق ہوں کہ رہائش کی بہت دشواری ہے اس کیلئے ہر ممکن کوشش کی جائیگی کہ اس دشواری کو جلد از جلد ختم کیا جائے -

چوہدری علی بہادر خان - کیا وزیر موصوف یہ فرمائینگے کہ میرے سوال کے جواب کے ضمن "ب" میں یہ کہا گیا ہے کہ P.C.I. فارم تیار کرائے جا رہے ہیں - ان کے تیار کرانے میں کتنا عرصہ لگے گا - تاکہ وہ پیش کئے جا سکیں ؟ پیش کرنے کا مسئلہ تو بعد میں آئیگا - انکی تیاری میں کتنا عرصہ لگے گا ؟

وزیر قانون - جناب والا - اسکا جواب محکمہ تعمیرات ہی دے سکتا ہے - یہ سوال مجھ سے متعلقہ نہیں -

مسٹر سپیکر - یہ بہت جلد تیار ہو جائینگے - میں آپکو یقین دلاتا ہوں -

میاں خورشید انور - جناب والا - میں رولز کے مطابق پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ چونکہ وہ پارلیمانی امور کے بھی انچارج ہیں - اسلئے اس سوال کا ان سے براہ راست تعلق بنتا ہے - اگر کوئی ایسا مسئلہ پیدا ہوتا ہے

کہ اسکا تعلق کسی اور محکمہ سے ہو تو وزیر موصوف کا فرض ہے کہ وہ اس محکمہ سے رجوع کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر صاحب کو غالباً کہنا یہ چاہئے تھا کہ وہ محکمہ تعمیرات سے مشورہ کر کے جواب دے سکتے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ مگر وہ تو یہ فرماتے ہیں کہ ان سے پوچھیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں ایوان کو اعتماد میں لیتے ہوئے یہ کہوں گا کہ یہ ایسا موضوع آ گیا ہے جس سے آپ کا سیکریٹریٹ بھی متاثر ہوتا ہے ۔ جناب گورنر صاحب بھی اس سلسلہ میں پوری دلچسپی لے رہے ہیں ۔ اس سلسلہ میں میری بھی گورنر صاحب سے بات ہوئی تھی ۔ ان کی یہ خواہش ہے کہ کوئی نئی عمارت پیپلز ہیں یا پیپلز سے باہر بن سکے تاکہ تمام ممبران جو باہر سے تشریف لاتے ہیں ان کی رہائش کا انتظام ہو سکے ۔ دو چار مرتبہ میری اس سلسلے میں ان سے گفتگو ہوئی ہے تو میں یہ توقع کرتا ہوں کہ بہت سی باتیں جو عام طور پر محکموں میں کافی وقت لے لیتی ہیں ۔ وہاں اس سلسلے میں اتنا وقت نہیں لگے گا ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں میں بھی یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ میری بھی جناب گورنر صاحب سے ایک دو بار بات ہوئی تھی ریسٹ ہاؤسوں میں جگہ نہیں مل رہی تھی ۔ گورنر صاحب نے خود ذاتی دلچسپی لے کر یہ آرڈر فرمائے تھے اور ہمارے چند فاضل اراکین کو انہوں نے ریسٹ ہاؤسوں میں جگہ دلائی تھی ۔ اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ گورنر صاحب کتنی دلچسپی رکھتے ہیں اور میں بھی ذاتی طور پر ان تمام دشواریوں کو ختم کرانے کے لئے تمام تر کوشش کرونگا ۔

(قطع کلامیاں)

چودھری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ جناب والا ۔ لوئر مال ایم اے او کالج کے قریب پٹرول پمپ کے ساتھ تین کوٹھیاں ہیں اور ان کے ساتھ دو دو اڑھائی ایکڑ رقبہ ہے جو چند ہزار روپے میں بدیانتی کر کے occupants کو دے دیا گیا ہے ۔ آپ اس کے متعلق تحقیقات فرمائیں ۔

یہ بجٹ آپ کو مل جائے گی اور بجٹ کے قریب ہی ہے۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ یہ درست ہے کہ ایک سال ہو گیا ہے اس اسمبلی کو حلف اٹھائے ہوئے اور جناب گورنر صاحب نے از راہ کرم واقعی اس مسئلے کے متعلق حکم دیا تھا لیکن گذارش یہ ہے کہ محض تو وزیر صاحب نے کرنا ہے ۔ یہ بھی تو دلچسپی لیں ۔

چودھری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ ایک سال اور ایک مہینہ ہو گیا ہے ۔

چودھری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ جناب نے فرمایا ہے کہ جلدی ہو جائے گا اسکے لئے میں شکر گزار ہوں لیکن آپ یہ فرمائیں کہ یہ ضمنی بجٹ جو آ رہا ہے کیا اس میں اسکے لئے رقم مہیا ہو جائے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ جو نیا آئین بن رہا ہے ۔ وہ یہ contemplate کرتا ہے کہ فنانس کے معاملے میں یہ اسمبلی ایک ادارہ ہوگی اور جو بجٹ آپ اسمبلی کے لئے منظور کرینگے وہ votable بھی نہیں ہوگا وہ charged ہوگا ۔ جب آئین پاس ہو جائے گا تو اس کے ذمہ دار آپ خود بن جائینگے اور امید ہے کہ آئین بہت جلد پاس ہو جائے گا ۔ پھر شاید ایک دو مہینے میں یہ مشکلات جو نظر آ رہی ہیں موجود نہ رہیں ۔

Now we go on to the next question. This has been sufficiently discussed.

خان محمد ارشد خان ۔ پرائیویٹ آف پرولیج ۔ جناب عالی ۔ وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ ریسٹ ہاؤسوں والے جگہ نہیں دیتے ۔ جب تمام ممبران اسمبلی وی ۔ آئی ۔ پی قرار دے چکے ہیں تو پھر انہوں نے جگہ دینے سے کیوں انکار کیا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ اگر کسی کے لئے آپ سے پہلے جگہ ریزرو ہو چکی ہو تو اس کو خالی کرانا آپ کے اختیار کی بات نہیں ہے ۔ وہ تو گورنر صاحب ہی خالی کرا سکتے ہیں ۔

چودھری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ ریزرو تو ایک دو دن کے لئے ہوتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ ضروری نہیں ہے ۔ ایک آدمی دو دن کے لئے کمرہ ریزرو کراتا ہے اس سے اگلا آدمی تین دن کے لئے ریزرو کروا لیتا ہے ۔ اس طرح کافی دن گزر جاتے ہیں ۔ پہلے سے جو ٹور پروگرام بنتا ہے اسکے مطابق کمرہ الاٹ ہو سکتا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ ذمہ داری تو ان کی ہے گورنر صاحب تو آرڈر دے سکتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو ان کی دلچسپی کا اظہار ہے ۔ اور افسران بھی یہ کر سکتے ہیں مگر اس پر وقت لگتا ہے ۔ گورنر صاحب کے حکم کی فوراً تعمیل ہو جاتی ہے ۔ یہاں مقصود یہ تھا کہ گورنر صاحب بھی رہائش کے مسئلہ میں دلچسپی لے رہے ہیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ چونکہ جناب نے لینڈ ایکوزیشن بل سے متعلق کارروائی کا حصہ expunge کر دیا ہے اس لیے میں عرض کرتا ہوں کہ ایسا نہ ہو کہ ہم محروم ہو جائیں ، دوسروں کے لیے تو ہم بل پاس کر رہے ہیں اور اپنے لیے اس کا اطلاق نہ کر سکیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ممتاز کاھلوں صاحب سے یہ سوال پوچھ لیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ ٹھیک ہے ۔

دیہاتی علاقوں کے مکینوں کو حقوق ملکیت دینا

*۱۹۲۹ ۔ قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ کیا وزیر بحالیات و آبادکاری از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ جس طرح شہروں میں کچی آبادی کے مکینوں کو حقوق ملکیت دئے گئے ہیں اسی طرح حکومت دیہاتی علاقوں کے قصبوں اور بستیوں میں بھی ایسے مکینوں کو حقوق ملکیت دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ب) میلسی میں اس طرح کے کتنے کیس ہیں جن میں مکان کی اقساط لوگوں نے داخل کی ہوئی ہیں لیکن محکمہ بحالیات کی دھاندلیوں سے مکان دوسرے بااثر افراد کو الاٹ کر دئے گئے ۔ اگر ایسا ہے تو حکومت ایسی دھاندلیوں کو ختم کرنے کیلئے کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر بحالیات و آبادکاری (ملک مختار احمد اعوان) ۔ (الف) دیہاتوں میں متروکہ جائداد کے بارے میں پہلے سیٹلمنٹ سکیم نمبر VII (ترمیم شدہ) نافذ ہو چکی ہے اس سکیم کے تحت جو لوگ ایسی جائدادوں کے حصول کے لئے درخواست دہندہ ہیں انہیں قانونی طور پر اور استحقاق کی بنا پر حقوق ملکیت تفویض کئے جا رہے ہیں ۔

(ب) میلسی میں ایسا کوئی مکان نہیں ہے جس کے قابضین نے اقساط جمع کرا رکھی ہوں اور وہ بااثر افراد کو الاٹ یا منتقل ہوا ہو ۔ اگر ایسا ہوتا تو محکمہ ھذا ایسے اشخاص کے خلاف ضرور کوئی مناسب کارروائی کرتا لہذا اس سوال کا جواب نفی میں ہے ۔

مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ جناب والا ۔ جن لوگوں نے سڑکوں پر ناجائز تجاوزات کر کے راستے بند کر رکھے ہیں ، کیا ان کو بھی حقوق ملکیت دینے کا ارادہ ہے ۔

Mr Speaker. That does not arise out of it. It only relates to evacuee property.

کنور محمد یاسین خان ۔ کیا وزیر موصوف میری اس بات سے اتفاق فرمائیں گے ۔ کہ آج تک دیہاتیوں کو کوئی مالکانہ حقوق نہیں دیے گئے ۔ تحریری طور پر صرف یہ ایک سکیم ہے لیکن اس پر عمل کبھی نہیں ہوا ۔ اس بات کا کب آغاز کریں گے یا کون سی تاریخ سے باقاعدہ طور پر تحریری مالکانہ حقوق دیہاتی مہاجرین کو دیے جائیں گے جو متروکہ جائیداد پر قابض ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ کیا یہ آپ کو relate کرتا ہے ؟

وزیر بحالیات و آبادکاری ۔ جناب والا ۔ اگر یہ سوال متروکہ پراپرٹی کے بارے میں ہے تو پھر مجھ سے relate کرتا ہے ۔

کنور محمد یاسین خان ۔ میں نے متروکہ جائیداد کے متعلق عرض کیا ہے ۔

وزیر بحالیات و آبادکاری ۔ جناب والا ، سکیم نمبر ۷ پر عمل درآمد کیا جا رہا ہے ۔ جہاں جہاں بھی کسی کا استحقاق بنتا ہے وہ سکیم نمبر ۷ سے استفادہ کریں ۔

چوہدری غلام قادر ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم فرمائیں گے کہ مہاجرین جموں و کشمیر نے سیالکوٹ ضلع میں بعض سرکاری جگہوں پر جھونپڑیاں بنائی ہوئی ہیں ۔ کیا ان کو حقوق ملکیت دیے جائیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سرکاری جگہ متروکہ نہیں ہے ۔

It relates to evacuee property.

چوہدری غلام قادر ۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا دیہاتیوں میں بھی ان کو جگہ دی جائے گی ، یہ سوال آپ نے کیسے اوور رولی کر دیا ۔ اس میں لکھا ہے کہ دیہاتوں میں بھی جگہ دی جائے گی ۔ کیا ان کو جگہ ملے گی ؟

میسٹر سپیکر ۔ آپ سوال سن لیں ۔

آیا یہ حقیقت ہے کہ جس طرح شہروں میں کچی آبادی کے مکینوں کو حقوق ملکیت دیے گئے ہیں اس طرح حکومت دیہاتی علاقوں کے قصبوں اور بستیوں میں بھی ایسے مکینوں کو حقوق ملکیت دینے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

It relates to evacuee property and not to Kachhi Abbadies.

چوہدری غلام قادر ۔ کچی آبادی گورنمنٹ کے لیے بھی ہو سکتی ہے ۔

Mr. Speaker : The Schemes relate to evacuee property and not to government property.

جو واقعہ ہے وہ متروکہ پراپرٹی سے متعلق ہے ۔ کچی آبادی کے مکینوں کو جو حقوق ملکیت دیے جا رہے ہیں وہ متروکہ پراپرٹی کے متعلق ہے ۔ اس سے انہوں نے جواب parallel نکال کے کہا کہ دیہات میں بھی ایسا کیا جائے گا ۔

چوہدری غلام قادر ۔ یہ کچی آبادی میں بھی آ جاتے ہیں ۔ انہوں نے بھی کچی آبادیاں بنائی ہوئی ہیں ۔ اس کے متعلق گورنمنٹ کی پالیسی کیا ہے ؟

وزیر بحالیات و آبادکاری ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن کی اطلاع کے لیے عرض کرتا ہوں کہ یہ کچی آبادیوں کی سکیم پنجاب میں گورنر پنجاب کے مارشل لا آرڈر سے نافذ ہوئی تھی ۔ اس کے بعد جناب والا ، اس سکیم پر مرکز میں بھی عمل درآمد کیا گیا اور اب قومی اسمبلی میں ایک ایکٹ بن چکا ہے اور وہ سکیم اب پورے پاکستان میں لاگو کی گئی ہے ۔ لیکن وہ پرانے سیٹلرز کو اراضی کے بارے میں ہے ۔ دیہی کالونی لینڈز کے سیٹلڈ ایریاز پر اس سکیم کا اطلاق نہیں ہوتا ۔

ملک ثنا اللہ خان - وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ جن لوگوں نے اور جن افسران محکمہ سیٹلمنٹ نے ناجائز طور پر اور جعلی طور پر متروکہ جائیدادوں کی الاٹمنٹیں کرائی ہوئی ہیں - ان کے خلاف حکومت کوئی اقدامات اٹھائے گی ؟

وزیر بحالیات و آبادکاری - جناب والا - اگرچہ اس کے لیے علیحدہ سوال چاہیے تھا لیکن میں فاضل رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ زندگی کے جس شعبے میں بھی دھاندلی ہوگی ، اب میرے علم میں لائیں اور دوسرے وزرا کے محکموں کے متعلق اگر ان کے علم میں لائیں تو اس پر فوری طور پر عمل درآمد ہوگا -

سید تابش الوری - کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ دیہات میں متروکہ جائیداد کے تحت جتنے لوگوں کو حقوق ملکیت دیے گئے ہیں ان کی تعداد کیا ہے ؟

مسٹر سپیکر - یہ اس سوال کا سپلمنٹری نہیں ہے -

سید تابش الوری - حقوق ملکیت دینے کی سکیم کتنے مرحلوں میں مکمل ہوگی ؟

وزیر بحالیات و آبادکاری - جناب والا - اس وقت تک صوبہ پنجاب میں کل ۴۳ آبادیاں کچی آبادیاں declare ہو چکی ہیں ، جس سے لاکھوں افراد کو فائدہ ہوا ہے ، لاکھوں بے گھر افراد کو گھر دیے گئے ہیں ، ان کے P.T.Os. وغیرہ بنائے جا رہے ہیں ، عنقریب ان کو حقوق ملکیت دے دیے جائیں گے - میں اس سلسلے میں ذاتی طور پر دلچسپی لے کر اس سارے کام کی نگرانی کر رہا ہوں تاکہ غریبوں کے لیے اگر حکومت نے ایک سکیم بنائی ہے تو اس میں کوئی دھاندلی کی گنجائش باقی نہ رہے -

(نعرہ‌ہائے تحسین) -

مسٹر منظور حسین جنجوعہ - کیا وزیر بحالیات از راہ کرم فرمائیں گے کہ بعض دیہاتوں میں بعض لوگوں نے بہت سے پلاٹوں پر قبضہ کر رکھا ہے - کوئی سکیم ایسی زیر غور ہے کہ وہ پلاٹ ان سے لے

کر غریب کسانوں اور مزدوروں کو دے دیں جن کے پاس رہنے کے لیے جگہ نہیں ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ دیہات میں حقوق ملکیت دینے کے سلسلے میں جو سکیم ہے وہ کتنے مرحلوں میں مکمل ہوگی ؟ انہوں نے urban کا جواب دیا ہے میں نے تو دیہات سے متعلق کہا ہے ۔

وزیر بحالیات و آبادکاری ۔ جناب والا ۔ جہاں تک کچی آبادی کی سکیم کا تعلق ہے یہ پورے پنجاب میں نافذ کی گئی ہے ۔ اس کا اطلاق دور دراز کے علاقوں میں بھی ہو سکتا ہے جہاں پر پچاس یا اس سے زاید tenants موجود ہوں ، جھگیاں موجود ہوں ، ان کو بھی حقوق ملکیت دے جا سکتے ہیں ۔ لیکن دیہات کے لیے ایک اور سکیم نمبر سات بھی موجود ہے جس کے متعلق میں نے پہلے عرض کیا تھا ۔ اس کے تحت جس طرح استحقاق ہوگا اس کی بنیاد پر حقوق دے جائیں گے ۔ جو جو لوگ ان جگہوں پر بیٹھے ہوئے ہیں ۔ وہ اگر through proper channel apply کرتے ہیں تو ان کو حقوق ملکیت دیے جا رہے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ یہ جواب تو لکھا ہوا ہے ، میں یہ پوچھ رہا تھا کہ یہ سکیم نمبر سات کب تک مکمل ہوگی ؟

مسٹر سپیکر ۔ فاضل رکن یہ پوچھ رہے ہیں کہ سکیم پر عمل کب تک مکمل ہوگا یا سکیم جو بنائی جا رہی ہے وہ کب تک مکمل ہوگی ؟

سید تابش الوری ۔ بنائی نہیں جا رہی ، اس پر عمل شروع ہو چکا ہے ۔ میں نے کہا ہے کہ کتنے مرحلوں میں وہ سکیم مکمل ہوگی ؟

وزیر بحالیات و آبادکاری ۔ جناب والا ۔ درخواستیں مانگی جا رہی ہیں ، جونہی یہ سارا data collect ہوگا اس کے بعد ترجیحات وضع کی جائے گی استحقاق کی بنیاد پر مالکانہ حقوق دے جائیں گے ۔ میں کوئی تاریخ نہیں بتا سکتا کہ اس وقت تک سکیم مکمل ہو جائے گی ۔

مسٹر منظور حسین جنجوعہ ۔ جناب سپیکر ۔ میرے سوال کا جواب نہیں دیا گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ بھی اپنا سوال دہرائیں ۔

مسٹر منظور حسین جنجوعہ ۔ جناب والا ۔ میرا سوال یہ ہے کہ بعض دیہاتوں میں بعض بااثر آدمیوں نے کئی کئی پلاٹوں پر قبضہ کر رکھا ہے ۔ کیا یہ بہتر نہیں کہ ان سے وہ پلاٹ لے کر ان غریب لوگوں کو دیے جائیں جن کے پاس رہنے کے لیے جگہ نہیں ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ اس کا جواب تو وزیر موصوف پہلے دے چکے ہیں کہ جہاں کہیں بھی دھاندلی ہوگی ، چاہے میرے محکمے میں ہو ، میں اس کا پورا قلع قمع کروں گا ۔

مسٹر منظور حسین جنجوعہ ۔ نہیں جناب والا ، یہ دھاندلی کا مسئلہ نہیں ۔ انہوں نے کہا ہے کہ جو لوگوں نے پلاٹ پر قبضہ کر رکھا ہے انہیں P T.Os جاری کر دیے جائیں گے ۔ میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ دیہاتوں میں ان لوگوں نے پلاٹوں پر قبضہ کر رکھا ہے جو غریب لوگوں سے طاقت میں زیادہ ہیں ، جو با اثر ہیں ۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ان سے پلاٹ لے لیے جائیں جو ایک سے زاید پر انہوں نے قبضہ کر رکھا ہے ، اور وہ ان لوگوں میں تقسیم کر دیے جائیں جن کے پاس مکان کے لیے جگہ نہیں ہے ۔

وزیر بحالیات و آبادکاری ۔ جناب والا ۔ تمام ایسے افراد جنہوں نے دھاندلی یا کوئی ناجائز ذرائع استعمال کرکے غریب عوام کے حقوق کو غصب کیا ہے اور ناجائز قابض ہیں ۔ میرے علم میں ناظم ضلع اپنے حلقہ انتخاب سے اگر ایسے افراد کے بارے میں اطلاعات لائیں گے تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ میں فوری طور پر اس بات پر عملدرآمد کروں گا کہ ایسے تمام لوگ جن کے پاس یا جن کا ناجائز قبضہ ہے ان سے زمین لے لی جائے گی ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ جناب کی وساطت سے وزیر

موصوف سے یہ وضاحت چاہتا ہوں کہ سکیم نمبر ۷ جس پر عملدرآمد ۱۹۶۰ء سے شروع ہو چکا ہے - اگے مطابق جو لوگ ۱۹۶۰ء سے دیہاتی علاقوں میں مکانات occupy کئے ہوئے تھے اور انہوں نے آج تک ان مکانات کے لئے درخواست نہیں دی -

مسٹر سپیکر - سوال کچی آبادیوں کے متعلق ہے اور آپ سکیم نمبر ۷ لے آئے ہیں -

چوہدری امان اللہ لک - جناب والا - سکیم نمبر ۷ پر ہی عرض کرتا ہے کہ اس پر ۱۹۶۰ء سے عملدرآمد ہو رہا ہے تو کیا وزیر موصوف میری اس بات سے اتفاق فرمائیں گے کہ سکیم نمبر ۷ کو آخری کوئی تاریخ دے کر ختم کر دیا جائے - کیونکہ محکمہ اس میں بہت بڑی دھاندلیاں کر رہا ہے - اور اس کا صحیح معنوں میں جو عملدرآمد تھا وہ ہو چکا ہے -

وزیر بحالیات و آبادکاری - جناب والا - اس سکیم کی implementation میں کچھ دشواریاں حائل ہیں - مثلاً ایسے قابضین جو یکمشت واجب الادا رقومات جمع نہیں کرا سکے اور ان کے ذمے واجب الادا رقومات ہیں - جناب والا ، جب تک وہ یہ رقومات ادا نہیں کرتے اس وقت تک اس سکیم پر مکمل طور پر عملدرآمد نہیں کیا جا سکتا - جس قدر جلد واجب الادا رقومات وہ جمع کرا دیں اس قدر جلد ان کو حقوق مل جائیں گے -

ڈاکٹر حلیم رضا - کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ لائلپور میں غریب آباد نامی ایک کچی آبادی ہے - جہاں کے رہنے والوں کو مالکانہ حقوق بھی منتقل کئے جا چکے ہیں - وہاں پر ۷۰ کے قریب تعمیر شدہ مکانات امپروومنٹ ٹرسٹ کے عملے نے گرا دئے ہیں - میں وزیر موصوف سے یہ استفسار کروں گا کہ کیا یہ واقعہ ان کے علم میں ہے کہ اس جگہ ایک ایسی خاتون جس کا تمام کنبہ تحریک پاکستان میں شہید ہو چکا ہے - اس خاتون کے مکان کو گرا دیا گیا ہے اور اسے بےدخل کر دیا گیا ہے - (شیم - شیم)

وزیر بحالیات و آبادکاری - جناب والا ۔ اس حد تک یہ سوال مجھ سے متعلق ہے کہ غریب آباد کو کچی آبادی declare کیا گیا ہے ۔ اگر امپروومنٹ ٹرسٹ کے عملہ نے کچھ عمارات کو گرانے کا حکم دیا ہے تو اگرچہ یہ میرے متعلق نہیں یہ وزیر اعلیٰ صاحب کے متعلق ہے ۔ لیکن میں پھر بھی فاضل رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ وہاں پر بیٹھے ہوئے غریب لوگوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے میں ان کے ساتھ مکمل تعاون کروں گا ۔ اس سلسلے بعد میں مجھے مل سکتے ہیں ۔

تحصیل میلسی میں اراضی کی الاٹمنٹ

*۱۹۳۰ - **قاضی محمد اسماعیل جاوید** ۔ کیا وزیر بحالیات و آبادکاری از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میلسی میں کچھ اراضی وہاں کے بارسوخ لوگوں نے اپنے نام الاٹ کروائی تھی جو کہ ہندو پراپرٹی تھی ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس بے شمار محنت کش لوگ تقریباً ۵۶ سال سے آباد ہیں ۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ لوگوں کو کچی آبادی کا مکین اور حقوق ملکیت دینے کا وعدہ کیا گیا تھا ۔

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو اس پر کہاں تک کارروائی کی گئی ہے ۔ اگر جواب نفی میں ہے تو اس کی وجہ کیا ہے ؟

وزیر بحالیات و آبادکاری (ملک مختار احمد اعوان) ۔ (الف) یہ درست ہے کہ میلسی میں کچھ اراضی جو کہ ہندو پراپرٹی تھی وہاں کے کچھ لوگوں نے اپنے استحقاق کی بناء پر الاٹ کروائی تھی ۔

(ب) یہ درست نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس زمین پر ۹ یا ۱۰ محنت کش لوگ آباد ہیں جن کو زمین کے الاٹیوں نے کرایہدار کی حیثیت سے آباد کیا ہوا ہے ۔

(ج) ایسا کوئی وعدہ نہیں کیا گیا تھا حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں نے ایک درخواست گذاری تھی جس میں استدعا کی گئی تھی کہ ان کے قصبے کی زمینوں کو کچی آبادی قرار دیا جائے جس کو بعد تفتیش داخل دفتر کر دیا گیا کیونکہ علاقہ ھذا کچی آبادی کے زمرہ میں نہیں آتا تھا ۔

(د) جیسا کہ اوپر (ج) میں بیان کیا گیا ہے یہ علاقہ کچی آبادی کے زمرہ میں نہیں آتا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کیا یہ الاٹمنٹ عارضی تھی یا مستقل تھی ؟

وزیر بحالیات و آبادکاری ۔ جناب والا ۔ وہ الاٹمنٹ کنفرم ہو چکی تھی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں کنفرم الاٹمنٹ کی وضاحت چاہتا ہوں کہ کیا پی ٹی ڈی جاری کیے جا چکے ہیں ؟ اور اگر کئے جا چکے ہیں تو یہ کس سال میں جاری ہوئے ؟

وزیر بحالیات و آبادکاری ۔ ان کو پی ٹی ڈی جاری کئے جا چکے ہیں ۔ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ کس سال میں جاری ہوئے ۔ اس کے لئے علیحدہ سوال دیں ۔

میاں مصطفیٰ ظفر قریشی ۔ میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جواب میں لکھا ہے : کیونکہ علاقہ ھذا کچی آبادی کے زمرہ میں نہیں آتا تھا" ۔ کیا وہ اس بات کی وضاحت فرما سکیں گے کہ کچی آبادی اور پکی آبادی کا انہوں نے کیا فرق رکھا ہوا ہے یعنی ان کے نزدیک کچی آبادی اور پکی آبادی میں کیا فرق ہے ؟

Mr. Speaker : That is a question of interpretation of law, and he is not required to speak on this.

میاں مصطفیٰ ظفر قریشی - جناب والا - یہ تو بتا دیں کہ کچی آبادی اور پکی آبادی میں ان کے نزدیک فرق کیا ہے -

Mr. Speaker : Interpretation of law is never a supplementary question.

صوبہ پنجاب میں رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ شدہ فیکٹریاں

*۲۰۱۴ - رانا کے - اے محمود خان - کیا وزیر بحالیات و آبادکاری از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبہ بھر میں منتقل متروکہ رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ شدہ فیکٹریوں کی تعداد کیا ہے - اور منتقل شدہ کی تعداد کتنی ہے -

(ب) غیر منتقل شدہ رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ فیکٹریاں کن اضلاع میں واقع ہیں اور عدم منتقلی کی وجوہات کیا ہیں -

(ج) جو فیکٹریاں منتقل ہو چکی ہیں - ان کی کل رقومات محکمہ کو وصول ہو چکی ہیں - اگر نہیں تو کیوں -

(د) ضمن (ب) میں مندرج منتقل شدہ فیکٹریوں کے ایل - ٹی - ڈی جاری کئے جا چکے ہیں - اگر نہیں تو کتنی فیکٹریوں کے باقی ہیں اور کیوں ؟

وزیر بحالیات و آبادکاری (ملک مختار احمد اعوان) - (الف) صوبہ بھر میں رجسٹرڈ فیکٹریوں کی کل تعداد ۵۳۳ ہے جس میں سے ۱۸۶ منتقل شدہ ہیں اور ۳۰۹ بذریعہ نیلام

فروخت کی گئیں اور صوبہ بھر میں غیر رجسٹرڈ شدہ فیکٹریوں کی تعداد ۲۶۷۲ ہے جن میں سے ۲۴۷۲ منتقل کی جا چکی ہیں اور ۲۰۰ بقایا ہیں ۔

(ب) یہ فیکٹریاں پنجاب کے تمام اضلاع میں واقع ہیں اور مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر منتقل نہیں کی جا سکیں ۔

(i) بعض فیکٹریوں کے مقدمات مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں ۔

(ii) بعض کی مشینری بلڈنگ خستہ حالت میں ہے اور ان کی سابقہ قیمتوں کی کمی کا تعین زیر غور ہے ۔

(iii) بعض فیکٹریاں بوجہ عدم ادائیگی قیمت واپس لے لی گئی ہیں اور ان کو مختلف اوقات میں نیلام کیا گیا ۔ بیکر معقول قیمت نہ آنے پر فروخت نہ کی جا سکیں ۔ اب ان کو دوبارہ نیلامی کی فہرست میں شامل کیا جا رہا ہے ۔

(ج) بعض فیکٹریوں کی مکمل قیمت وصول ہو چکی ہے اور بعض فیکٹریوں کے ذمہ کچھ رقومات باقی ہیں ان بقایات کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں ۔

(i) بعض فیکٹریوں کے مقدمات مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں اور ان میں حکم امتناعی جاری ہو چکے ہیں ۔

(ii) بعض فیکٹریوں میں قسطیں مقرر ہو چکی ہیں ۔

(iii) بعض فیکٹریوں کی قیمت بذریعہ معاوضہ کتابوں سے ادا ہوئی ہیں اور وہ معاوضہ کتابیں زیر تصدیق ہیں ۔

(د) جب ضمن (ب) فیکٹریاں منتقل ہی نہیں ہوئیں تو ان کے بی ۔ ٹی ۔ ڈی جاری کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پرائیویٹ آف آرڈر ۔ جناب سوالا ۔ کیا

آپ ضمنی سوالات کرنے کی اجازت نہیں فرما رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے کیا پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہا ہوں ۔ اگر آپ اجازت نہیں فرما رہے ہیں تو پوائنٹ آف پروایج ہی سہی ۔ اس سوال کا جواب دیا گیا ہے درست نہیں ہے ۔ اس میں اضلاع کی تفصیل نہیں دی گئی ہے ۔ سوال میں یہ پوچھا گیا ہے کہ کن اضلاع میں فیکٹریاں واقع ہیں ۔

وزیر بحالیات و آبادکاری ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کی ہے کہ پنجاب کے تمام اضلاع میں یہ فیکٹریاں واقع ہیں ۔

سید نابش الوری ۔ جناب والا ۔ سوال میں یہ پوچھا گیا ہے کہ کن اضلاع میں فیکٹریاں واقع ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کہا ہے سب اضلاع میں ہیں ۔

سید نابش الوری ۔ جناب والا ۔ ان سے پوچھا جائے کہ تمام اضلاع سے ان کی کیا مراد ہے ۔

وزیر بحالیات و آبادکاری ۔ جناب والا ۔ پنجاب کے ہر ضلع میں یہ فیکٹریاں واقع ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگلا سردار محمد عاشق ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ ۲۱۸۵ سوال کا کیا بنا ہے ۔ آپ اس کو چھوڑ گئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ سوال واپس لے لیا گیا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ سپیکر صاحب سوال دریافت کر سکتے ہیں ۔

Mr. Speaker: That question does not arise at the moment.

آپ کی معرفت تو دریافت کر سکتے ہیں ۔

وزیر بحالیات و آبادکاری ۔ جناب والا ۔ میں اس سوال کا جواب دینے کیلئے تیار ہوں ۔

Mr. Speaker: I have received a due notice that the question has been with-drawn.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ وزیر صاحب جواب دینا چاہتے ہیں ۔

میں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ آپ نے آج تک کوئی سوال نہیں کیا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ بڑا اہم سوال ہے ۔ وزیر صاحب اس پر سٹیٹمنٹ دینا چاہتے ہیں ۔

Mr. Speaker: This is no occasion. How can he give a statement on the subject which is not before the House.

— ——

نقد معاوضہ سکیم

*۲۲۵۱ ۔ سردار محمد عاشق ۔ کیا وزیر بحالیات و آبادکاری از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبے میں نقد معاوضہ سکیم کے تحت اب تک کتنی درخواستیں دعویداران نے داخل کی ہیں اور ان میں سے کتنی درخواستوں پر نقد معاوضہ ادا ہو چکا ہے اور کیا بقیہ درخواستوں پر حکومت معاوضہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

(ب) کیا سی - پی فارم نمبر ۴ درخواست نمبر ۲۶۱ لاہور سرکل نمبر ۲ پر نقد معاوضہ کی ادائیگی ہو چکی ہے - اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر بحالیات و آبادکاری (ملک مختار احمد اعوان) - (الف) صوبہ میں مختلف نقد معاوضہ اسکیموں کے تحت کل ۶۱،۷۹۷ درخواستیں موصول ہوئی تھیں ان میں سے اب تک ۶۰،۸۹۷ درخواستوں پر نقد معاوضہ ادا کیا جا چکا ہے بقیہ درخواستوں پر بھی نقد معاوضہ دیا جا رہا ہے -

(ب) سی پی فارم نمبر ۴ درخواست نمبر ۲۶۱ لاہور سرکل نمبر ۲ پر نقد معاوضہ بذریعہ چیک نمبر SO-۱۵۰۹۹ نیشنل بنک لاہور مورخہ ۲۸-۲-۷۳ بنام مسمات جمیلہ بیگم بھیجا جا چکا ہے -

سردار محمد عاشق - کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ حکومت بقیہ درخواستوں پر کب تک معاوضہ ادا کر دے گی ؟

وزیر بحالیات و آبادکاری - کیا فرمایا ؟

مسٹر سپیکر - انہوں نے پوچھا ہے کہ کب تک باقی درخواستوں کا فیصلہ ہو جائے گا -

وزیر بحالیات و آبادکاری - کوشش کی جا رہی ہے بہت جلد ہو جائے گا -

سید تابش الوری - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ کتنا معاوضہ ادا کیا جا چکا ہے اور pool میں کل کتنی رقم موجود ہے -

وزیر بحالیات و آبادکاری - جناب والا - ایک حد تک جواب دیا جا چکا ہے - اگر ان کی تسلی نہیں ہوئی تو اس کے لئے علیحدہ سوال چاہئے -

سید تابش الوری - جناب سپیکر - میرا سوال یہ ہے کہ کس قدر

معاوضہ ادا کیا جا چکا ہے اور جنہوں کہ بلکہ اباد میں معاوضے کی ادائیگی کے اول میں کتنی رقم موجود ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس وقت یہ ضروری نہیں ہے ۔

سید تابش الوری ۔ میرے پاس اطلاع نہیں ہے انہوں نے کہا ہے کہ جواب دیا جا چکا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کہا ہے کہ partially جواب دیا جا چکا ہے ۔

میاں مصطفٰے ظفر قریشی ۔ جناب والا ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ باقی درخواستوں کا ہو جائیگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے نہیں کہا ہے ۔

میاں مصطفٰے ظفر قریشی ۔ آج جوابات زیادہ تر آپ کی طرف سے آ رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کی آواز زیادہ واضح نہیں تھی اس لئے میں نے ان کے جواب کو دہرایا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ جو درخواستیں جو دعوے داروں کی طرف سے آئی ہیں ان دعووں کی کل مالیت کیا تھی ؟

وزیر بحفاظیات و آبادکاری ۔ جناب والا ۔ اس کیلئے تھوڑا عرصہ سال چاہئے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ جن درخواستوں پر ادائیگی کر دی گئی ہے ان کی کل مالیت کیا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ اس کا وہ پہلے جواب دے چکے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ انہوں نے اس کا جواب نہیں دیا ۔

مسٹر سپیکر - سید تابش الوری صاحب کا بھی یہی سوال تھا -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - ان کا سوال یہ تھا کہ پول میں کتنی رقم موجود ہے - میں کہتا ہوں کہ جو ادائیگی کی جا چکی ہے اس کی مالیت کیا ہے -

وزیر بحالیات و آبادکاری - جناب والا - اس کے لئے تو بالکل ہی علیحدہ سوال چاہئے -

(قہقہہ)

سید تابش الوری - جناب والا - جن درخواستوں پر ادائیگی ہونی باقی ہے اس کے لئے کتنی مالیت کا معاوضہ درکار ہے -

مسٹر سپیکر - آپ توقع کر سکتے ہیں کہ وہ وزیر بحالیات و آبادکاری یہ اطلاع آج ہی فراہم کرانے کے قابل ہوں گے -

سید تابش الوری - جناب والا - میرا خیال ہے جیسے کہ رانا صاحب نے فرمایا ہے کہ منسٹر صاحب سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ ضمنی سوالات جو متوقع ہوتے ہیں ان کے لئے وہ brief ہو کر آئے ہوں گے -

میاں مصطفٰے ظفر قریشی - جناب والا - یہ رسم چل پڑی ہے کہ منسٹر صاحبان ہر بات پر کہہ دیتے ہیں کہ اس کے لئے نیا سوال چاہئے حالانکہ فائل ان کے پاس موجود ہوتی ہے اور جناب کی طرف سے ان کو تحفظ دے دیا جاتا ہے - میرے خیال میں جب ان کے پاس فائل موجود ہوتی ہے تو یہ چھوٹی چھوٹی اطلاعات دے سکتے ہیں -

مسٹر سپیکر - جہاں تک ملک مختار احمد اعوان صاحب کا تعلق ہے وہ تو ان باتوں کا بھی جواب دے دیتے ہیں جو ان سے نہیں پوچھی جاتیں اس لئے ان کے متعلق آپ یہ نہیں کہہ سکتے -

سید تابش الوری - جناب والا - شکایت یہی ہے کہ جو پوچھا

جاتا ہے اس کا جواب نہیں آتا اور جو نہیں پوچھا جاتا اس کا جواب دے دیا جاتا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ سی ۔ پی فارم نمبر ۳ درخواست نمبر ۱۱ کب محکمہ کو بھجوائی گئی تھی ۔

وزیر بحالیات و آبادکاری ۔ جناب والا ۔ ۲۱-۱۲-۱۹۷۲ء کو مسماۃ جمیلہ بیگم مذکورہ نے دفتر ھذا میں درخواست گزاری لیکن کتاب معاوضہ گھر سے تلاش کے بعد دستیاب ہوگئی ۔

پی ۔ ٹی ۔ ڈی کا اجراء

*۲۲۵۲ ۔ سردار محمد عاشق ۔ کیا وزیر بحالیات و آبادکاری از راہ کرم بیان فرمائیے گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ دوکان نمبر ۸۵۰ الف واقع کناری بازار لاہور مرحوم قمر دین کے نام منتقل ہوئی تھی ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مرحوم کی فوتیدگی کے بعد ۱۹۶۶ء میں ان کے وارثان کا اندراج پی ۔ ٹی ۔ او میں کر دیا گیا ۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ محکمہ ھذا نے ۱۹۶۰ء میں انڈکس XI جاری کیا جس میں دوکان مذکورہ کی کل قیمت مبلغ ۵۵۲۰ روپے کی کٹوتی کتاب معاوضہ نمبر

۲۹۱۵۰۶ ۶۹۲۵
——————— فارم اے نمبر ——————— سے وضع کی گئی۔
ایل۔ایچ۔آر۔III ۸۴۳۸ ایل۔ایچ۔آر۔III

نیز سیٹلمنٹ فیس بھی اسی کتاب معاوضہ سے کاٹی گئی اور اس طرح اب سائل کے ذمہ محکمہ کی کوئی رقم واجب الادا نہیں ہے ۔

(د) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مرحوم کے وارثان نے مذکورہ دوکان کا پی۔ٹی۔ڈی حاصل کرنے کے لئے مورخہ ۳-۷-۱۹۶۷ء بذریعہ ڈائری نمبر ۵۰۰۶ درخواست گزاری لیکن ابھی تک پی۔ٹی۔ڈی جاری نہیں کیا گیا۔

(ہ) کیا یہ حقیقت ہے کہ دوکان مذکور کی مسل محکمہ سے گم ہو گئی ہے۔

(و) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے مذکورہ مسل کی گمشدگی کے بارے میں کیا اقدام کئے ہیں۔

(ز) کیا حکومت مذکورہ بالا دوکان کا پی۔ٹی۔ڈی جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟

وزیر بحالیات و آبادکاری (ملک مختار احمد اعوان): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔ لیکن ان کے ذمہ مبلغ ۲۳۸۶۸۷ روپے بابت کرایہ دوکان بقایا تھے جو کہ انہوں نے مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۷۳ء کو ادا کئے ہیں۔

(د) یہ درست ہے کہ مرحوم کے وارثان نے مورخہ ۳-۷-۶۷ کو پی۔ٹی۔ڈی حاصل کرنے کے لئے درخواست گذاری تھی لیکن مسل کے گم ہو جانے کی وجہ سے پی۔ٹی۔ڈی جاری نہ ہو سکا۔ اس کے علاوہ سائیلان کے ذمہ مبلغ ۳۳۸۰۸۷ روپے بابت کرایہ دوکان واجب الادا تھے جو انہوں نے مورخہ ۲۶-۲-۷۳ کو ادا کئے اور مورخہ ۳۰-۳-۷۳ کو محکمہ ھذا نے پی۔ٹی۔ڈی جاری کر دیا۔

(ہ) جی ہاں۔

(و) مشترکہ میل مرتب کرنے کے لئے سائیکلات سے ضروری کاغذات طلب کئے گئے جو کہ انہوں نے ۳-۳-۷۰ء کو داخل کئے اور اس طرح ضروری دفتری کارروائی و کاغذات کی درستگی کے بعد میل دوبارہ مرتب کر لی گئی۔

(ز) پی - ٹی - ڈی مورخہ ۱-۳-۷۳ء کو جاری کر دیا گیا ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - وزیر قانون صاحب نے جواب کے جزو "و" میں ۱۵ فروری کو ۱۰ فروری پڑھا ہے ان دونوں تاریخوں میں کون سی تاریخ درست ہے -

وزیر بحالیات و آبادکاری - یہ ۱۵ فروری ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - انہوں نے تسلیم کیا ہے - اس سے سوال کنندہ کا استحقاق مجروح ہوا ہے -

مسٹر سپیکر - یہ سہواً ہو گیا ہے - اس سے کوئی استحقاق مجروح نہیں ہوا -

میاں خورشید انور - کیا وزیر موصوف ارشاد فرمائیں گے کہ ان کے محکمے میں صرف ایک ہی فائل گم ہو گئی ہے یا زیادہ - اگر زیادہ گم ہوئی ہیں تو کیا یہ بات ان کے علم میں ہے ؟

مسٹر سپیکر - یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے -

سردار محمد عاشق - جناب والا - جو مثل گم ہوئی ہے اس کا ذمہ دار کون ہے ؟

وزیر بحالیات و آبادکاری - مسل کی گمشدگی کا معاملہ زیر تفتیش ہے - جب رپورٹ آ جائیگی تو میں آپ کو بتا دوں گا -

سردار محمد عاشق - جو شخص اس کی گمشدگی کا ذمہ دار ہے کیا اس کے خلاف کوئی کارروائی شروع ہوئی ہے -

مسٹر سپیکر ۔ یہ سپلیمنٹری سوال نہیں بنتا ہے آپ یہ سوال کر سکتے ہیں کہ کتنی فائلیں گم ہوئی ہیں ۔

سید ناہش الوری ۔ کیا وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائیں گے کہ ۱۹۶۷ سے ۱۹۷۳ تک تفتیش بدستور جاری ہے ۔ جناب والا یہ فائل ۱۹۶۷ء میں گم ہوئی ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ اللہ اکبر ۔

وزیر بحالیات و آبادکاری ۔ جناب والا ۔ محکمہ آبادکاری و بحالیات میں جب میں ایڈوائز بنا تھا تو میں کہا کرتا تھا کہ یہ عوامی حکومت کے آنے سے پہلے بدکاری تھی اور جب سے عوامی حکومت نے ملک کی بھاگ ڈور سنبھالی ہے اس وقت سے یہ ہر ممکن کوشش کیجارہی ہے کہ اس محکمہ کو جلد از جلد wind up کر دیا جائے ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ میں کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ بیگم صاحبہ آپ اپنی نشست پر نہیں ہیں ۔

وزیر بحالیات و آبادکاری ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ۲۵ سال سے اس محکمہ میں جو دھاندلیاں ہوئی ہیں وہ غلط سسٹم کیوجہ سے تھیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے یہ پوچھا ہے کہ ۱۹۶۷ میں فائل گم ہوئی یا بعد میں ہوئی ۔

وزیر بحالیات و آبادکاری ۔ جناب والا ۔ عوامی حکومت کے آنے سے پہلے کافی دھاندلیاں کی گئی تھیں اگر انکوائری میں دیر ہوئی ہے تو وہ محض اسی وجہ سے ہے ۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ فائل کا پتہ کر لیا جائے ابھی تو ہمیں حکومت میں آئے ایک ہی سال کا عرصہ ہوا ہے ۔

مسٹر سپیکر - انہوں نے یہ پوچھا ہے کہ کب سے یہ فائل گم ہوئی ہے -

وزیر بحالیات و آبادکاری - جناب والا - ۴ جون ۱۹۶۹ کو نئی فائل بنانے کے احکامات جاری کئے گئے کہ تمام کاغذات متعلقہ تیار کئے جائیں - ۲۰ فروری ۱۹۷۰ کو نوٹس جاری کئے گئے لیکن سائیلان نے جواب نہیں دیا اگر ان کی طرفسے جواب آ جاتا تو یہ سارا معاملہ مکمل ہو جاتا -

بیگم آباد احمد خان- پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میں نے وزیر صاحب سے یہ گذارش کرنی ہے کہ محکمہ بدکاری کا لفظ استعمال نہ کیا جائے بلکہ اگر اس کو محکمہ برباد کاری کے نام سے موسوم کیا جائے تو بہتر ہوگا - میں بدکاری کا لفظ برداشت نہیں کر سکتی اور میں اسے محکمہ بربادکاری کہتی ہوں اور درخواست کرتی ہوں کہ اس لفظ کو اس لفظ سے بدل دیا جائے - شکریہ

وزیر بحالیات و آبادکاری - جناب والا - پچھلے ۲۵ سالوں میں جو کچھ ہوتا رہا ہے- میں نے اس کا ذکر کیا ہے اور اسی چیز کی روشنی میں یہ الفاظ استعمال کئے تھے -

میاں خورشید انور - جناب والا - وزیر موصوف ۲۵ سال قبل بالکل بچے تھے اور اب وہ بالغ ہو کر وزیر بن گئے ہیں - اب وہ محکمہ بربادکاری کے وزیر ہیں کیا وہ اس کو ختم کرنے کیلئے کوئی اقدام کریں گے -

Mr. Speaker : This is exactly what he has said.

بیگم آباد احمد خان - کیا میری بات کو قبول کر لیا گیا ہے -

مسٹر سپیکر - بالکل کر لیا گیا ہے -

بیگم آباد احمد خان - شکریہ -

علامہ رحمت اللہ ارشد - پوائنٹ آف پرولیج - آپ سے بہتر کون

نہیں جانتا کہ اس معزز ایوان کے معزز ارکان کو یہ حق حاصل ہے اور ان کا یہ پرویلج ہے کہ ان کے سوالات کے جوابات غیر مبہم اور واضح طور پر دیئے جائیں ۔ سوال بالکل واضح ہے کہ تفتیش ۱۹۶۷ سے ۱۹۷۳ تک جاری ہے اور وزیر صاحب کو وزیر بنا تقریبا ہوئے ایک سال ہو گیا ہے یہ حیرانگی کی بات ہے کہ ایک سال تک مقدمہ زیر تفتیش رہتا ہے ۔

وزیر بحالیات و آبادکاری ۔ جناب والا ۔ یہ ایک مسل کی گمشدگی کا معاملہ تھا اور میں نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ ماضی میں اس محکمہ میں دھاندلیاں ہوئیں اور ایسے کام ہوئے جو پوری قوم کے لئے شرمندگی کا باعث بنے ۔ میں نے انکوائری میں خود دلچسپی لی ہے اور بہت جلد اس کی تفتیش مکمل ہو جائے گی اور حقائق کو سامنے لایا جائیگا ۔

سردار محمد عاشق ۔ کیا وزیر موصوف یہ وضاحت فرمائیں گے کہ گمشدہ فائلوں کی انکوائری محکمہ کے افسران کر رہے ہیں یا پولیس کر رہی ہے ؟

وزیر بحالیات و آبادکاری ۔ یہ محکمانہ کارروائی ہے پولیس سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے ۔

سید تابش الوری ۔ مسل کے گم ہونے کے چھ سال بعد وارنٹ کو ہی ٹی ڈی جاری کیا گیا ۔ اس دیری کی وجہ ہے جو صورتحال پیدا ہوئی اس کی کیا بنیاد ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ اس کا جواب آ چکا ہے ۔

وزیر بحالیات و آبادکاری ۔ جناب والا ۔ مورخہ ۴-۶-۶۹ کو مثنیٰ مسل بنانے کے احکامات جاری کئے اور متعلقہ کاغذات حاصل کرنے کا حکم دیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وقفہ سوالات ختم ہوا ۔

چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میرا ایک ضمنی السمنٹری سوال تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ سوال آپکا آئے گا ۔

چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ جناب والا ۔ وہ کل بھی گول کر دیا گیا اور آج بھی ایسا نہ ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا سوال پیش ہوگا ۔ پہلے وزیر متعلقہ بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ لیں ۔

وزیر بحالیات و آبادکاری ۔ جناب والا ۔ میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

محکمہ بحالیات و آبادکاری کے افسران کی سبکدوشی

*۲۲۶۶ ۔ چوہدری یعقوب علی بھٹہ ۔ کیا وزیر بحالیات و آبادکاری از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) جنوری ۱۹۷۲ء سے اب تک محکمہ بحالیات و آبادکاری کے کتنے گزیٹڈ و نان گزیٹڈ افسران کو بدعنوانی و نااہلی کے تحت ملازمت سے سبکدوش کیا گیا ۔

(ب) مذکورہ بالا کتنے افسران کے خلاف پولیس تفتیش کر رہی ہے یا کر چکی ہے اور کتنے افسران کے خلاف قانونی عدالت میں مقدمہ چلایا جائیگا ؟

وزیر بحالیات و آبادکاری (ملک مختار احمد اعوان) ۔ (الف) محکمہ بحالیات و آبادکاری میں ماہ جنوری ۱۹۷۲ء سے لیکر اب تک ۱۹ گزیٹڈ اور ۲ نان گزیٹڈ افسران کو مارشل لاء ریگولیشن نمبر ۱۱۴ کے تحت ملازمت سے سبکدوش کیا گیا ہے ۔

(ب) محکمہ ہذا کے علم میں ابھی تک کوئی ایسی اطلاع نہیں

آئی جس سے یہ معلوم ہو کہ مذکورہ بالا افسران اعلکاران کے خلاف پولیس تفتیش کر رہی ہے یا کوئی کارروائی کر چکی ہے اس وقت اس محکمہ کے کسی آفیسر کے خلاف کسی عدالت میں کوئی مقدمہ زیر سماعت نہیں ۔

محکمہ آبادکاری و بحالیات کا قیام

*۴۲۷۱ - چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ - کیا وزیر بحالیات و آبادکاری از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) محکمہ بحالیات و آبادکاری کب قائم ہوا تھا ۔

(ب) (۱) محکمہ بحالیات میں آج تک کتنی مالیات کے کلیم داخل کئے گئے (۲) ان میں سے کتنے کلیموں کی ادائیگی نقدی کی شکل میں کی گئی اور کل کتنی رقم آج تک ادا کی گئی (۳) باقی کل کتنے کلیم اور کتنی مالیت کے ابھی تک واجب الادا ہیں ؟

وزیر بحالیات و آبادکاری (ملک مختار احمد اعوان) ۔ (الف) محکمہ بحالیات ماہ نومبر ۱۹۴۷ء میں اور محکمہ آبادکاری مارچ ۱۹۵۸ء کو وجود میں آیا تھا ۔

(ب) (i) محکمہ متعلقہ میں تقریباً ۱۴۱۰ کڑور روپے کی مالیت کے کلیم داخل کئے گئے (ii) ان میں سے ۶۰,۸۹۷ کلیموں کی ادائیگی نقدی کی صورت میں کی گئی اور آج تک کل ۲.۶۶۴ کروڑ روپے نقدی کی صورت میں ادا کئے گئے اب ۹۰۰ کلیم بقایا ہیں جن کی ادائیگی نقد کی جانی ہے ۔ ان کی مالیت تقریباً ۶۰ لاکھ روپے ہوتی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔

میں ایک نہایت ہی اہم چیز جناب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ بیگم آباد احمد صاحبہ نے فرمایا تھا کہ اس محکمہ کا نام بربادکاری رکھ دیا جائے۔ اس کے بعد جب یہ ڈسکشن تکمیل پذیر ہوئی تو انہوں نے کہا کہ میری بات مان لی گئی ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ یہ قبول کر لی گئی ہے - یہ چیز ریکارڈ پر موجود ہے - یا تو اس کو expunge کریں یا اس کی وضاحت کر دیں - کہ آیا واقعی آج سے محکمہ کا یہ نام قبول کر لیا گیا ہے؟

مسٹر سپیکر - حاجی صاحب آپ اکثر باتیں توجہ سے سنتے ہیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات آپ نے توجہ سے نہیں سنی -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - یہ بات ریکارڈ پر ہے -

مسٹر سپیکر - انہوں نے یہ کہا تھا کہ میرے یعنی انقلابی حکومت کے آنے سے پہلے میں اس کو محکمہ بدکاری کہتا تھا - اس محکمہ بدکاری کے لفظ کی انہوں نے ترمیم کی کہ نہیں اسکو محکمہ بربادکاری کہنا چاہیے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - آپ نے confirm کیا ہے کہ یہ قبول کر لیا گیا ہے -

مسٹر سپیکر - وزیر قانون نے قبول کر لیا ہے -

میاں خورشید انور - چلو اچھا ہوا -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - ہم یہی چاہتے تھے کہ وہ قبول کر لیں -

وزیر بحالیات و آبادکاری - Point of personal explanation, Si r. جناب - میں نے بالکل یہ نہیں کہا کہ اس محکمے کو میں یہ کہتا ہوں - میں نے یہ کہا تھا کہ عوامی حکومت آنے سے پہلے اس محکمے کی وجہ سے لوگوں پر ظلم ہوئے تو وہ یہ کہتے تھے - اس پر بیگم صاحبہ نے کہا کہ نہیں بربادکاری زیادہ ہوئی ہے - میں نے کہا ٹھیک ہے -

مسٹر سپیکر - لفظ "بدکاری" جو ان کی تقریر میں تھا وہ "بربادکاری

کے لفظ سے substitute ہو گیا ہے۔

میاں خورشید انور - جناب سپیکر - پہلے بدکاری تھا اور اب بربادکاری - آپ کو کیا اعتراض ہے -

بیگم آباد احمد خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - بدکاری کا اپنا کردار ہوتا ہے - بربادکاری اتنی بری چیز ہے جس نے ۲۵ سال مہاجرین کو دوزخ میں مبتلا کیا ہے - آپ اس پر بحث کریں - میں نے کہہ دیا ہے کہ بربادکاری ہمارے مہاجرین کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے -

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر - چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ -

سید قابش الوری - پوائنٹ آف آوڈر.....

مسٹر سپیکر - میں نے ان کو call کر لیا ہے - پوائنٹ آف آرڈر بعد میں اٹھائے شوق سے کریں -

---

قلیل المہلت سوال اور اس کا جواب

آرٹ کونسل لاہور میں چینی بازی گروں کی تقریب میں صحافیوں سے بدسلوکی

*۲۵۷۷ - چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ ۲۶ فروری ۱۹۷۳ء کو آرٹ کونسل لاہور میں چینی بازیگروں کی تقریب میں صحافیوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا ؟

(ب) آیا یہ بھی حقیقت ہے کہ صحافیوں کو اندر جانے کی اجازت نہیں دی گئی اور ان پر ڈنڈے برسائے گئے جن میں ایک خاتون رپورٹر مس فرزانہ نصیر زخمی بھی ہو گئیں ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات ہے تو (۱) ان کو مدعو کس نے کیا تھا اور صحافیوں کو پنڈال میں داخلہ کی اجازت کیوں نہیں دی گئی اور حکومت اس بارے میں مستقبل کے لئے کیا اقدام کرنا چاہتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) ۲۶ فروری ۱۹۷۳ء کو پاکستان آرٹس کونسل لاہور میں چینی باڈیگروف کے تعارف کے سلسلے میں بعض صحافیوں کو مدعو کیا گیا تھا ۔ بالعموم صحافیوں کو اپنے کام کے سلسلے میں افتتاحی پروگرام پر مدعو کیا جاتا ہے ۔ چینی باڈی گروپ کا افتتاحی پروگرام ۲۵ فروری کو ہوا تھا ۔ لیکن بعض صحافی ذاتی دلچسپی کی بنا پر بعد ازاں بھی تشریف لاتے ہیں ۔ اور ان کے لئے بھی نشستیں مہیا کر دی جاتی ہیں ۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ صحافیوں کو اندر نہ جانے دیا ہو ۔ حقیقت یہ ہے کہ صحافیوں کی سہولت کی خاطر ان کے لئے ایک خصوصی دروازہ بنا دیا گیا تھا ۔ تا کہ وہ دوسرے شائقین کے دھکم پیل اور ہجوم کی پریشانی سے بچ جائیں ۔ صحافیوں کو جو دعوت نامے جاری کئے گئے ان پر یہ الفاظ مہر میں ثبت تھے (Entary threugh Press gate near carpet factory gate) ہماری اطلاع کے مطابق مس فرزانہ نصیر صاحبہ ۲۶ ۔ فروری کو صبح گیارہ بجے کے خصوصی شو دیکھ کر گئیں ۔ اگر وہ دوبارہ شام کے شو کے موقع پر تشریف لائی ہوں یا اپنے کسی ذاتی مہمان یا کسی اور وجہ سے آرٹس کونسل آئی ہوں تو اس کے بارے میں اس وقت کچھ کہنا ممکن نہیں ۔

(ج) جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے ۔

جزو (ب) کا جواب اثبات میں نہیں ہے ۔

۱۔ پاکستان آرٹس کونسل

۲۔ اس کا جواب جزو (ب) کے جواب میں موجود ہے ۔

۳۔ میں نے پاکستان آرٹس کونسل لاہور کو پہلے ہی ہدایات جاری کر دی ہیں کہ آئندہ معزز صحافیوں کے لئے معقول بندوبست کیا جائے اور انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو ۔

سید قابش الوری ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ سوال کے حصہ (ب) میں پوچھا گیا ہے ۔

"کہ آیا یہ حقیقت ہے کہ صحافیوں کو اندر
جانے کی اجازت نہیں دی گئی اور ان پر
ڈنڈے برسائے گئے جن میں ایک خاتون
رپورٹر مس فرزانہ نصیر زخمی بھی ہو گئی"

اس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا ۔ کیا اس کی تردید کر سکیں گے ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ اس کا جواب پہلے چار لفظوں میں موجود ہے ۔

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ سوال میں یہ کہا گیا ہے کہ "ان پر ڈنڈے برسائے گئے" ۔ "اندر جانے نہ دیا گیا" کیا اس کا جواب "نہیں" ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ تو consequential question ہے

"کہ آیا یہ حقیقت ہے کہ صحافیوں کو اندر
جانے کی اجازت نہیں دی گئی اور ان پر
ڈنڈے برسائے گئے ۔"

اگر پہلے حصہ کا جواب deny ہو جائے تو دوسرے حصہ کے جواب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ دروازے پر ڈنڈے برسائے گئے ۔ یہ مسئلہ سنگین اس لئے ہے کہ صحافیوں پر ڈنڈے برسائے گئے اور ایک خاتون رپورٹر زخمی ہو گئیں ۔ تو کیا یہ حقیقت ہے یا نہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ اس کے لئے تو کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ زخمی ہوئی ہیں یا نہیں ۔

چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں میں نے خاص طور پر یہ پوچھا ہے "کہ کیا حقیقت ہے کہ ان پر ڈنڈے برسائے گئے جس کے نتیجہ میں مسمات جو ہیں وہ زخمی ہوئیں ۔ اگر اس کا جواب محکمے نے نہیں دیا تو میں وزیر تعلیم صاحب سے یہ گذارش کرونگا کہ وہ خود وہاں جائیں اور صحافیوں کو وہاں پر مدعو کریں اور ان کی موجودگی میں خود تحقیقات فرمائیں ۔ اگر وہ یہ establish کر دیں کہ فی الواقع مسماۃ کو مارا گیا اور اسے زخمی کیا گیا اور خون بھی بہا ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری صاحب آپ تو یہ نہ کیجئے ۔ میں ضمنی سوالات کی اجازت اس لئے نہیں دے رہا کہ اس میں سارے جواب موجود ہیں ۔ جواب میں لکھا ہے کہ ۔

> مس فرزانہ نصیر صاحبہ ۲۶ فروری کو صبح گیارہ بجے کے خصوصی شو میں ایک بزرگ خاتون کے ہمراہ اگلی نشستوں پر تشریف رکھتی تھیں اور اطمینان سے شو دیکھ کر گئیں ۔ اگر وہ دوبارہ شام کے شو کے موقع پر تشریف لائیں یا اپنے کسی ذاتی مہمان یا کسی اور وجہ سے آرٹس کونسل آئی ہوں تو اس کے بارے میں اس وقت کچھ کہنا ممکن نہیں ۔

This question has been answered.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم یہ پسند فرمائینگے کہ جناب محمد یعقوب علی خان صاحب نے جو سوال کیا ہے اس کی مزید تحقیقات فرمائیں اور اس کو اچھی طرح دیکھ لیں کہ صحافیوں کی وہاں توہین کی گئی ان کو اندر نہ جانے دیا گیا ۔ کیا وہ خاتون صحافی مجروح ہوئی ہیں ۔ اس بات کی تحقیقات گوارا فرمائیں گے ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ یہ ایک تجویز ہے اسکو ہم دیکھیں گے یہ گورنمنٹ کا محکمہ نہیں ہے یہ پرائیویٹ سوسائٹی ہے ۔ اسلئے اس میں فرق ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر صحافی حضرات کو مدعو کیا گیا ہے تو انکی صحافیانہ خدمات کے لئے انکے لئے الگ دروازہ موجود ہے انہیں وہاں سے جانا چاہئے ۔ کوئی لاٹھی وغیرہ کسی کو نہیں ماری گئی جو لوگ وہاں موجود تھے ابھی ابھی مجھے ایک فاضل رکن مس ناصرہ کھوکھر صاحبہ نے بتایا ہے کہ دھکم پیل سے کچھ لوگ گرے تھے اور ان میں کوئی صاحبہ بھی گری ہونگی مارا کسی کو نہیں گیا نہ ہی کسی کے پاس وہاں ڈنڈے ہوتے ہیں ۔ بہر حال یہ بڑی معقول تجویز ہے اگر آپ مجھکو کوئی مناسب طریقہ بتا دیں تو میں کسی اپنے افسر کو تحقیقات کیلئے تعینات کرونگا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں نے صرف یعقوب خان صاحب کے سوال کو سوال کی شکل میں پیش کرتا تھا کیونکہ وہ سوال کی شکل میں پیش نہیں کر سکے تھے ۔

چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ جناب والا ۔ یہ بہت اہم مسئلہ ہے ۔ میں وزیر تعلیم سے پوچھونگا کہ اگر وہ علیحدہ ادارہ ہے تو کیا گورنمنٹ اسکو امداد دیتی ہے ۔ اگر امداد دیتی ہے تو یقیناً اس میں گورنمنٹ کا دخل ہے اس سلسلے میں اگر خاتون صحافی کو زخمی کیا گیا ہے تو وزیر تعلیم کو وہاں تشریف لے جانی چاہئے اور اگر یہ ثابت ہو جائے کہ واقعی انہوں نے misbehave کیا تو انہیں ان کے خلاف ایکشن لینا چاہئے ۔

سید ذابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں میں یہ عرض کر

دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ پنجاب یونین آف جرنلسٹس نے ایک احتجاجی قرارداد منظور کی ہے اسلئے اس تحقیقات میں انکے صدر اور سیکرٹری صاحب کو بھی شامل کر لیں ۔

شیخ صفدر علی ۔ کیا وزیر تعلیم اس سلسلے میں تحقیقات فرمائیں گے کیونکہ یہ ضروری نہیں ہے کہ جو جواب دیا گیا ہے وہ درست ہو۔ ہو سکتا ہے کہ اس خاتون کو زخمی کیا گیا ہو وہ اپنے آپکو بچانے کے لئے یہ جواب دے رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے ہاں کہہ دی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر تعلیم بیان فرمائیں گے کہ اس تقریب کیلئے جو پاس جاری کئے گئے تھے وہ پاس جمہور اور نوائے وقت کے صحافیوں کو نہیں دئیے گئے تھے ؟

Mr. Speaker That is no supplementary to this question, put another independent question.

چوہدری امان اللہ لک ۔ سوال اسکے متعلق ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کس خاص واقعہ کے متعلق سوال ہے ؟

چوہدری امان اللہ لک ۔ اسی واقعہ کے متعلق ہے ۔ آپ سوال پڑھیں میں عرض کرتا ہوں آپ کیسے disallow فرما رہے ہیں میں نے صحافیوں کو پاس جاری کرنے کے متعلق پوچھا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ نہیں کہ صحافیوں کو پاس جاری کئے گئے ہیں یا نہیں بلکہ سوال یہ تھا کہ صحافیوں سے misbehave کیا گیا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ جزو 'الف' میں پوچھا گیا ہے :

کہ آیا یہ حقیقت ہے کہ ۲۶ فروری ۷۳ کو
آرٹ کونسل لاہور میں چینی بازی گروں کی
تقریب میں صحافیوں کو بھی مدعو کیا
گیا تھا ۔

اسکے متعلق میں عرض کر رہا ہوں کہ صحافیوں کو مدعو کیا گیا تھا اور اس میں impartiality کی گئی تھی ۔ یہ سوال اسی ضمن کا ایک حصہ ہے میں یہ بات وزیر تعلیم کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ وہ نوٹ فرما لیں ۔

Mr. Speaker : That is not the subject, That is only by way of introduction of the question thaf follows :

چوہدری امان اللہ لک ۔ یہ اسکو نوٹ تو فرما لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ سوال کریں وہ سوال کا جواب دے دیں گے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ یہ اسکا جواب دے سکتے ہیں کہ میرے علم میں نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : But not as a supplementary qucstion. That can't form a part of this.

چوہدری امان اللہ لک ۔ یہ جناب آپکی مرضی ہے ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

مہر محمد ظفر اللہ خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مہر محمد ظفر اللہ خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

التماس ہے کہ بندہ کی طبیعت مورخہ

۷۳-۲-۲۱ سے ۷۳-۲-۲۴ تک ناساز رہی ہے
جس کی وجہ سے میں اسمبلی کے اجلاس میں
شرکت نہیں کر سکا ۔ لہذا براہ مہربانی ان
ایام کی میری رخصت منظور کر دی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری محمد یعقوب اعوان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چوہدری محمد یعقوب اعوان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

I am going to Rawalpindi today on account of an urgent business, and will not be able to return by to-morrow during Assembly Session. I request the honourable members of this house to please grant me leave for 14-3-73 and oblige. I would be grateful.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

میاں منظور احمد موہل

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست میاں منظور احمد موہل

صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصولہ ہوئی ہے :

جناب عالی ۔ نہایت ہی ادب سے عرض گذار ہوں کہ میں کل مورخہ ۱۴-۳-۷۳ کو اسمبلی کے اجلاس میں شمولیت نہیں کر سکا ۔ کیونکہ میں ڈویژن سپورٹس میں شمولیت کیلئے بہاولپور گیا تھا ۔ لہذا ۱۳-۳-۷۳ کیلئے رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری کلیم اللہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چوہدری کلیم اللہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصولہ ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ میں بوجہ علالت ۸-۹ مارچ ۱۹۷۳ء کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکا ۔ برائے نوازش رخصت دو یوم منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری کلیم اللہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چوہدری کلیم اللہ صاحب

مسز صوفی اسمبلی کی طرف سے ۔ سوال ہوتی ہے :

گذارش ہے کہ میں بوجہ بیماری درد گردہ اجلاس میں مورخہ ۲۶-۲ تا ۲۸-۲ تک شرکت نہیں کر سکا ۔ براہ مہربانی مجھے تین یوم کی رخصت دی جاوے ۔ مہربانی ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ جناب والا ۔ تحریک استحقاق کے لئے کوئی وقت کا تعین فرما دیں تمام وقت تحریک استحقاق پر صرف ہو جاتا ہے میں اس سلسلے میں یہ کہونگا کہ ہم اصل کام سے غفلت کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک استحقاق پر بہت کم وقت لگتا ہے ۔

چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ بہت وقت لگتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تحریک استحقاق اور تحاریک التوائے کار کو آپس میں confuse کر رہے ہیں ۔

خواجہ محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ کل بھی آپ نے فرمایا تھا کہ جب سپیکر بول رہا ہو اس وقت قواعد کے تابع پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا نہیں جا سکتا ۔ آپ کے کہنے کے باوجود یہ پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا

ہیں آپ اس کو سنتے ہیں اور پھر بحث ہوتی ہے - کیا یہ صحیح ہو رہا ہے -

مسٹر سپیکر - میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں -

نشان زدہ سوال نمبر ۱۸۰۵ کے غلط جواب کی فراہمی

سید تابش الوری - میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک حائض اور اہم معاملے پر بحث کرنے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہے - مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ ۸ مارچ ۷۳ء کو میرے سوال نمبر ۱۸۰۵ کے جواب میں ایوان کو غلط اطلاع فراہم کی گئی ہے -

جناب والا - کہا گیا ہے کہ دیہی ترقیاتی پروگرام میں پروجیکٹ ایریا تبدیل کرنے کی گنجائش رکھی گئی تھی حالانکہ حقیقتاً کوئی ایسی گنجائش نہیں رکھی گئی تھی او وزیر اعلیٰ نے واضح فیصلہ کر دیا تھا کہ اب کوئی تبدیلی نہیں کی جا سکتی - جواب میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ منتخبہ دیہی مرکز سے عملے کی منتقلی کے لئے حکومت سے اجازت حاصل کی گئی حالانکہ حکومت سے ایسی کوئی اجازت حاصل نہیں کی گئی اور نہ ہی دیہی ترقیاتی میں اس مسئلے پر کوئی فیصلہ کیا گیا - جواب میں اور سلسلے میں ایک کمیٹی قیام کا ذکر کیا گیا ہے حالانکہ اب تک ایسی کسی کمیٹی کا قیام عمل میں نہیں آیا -

ایوان میں ان غلط اطلاعات کی فراہمی سے اراکین اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے جس پر فوری بحث ضروری ہے -

مسٹر سپیکر - چیف منسٹر صاحب ایوان میں موجود نہیں ہیں -

سید تابش الوری - جناب والا - اگر آپ اس کو استحقاق کمیٹی کے پاس بھیج دیں تو بہتر ہے - یہ مسئلہ میں نے وضاحت سے بیان کر دیا ہے -

مسٹر سپیکر - میں نے اس کو دیکھ لیا ہے آپ نے یہ کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ نے ایک فیصلہ دیا تھا ۔ اس لئے وزیر اعلیٰ صاحب کی موجودگی ضروری ہے ۔

سید تابش الوری - جناب والا ۔ مقصد یہ ہے کہ اصلاح احوال ہو جائے - اگر کسی ایک کی غلطی سے یہ ہوا ہے تو وہ اپنی غلطی کی تصحیح کر سکے ۔

مسٹر سپیکر - اب معاملہ اسمبلی کے زیر بحث ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میری دوسری تحریک استحقاق کے متعلق پتہ چل سکے گا ؟ وزیر اعلیٰ کب تک تشریف لائیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں آج پتہ کروں گا ۔

سید تابش الوری - وہ تو اسلام آباد جانے والے ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا ۔ وہ مجھے ملے تھے اور انہوں نے فرمایا تھا کہ میں اسمبلی میں آؤنگا ۔ لیکن میرا خیال ہے کہ یہ ایشیائی محبوب کا روایتی وعدہ فردا ہے جو کبھی پورا نہیں ہوگا ۔

مسٹر سپیکر - وہ صرف آپ ہی کے محبوب نہیں وہ سب کے محبوب ہیں ۔

میاں خورشید انور - نہیں جناب والا ۔ وہ آپ کے محبوب ہوں گے ہمارے نہیں ہیں ۔ ہمارے تو وزیر اعلیٰ ہیں ۔

تحاریک التوائے کار

گدو بیراج پراجیکٹ ایگریکلچرل ڈیویلپمنٹ کارپوریشن سندھ سے برطرف شدہ پنجابی ملازمین کے حقوق کا تحفظ کرنے میں حکومت پنجاب کی ناکامی

مسٹر سپیکر ۔ سید نابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کاروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ اے ڈی سی سندھ کے پنجابی ملازمین کی بیروز کاری سے پیدا شدہ صورت حال سے متعلق ہے ۔

روزنامہ مغربی پاکستان بہاولپور مورخہ ۶ مارچ ۷۳ء کے مطابق گدو بیراج پراجیکٹ ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن سندھ کے بدقسمت پنجابی ملازمین ۷۲ء میں برطرف کر دئے گئے تھے لیکن بعد میں حکومت سندھ نے تین ماہ کا بجٹ منظور کرکے نہیں پول کی صورت میں ٹھٹی کمشنر کے دفتر میں بھیج دیا جس سے یہ امید بندھ گئی کہ شائد تین ماہ کے اندر ان کی تقرریاں عمل میں آجائینگی لیکن یہ توقع نقش بر آب ثابت ہوئی ۔ سندھ کے لوکل ملازمین کو تو سندھ حکومت نے بحال کر دیا ہے مگر پنجابی فاضل عملہ خواہ وہ سندھ کا ڈومسائل ہے یا پنجاب کا ابھی تک بے روزگاری کی حالت میں غربت و افلاس کا شکار ہے ۔ اس عرصے میں ان ملازمین نے حکومت سندھ اور پنجاب کو متعدد بار یادداشتیں بھیجیں مگر کسی نے توجہ نہیں دی ۔ ٹھٹی کمشنر سکھر نے اب صاف صاف جواب دے دیا ہے کہ پنجاب کے ملازمین کا بجٹ ۳۱ اگست ۷۲ء سے ختم ہو گیا ہے ۔ حکومت سندھ نہ ان کے لئے مزید بجٹ دینے کیلئے تیار ہے نہ انہیں بحال کیا جائیگا ۔

پنجاب کے ۱۳۰ متذکرہ ملازمین کی بیروزگاری اور پریشانی عوامی اضطراب کا موجب بن گئی ہے اور یہ احساس شدید ہو گیا ہے کہ حکومت پنجاب سندھ کے پنجابی ملازمین حقوق کا تحفظ کرنے میں ناکام رہی ہے ۔

وزیر مال و آبپاشی : جناب والا ۔ یہ ایڈمنسٹریشن کا مسئلہ ہے اس کا جواب چیف منسٹر ہی دے سکتے ہیں ۔

Mr. Speaker : I will keep it pending.

سید ثابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کرنی چاہتا تھا کہ جب کوئی استحقاق کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے تو تمام وزرا صاحبان قائد ایوان کی تمام privilege حاصل کرتے ہیں مگر جب ذمہ داری کا مسئلہ ہوتا ہے تو وہ اس سے عہدہ برآ ہو جاتے ہیں ۔ یہ بھی طے ہونا چاہئے کہ یہ پوری کیبنٹ کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہاؤس کو جواب دیں اور ان کو یہ ذمہ داری قبول کرنی چاہئے ۔

Mr. Speaker : It shall be ensured in future.

عارضی اساتذہ کو تنخواہ کی عدم ادائیگی

مسٹر سپیکر ۔ سید ثابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کیجائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت مورخہ ۷ مارچ کے مطابق پنجاب کے تقریباً ۳۰۰ عارضی اساتذہ کئی ماہ سے تنخواہ نہ ملنے کی وجہ سے مالی پریشانی کا شکار ہو گئے ہیں اور اپنے پیشہ ورانہ فرائض پوری یکسوئی سے سرانجام دینے سے قاصر ہیں ۔ حکومت متعدد بار یقین دہانیاں کرانے کے باوجود اساتذہ کا مسئلہ حل کرنے میں ناکام رہی ہے جس سے عوام میں اضطراب اور بے چینی پیدا ہو گئی ہے ۔

کیا یہ آج کیلئے ملتوی نہیں ہوئی تھی ؟

سید ثابش الوری ۔ جناب والا ۔ اسے ۱۵ تاریخ کیلئے ملتوی کیا تھا ۔ وہ ایک دوسری تحریک التوا تھی جس میں کوشت کی گرانی کا مسئلہ تھا ۔ اگر وزیر متعلقہ آج ہیں تو وہ جواب دے دیں ۔

وزیر تعلیم - میں اس کا جواب دے سکتا ہوں -

مسٹر سپیکر - اسی مضمون کی کل بھی تحاریک پیش ہوئی تھیں - ۳۹۶ نمبر حاجی محمد سیف اللہ صاحب کی تھی اور ۳۹۴ چوھدری امان اللہ صاحب کی تھی -

وزیر تعلیم - جناب والا - گذارش یہ ہے کہ یہ تحریک التوائے کار بالکل غلط فہمی پر مبنی ہے اور یہ اخبار میں جو خبر تھی کہ ۳۰۰ اساتذہ کو چھ مہینوں سے تنخواہ نہیں ملی - یہ ایسوسی ایشن جسکی طرف سے یہ خبر چھپی تھی میں اسکے عہدیداروں کو ملا ہوں انہوں نے کہا ہے کہ انہوں نے ایسی کوئی خبر نہیں دی - پرسوں یونین کے سیکرٹری سے بہاولپور میں میری ملاقات ہوئی تھی - انہوں نے کہا ہے کہ انہوں نے ایسی کوئی خبر نہیں دی - میں اپنے محکمہ کی طرف سے اسکی پر زور تردید کرتا ہوں جس میں کسی ایک لیکچرار کو بھی چھ مہینوں سے تنخواہ نہ ملی ہو - بلوچستان سے آئے ہوئے ایک لیکچرار جو اس وقت شائد جھنگ میں ہیں انکی تنخواہ میں کچھ دیر ہوئی ہے کیونکہ انکی pay slip نہیں پہنچی - مگر جو عارضی لیکچررز ہیں جنکو انگریزی میں ایڈھ ک لیکچرار کہتے ہیں انکا ذکر کیا گیا ہے اسمیں کوئی صداقت اور حقیقت نہیں ہے - اگر آپ کوئی specific instance نوٹس میں لائیں تو ہم نہ صرف انکو فوری طور پر تنخواہ دلائیں گے بلکہ آپ کو بھی اطلاع دینگے اور میں اسکی پر زور تردید کرتا ہوں کہ کسی ایک ایڈ ھاک لیکچرار کی تنخواہ رہ گئی ہو -

سید قابش الوری - میں وزیر موصوف کی اس یقین دھانی کے پیش نظر اس پر زور نہیں دیتا -

مسٹر رؤف طاہر - پوائنٹ آف پرولیج - جناب والا - میں نے کل بھی شکایت کی تھی لیکن آپ نے اسکی طرف شاید خواہ توجہ نہیں دی - آج بھی ایوان کے گرد و نواح میں جہاں آپ نے منع کیا ہے کہ عام آدمی نہیں آ سکتے لوگ آئے ہوئے ہیں - لیکن یہ غلط بات ہے کہ چند لوگوں کو اسمبلی بلڈنگ میں آنے کی اجازت ہو اور باقی لوگ باہر کھڑے رہیں - اگر آپ اپنے فیصلے پر عمل درآمد نہیں کرا سکتے تو پھر سب لوگوں کو اندر

آنے کی اجازت ہونی چاہئے ۔ اس وقت بھی آپکے کمرے کے باہر غیر متعلقہ لوگ پھر رہے ہیں اور کچھ کرسیوں پر بیٹھے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ اسمبلی کی کارروائی شروع ہونے سے پہلے ہی وہاں آ کر بیٹھ جاتے ہیں ۔ تو اس مسئلہ کو محض رولز کے سہارے نہیں ٹالا جا سکتا کہ ایک بار فیصلہ ہو گیا ہے اس پر اب غور نہیں ہو سکتا ۔ یہ صحیح ہے مگر جو فیصلہ ایک دفعہ ہو جائے اسکا کم از کم اسمبلی کی حدود میں تو احترام کیا جائے اور اس پر عمل کرایا جائے ۔

ڈاکٹر حلیم رضا ۔ جناب والا ۔ جو تحریک میرے فاضل دوست مسٹر رؤف طاہر نے پیش کی ہے میں اسکی تائید کرتا ہوں ۔

سیکریٹری صاحب دیکھیں کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے ۔ مجھے آج صبح تین آدمی ایسے ملے ہیں جن کو میں نے چٹیں نہیں دیں ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ اگر ایسا نہیں کیا جا سکتا تو جو لوگ باہر کھڑے ہیں انکو بھی اندر آنے کی اجازت دینی چاہئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میرے پاس تین آدمی آئے جن کو میں نے چٹیں نہیں دیں تھیں تو اسکا مطلب یہ ہے کہ کچھ نہ کچھ بات ہے ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب والا ۔ جب اجلاس کے بعد وزراء صاحبان اور دیگر عملہ یہاں بیٹھتا ہے تو اس وقت انکو اجازت ہونی چاہئے کہ وہ اندر آ جائیں کیونکہ ہفتے کے روز اجلاس نہیں ہوتا ۔ اسی طرح اجلاس ختم ہونے کے بعد اجازت ہونی چاہئے ۔ میرا تجربہ ہے کہ میں نے پچھلے ہفتے ایک وفد کو لے کر اندر آنے کی کوشش کی مگر مجھے اجازت نہیں دی گئی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اسکے متعلق پوزیشن یہ ہے کہ اگر آپ ساڑھے گیارہ بجے کے بعد تشریف لائے تھے تو یہ آپکا استحقاق تھا ۔ آپ لیٹ کر رہے تھے ۔ مگر عام وزیٹرز کو جس دن سیشن نہیں ہوتا اس دن کیلئے اجازت ہوتی ہے کہ وہ ساڑھے گیارہ بجے کے بعد اندر آ جائیں ۔

مسٹر رؤف طاہر - مگر یہ حقیقت ہے کہ ہفتے کے روز بھی انکو روکا جاتا ہے -

مسٹر سپیکر - وزراء نے اطلاع دی ہوئی ہے کہ وہ ساڑھے گیارہ بجے کے بعد مل سکتے ہیں - اس کے مطابق الدر آنے کی اجازت دیتے ہیں -

---

بے روزگار انجینیئرز کی طرف سے پر امن تحریک چلانے کا اعلان

مسٹر سپیکر - سید قابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ ۷ مارچ کے مطابق ملک میں اس وقت ۳۰۰۰ سے زائد انجینئر بے روزگار ہیں - ان میں مکینیکل ، الیکٹریکل اور سول انجینرز کے علاوہ دوسرے شعبوں سے تعلق رکھنے والے انجینرز بھی شامل ہیں - انجینرز کنونشن میں انجینروں اور طالب علم انجینروں کے تعاون سے انجینروں کی تربیت اور ان کی بے روزگاری ختم کرنے کے لئے آرڈیننس کا مسودہ حکومت کے سامنے رکھا گیا ہے جو حکومت کی ہدایت پر بھی بنایا گیا تھا - لیکن وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر مواصلات کی یقین دھانیوں کے باوجود اب تک اس آرڈیننس کو نافذ نہیں کیا گیا - بے روزگار انجینرز میں اس صورت حال سے شدید اضطراب پیدا ہو گیا ہے جس کے نتیجے میں انہوں نے حکومت کی مسلسل سرد مہری کے خلاف اور اپنے مطالبات کی منظوری کے حق میں ایک پر امن تحریک چلانے کا اعلان کیا ہے -

اس میں recent occurrence کیا ہے ؟

سید قابش الوری - جناب والا - اس میں recent occurrence یہ ہے کہ نہ صرف یہ کہ اس سلسلے میں انہوں نے تحریک چلانے کا اعلان کیا ہے بلکہ حال ہی میں تقریبات بھی منعقد ہوئیں .....

مسٹر سپیکر ۔ اعلان تو recent occurrence نہیں ہے ۔

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ جو تقریبات منعقد ہو رہی تھیں وہ ملتوی کر دی گئیں کیونکہ انہوں نے بہت زبردست مظاہرہ کیا اور یہ بات ناممکن بنا دی کہ وہ تقریبات ہو سکیں ۔ وائس چانسلر نے اس موقعہ پر وہ تقریبات ملتوی کر دیں ۔ اس لئے کہ بے روزگار انجینرز نے صورت حال کو اتنا سنگین بنا دیا ہے کہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس سلسلے میں فوری اقدامات کا اعلان کرے ۔

Mr. Speaker : It is an old and long-standing problem.

سردار امجد حمید خان دستی ۔ فیصلہ صادر کرنے سے پہلے میرا ایک پوائنٹ آف آرڈر سن لیں ۔ اس میں فوری بات یہ ہے کہ جب سب انجینرز اکٹھے ہوئے تو پھر ان کے خیال میں یہ آیا ، کہ ایک میں بے روزگار نہیں ہوں بلکہ ہزاروں میری طرح کے بھائی بے روزگار ہیں اور فوری طور پر یہ مسئلہ اس لیے پیدا ہوا کہ سب نے دیکھا کہ ہم اس حمام میں سب ننگے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے پڑھا نہیں ۔ وہ پرانی بات کر رہے ہیں اور کنولشن کی بات بھی کر رہے ہیں ۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ۔

> انجینرز کنولشن میں انجینروں اور طالب علم انجینروں کے تعاون سے انجینروں کی تربیت اور ان کی بے روزگاری ختم کرنے کے لئے آرڈیننس کا مسودہ حکومت کے سامنے رکھا گیا ہے جو حکومت کی ہدایت پر بھی بنایا گیا تھا ۔ لیکن وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر مواصلات کی یقین دہانیوں کے باوجود اب تک اس آرڈیننس کو نافذ نہیں کیا گیا ۔

سید قابش الوری ۔ یہ اس کا پس منظر ہے ۔ میری تحریک یہ ہے کہ بے روزگار ایجنیرز میں اس صورت حال سے شدید اضطراب پیدا ہو گیا ہے جس کے نتیجے میں انہوں نے حکومت کی مسلسل سرد مہری کے خلاف اپنے

مطالبات کی منظوری کے حق میں ایک پر امن تحریک چلانے کا اعلان کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ پر امن تحریک چلانے کا اعلان تو recent occurrence نہیں ہے ۔

The matter is no doubt of great public importance.

سید تابش الوری ۔ recent occurrence جو میں ثابت کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ۷ مارچ انجینرنگ یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین کے صدر مسٹر احمد بلال نے ایک پریس کانفرنس منعقد کی تھی اور حکومت کو انتباہ کیا تھا کہ اگر اس نے اس صورت حال کا فوری طور پر علاج نہ کیا تو انجینرز یوم سیاہ منائیں گے اور پرامن تحریک چلائیں گے ۔

Mr. Speaker : What is the recent occurrence,

آپ اس کا جواب دیں ۔ پریس کانفرنس recent occurrence نہیں ہے ؟

سید تابش الوری ۔ جو agitational atmosphere اس وقت پیدا ہو چکا ہے ، میں اس پر discussion کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب والا ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ اس کا ثبوت فراہم ہو گیا ہے اور حال ہی میں اہم ترین تقریبات کو بھی ملتوی کرنا پڑا ، ایجی ٹیشن اس نقطے پر پہنچ گئی ہے کہ اسلام آباد سے ڈاکٹر مبشر حسن صاحب خطاب کرنے آئے اور وہ ان کو خطاب نہ کر سکے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ اس میں کوئی شبہ نہیں جہاں تک انجینئروں کی بے روزگاری کا سوال ہے یہ continuing fact ہے اس میں کوئی شبہ نہیں لیکن recent occurrence کا معاملہ یہ ہے کہ یہ بےروزگاری جو مسلسل چلی آ رہی تھی وہ اس نقطۂ عروج پر پہنچ چکی ہے بلکہ اس نقطۂ بربادی پر پہنچ چکی ہے کہ انجینرز مجبور ہو گئے ہیں کہ وہ ایجی ٹیشن کریں جس کا اعلان اس اخبار میں آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں ۔ دوسرے اس کی recent occurrence یہ ہے کہ اس کے نتیجے میں انہوں

نے جو اجتماع رکھا ہوا تھا اس کو منسوخ کرنا پڑا اور جو معزز اصحاب اس کو خطاب کرنے والے تھے وہ خطاب نہ کر سکے ۔ recent occurrence یہاں سے پیدا ہو گی جناب ۔ اگر آپ اتفاق فرمائیں تو .....

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ فاضل رکن نے تحریک التوا میں کوئی ایسی تاریخ ہی نہیں بتلائی کہ فلاں تاریخ کو یہ ہونے والا تھا اور یہ نہ ہو سکا تاکہ یہ recent بنتی ۔ بالکل vague بات ہے ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن کو تحریک التوا میں واضح تاریخ بتلانی چاہیے تھی ۔ اس سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ recent ہے یا نہیں ایسی vague بات کر کے پھر اگر argument develop کیے جاتے ہیں اور پھر کہا جاتا ہے کہ یہ recent اس وجہ سے بنتی ہے تو پھر اس کا ایک مقصد نہیں ۔ اس کا single specific purpose نہیں ، پھر یہ مختلف چاہوں پر روشنی ڈالی جا رہی ہے ۔ کوئی اجتماع ہونا تھا نہ ہوا ۔ بحث ہونی تھی نہ ہو سکی اور پھر ان کو پتا چلا کہ جی ۔ میں بے روزگار ہوں تو ہزاروں بے روزگار ہیں ۔ یہ کیا بات ہوئی ۔ جناب والا ۔ رولز کے مطابق یہ تحریک التوا بنتی ہی نہیں ۔ حضور والا ۔ اس پر آپ رولنگ فرمائیں ۔ جب آپ ایک اعلان فرما دیں تو پھر کس کو اجازت نہ دیں کہ اس پر بحث کو جاری رکھا جا سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تابش صاحب آپ تو اس پر بول چکے ہیں ۔ میں نے آپ سے پوچھا بھی تھا ۔

سید تابش الوری ۔ میں صرف یہ تصحیح کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں ۷ مارچ موجود ہے اور وزیر موصوف نے اس پر توجہ نہیں فرمائی ۔ ۷ مارچ کو پریس کانفرنس میں انجینئرنگ یونیورسٹی کے پریذیڈنٹ نے اعلان کیا ہے کہ ہم تحریک چلائیں گے ۔ یہ recent occurrence ہے جناب چنانچہ انہوں نے تحریک شروع کر دی ۔ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ نہ صرف اعلان کیا بلکہ انہوں نے تحریک شروع کر دی ہے ۔ اس کے نتیجے میں وہ تقریبات منسوخ کی گئی ہیں ۔ اس لئے اس وقت میرا جو specific matter ہے وہ یہ ہے کہ جو ایجی ٹیشنل صورت حال پیدا ہو گئی ہے اس پر بحث کی جائے ۔

محترمہ ناصرہ کھوکھر ۔ پوائنٹ آف انفارمیشن ۔ جناب والا ۔ اگلے دن کے اخبارات میں میں نے خود پڑھا ہے کہ ان کا فنکشن منسوخ نہیں ہوا ۔ بلکہ وہ ملتوی ہوا ہے ۔ اور اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ انجنیئرنگ کالج میں امتحانات ہو رہے ہیں ۔ اور زیادہ تر جو طلبا ہیں وہ اس میں حصہ نہیں لے سکتے ۔ اس لئے تھوڑے دنوں کے لئے ملتوی ہوئے ہیں بلکہ منسوخ نہیں ہوئے ہیں ۔

Mr. Speaker: The matter is of great public importance but is not of recent occurrence. If a press conference has been held and a decision in the press conference has been taken that an agitation will be launched peacefully or otherwise, it will not make the matter of recent occurrence. It is an old and longstanding grievance, therefore, it cannot be admitted.

میاں خان محمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ، اس سے پہلے آپ کے نوٹس میں لایا جا چکا ہے کہ تحریک التوائے کار پر بہت سا وقت ضائع ہو جاتا ہے یا صرف ہو جاتا ہے اور آپ نے اس پر توجہ بھی دی تھی ۔ میں آپ کی توجہ قاعدہ نمبر ۶۵ کی طرف مبذول کراتا ہوں جس میں یہ درج ہے ۔

۶۵ ۔ حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے اور فوری اہمیت عامہ کے حامل کسی واضح معاملہ پر بحث کرنے کے لئے اسمبلی کے التوا کی تحریک پیش کرنے کے حق پر مندرجہ ذیل قیود عائد ہوں گی یہ

(الف) کسی دن ایک سے زائد تحاریک التوائے کار پیش نہیں کی جائیں گی لیکن ایسی تحاریک اگر کوئی ہوں ، جن کے قابل منظوری ہونے کے بارہ میں غور نہ ہوا ہو اگلے روز تک ملتوی کر دی جائیں گی اور ان پر ان

تحریکات سے پیشتر جن کے نوٹس دایدہ میں
موصول ہوئے ہوں اس ترتیب سے غور کیا
جائے گا جس ترتیب سے وہ موصول ہوئے
ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کو دوبارہ اطمینان سے پڑھئے ۔ جو تحریک التوا admit ہو جاتی ہیں اس کا اطلاق ان پر ہوگا ۔

میاں خان محمد ۔ جناب والا ۔ آگے تو منٹس اس میں لکھا ہے ۔

Mr. Speaker : This has been decided here in this House more than once. It was raised and decided. Please resume your seat and read it again.

چوہدری یعقوب خان صاحب نے بھی یہ اعتراض اٹھایا تھا جب تحریک استحقاق پیش ہو رہی تھی ۔ کہ بڑا وقت لیا جا رہا ہے ۔

I can assure the members that the quorum was not complete for the first forty minutes.

ابھی ۲۰ منٹ تحریک التوائے کار کو لیے ہوئے نہیں ہوئے آپریشن ممبران اس پر تو شکایت کرتے ہیں کہ ٹائم لیا جا رہا ہے ۔

But even the National Assembly has given 30 minutes in its rules for the adjournment motions. This is what happens here ; You may have an idea about the time that we sit and work here. We come late by 45 minutes Then we have a question hour and then privilege motions and adjournment motions take about 45 to 60 minutes When a request for tea is made, I give an adjournment for 30 minutes but the quorum is not complete for about an hour, and at times even after an hour.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ پھر اس کے بارے میں تو میں یہ عرض کروں گا کہ اجلاس رات کو کیا جائے ۔

Mr. Speaker: If the members are not present in the morning session, will they be present in the evening session? However, it is for them decide of 5½ working hours we work for about 3½ hours only, and for about 2 hours we do not quorum.

میاں خورشید انور - جو صبح وقت پر نہیں آ سکتے وہ رات کو کہاں آئیں گے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا جو کچھ جناب نے ارشاد فرمایا ہے یہ بالکل صحیح ہے - یہ بڑی افسوس ناک صورت حال ہے کہ بعض اراکین قانون سازی کی ذمہ داریوں کو محسوس نہیں فرماتے اور وقت پر نہیں آتے - لیکن میں پھر آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا اس پارلیمانی روایت کی طرف کہ کورم کا پورا کرنا اکثریتی پارٹی کا فرض ہوتا ہے - حکومتی پارٹی کا فرض ہوتا ہے کہ وہ کورم کو پورا کرے - ڈیڑھ سو میں سے اگر پچاس ارکان وقت پر حاضر ہو جائیں تو ۱۲ ممبر ادھر سے حاضر کرنے کی ذمہ داری میں لیتا ہوں تاکہ کورم پورا رہے -

میاں خورشید انور - یہ مشکل بات ہے - وہ وقت پر نہیں آ سکتے -

وزیر قانون - جناب والا - میری اس بارے میں یہ گزارش ہے کہ جب سے یہ ہاؤس ملتوی ہوکر دوبارہ شروع ہوا ہے - اس وقت سے اب تک کوئی کورم کی خاص شکایت نہیں ہوئی -

مسٹر سپیکر - آج صبح اور کل بھی آپ دیکھ لیں کہ اجلاس کی کارروائی ہم آدھ گھنٹہ تاخیر سے شروع کر سکے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - اب بھی اگر اپوزیشن بینچوں سے چند آدمی اٹھ کر چلے جائیں تو کورم پورا نہیں ہے - یہ کورم کی ذمہ داری قبول نہیں کر سکتے -

وزیر قانون - جناب والا - میں نے یہ گزارش نہیں کی ہے کہ میں آپ پر ذمہداری ڈال رہا ہوں - آپ تشریف رکھیں - میں سپیکر صاحب

کی وساطت سے گزارش کر رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ پروسیڈنگ نکال کر دیکھ لیجئے کہ صبح ساڑھے آٹھ بجے کی بجائے کتنے بجے یہ میٹنگ شروع ہوئی ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اگر آپ اتنا فرما دیجئے کہ صبح وقت پر اجلاس شروع نہیں ہوتا اور وقت پر شروع ہونا چاہیے تو میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں ۔ لیکن جب گورنمنٹ بینچوں کے اراکین پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ کورم پورا نہیں کرتے ہیں تو میں عرض کروں گا کہ وہ قانون سازی کے کام میں پوری دلچسپی لے رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میرے لئے دونوں برابر ہیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ جیسے پہلے کورم ٹوٹتا تھا کہ ایک دن میں ۵ دفعہ کورم ٹوٹ گیا ہو اب یہ نہیں ہوا ۔ ویسے میں آپ کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ صبح اگر اجلاس وقت پر شروع ہو جائے اور ممبران صبح وقت پر تشریف لے آئیں تو ہمیں کام کرنے کے لئے ایک گھنٹہ زیادہ وقت مل سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میرے پاس شکایت آئی تھی کہ بس وقت پر نہیں پہنچتی ۔ اس لئے ممبران لیٹ ہوتے ہیں ۔ آج میں نے بس پورے ۸ بجے وہاں پہنچائی اور ۸ بج کر ۲۰ منٹ پر وہاں سے چل کر ۸-۲۵ پر یہاں پہنچ گئی ۔ اور آج بھی اجلاس وقت پر شروع نہیں ہوا ۔

حافظ علی اسداللہ ۔ جناب والا ۔ پھر یہ کیا کیا جائے کہ اجلاس جتنی تاخیر سے شروع ہو اتنی دیر سے اسے ختم کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جو صبح ساڑھے آٹھ بجے یہاں تشریف لے آتے ہیں ان کو دیر سے آنے والوں کی بجائے سزا دی جائے ۔

— —

عوامی میلے میں سکولوں کی طالبات کے رقص کا پروگرام

مسٹر سپیکر - میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ وفاق ۱۰ مارچ ۱۹۷۳ء کی اطلاع کے مطابق لاہور میں منعقد ہونے والے عوامی میلے میں اسکولوں کی طالبات کا رقص پیش کرنے کا پروگرام بنایا ہے اور اس سلسلے میں سکولوں کی ہیڈ مسٹرسوں پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ وہ اپنے اپنے سکولوں سے ایک سو طالبات تیار کریں - قوم کی بیٹیوں کو نچانے کے اس پروگرام سے عوام میں سخت ہیجان اور شدید اضطراب کی لہر دوڑ گئی ہے - (شیم - شیم)

وزیر قانون و پارلیمانی امور - جناب والا - اس بارے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پنجاب عوامی میلے میں پی ٹی شو کا ایک پروگرام رکھا گیا ہے اور وہ بچے سکولوں کے بچے ہیں - جن کی تعداد ۵ ہزار ہے ان میں سے تین ہزار لڑکے ہیں اور دو ہزار لڑکیاں - پرائمری سکول کی بچیاں ہماری بیٹیاں ہیں - جناب والا ، یہ ایک فزیکل ٹریننگ کی exercise ہے اور اس کو کسی صورت میں رقص نہیں کہا جا سکتا - قوم کے نظم و ضبط کا مظاہرہ کرکے ہم نوجوان نسل کو منظم کرنا چاہتے ہیں اور اگر وہ باہر سے آئے ہوئے سفیروں کے سامنے - باہر سے آئے ہوئے مہمانوں کے سامنے P.T. display کرتے ہیں تو اس سے ہم یہ واضح کر سکتے ہیں کہ ہماری نوجوان نسل کس حد تک منظم ہو چکی ہے - جناب والا ، پرائمری سکول کی بچیوں کے بارے میں یہ کہنا کہ لڑکیوں کو بلایا جا رہا ہے اور رقص کا بندوبست کیا جا رہا ہے ایک شرمناک بات ہے - ایڈجرنمنٹ موشن میں رقص کے جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں یہ ہماری نوجوان نسل کی توہین ہے -

میاں خورشید انور - جناب سپیکر - جناب وزیر صاحب نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ وہ پرائمری سکول کی بچیوں کا پی ٹی شو ہوگا ، حالانکہ

اخبار میں بالکل واضح ہے کہ رقص کی ہدایات کی گئی ہیں - اور وزیر صاحب نے اتنے دنوں کے بعد بھی باقاعدہ اخبارات کی خبر کی تردید نہیں کی - مجھے افسوس ہے کہ وہ اخبار نہیں پڑھتے اگر یہ خبر غلط تھی تو ان پر فرض عائد ہوتا تھا کہ اس کی تردید کرتے - آپ نے فرمایا ہے کہ پی ٹی شو ہوگا - پی ٹی شو سکولوں میں ہوتے ہیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن یہ آپ کو اجازت نہیں دی جا سکتی کہ آپ قوم کی بیٹیوں کو چاہے پرائمری سکول میں ہوں ان کو نچائیں -

اگر آپ غلط کام کریں گے تو ہم آپ کو روکنے والے ہیں - آپ یہ کس طرح کریں گے - آپ بچوں کو ڈانس کی ٹریننگ دینا چاہتے ہیں تو ہم یہ چیز کبھی برداشت نہیں کریں گے - قوم اس کو کبھی برداشت نہیں کرے گی - ہم کبھی اس کی اجازت نہیں دیں گے -

(قطع کلامیاں)

شیخ صفدر علی - اگر آپ قوم کے نمائندے ہیں تو ہم بھی قوم کے نمائندے ہیں -

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر - میاں صاحب آپ تشریف رکھیں -

وزیر قانون - جناب والا - میں عرض کرتا ہوں کہ کوئی cross talk نہیں ہونی چاہئے -

(قطع کلامیاں)

شیخ صفدر علی - بیٹھ جائیں -

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر - میں یہ سمجھتا ہوں کہ وزیر متعلقہ نے ایک واضح بیان دیا ہے -

میاں خورشید انور - انہوں نے کوئی واضح بیان نہیں دیا -

(قطع کلامیاں)

سید تابش الوری - جناب والا - پیشتر اس کے کہ آپ اعلان فرمائیں میں نہایت ضروری بات کرنی چاہتا ہوں - یہ نہایت اطمینان بخش بات ہے کہ وزیر موصوف نے یہ اعلان کیا ہے کہ جو P.T. show کے لئے لڑکیاں ہوں گی وہ پرائمری سکولوں کے درجوں کی ہوں گی لیکن ہمارے پاس جو دعوت نامے اور پروگرام ہے وہ یہ ہے

"folk dancing . A host of other interesting items of folk dances and acrobatic performances.

وہ صرف یہ وضاحت فرما دیں کہ ان folk dances میں خواتین اور طالبات شامل نہیں ہونگی تو یہ بات واضح ہو جائے گی -

وزیرقانون - جناب والا - میں نے بڑے ادب سے بڑے احترام سے آپ کی وساطت سے حزب اختلاف کے فاضل اراکین کی خدمت میں عرض کی ہے کہ یہ محض پی ٹی شو پانچ ہزار سکول کے بچوں کا ہو رہا ہے - کسی سکول کی ہیڈ مسٹرس کو یہ directive نہیں دیا گیا کہ لازمی طور پر یہ کریں البتہ یہ ضرور کہا گیا ہے کہ اگر ممکن ہو سکے تو اپنے سکولوں سے بچے بھیجیں تاکہ ریہرسل کی جا سکے اور ایک نظم و ضبط کا مظاہرہ ہو - اس حد تک کیا گیا ہے -

جناب والا - جہاں تک folk dances کا ذکر کیا گیا ہے تو میں بتانا چاہتا ہوں کہ folk dances میں کوئی لڑکی participate نہیں کرے گی - ہمارے پنجاب کے نوجوان جو کہ مرد ہوں گے ان کا حسن نکھر کر سامنے آئے گا -

Mr. Speaker : Is it withdrawn ?

میاں خورشید انور - جناب والا - اس دعوت نامے میں بھی یہ الفاظ آئے ہیں - انہوں نے اس کی تردید نہیں کی اور مجھے سمجھ نہیں آتی

کہ آپ کیوں ان کی وکالت کر رہے ہیں ۔

Mr. Speaker: He has made a categorical statement.

میاں خورشید انور ۔ بالکل انہوں نے سٹیٹمنٹ نہیں دی ۔ آپ ان کی خود وکالت کر رہے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ آپ اپنے اختیارات استعمال کریں ۔ میں تو آپ کی توجہ مبذول کرواتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر صاحب نے بڑا واضح طور پر کہا ہے کہ کسی سکول میں یہ ہدایت نہیں دی گئی نہ ہی طالبات کے رقص کا کوئی پروگرام ہے ۔ اس بیان کے پیش نظر میں اس تحریک التوا کو خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ میں آپکی اجازت سے تھوڑی سی وضاحت چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ کوئی جھگڑے کی بات نہیں ہے ۔ کیونکہ اب ذرا سا ماحول ٹھنڈا ہو گیا ہے ۔ اس لئے تجویز پیش کرتا ہوں کہ اگر نمونہ پی ٹی شو میں دکھانا ہے تو اس پر غور فرمائیں کہ لڑکیوں کو نمونہ دکھانے کیلئے نہ بھیجا جائے بلکہ نمونہ دکھانے کیلئے لڑکے کافی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کسی اور محفل میں یہ بات کر لیں ۔

صوبہ پنجاب میں انسولین اور دیگر جان بچانے والی ادویات کی نایابی اور انکی قیمتوں میں اضافہ

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کا وائ ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے

کہ روزنامہ امروز ۱۰ مارچ ۱۹۷۳ کی اطلاع کے مطابق صوبہ بھر میں ادویات کی قلت کی وجہ سے سابقہ قیمتوں کے مقابلہ میں دوگنی قیمتیں ہو گئی ہیں ۔ شوگر (ذیابطیس) کے خطرناک مریضوں کی زندگی کا انحصار انسولین کے انجیکشنوں پر ہے اس وقت ۳۷ لاکھ سے زیادہ ذیابطیس کے مریض ہیں جن میں سے تقریباً ۱۵ لاکھ افراد روزانہ انسولین کے انجیکشن لگاتے ہیں ۔ اس وقت انسولین پلین انجیکشن کی شیشی آٹھ تا گیارہ روپے کے درمیان مشکل سے مل رہی ہے جبکہ اسکی قیمت زیادہ سے زیادہ ۴ روپے ہے ۔ انسولین اور دوسری جان بچانے والی ادویات کی نایابی اور قیمتوں میں اضافہ سے شہریوں میں ہیجان و اضطراب اور غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

وزیر صحت ۔ جناب والا ۔ میں روزنامہ امروز کی وہ خبر جس کا حوالہ دیا گیا ہے اس کا آخری پیرا آپکے سامنے عرض کروں گا ۔

> پاکستان میں دسمبر ۱۹۷۲ سے قبل بوٹس ویلکم کی بنائی ہوئی انسولین پنجاب کے مختلف شہروں کے دوا فروشوں کے پاس دستیاب نہیں اسکے برعکس یہ انجکشن بلیک مارکیٹ میں آٹھ تا گیارہ روپے تک دستیاب ہیں ۔ لاہور کے چند دوا فروشوں کے پاس لیو کمپنی کی بنائی ہوئی انسولین آٹھ روپے چوراسی پیسے کی مل رہی ہے اس سے قبل اسی کمپنی کے انجکشن آٹھ روپے پچیس پیسے میں فروخت کئے جاتے تھے حالیہ اطلاعات کے مطابق بعض بڑے دوا فروشوں نے بذریعہ ہوائی جہاز ڈنمارک سے لیو کمپنی کی پلین اور زنکہ انسولین کے انجکشن برآمد کئے ہیں لیکن یہ انجکشن آٹھ روپے چوراسی پیسے کا آٹھ روپے تک فروخت کئے جا رہے ہیں ۔ دوا فروشوں کا کہنا ہے کہ تخفیف زر کی کمی کی وجہ سے انجکشنوں کی قیمت

میں اضافہ ہو گیا ہے تاہم لاہور میں مصالحہ
کلینک ایلفورڈ روڈ سے وہلکم کنجی کے
انسولین تین روپے نوے پیسے میں
دستیاب ہیں -

تو اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہر قسم کے انجکشن دستیاب ہیں کسی انجکشن کی کوئی کمی نہیں ہے -

میاں خورشید انور - جناب والا - وہ خبر جس کا میں نے حوالہ دیا ہے وہ بھی ذرا پڑھیں -

مسٹر سپیکر - وہ پڑھ رہے ہیں -

وزیر صحت - آپ نے اس خبر کی آخری سطریں چھوڑ دی ہیں -

میاں خورشید انور - جناب والا - کیا خبر کا پہلا حصہ غلط ہے -

وزیر صحت - پہلا حصہ بھی وہاں موجود ہے دوسرا حصہ بھی موجود ہے جس میں یہ لکھا گیا ہے کہ ہر قسم کی انسولین وہاں دستیاب ہے -

مسٹر سپیکر - کچھ لوگ بلیک مارکیٹنگ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں -

میاں خورشید انور - جناب والا - اگر ادویات مہنگی فروخت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ان کو روکے - میں نے تو نہیں ان کو روکنا -

وزیر صحت - جناب والا - میں اس بارے میں یہ عرض کروں گا کہ Central Commodity Act کے تحت سنٹرل گورنمنٹ کے اختیارات ہیں - سنٹرل گورنمنٹ نے جو پلین انسولین کے ریٹ مقرر کئے ہیں وہ یہ ہیں ۱۰ یونٹ چوراسی پیسے - تو روپے ترسٹھ پیسے اور دس روپے سنتالیس پیسے اور اس خیال سے یہ ٹھیک بک رہی ہے -

مسٹر سپیکر - اگر مرکزی حکومت نے قیمت مقرر کی ہے تو پھر ہم اس کو زیر بحث نہیں لا سکتے - کیونکہ یہ ہمارے دائرہ اختیار سے باہر ہے -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - میری ایک تحریک التوا نمبر ۴۳۰ ہے جو بڑی اہم ہے - جناب حفیظ کاردار صاحب باہر جا رہے ہیں اور اس کیلئے باہر ایک وفد بھی آیا ہوا ہے -

مسٹر سپیکر - میں اس کام کو چھوڑ کر legislative بزنس لینے لگا ہوں -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - انہوں نے اعلان کرنا ہے تاکہ لوگ مطمعن ہو جائیں - اس کیلئے لوگ باہر آئے ہوئے ہیں -

---

دھان چھڑنے پر پابندی

مسٹر سپیکر - چودھری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے صوبہ بھر میں دھان چھڑنے والی تمام مشینوں کو ایک حکم نامے کے ذریعے بند کر دیا جس سے دیہاتی عوام میں سخت اضطراب پیدا ہوا اور عوام مشکلات میں مبتلا ہو گئے - حکومت نے مارچ میں ان پابندیوں کو ختم کرنے کا وعدہ کیا تھا - یہ پابندیاں ختم کرنے کی بجائے محکمہ خوراک نے پرمٹ جاری کرنے کا سلسلہ شروع کیا - اس پرمٹ سسٹم میں سخت ناانصافیاں کی جا رہی ہیں - محکمہ خوراک کا عملہ رشوت لیکر مشین کھولنے کا پرمٹ جاری کرتا ہے - اور اس دھاندلی سے صوبہ پنجاب کے عوام میں سخت ہیجان پیدا ہو گیا ہے اور دیہاتی عوام چاول چھڑانے سے سخت مجبور ہیں - اور اب حالات اس حد تک بگڑ چکے ہیں کہ لوگ حکومت کی اس ناانصافی کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور مشین مالک مولجی سب کھولنے پر کمر بستہ ہو گئے ہیں - تمام اضلاع کے دیہاتیوں

میں اضطراب کی لہر دوڑ گئی ہے ۔ اس پر بحث کرنے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔

وزیر مال ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ یہ پتہ نہیں چلتا کہ حکومت نے کب مشینیں بند کی تھیں اور کب سے لک صاحب ہیجان اور اضطراب پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ یہ تو مدعی سست اور گواہ چست والی بات ہے ۔ اس چیز کا جواب جناب کاردار صاحب کو دینا چاہئے تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کا پوائنٹ آف آرڈر یہ تھا کہ یہ بڑی مہم ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ یہ point of laughter ہے ۔

سید نابش الوری ۔ جناب والا ۔ پہلے جناب سمہ نے اپنے پوائنٹ آف آرڈر میں قہقہہ لگایا اور پھر آپ نے اپنی رولنگ دیتے ہوئے قہقہہ لگایا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مگر وزیر قانون صاحب فرماتے ہیں کہ یہ point of laughter تھا ۔

وزیر خوراک ۔ جناب والا ۔ یہ مشینیں اس لئے بند ہیں تا کہ چاول برآمدات کے لئے مہیا ہو ۔ ہم نے برآمدات سے ۶۰ / ۷۰ ملین ڈالرز کمانے ہیں ۔ ہمیں اپنے دفاع کے لئے بھی چاول درکار ہے ۔ اب موسم آ رہا ہے اور کئی علاقوں میں مشینیں کھولی جا چکی ہیں اور اس مہینے کے آخر تک ہر جگہ کھول دیجائیں گی مجھے امید ہے کہ وہ اس چیز کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی تحریک واپس لے لیں گے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں جناب والا ۔ اس ضمن میں تھوڑی سی اور یقین دہانی چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر - انہوں نے کہا ہے کہ اس مہینے کے آخر تک مشینیں کھول دیجائیں گی -

چوہدری امان اللہ لک - جناب والا - کوئی تاریخ مقرر کر دیں تا کہ لوگ پریشان نہ ہوں -

وزیر خوراک - میں نے عرض کیا ہے کہ مہینے کے آخیر تک مشینیں کھول دی جائیں گی -

چوہدری امان اللہ لک - جناب والا - میں مشکور ہوں کہ انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے - ہم ایک ہفتہ اور گزار لیتے ہیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - آپ نے میری تحریک التوا آج کے دن کے لئے رکھی ہوئی ہے - وزیر صحت آج موجود ہیں -

وزیر صحت - اس کا نمبر ۳۹۵ ہے -

خان پور میں تعمیر شدہ پرائیویٹ آنکھوں کے ہسپتال اور اسکی ملحقہ اراضی کو مفت قبول کرنے سے حکومت پنجاب کا انکار

مسٹر سپیکر - حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کیجائے - مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت مورخہ یکم مارچ میں شائع ہونیوالی ایک خبر کے مطابق حکومت پنجاب سوا لاکھ روپے سے تعمیر شدہ آنکھوں کے ہسپتال اور اس کے ساتھ ملحقہ اراضی تعدادی ۲۴۰ کنال مفت قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے جبکہ یہ عطیہ خانپور ضلع رحیم یار خان کے ایک مخیر نے مفاد عامہ کے تحت اور علاقہ کے ضروریات کے پیش نظر اپنے صرف سے انتہائی شاندار اور وسیع و عریض آنکھوں کے ہسپتال کے لئے عمارت تعمیر کی اور

اس کے ساتھ ۲۲۰ کنال اضافی زمین بھی ہسپتال کے ساتھ وقف کر دیا ہے ۔ باوجود مسلسل کوشش کے حکومت پنجاب اس عظیم پیش کش کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے جس سے عوام میں سخت اضطراب ہے بعض اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

وزیر صحت ۔ جناب والا ۔ یہ درست نہیں ہے کہ حکومت نے سید الطاف حسین ٹرسٹ بلڈنگ کو مفت لینے سے انکار کر دیا ہے ۔ حکومت نے کوئی ایسا فیصلہ نہیں کیا اور ابھی تک معاملہ زیر غور ہے ، تو اس بقین دہانی کے بعد میں حاجی صاحب سے کہوں گا کہ وہ اس تحریک کو واپس لے لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ کچھ مزید یقین دہانی چاہتے ہیں ۔

وزیر صحت ۔ دراصل ہم نے اس معاملے کو بحکمہ فنانس حوالہ کیا ہوا ہے ۔ ان سے ۲۰۰،۲۷،۲۰۰ روپے کی منظوری لینی ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ بات کچھ متضاد طریقہ پر کی گئی ہے ۔ ہسپتال کی بلڈنگ لینے کے لئے بھی خصوصاً جبکہ وہ عطیہ کی صورت رکھتی ہو ۔ کیا اس پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے ۔ اگر وہ بلڈنگ لینے کو تیار ہیں تو زیر غور کا مطلب کیا ہو سکتا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے لینے سے انکار نہیں کیا ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے انکار ہی بنتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کہا ہے کہ ان کے پاس تجویز آئی ہے جو زیر غور ہے ۔

It has not been decided either way ; neither has been accepted nor rejected; it is still under consideration.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں آپ کے توسط سے جناب وزیر صحت کے نوٹس میں یہ چیز لانی چاہتا ہوں کہ اس ہسپتال کی بلڈنگ کے ساتھ ۲۴۰ کنال ملحقہ اراضی ہے اور میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ایک کنال کی قیمت ۲۰ ہزار روپیہ سے کم نہیں ہے ۔ کافی عرصہ سے انہوں نے ہسپتال کے نام وقف کر دی ہے ۔ لاکھوں روپیہ کی چیز بطور عطیہ دیدی ہے ۔ وہ تین سال سے کوشاں ہیں کہ حکومت اس قیمتی جائیداد کو سنبھال لے ۔ اس کو شروع ہوئے تین سال ہو گئے ہیں ۔ یہ ایک عطیہ ہے جو دیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اسے پنڈنگ رکھ لیا جائے ۔ وزیر خزانہ جب تشریف لائیں گے اس وقت اس پر بحث کر لی جائے گی ۔

سید ناہش الوری ۔ ہمیں کہا جاتا ہے کہ ہمارا ضمیر نہیں ہے ہم ہسپتال قائم نہیں کرتے

مسٹر سپیکر ۔ وزیر خزانہ آ جائیں تو اس پر بحث کر لیں گے ۔

وزیر صحت ۔ ۲۴۰ کنال زمین تو ہے لیکن ہسپتال کا جہاں تک تعلق ہے اس میں اس وقت ۲ کمرے بنے ہوئے ہیں اور ابھی ہم نے فنانس سے ۱ لاکھ ۴۷ ہزار ۲۰۰ روپے کی منظوری لینی ہے ۔ یہ رقم ہم اس پر خرچ کرنا چاہتے ہیں اور اسی لئے اس کام میں دیری ہوئی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ ۲ کمرے بنے ہوئے ہیں لیکن مجھے معلوم ہے اس میں ۱۰ کمرے ہیں ۔ ہم نے وہ عمارت دیکھی ہوئی ہے آپ نے نہیں دیکھی جناب والا مکمل ہسپتال بنا ہوا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ چاہے ۲ ہوں یا ۱۰ کمرے ۔ انہیں جب روپیہ مل جائیگا تو وہ اس بلڈنگ کو لے لیں گے ۔

مسودہ قانون

مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ (بحث جاری)

مسٹر سپیکر ۔ اب مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ کی ضمن ۱۳ زیر غور ہے ۔ آج ۲۰ منٹ چائے کا وقفہ کرتے ہیں لیکن کچھ ممبران کی رائے ہے کہ آج وقفہ نہ کیا جائے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ آج تقریباً نو بجکر ۳۵ منٹ اجلاس شروع ہوا تھا اب گیارہ بجکر ۳۰ منٹ ہوئے ہیں اور ہاؤس کا وقت ڈیڑھ بجے تک ہے ۔ چائے کا وقفہ کر دیا جائے اس کے بعد قانون سازی کا کام شروع کر دیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ نصف گھنٹہ کے بعد بھی بعض ممبران تشریف نہیں لاتے کورم پورا ہوتے ہوتے ایک گھنٹہ ہو جاتا ہے ۔

وزیر قانون ۔ ہمارے دوست چائے پینا چاہتے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ کلاز ۱۳ پر افہام و تفہیم ہو چکی ہے ۔

Mr. Speaker : The House is adjourned for half an hour.

(The House then adjourned for half a hour at 11.30 a. m.)

(چائے کے وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر ۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔

Makhdoomzada Sayed Hassan Mahmood : Point of order, Mr. Speaker the house is not in quorum.

Mr. Speaker : Let there be a count.....The court was taken ..... The House is not in quorum, let the bells be rung .....The point of order has been raised at 12-10. The bells will be rung up to 12-15.

.....The bells were ringing.....

The house is in quorum.

ضمن ۱۳

مسٹر سپیکر ۔ ضمن ۱۳ زیر بحث ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ حاجی صاحب پہلے بولیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے تو اپنی ترمیم واپس لے لی ہے ۔

Makhdoomzada Syed Hasan Mahmood : Yesterday the objection was raised and even Mr. Tabish Alwari was not one of the persons who had moved the amendment.

Mr. Speaker : Yours was put to vote and dropped.

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں نے withdraw نہیں کی تھی ۔ مجھے تو اس دفعہ پر شدید اختلاف تھا اور میں نے تو شدید احتجاج کیا تھا جناب والا ۔ اس ضمن میں اعتراض یہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ پہلے اپنی ترمیم پیش کریں ۔

Chaudhri Amanullah Lak : Sir, I move :

That for clause 13 of the Bill, the following be substituted, namely :-

13. No land owner shall be dispossessed of his land without payment of compensation therefor.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That for clause 13 of the Bill, the following be substituted, namely :

13. No land owner shall be dispossessed of his land without payment of compensation therefor.

Minister for Auqaf and Colonies : I oppose it.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ دفعہ ۱۳ اس بل میں شامل کر کے حکومتی پارٹی نے ایک ایسا بم اپنے ہاتھ میں لے رکھا ہے جس سے یقینی طور پر وہ ہر آدمی کو شکار کریں گے اور کر سکتے ہیں ۔ مجھے اس دفعہ میں فوری ضرورت یا ایمرجنسی کے جو الفاظ ہیں ان پر شدید احتجاج ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لینڈ ایکوزیشن ایکٹ جو ہمارے سامنے ہے ایک باقاعدہ سوچے سمجھے پروگرام کا حصہ ہے ۔ عوام سے کئے گئے وعدوں کا ایک حصہ ہے ۔ پیپلز پارٹی کے اس منشور کا حصہ ہے ۔ جس میں غریب عوام کو مکانات مہیا کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا ۔ جب یہ منشور لکھا گیا تھا تو اس وقت بھی سوچ کر لکھا گیا تھا ۔ اب جب لینڈ ایکوزیشن ایکٹ لایا گیا تو وہ بھی سوچ سمجھ کر اس وعدے کو پورا کرنے کے لئے لایا گیا ہے ۔ اس کے لئے دفعہ ۱۲ سے پہلے بہت سی دفعات ہیں مثلاً نوٹس جاری کرنے کی قبضہ لینے کی ۔ دعاوی داخل کرنے کی ۔ حد بندی کرنے کی ۔ یا اس کے بعد اعتراضات یا متعلقہ جو لوگ متاثر ہوں گے ان کے متعلق دفعات تھیں ۔ میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ فوری ضرورت کیا ہوگی ۔ جو ہاؤسنگ سکیم حکومت کے زیر غور ہے جس پر چھان بین کی جا رہی ہے یا کی جائے گی اس سے ہٹ کر انہیں کون سی ایسی ضرورت ہے ۔ کونسی فوری emergency واقع ہو گئی ہے جس کیلئے اس دفعہ کے تحت وہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی اجازت سے ایوان کی توجہ گذشتہ روز حزب اختلاف اور اقتدار کے درمیان کئے جانے والے سمجھوتے کی طرف دلانا چاہتا ہوں ۔ گذشتہ روز قائد حزب اختلاف ۔ فاضل رکن حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب اور ڈپٹی لیڈر حزب اختلاف چودھری امان اللہ لک

صاحب اس وقت کلاز ۱۳ کی ترامیم پر بول رہے تھے ۔ تمام فاضل اراکین نے اس floor پر اس بات کا اعلان کیا تھا کہ جو ترامیم حزب اختلاف کے اراکین چاہتے تھے حزب اقتدار کے وزرا صاحبان اور دیگر اراکین نے جو کہ اس معاہدہ کے دوران اس میٹنگ میں موجود تھے مان لی ہیں ۔ اس صورت میں باقی ماندہ تمام بل پر کوئی اختلاف باقی نہیں رہا ہے جو دوسری کلاززز پر ترامیم پیش کی گئی ہیں وہ واپس کر لی جائینگی اور اس بل کو پاس کرنے کے معاہدے کا اعلان کل اس ہاؤس میں کیا گیا ۔

جناب والا ۔ کلاز ۱۰-۱۱ اور ۱۲ کل پاس کر دی گئی تھیں ۔ حاجی محمد سیف اللہ صاحب نے جو کہ اس میٹنگ میں موجود تھے جو بااختیار تھے اور اس ہاؤس کے فاضل اراکین یہ سمجھتے ہیں کہ حاجی صاحب اکثر حق گوئی سے کام لیکر اپنے آپوزیشن کے بینچز پر ایک نمایاں نام رکھنا چاہتے ہیں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ اگر کلاز ۱۰-۱۱ اور ۱۲ میں ترامیم مان لی گئی تھیں کچھ ان کی طرف سے کچھ فاضل اراکین جو ہمارے بنچوں پر بیٹھے ہیں ان کی طرف سے تو پھر یہ اعلان کیا گیا کہ باقی بل میں کوئی بنیادی بات نہیں ہے جس پر اختلاف کیا جائے ۔ یہاں پر تمکنت سے کہا گیا ہے کہ یہ غریب عوام کی فتح ہے ہاؤس کا وقت بچائیں ۔ ہم قانون سازی کے کام کو عوام کے وسیع تر مفاد میں آگے لے جانا چاہتے ہیں ۔ یہاں چھوٹے مالکان کے حقوق کا بھی تحفظ کیا گیا ہے۔ جناب والا۔ یہ تمام باتیں کل کی گئیں لیکن آج مجھے سخت حیرانگی ہے اس بات پر کہ آخر حزب اقتدار کے ممبران جنہوں نے مجھے ۔ جناب ممتاز احمد کاہلوں صاحب اور چودھری محمد انور سمہ صاحب اور جو دیگر ممبران اس میٹنگ میں موجود تھے جنہوں نے ہمیں بااختیار بنایا تھا ۔ کیا وہ ہم سے نہیں پوچھیں گے کہ کل تو آپ نے یہ معاملہ کیا اور دوسری طرف سے یہ اعلان کیا گیا ۔ آج پھر کونسی نئی بات ہو گئی جس کی بنا پر کلاز ۱۳ میں ترامیم دی جا رہی ہیں ۔ اس بحث کو نئے سرے سے شروع کیا کیا ہے ۔

جناب والا ۔ ہم سبھی ان فاضل اراکین کے جلمنے جن کی نمائندگی ہم کر رہے تھے جواب دہ ہیں اسی طرح حزب اختلاف کی طرف سے قائد حزب اختلاف جناب حاجی سیف اللہ خان صاحب ۔ چودھری امان اللہ لک صاحب اور جناب مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب جو تمام اس میٹنگ میں موجود تھے یہ بھی اپنے ممبران کے سامنے جواب دہ ہیں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ میں نے اختلاف کیا تھا ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اب میری گذارش یہ ہے کہ کیا ضمن ۱۲ کی اس ترمیم پر جس پر فاضل رکن چودھری امان اللہ لک صاحب نے بحث شروع کی ہے یہ سمجھا جائے کہ اس معاہدے سے انحراف کیا جا رہا ہے ؟ کیا یہ سمجھا جائے کہ حاجی محمد سیف اللہ صاحب نے تمام بل کو نہیں پڑھا تھا ؟ بل کی ایک ایک کلاز کو نہیں پڑھا تھا ۔ کیا یہ سمجھا جائے کہ ۲۱ کلاز مان لی تھیں اور باقی بل پر کوئی اعتراض نہیں ہے ؟ کلاز ۱۲ کل پاس ہوئی ۔ کلاز ۱۲ کے فوراً بعد کلاز ۱۳ آئی ۔ حاجی صاحب آج اور کہتے ہیں کہ میں کلاز ۱۳ نہیں پڑھ سکا ۔ یہ amission ہو گئی ہے ۔ جناب والا اگر یہ کہا گیا کہ omission ہو گئی ہے میں پڑھ نہیں سکا تو افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جب حزب اختلاف کے اراکین نے ان کو با اختیار بنا کر بھیجا تھا تو کلاز ۱۲ کے فوراً بعد کلاز ۱۳ آتی ہے ۔ کلاز ۲۱ تک وہ اتفاق کر گئے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ ان کی کوئی حاضر جوابی ہے ۔ اس قانون پر کوئی مہارت یا عبور رکھتے ہیں ۔

جناب والا ۔ ان الفاظ کے ساتھ اب اگر حزب اختلاف کی طرف سے وہ بااختیار رکن کہے ۔ اب اگر اس floor پر یہ کہے کہ کل معاہدے کے دوران میں کلاز ۱۳ نہیں پڑھ سکا ۔ یہ omit کر گئے یا اس کا فلاں حصہ omit کر گئے ہیں تو پھر اس ہاؤس میں یہ اعلان موجود ہے کہ تمام بل پر ہمیں کوئی اختلاف نہیں ہے ۔ ترامیم مان لی گئی ہیں تو پھر ان دونوں میں سے کون سی بات صحیح سمجھی جائے ۔ جناب والا ہم نہ صرف ان فاضل اراکین کے سامنے جوابدہ ہیں جنہوں نے ہمیں بااختیار بنایا تھا بلکہ کروڑوں پنجاب کے غریب عوام کے سامنے جواب دہ ہیں ۔ جنہوں نے کل کے معاہدے کے بارے میں اخبارات میں پڑھا انہوں نے یہ definately سوچا

ہوگا کہ اب قانون سازی ایسی قانون سازی جو عوامی مفاد کے سلسلے میں کی جا رہی ہے اب وہ کام آگے بڑھا ہے - ہمیں مکانات ملیں گے - کمرشل پلاٹ ملیں گے - جناب والا ان عوام کے سامنے نہ صرف ان فاضل اراکین کے اعتماد کو فاضل حزب اختلاف کے اراکین کے اس معاہدے سے back out کر جانے سے ٹھیس پہنچی بلکہ ایوان سے باہر پنجاب کے کروڑوں غریب عوام کے اعتماد کو سخت ٹھیس پہنچی ہے - میں حزب اقتدار کی طرف سے اپنی پوزیشن واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہم اس معاہدے کے پابند ہیں - اب اگر آج omission کی بات کی جاتی ہے کہ کلاز ۱۳ ہم نے پڑھی نہیں ہے - تو پھر جناب والا میں یہ کہوں گا کہ یہ صرف قانون سازی کے کام میں غیر دلچسپی کا نتیجہ ہے -

جناب والا - اب آخر میں یہ عرض کروں گا کہ کلاز ۱۳ urgency کی بناء پر ہے - جس میں ۲۴ گھنٹے اس لئے رکھے گئے ہیں - کہ اگر زمین acquire کی جاتی ہے تو فوری طور پر ڈپٹی کمشنر عمل درآمد کرا سکے اور وہاں پر دیکھ سکے کہ زمین کی صورت حال کیسی ہے - مکانات کیلئے جگہ اچھی ہو سکتی ہے یا نہیں ہو سکتی ہے - ایسے کئی ٹسٹ ہیں جن کا کیا جانا بہت ضروری ہے -

جناب والا- میں آخر میں یہ عرض کروں گا کہ اگر آج حزب اختلاف کے بینچوں کی طرف سے back out ہوتا ہے تو پھر یہ سمجھا جائیگا کہ عوام کے ساتھ کئے گئے وعدے جو کہ الیکشن میں انہوں نے بھی کئے تھے ایک حد تک ان کو وہ پورا نہیں کرنا چاہتے لیکن حزب اقتدار کے ممبران کا مصمم ارادہ ہے کہ ہم یہ ہاؤسنگ بل جیسا کہ یہاں موجود ہے اس کو ڈٹ کر پاس کرائیں گے -

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - کیا وزیر قانون صاحب کسی پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہے ہیں یا کسی کلاز پر بول رہے تھے -

Mr. Speaker : Leader of the House and a minister is entitled to make a short statement in the House.

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا۔ میں یہ گذارش کرنی چاہتا ہوں کہ ہمیں آج آپ سے قطعی گلہ نہیں کہ آپ ہمیں اجازت دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ رانا صاحب جب سپیکر بول رہا ہو مہربانی کر کے آپ تشریف رکھا کریں ۔ قواعد اس امر کی اجازت دیتے ہیں کہ قائد حزب اختلاف اور وزرا صاحبان اگر مناسب وقت پر کھڑے ہو کر کوئی سٹیٹمنٹ دینا چاہیں یا کوئی بات اس ایوان میں کہنا چاہیں تو ان کو اختیار ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں اپنی تسلی کے لئے وضاحت چاہتا ہوں ۔ کہ جب کوئی فاضل رکن ترمیم پیش کر رہا ہو تو کیا اس کے دوران بھی وزیر صاحب کو ۱۰-۱۵ منٹ دے جا سکتے ہیں ۔ کیا فاضل رکن کی ترمیم ختم ہونے سے پہلے بھی کوئی پوائنٹ آف آرڈر ہو سکتا ہے ۔ میں واشگاف الفاظ میں یہ بات کہتا ہوں کہ ایسی بات تو نہیں ہونی چاہئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کو یہ بات پہلے میرے نوٹس میں لانی چاہیے تھی اگر آپ نے یہ اعتراض کرنا تھا تو پہلے کرتے۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں نے صرف وضاحت طلب کی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میں ایسا کر سکتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ وزیر قانون نے فرمایا یہ درست ہے .....

(قطع کلامیاں)

وزیر قانون۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ میں اس سلسلے میں سب سے پہلے لیڈر آف دی اپوزیشن کی خدمت میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کروں گا کہ میں نے جو بات کہی ہے اس کا جواب پہلے وہ دیں اس کے بعد حاجی صاحب دیں گے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ درست ہے کہ

جاری میٹنگ ہوئی اس میں ہم شریک تھے ۔ چند دفعات کے سلسلے میں باہمی گفت و شنید ہوئی اور افہام و تفہیم ہوا اور جہاں تک کلاز ۱۲ کا تعلق ہے اس کو بھی میں تسلیم کرتا ہوں کہ اس وقت میٹنگ میں oversight کی وجہ سے اس پر غور نہ ہو سکا مگر میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں ۔ جناب والا کہ اس معاہدے میں قطعی طور پر یہ پابندی نہیں لگائی گئی تھی کہ اگر کوئی کسی نکتہ پر وضاحت چاہتا ہو تو اس کی وضاحت ہی نہ کی جائے ۔ ایسی کوئی پابندی نہ تھی ۔ تو جناب والا یہ بات افہام و تفہیم ہی کے ذریعے طے ہوئی تھی کہ معاوضہ کی ادائیگی ہوگی اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ۔ جو ترمیم ایوان میں دی گئی اس کی شق وہی تھی ۔ شق ۲ میں یہ لکھ دیا گیا ہے کہ اگر ادائیگی نہ ہو سکے تو ۶ فیصد اس کا مرکب سود ادا کیا جائیگا اور اس میں جناب والا ہمیں ملوث کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔

(قطع کلامیاں)

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف آرڈر .....

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, he can raise a point of order after my point of personal explanation. There is no such rule that a point of order has precedence over point of personal explanation. This is a point of personal explanation which has priority over that. This is not a motion, Sir.

Minister For Law : Sir, point of order can be allowed at any time.

Mr. Speaker : Please let me hear.

Haji Muhammad Saifullah Khan : This a point personal explanation, Sir, and not a motion.

رانا پھول محمد خان ۔ یہ چاہتے ہیں کہ کام لمبا ہو جائے یہ دیدہ دانستہ کام کو لمبا کرنا چاہتے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ اگر یہ بل منظور نہ ہو تو ان کا منشا پورا ہو جاتا ہے ۔

مسٹر شمیم احمد خان ۔ کبھی وقت کوئی بھی بات سپیکر صاحب کے نوٹس میں لائی جا سکتی ہے ۔ یہ چیز رولز میں واضح ہے کہ اگر کوئی disorder ہاؤس میں ہو جائے تو وہ ان کے نوٹس میں لایا جا سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ personal explanation والا کون سا رول ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ وہ جناب ۱۷۵ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ لیکن پوائنٹ آف آرڈر کو precedence حاصل ہے کہ وہ at any time اٹھایا جا سکتا ہے ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : True Sir, but "at any time" does'nt mean that if a speaker is speaking he can raise a point of order.

مسٹر سپیکر ۔ ایسے شخص کے متعلق کچھ کہنا ہو تو ہو ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ but we cannot Sir, اس کو امرت دھارا سمجھ کر جب بھی وہ چاہیں interrupt کر لیں تو یہ موزوں نہیں ۔ اگر آپ اس پر اپنی رولنگ دیدیں تو ہم اس کو خوش آمدید کہیں گے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں .....

مسٹر سپیکر ۔ آپ مجھے ایک لمحہ سننے تو دیں ۔

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ہمیشہ یہ ہوتا رہا ہے اور آج تک قانون سازی کے کام میں تعطل پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے ۔ ماضی میں بھی ایسی باتیں ہوتی رہی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے ؟

وزیر قانون ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے جناب والا ۔ کہ اس ہاؤس میں ابھی فاضل رکن صاحب نے اپنے طور پر وضاحت کرتے ہوئے کچھ کہا اور جو بات انہوں نے کی اس میں تضاد ہے ۔ contradiction ہے ۔

Mr. Speaker : It is not a point of order. Point of order relates to the interpretation or enforcement of these rules and such articles of the Constitution as regulate the business of the Assembly.

وزیر قانون ۔ میں رولز کی طرف آ رہا ہوں ۔ جو ترمیم circulate ہوئی ہے انہوں نے اس میں سود کی بات کی ۔ مگر یہ ترمیم تو شیخ عزیز صاحب کی طرف سے ہے ۔ ضمن ۲ میں کوئی سود کی بات نہیں تو وہ جناب والا غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ ان کا یہ کہنا کہ سود کی بات کی گئی ہے یہ درست نہیں ۔ یہ ترمیم ان سے ڈسکس کرکے پھر ہاؤس میں لائی گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ پوائنٹ آف پرولیج ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ مجھے آپ لکھ کر بھیج دیں ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ لیکن اس کا تعلق تمام بحث سے بھی ہے ۔ حزب اختلاف کے ارکان نے ایوان کے سامنے کہا تھا کہ اگر ۵ سال کی مدت کو ۲ سال کر دیں تو وہ ماننے کے لئے تیار ہیں ۔

Mr. Speaker : You can give your point of privilege in writing. I will deal with it in accordance with the rules.

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ مگر جناب والا یہ ان کی commitment تھی جو اس معزز ایوان میں کی گئی ہے ۔

Mr. Speaker : It is not a point of privilege. The point being disucssed is what was said or what was not said.

اس میں حاجی صاحب کی ریفرنس آئی ہے اور حاجی صاحب اپنے آپ اس کی وضاحت کر رہے ہیں ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ اگر بات اسی طرح چلتی رہی تو اس معزز ایوان میں فاضل ارکان کچھ کا کچھ کہتے رہیں گے مگر جو وہ بیان دیتے ہیں وہ اس کی صداقت کے پابند ہیں ۔ تابش صاحب نے، حاجی صاحب نے اور قائد حزب اختلاف نے بھی بیانات دئے ہیں وہ ان کی صداقت کے پابند ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ آپ کے رولز نے ہمیں حق دیا ہے کہ ہم وضاحت طلب کر سکیں ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ تو جناب والا ہمیں بھی حق ہے کہ ہم جو آج اس ہاؤس میں کہتے رہیں اس سے کل مکرتے رہیں ۔ کیا یہ breach نہیں ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ وضاحت کر رہا تھا کہ جب ایک سمجھوتہ ہو چکا تھا کہ ۹۰ دن کے اندر اندر معاوضہ کی ادائیگی کر دی جائے گی تو اس کے بعد یہ امنڈمنٹ اور اس سے بڑھکر میں سمجھتا ہوں کہ کوئی غلط بیانی نہیں ہو سکتی تھی کہ وہ امنڈمنٹ آئی ہی نہیں اور وہ پیش ہی نہیں ہو سکتی ۔ وہ پس ایوان میں جناب جمیل حسن خان منج کی طرف سے circulate ہوئی ہے ۔ اس نظر ثانی شدہ فہرست کا ضمیمہ نمبر ۵ کے ذریعے circulate ہوئی ہے ۔ اس کے ضمن ۲ میں صاف ہے کہ اگر تختی دفعہ (۱) میں مصرحہ مدت کے اندر معاوضہ ادا نہ کیا جائے یا جمع نہ کرایا جائے تو معاوضہ کے حق دار شخص کو اس عرصہ کے لئے ۶ فیصد .....

Chaudhri Jamal Hassan Khan Manj. Point of personal explanation, Sir.....

Mr. Speaker : He is already on a point of personal explanation. Let him explain please. Your point of personal explanation cannot precede that.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ چھ فیصد سالانہ شرح کے حساب سے سود مرکب ادا کیا جائے گا ۔ جس کی ادائیگی میں تاخیر کی گئی ہو ۔ یہ ایوان میں circulate ہوئی اور جب میں نے دیکھا کہ معاہدے خلاف ورزی ہوئی ہے تو میں نے فوراً جناب ممتاز کاھلوں صاحب (وزیر نو آبادیات) اور جناب وزیر قانون صاحب اور جناب وزیر خزانہ صاحب کو approach کیا کہ صاحب آپ کا اور ہمارا معاہدہ یہ ہوا ہے کہ ۹۰ دن کی ادائیگی ہوگی ۔ یہ آپ نے سود کی لعنت اس میں کیوں مسلط کر دی ہے ۔ اس پر ہم لابی میں گئے اور وہاں پر لاء سیکرٹری کو بلایا گیا ۔ انہوں نے ایک تکلیف بیان کی کہ بات یہ ہے کہ اگر یہ اسی شکل میں رکھ دی جائے جس شکل میں معاہدہ ہوا ہے تو اس میں complications یہ پیدا ہو جائیں گی کہ اگر کسی شخص کو کسی بھی وجہ سے ۹۰ دن کے اندر ادائیگی نہ ہو تو وہ ہماری ساری کارروائی (پروسیڈنگ) کو چیلنج کر سکتا ہے کیونکہ یہ ادائیگی پروسیڈنگ کا حصہ ہے ۔ اب اندازہ فرمائیں کہ معاہدے کے بعد ایک نئی difficulty create ہو گئی جسے ہم نے accomodate کیا اور اس وقت میں نے انہیں بتایا کہ ٹھیک ہے آپ اس کی مدت بجائے ۹۰ دن کے بے شک ۱۵۰ دن کر دیں اور سود والی شق کو ختم کرکے اس کی بجائے بے شک یہ شق رکھ دیں کہ اگر مقررہ میعاد کے اندر ادائیگی نہ ہو تو وہ پروسیڈنگ جو ہے وہ اس پر اثر انداز نہیں ہو گی اس لئے کہ اس کو right of sue حاصل رہے اور اگر interest کی آ جاتی تو right of sue نہیں تھا ۔ جناب والا ۔ بتانے کا مقصد یہ تھا کہ اگر معاہدے پر ہم نے پورا stick کرنا تھا تو اس کو بعد میں review کیوں کیا گیا ۔ اس طریقے سے جس طریقے سے انہیں تکلیف پیش آئی اور اس تکلیف کے پیش نظر معاہدہ ہونے کے بعد انہوں نے ہم سے اس میں ترامیم کروائی تو کیا ہمیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ ایک ایسی کلاز جس کے متعلق over sight ہوئی ہے ، جس کی وجہ سے ساری کی ساری پچھلی کلاززز negate ہوتی ہیں اور جو پروسیجر ہم نے اس ایکٹ میں لکھکر رکھ دیا ہے

وہ سارے کا سارا اس کلاز ۱۳ میں negate کر دیا گیا ہے کہ اگر ڈپٹی کمشنر چاہے تو ۲۴ گھنٹے کے اندر بلا ادائیگی معاوضے ، بغیر کسی procedure کے adopt کئے ہوئے ۔ بغیر فریق کو اس مقررہ نوٹس ضمن ۴ اور ۵ کے تحت جاری کئے وہ سارا کچھ حاصل کر سکتا ہے ۔ اور ایسی دفعہ کبھی نہیں دیکھی گئی ۔ اگر ہم ان کے ذہن میں یا ان کے نوٹس میں یہ چیز لائے ہیں اور یہ نہیں کہ اب لا رہے ہیں ۔ میں صبح آیا ۔ آتے ہی میں نے جناب وزیر قانون صاحب کو contact کیا ۔ میں ان کے دفتر میں گیا ۔ میں نے کہا جناب یہ کلاز ۱۳ کے متعلق ہم سے over sight ہوئی ہے اس سے بہت بڑی difficulyt create ہو گئی ہے کہ سارا کچھ جو ہم نے ۱۲ کلاز میں کیا ہے اس کی negation اس کلاز ۱۳ میں آ گئی ہے ۔ اس کی مہربانی کر کے آپ اصلاح کر دیں اور اس کو درست کر دیں ۔ اس کو قابل قبول بنا دیں تاکہ وہ بل صحیح معنوں میں چل سکے ۔ اگر ان کی difficulties ہم نے remov کر دیں تو کیا وہ ہماری difficulteis remove نہیں کر سکتے ؟ میں کہتا ہوں کہ اگر وہ اس طرح سے رضامند ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ اگر معاہدے کی پابندی کا سوال ہے تو میں اپنے بھائیوں سے پوچھے بغیر یہ گارنٹی دیتا ہوں کہ ۹۰ دن کی جو کلاز اس میٹنگ میں جس طرح منظور کی تھی وہی آپ رکھیں اور باقی بل پاس کرائیں ۔ آئیں آپ ۔ پھر اس میں difficulties remove نہ کرائیں جس سے آپ کی ساری پروسیڈنگ ختم ہوتی ہے ۔ اگر آپ اپنی تکلیف دور کر سکتے ہیں تو کیا ہمیں حق نہیں پہنچتا کہ ہم ایک صحیح اور justified چیز کو آپ کے نوٹس میں لائیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں زیادہ وقت اس ایوان کا نہیں لیتا.....

مسٹر سپیکر ۔ ابھی تو لیڈر آف دی اپوزیشن نے آپ کا جواب دینا ہے ۔ (قطع کلامیاں) سید حسن محمود صاحب کی تو یہ پوزیشن ہے کہ وہ اس معاہدے کے پابند نہیں ہیں ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I have also to answer,

مسٹر سپیکر - آپ تو پہلے اسے explain کر چکے ہیں -

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood. Sir, the Law Minister mentioned my name and referred to me.

Mr. Speaker : You have explained that.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood. No, Sir. I have yet to explain.

(اس مرحلہ پر وزیر قانون صاحب جناب سپیکر کے پاس تشریف لائے)

رانا پھول محمد خان - جناب والا - میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر قانون صاحب کیوں آپ کے پاس تشریف لائیں -

مسٹر سپیکر - ان کو میں نے بلایا ہے -

رانا پھول محمد خان - آپ بلا سکتے ہیں لیکن وہ خود نہیں آ سکتے -

مسٹر سپیکر - آپ بھی آ سکتے ہیں - وہ بھی آ سکتے ہیں - کبھی کوئی مشورہ دینے میں کوئی حرج کی بات نہیں ہوتی -

سید تابش الوری - جناب سپیکر - اس ایوان میں جو بھی مشورہ ہو وہ علی الاعلان ہونا چاہیے یا کسی اور اعتبار سے ہونا چاہئے ؟

مسٹر سپیکر - میں ایوان کو بتا دوں میں نے ان سے کہا ہے کہ اگر آپ نے معاہدہ کیا ہے تو آپ original معاہدے پر کیوں نہیں stick کرتے ہیں - (نعرہ ہائے تحسین)

Mr. Speaker : The House is called to order, please.

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب سپیکر - جناب وزیر قانون نے جس متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ میں اس معاہدے میں شریک تھا - میں

ان کی جسمانی صحت ان کی جاذبیت اور رعنائی کو دیکھ ڈاکٹر اقبال کا یہ مصرعہ عرض کرتا ہوں

صـــ چہرہ روشن اندرون چنگیز سے تاریک تر ۔

اس سے بڑا جھوٹ تاریخ انسانیت میں کوئی نہیں بولا گیا ۔ کل جس وقت ہاؤس ملتوی ہوا تھا ۔ ٹیپ ریکارڈ نکال کر دیکھئے کہ اسی بات پر میں ۔ جناب کی خدمت میں استدعا کی تھی کہ جناب والا ۔ آج بیس منٹ پہلے اس ایوان کو آپ ملتوی کر دیں کیونکہ ۳ ، کلاز جو آئندہ آنے والی ہے اس پر ہماری گفت و شنید گورنمنٹ کے ساتھ نہیں ہو سکی اور وہ نہایت ہی قاتل اور ظالم کلاز ہے جس کے اندر کلکٹر کو وہ اختیارات دئیے گئے ہیں جو گورنمنٹ نے اپنے پاس بھی نہیں رکھے ۔ ان کے وعدوں پر اصرار اس لئے ہم نہیں کر سکتے کہ جناب ممتاز احمد کاھلوں جیسے شریف النفس آدمی نے یہاں کھڑے ہو کر یہ وعدہ فرمایا تھا کہ زمینیں لینے کا جب وقت آیا تو اس پارٹی کی یعنی ہیلز پارٹی کی زمینیں پہلے لی جائیں گی اور اس پارٹی کے کسی آدمی کی زمین نہیں لی جائے گی ۔ آج میں پوچھتا ہوں کہ کیا چوہدری ظہور الہیٰ ہیلز پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں جن کی زمین کا نوٹیفکیشن کر دیا گیا ہے ۔ اس بات کی اور اس وعدے کی گونج اور اس کی صدائے باز گشت ابھی تک اس ایوان میں موجود تھی کہ نوٹیفکیشن ہو گیا کہ چوہدری ظہور الہیٰ کی زمین لے لی جائے ۔ اور جناب اس کا کہ کون غلط کہتا ہے اور کون صحیح کہتا ہے ۔ کس نے معاہدے کی پابندی کی ہے ۔ کس نے معاہدے کی پابندی نہیں کی ہے ۔ معاہدہ اپنی ذات کے اعتبار سے کیا تھا ۔ جناب والا ۔ آپ ٹیپ ریکارڈ سن لیں کہ کل آپ نے کس وجہ سے اجلاس کو بیس منٹ پہلے ملتوی فرمایا تھا اور کیا پھر میرے کہنے کے مطابق میری درخواست پر حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب وقت سے پہلے اسمبلی میں پہنچ کر وزیر قانون صاحب کے پاس گئے ہیں ۔ وزیر اوقاف صاحب کے پاس گئے ہیں جو اس بل کے مصنف ہیں ۔ کیا یہ واقعات صحیح نہیں ہیں ؟

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں ایک اہم بات کرنا چاہتا ہوں اور اس کا اختیار فاضل رکن حاجی محمد سیف اللہ خان نے مجھے دیا ہے ۔

جناب والا - فاضل رکن حاجی محمد سیف اللہ خان نے ابھی بڑے وثوق سے فرمایا ہے کہ وہ تمام اپوزیشن کے ممبران کی طرف سے ہاؤس کو اس بات کا یقین دلاتے ہیں کہ اگر کلاز ۱۲ میں ۹۰ دن مان لئے جائیں تو معاملہ جیسے کا جیسا ہے اور پھر ہم کلاز ۱۳ میں کوئی امنڈمنٹ نہیں چاہیں گے اور پورا بل جو ہے اس پر سب ترامیم واپس لے لیں گے -

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Please.

وزیر قانون - جناب والا - تو اگر حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب نے بڑے وثوق سے آج پھر ایک نئی بات ہاؤس میں کی ہے تو ہم ان کے الفاظ کا پاس کرتے ہوئے اور انہیں بھی اس ایوان کے وقار کا پاس ہوگا -

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Will the honourable Members resume their seats.

سید نابش الوری - جناب والا میں یہ کہونگا کہ یہ طریقہ کار بالکل غلط ہے -

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : The House is called to order.

مسٹر جاوید حکیم قریشی - یہ کونسا پارلیمانی طریقہ ہے -

وزیر قانون - اگر یہ اعلان آج ہاؤس میں کیا گیا ہے تو ہم اسکا پاس کریں گے ہم ۹۰ دن انکے کہنے کے مطابق مانتے ہیں اور ضمن ۲ کی سب کلاز کو کاٹ دیتے ہیں پھر میں دیکھتا ہوں کہ حاجی صاحب کے الفاظ میں کتنا وزن ہے اور وہ کس حد تک معاہدہ کا پاس کرتے ہیں -

رانا پھول محمد خان - حاجی صاحب نے جو کچھ کہا ہے وہ حزب اختلاف کے ارکان کے لئے کہا ہے ان ارکان کے لئے نہیں کہا ہے جو حزب اختلاف کے ممبر نہیں ہیں ۔

سید ناظم حسین شاہ - جناب والا ۔ حاجی صاحب نے کہا ہے کہ یہ شق کاٹ دیں تو پورا بل پاس کرا دیں گے کیا حاجی صاحب نے دوسرے ممبران سے رائے لی ہے ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Please Let him be more explicit and clear.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اپنے ہمالیوں کی جانب منظوری اپنے اس وعدہ پر قائم ہوں ۔ اگر انہوں نے وہ کلاز بدستور اسی طریقہ سے رکھنی منظور کی ہے یعنی ۹۰ دن کی اور اسکی جب کلاز واپس لے لی ہے تو ہم بھی ترامیم جو اس سے متعلق ہیں واپس لے لیں گے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر ۔ آپکا بیان واضح نہیں ہے انہوں نے جو آپ کو interrupt کیا ہے وہ اس لئے کیا ہے کہ آپ نے سارے بل کے متعلق اعلان کیا ہے ۔ ۹۰/۳۰ دن کے متعلق نہیں کیا ۔

(قطع کلامیاں)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں نے بالکل واضح انداز میں یہ کہا ہے کہ آپ نے آخری ریڈنگ کلازبائی کلاز کرنی ہے ۔ lum sum نہیں کرنی ہے جنکی ترامیم متضاد ہونگی ہم وہ تمام ترامیم واپس لے لیں گے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ انہوں نے وضاحت سے کہا ہے کہ ساوا بل پاس کرلیں گے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ آرڈر ۔ آرڈر ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن حاجی سیف اللہ صاحب جنہیں قائد حزب اختلاف اور اراکین حزب اختلاف نے بہت حد تک با اختیار بنا دیا ہے اور جنہوں نے یہ فرمایا ہے کہ تمام بل پر جو بھی متضاد تراسیم آئینگی وہ واپس لے لیں جائیں گی اور بل اسی شکل میں پاس کریں گے ۔ کا یہ اعلان خوش آئند ہے اور میں آپ سے گذارش کروں گا کہ آپ کلاز بائی کلاز ریڈنگ شروع کریں ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : On a point of personal explanation, sir. I walked out of the meeting yesterday and I am not going to be a party to such an agreement. Secondly, when the Law Minister emphasises that we are obstructing a legislation which is for the benefit of the poor for the purpose of housing, he does not realise that according to them in this very House an enactment has been made giving six months' life to the Housing Ordinance Why can't they carry on with that ? As the Leader of the Opposition has mentioned, notification has already been issued and, therefore, to repeat that and to tell us that we are obstructing is totally wrong, and they are competent, if they think so, to operate under that law. We will take our own time on this.

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اس سے پہلے کہ میں اپنی بحث کا آغاز کروں میں اس ضمن میں نکتہ وضاحت عرض کرنا چاہتا ہوں کیونکہ لا منسٹر نے جس میٹنگ کا حوالہ دیا ہے اور میرے متعلق کہا گیا ہے تو میں عرض کر دوں کہ میں میٹنگ میں شامل نہیں تھا ۔ جو میٹنگ لا منسٹر کے ساتھ اس بل کے سلسلے میں ہوئی مجھے اس اجلاس میں شرکت کا شرف حاصل نہیں ہوا اور نہ ہی میں وہاں گیا ۔ مجھے یہاں حاجی صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم نے معاہدہ کر لیا ہے اور ترمیمات واپس لے لیں گے ۔ دوسری میری گذارش اس ضمن میں یہ ہے کہ معاہدہ جہاں تک حاجی صاحب اور لا منسٹر صاحب کے ساتھ ہوا تھا میں سمجھتا ہوں کہ افہام و تفہیم کی بنیاد پر ہوا تھا لیکن مجھ سے کل بحث کا آغاز ہوا تھا اور میں آج بھی اس معاہدے میں فریق نہیں ہوں ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا ہم حزب اختلاف کے اراکین اور حاجی صاحب اس معاہدہ کے پابند ہیں اور میں گذارش کروں گا کہ میرے فاضل دوست بیٹھ جائیں -

چوہدری امان اللہ لک - جناب والا - میرے فاضل دوست شاید سمجھ نہیں سکے - چونکہ یہ ریکارڈ پر آیا تھا میں اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ ہم پابند ہیں -

Mr. Speaker : Let him explain.

چوہدری امان اللہ لک - اب مجھے کوئی نہیں روک سکتا نہ حزب اختلاف کا کوئی آدمی اور نہ حزب اقتدار کا - جہاں تک معاہدے کی violation کا تعلق ہے اور جو review کیا گیا ہے اس بارے میں میرا نقطہ اعتراض ضمن ۳ ، پر ہے اور میں آج بھی ایمانداری سے اپوزیشن اور گورنمنٹ بنچز کے سامنے اپنا نقطہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ایک مکان کو خالی کرنے کے لئے کیا ۲۴ گھنٹے کافی ہیں - آپ ذرا اپنے ضمیر پر ہاتھ رکھکر بتائیں - میں سمجھتا ہوں کہ یہ کسی طرح بھی قابل قبول نہیں ہے - (قطع کلامیاں) جناب والا - میں کئی دنوں سے یہ دیکھ رہا ہوں اور خاموش ہوں وہ دوست جس انداز میں بولتے ہیں میں بھی اسی انداز میں بولوں گا مجھے کوئی نہیں روک سکتا - میں آپکو بتا دینا چاہتا ہوں شاید آپکو یہ ناز ہو اگر آپ راہ راست پر نہیں آئینگے تو مجھے بھی رانا صاحب سے چار قدم آگے پاؤ گے -

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : The House is called to order.

چوہدری امان اللہ لک - جناب والا - میں عرض کر رہا تھا کہ ابھی جیسا کہ وزیر قانون نے مجھے بھی اس معاہدے میں - اس میٹنگ میں اس اجلاس میں پابندی کا مورد الزام ٹھہرایا ہے - میں اس کی وضاحت اسلئے کر رہا تھا کہ میں اس میں شامل نہیں تھا - مگر اسکے باوجود میں نے ترمیمات واپس لے لی تھیں - اسکے بعد کوئی ممبر اس ہاؤس میں یہ

اعتراض نہ کرے کہ حزب اختلاف میں کوئی معاہدے کی خلاف ورزی ہو رہی ہے ۔ مگر جب ہم کوئی چیز آپکے سامنے لاتے ہیں اور آپ اس پر غور فرمانے کیلئے تیار ہیں تو میں نے اس نقطہ نگاہ سے کل بھی دفعہ ۲۴ پر چند الفاظ کا اظہار کیا تھا ۔ اس معاہدے کی خلاف ورزی قطعاً میرا نقطہ نگاہ نہیں تھا حالانکہ میں اس معاہدہ میں شامل نہیں تھا لیکن ہر حال میں پابند ہوں ۔ میں اب بھی پابند ہوں جیسے کہ میرے فاضل دوست روکڑی صاحب فرما رہے ہیں ۔ میں اب بھی اس معاہدے کا پابند ہوں اور ہم اپنی ترمیمات واپس لیتے ہیں ۔ لیکن اگر آپ کی ضمیریں آج بھی یہ محسوس کرتی ہیں کہ ۲۴ گھنٹے کا نوٹس کافی ہے تو اسکا فیصلہ آپکی ضمیروں اور آپکے اخلاق پر ہوگا ۔

(قطع کلامیاں)

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ گذارش کرونگا کہ میرے لئے یہ بتا دینا ضروری ہے کہ ہم کسی ایسی جماعت کے رکن نہیں ہیں ۔ ہم میں سے جو بھی آزاد ارکان ہیں انکی طرف سے میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ حاجی سیف اللہ صاحب نے گورنمنٹ پارٹی کے ساتھ جو معاہدہ کیا ہے ہم اسکی پورے طور پر پابندی کرینگے ۔ یہاں پر پورے افہام و تفہیم کے ساتھ قانون سازی ہو رہی تھی لیکن افسوس کہ وزیر قانون کی ناتجربہ کاری کی وجہ سے یہاں بدمزگی پیدا ہوئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(قطع کلامیاں)

جناب والا ۔ میں وزیر متعلقہ سے اور قائد ایوان سے گزارش کرونگا کہ وہ وزیر قانون پر کنٹرول کریں ۔ انکی نیت صحیح نہیں ہے ۔ وہ اس میں خواہ مخواہ ایک جھگڑا لئے بیٹھے ہیں ۔ ہم نہیں چاہتے تھے ۔ ہم ہر اس معاہدے کے پابند ہیں کہ جو شریف انسانوں اور قومی راہنما کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنے موقف سے نہ ہٹیں اور موت قبول کر لیں ۔ ہم کبھی معاہدے سے منحرف ہونے کیلئے تیار نہیں لیکن آج وزیر قانون نے غیر متوقع طور پر ایک گرمی پیدا کی ۔ ان پر ذرا کنٹرول کیجئے اور انکو ذرا سمجھائیے کہ وہ اس حرکت سے باز رہیں ۔

Mr. Speaker: Please.

مسٹر جاوید حکیم قریشی - جناب والا ۔ رانا پھول محمد خان نے وزیر قانون کے متعلق یہ کہا ہے کہ انکی لیگ ٹھیک نہیں ہے - رانا صاحب کو نہ جانے ان سے کیا خطرہ ہے ۔ لیکن یہ اس ایوان کی توہین ہے اور ایک فاضل رکن کی توہین ہے ۔ وہ اپنے الفاظ واپس لیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ یہ خطرہ مجھے نہیں یہ کسی اور کو ہے ۔

وزیر قانون ۔ جہاں تک رسہ گیری کا تعلق ہے میں نا تجربہ کار ہوں ۔

رانا پھول محمد خان - جناب یہ تو ایک اور کام کے عادی ہیں وہ میں یہاں کہنا نہیں چاہتا ۔

رانا نذر عمر حیات خان - (لائلپور ۹) ۔ جناب وزیر قانون نے یہ فرمایا ہے کہ رسہ گیری کے معاملہ میں وہ ناتجربہ کار ہیں مگر وہ وعدہ خلافی کے معاملے میں میرے خیال میں سارے ہاؤس سے زیادہ تجربہ کار ہیں اور جو ابھی انہوں نے ایک دھوکے کی صورت میں ایک چیز پاس کرانے کی کوشش کی اور جس پر وہ خوش ہیں غالباً باہر کے عوام اسکو پسند نہیں کرینگے جتنا یہ دھوکہ دے کر یہاں کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر - میں سمجھتا ہوں کہ وزیر قانون کے یہ فقرات کہ میں رسہ گیری میں تجربہ کار نہیں ہوں اور انکے یہ الفاظ کہ دھوکے سے پاس کرلیا ہے غیر پارلیمانی ہیں ۔

میاں نصیر شہباز انور ۔ جناب صاحب - آپ انکو رسہ گیری ہٹانے دیجئے ۔ (قہقہہ)

وزیر مال ۔ میں سکھانے کیلئے تیار ہوں بشرطیکہ مجھے یہاں سے چند دوستوں کی خدمات چند دن کیلئے مستعار دے دی جائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ یہ ٹھیک ہے کہ جب یہ قانون سازی کا کام ہو رہا ہو تو پڑا ہورلگ ہوتا ہے ۔ اس میں اگر تھوڑی سے پھلجھڑی چھڑ جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن مباحثے کو ایک خاص معیار سے نیچے نہیں آنا چاہئے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب پھلجھڑی تو چھوٹی ہوتی ہے مگر یہاں آ کر تو یہ پھول بن جاتے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ رانا پھول خان کے بارے میں جو کچھ میں نے کہا ہے وہ میں واپس لیتا ہوں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب وہ ہنس کر واپس لے رہے ہیں اور وہ سنجیدہ نہیں ہو رہے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ میں بھی اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں مگر میں عرض کرتا ہوں کہ انہیں ہنسی کسی اور بات کی آئی ہے ۔

وزیر قانون ۔ میں فول خان کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب ۔ انہوں نے پھر فول خان کہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ روکڑی صاحب کافی عرصے سے کھڑے ہیں

Will the Hon'ble members permit Mr. Rokhari to speak ?

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی ۔ میں اتنی عرض کرنی چاہتا ہوں کہ یہ الفاظ ایک دفعہ پہلے بھی اس ہاؤس کی کارروائی سے آپ نے حذف کرائے تھے ۔ مجھے حیرت ہوتی ہے کہ ایک وزیر قانون وہ الفاظ استعمال کرے جن کے متعلق تمام ہاؤس متفقہ طور پر فیصلہ کرتا ہے کہ ان کو کارروائی سے

حذف کیا جائے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو یہ معافی رانا پھول محمد خان سے نہیں بلکہ تمام ہاؤس سے مانگنی چاہئے ۔ میرے خیال کے مطابق انہوں نے پھول خان کی توہین نہیں کی بلکہ تمام ہاؤس کی توہین کی ہے کیونکہ یہ ہاؤس کا فیصلہ ہے کہ یہ الفاظ حذف کئے جائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب رانا صاحب سے معافی مانگ لے تو ہمارے ہاؤس سے ہوگئی ہے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ وزیر قانون نے اپنے الفاظ واپس لے لئے ہیں ۔ اگر یہ بات ہو تو ایوان کی توہین نہیں اور رانا پھول خان صاحب نے جو الفاظ استعمال کئے تھے وہ انسانیت کی توہین تھی ۔ انہوں نے بھی اپنے الفاظ واپس لئے اور انہوں نے بھی اپنے الفاظ واپس لئے تو حساب کتاب برابر ہو گیا ۔ اب خواہ مخواہ بحث کو طول دیا جا رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں سمجھتا ہوں کہ روکڑی صاحب کی خواہش پوری ہوگئی ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ کیا مسٹر جاوید حکیم قریشی صاحب وضاحت فرمائیں گے کہ میں نے کیا انسانیت کی توہین کی ہے ؟

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں نے جو کچھ رانا صاحب کے بارے میں کہا تھا میں ایک بار پھر وہ الفاظ واپس لیتا ہوں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ میں بھی واپس لیتا ہوں اور دوبارہ واپس لیتا ہوں ۔

(قطع کلامیاں)

Begum Rehana Sarwar (Shaheed): Mr. Speaker Sir, I

move for closure. The question may now be put as this issue has been discussed at length.

مسٹر سپیکر ۔ issue تو کوئی discuss ہی نہیں ہوا ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ جناب ۔ ترمیم زیر بحث پر فیصلہ ہوگیا ہے ۔

The discussion should be closed now and question may now be put.

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری صاحب کیا آپ اپنی ترمیم نمبر ۴۰ واپس لے رہے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ یہ کلاز جیسا کہ میں نے پہلے کہا تھا عبوری دستور کی دفعہ ۲۲ کی صریحاً خلاف ورزی کی حیثیت رکھتی ہے ۔ کیونکہ اس کلاز کے تحت دو قسم کے شہریوں کے درمیان امتیاز کی لیک دیوار حائل کی جا رہی ہے ۔ جناب والا ۔ اس ضمن میں یہ کہا گیا ہے کہ ڈپٹی کمشنر ۲۴ گھنٹے کے نوٹس پر کسی بھی زمین پر قبضہ کر سکتا ہے لیکن نہ اس میں urgency کی تعریف کی گئی ہے ۔ نہ اس میں وہ مقصد بیان کیا گیا ہے جس مقصد کیلئے اس زمین کو ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر قبضے میں لینا ضروری ہے اور نہ اس میں کوئی معاوضے کی شق رکھی گئی ہے ۔

وزیر مال و آبپاشی ۔ پوائنٹ آف انفارمیشن ۔ میری سمجھ میں نہیں آیا اور غالباً میرے چند اور دوستوں کی سمجھ میں بھی نہیں آیا ہوگا کہ افہام و تفہیم کا کیا مطلب ہے ۔ یہ ذرا بتا دیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ افہام و تفہیم کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ کسی کو اظہار خیال کے بنیادی حق سے محروم کر دیں ۔ افہام و تفہیم کا مطلب یہ ہے کہ اس کو زیادہ آسانی کے ساتھ زیادہ سمجھنے کے بغیر ... ...

Minister For Irrigatin : I am still not clear.

مسٹر سپیکر ۔ اگر کوئی ممبر افہام و تفہیم کا پابند نہیں ہوتا اور اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہے تو میں اس کو منع نہیں کر سکتا ۔

وزیر مال ۔ اب حاجی سیف اللہ صاحب کی کیا پوزیشن ہے اور اس وعدے کی جو کیا گیا تھا کہ ایوان کا وقت ضائع نہ ہو ۔ اگر اسی طرح ضائع ہوتا ہے تو پھر ترامیم ایک ایک کرکے لینی چاہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کل جب بعض ترامیم رائیں لی گئی تھیں تو ان پر اظہار خیال کا موقع دیا گیا تھا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ وزیر موصوف کو یہ سمجھائیں کہ وہ ایوان کا وقت ضائع کرنے کے الفاظ استعمال نہ کریں ۔ کتنی دفعہ انہیں سمجھائیں گے ؟

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ آج کے اس عوامی اور جمہوری دور میں جو کلاز رکھی جا رہی ہیں وہ نہ صرف آج کے دستور کی صریح خلاف ورزی کی حیثیت رکھتی ہیں بلکہ جناب والا ۔ ۱۸۹۴ میں منظور کیے ہوئے سامراجی نظام کے ایکٹ سے بھی زیادہ سنگین اور ظالمانہ ہے جس میں اس مقصد کے لئے پندرہ روز کے نوٹس کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔ جناب والا ۔ میں لینڈ ایکوزیشن ایکٹ ۱۸۹۴ کی دفعہ ۱۷ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا جس میں کہا گیا ہے ۔

Whenever the Provincial Government so direct.....

Mr. Speaker : Let us restrict ourselves to the amendment.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ urgency کے پوائنٹ پر میں

عرض کر رہا ہوں کہ اسی قسم کی جو دفعہ لینڈ ایکوزیشن ایکٹ ۱۸۹۴ میں موجود ہے اس میں چوبیس گھنٹے کی بجائے پندرہ روز کا نوٹس ضروری قرار دیا گیا ہے ۔

Mr. Speaker : But that is not your amendment. Your amendment is that "Life defence necessity or necessity of utility Services" be inserted.

سید تابش الوری ۔ وہی میں عرض کر رہا ہوں جناب ۔ اس میں purpose بھی واضح کیا گیا ہے اور اس میں ... .

Mr Speaker : I can't permit you on the 24 hours or 15 days.

سید تابش الوری ۔ نہیں سر ۔ وہ نہیں کر رہا ہوں ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ چوبیس گھنٹے کے ساتھ انہوں نے اس کا purpose بھی واضح کیا ہے ۔ مجھے اجازت دی جائے کہ میں اس کی وضاحت کر سکوں ۔ اس لئے کہ urgency کے ساتھ اس کی وضاحت نہیں کی گئی جب کہ اس سامراجی ایکٹ میں اس کی وضاحت کی گئی ہے کہ کن صورتوں میں یہ ...

Mr. Speaker : Move it formally. Put it to the House and it may be accepted. I can't permit speeches before it is placed before the House. I will have to strictly follow the rules. Please follow the rules before the Hon'ble member addresses the House.

سید تابش الوری ۔ میں جناب کی خدمت میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ یہ کلاز آئین کی دفعہ ۲۲ کی نفی کرتی ہے اور اس میں urgency کا کوئی .....

Mr. Speaker : Will the Hon'ble member please move the amendment in the House or I will have to pass on. I can't ordinarily permit this method. Either it is formally moved and then a speech is be made. or if it is not moved. I can't

ordinarily permit a speech over an amendment which is not moved in the House.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں آپ کو آپ کی کل ہی کی رولنگ کا حوالہ دوں گا ۔

Mr. Speaker. That is true but if it has been brought to my notice. Many things do happen when they are not brought to my notice. Even when the House is not in quorum, it is not brought to the notice of the Speaker and the proceedings continue.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ مجھے اجازت دی جائے ...

Mr. Speaker. Now we take up motion No. 31,

Yes Syed Tabish Alwari.

سید تابش الوری ۔ آپ پر کوئی چیز binding ہے ۔

Mr. Speaker, Will the member please resume his seat ?

I have been informed by Mr. Anwar Samma that if this method is being adopted, then there is actually no agreement. If the speeches are to be made.....

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ معاہدہ موجود ہے ۔

Mr. Speaker. That I don't know; I have to presume that there is no agreement and the members have to formally move the amendments.

سید تالش الوری ۔ معاہدہ موجود ہے ۔

Mr. Speaker. Will the member please resume his seat ?

Any other member standing will also please assume his seat. I have to explain something here. If there is no agreement, then I can't permit this method. There may be occasions when I would permit a member to address the House before he withdraws his amendment. But that is not the rule ; that is an exception, and no member can insist that he is entitled to it against the rules.

رانا پھول محمد خان - حضور والا - اس ضمن میں آپ نے کیا فرمایا ہے ؟

مسٹر سپیکر - میں نے یہ کہا ہے کہ عام طریقہ یہ ہے کہ جس فاضل ممبر نے ترمیم کی تحریک کرنی ہو وہ تقریر کرنے سے پہلے ترمیم ایوان میں پیش کرے گا ۔ ایسے بھی موقع ہو سکتے ہیں جب میں اجازت دے دوں کہ بغیر ترمیم پیش کرنے کے فاضل رکن ایوان میں چند الفاظ کہے ۔ لیکن یہ ایک پریکٹس نہیں ہو سکتی ، ایک رول نہیں ہو سکتا ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood. Sir, when you go clause by clause, and if I oppose a clause and subsequently there is an amendment, may I be allowed to speak on the clause.

Mr. Speaker. Any member will be allowed to speak on the clause.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood. Thank you.

Mr. Speaker. When the question is put and after the amendments have been disposed of any member is entitled to speak.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood: Then there is a little difference. I think Sir, even before the amendment, the clause can be discussed. Let the Speaker give a ruling,

because if the amendments are to be withdrawn, I will have to oppose every clause.

میاں منظور احمد موہل - جناب والا ، یہ forum نہیں ہے کہ ہر ایک بات کے متعلق آپ کی رولنگ لی جائے جس طرح کہ مخدوم زادہ صاحب نے فرمایا ہے -

Mr. Speaker : When the occassion arises, I will see.

سید ثابش الوری - جناب والا - میں اس امنڈمنٹ کو واپس لینا چاہتا ہوں لیکن آپ کے کل کے قائم کردہ percedent کے مطابق صرف ریکارڈ پر یہ بات لانا چاہتا ہوں - جناب والا ، کل آپ نے حاجی سیف اللہ صاحب کو ترمیم واپس لینے سے پہلے یہ اجازت دی تھی کہ وہ اس کی وضاحت کر دیں کہ وہ یہ ترمیم کیوں واپس لے رہے ہیں - اس طرح جناب والا ، آپ نے آج مجھے بھی اجازت دی ہے کہ میں ترمیم واپس لینے سے پہلے اس ہاؤس کے سامنے یہ حقائق لے آؤں کہ اس کلاز کا مقصد کیا ہے -

مسٹر سپیکر - اگر آپ اس پر تقریر کرنا چاہتے ہیں تو پہلے ایوان میں اپنی ترمیم کو پیش کریں -

سید ثابش الوری - جناب والا ، میں واپس لیتا ہوں -

مسٹر سپیکر - امنڈمنٹ نمبر ۳۱ -

میاں خورشید انور - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر ، اگر جناب کو ناگوار نہ گزرے تو عرض کروں گا کہ رولز جس طرح آپ ہمارے لیے quote کرتے ہیں ، آپ کے لیے بھی اسی طرح ہیں اور آپ یہ بھی لاگو ہوتے ہیں - اگر جناب رولز کی خود خلاف ورزی نہ فرماتے اور فرسٹ ریڈنگ پہ انہیں بولنے کی اجازت نہ دیتے جنہوں نے اسے oppose کیا تھا ، تو میرا خیال ہے کہ اس طرح سے کافی وقت بچتا اور لوگ اپنی اچھی اچھی تجاویز بھی پیش کر سکتے تھے - جناب نے سب سے پہلے خود ہی زیادتی کی ہے - جب یہ بل پیش ہوا تو ہم نے اس کو oppose کیا لیکن جناب -

ممبر بالکل بولنے کی اجازت نہیں دی اور اب آپ بڑے رعب کے ساتھ کہتے ہیں کہ تابش الوری صاحب بیٹھ جائیں ، میں اس رویے کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker: There was no violation of rules. It was clearly in accordance with the rules. A closure was moved and accepted by the House and discussion came to an end.

میاں خورشید انور ۔ جناب رولز میں صاف ہے کہ جب کوئی آدمی اپوز کرتا ہے تو اس کو بولنے کا حق دیا جائے گا اور آپ نے باوجود التجا کرنے کے کس کو بولنے کا حق نہیں دیا ۔

Mr. Speaker: The closure was moved.

میاں خورشید انور ۔ closure غلط move کرتے ہیں ۔

جناب ، آپ کا فرض ہے کہ کوئی غلط closure move کرتا ہے تو اس کو روکیں اور ان کو رولز بتائیں کہ کس وقت closure move کیا جاتا ہے ۔

Mr. Speaker: I can assure the Hon'ble member that there was no violation of the rules.

میاں خورشید انور ۔ تقریر ہی نہیں ہوئی جناب ، ریکارڈ نکال کر دیکھ لیں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ، اپوزیشن کے چند ممبر جو بوڑھے ارکان ہیں .....

Mr. Speaker: Please withdraw your words.

مسٹر نذر حسین منصور ۔ میں جناب والا واپس لیتا ہوں ۔ میرا مقصد یہ تھا جو پرانے سپاستدان ہیں بجائے اس کے کہ جمہوری قدروں کو یہاں زندہ کرتے ، انہوں نے تین دن سے ہاؤسنگ بل جو کہ غریبوں کے لیے پیش کیا جا رہا ہے اور غریب عوام کے حقوق ہر قانون سے بالا تر ہیں ۔۔۔

Mr. Speaker : There is no occasion for this speech.

(قطع کلامیاں)

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں نے جو اعتراض کیا تھا اس کا ابھی جواب نہیں دیا گیا اور غریب عوام کا ذکر یہاں شروع ہو گیا ہے ۔ آپ نے خود رولز کی خلاف ورزی کی ہے ۔

Mr. Speaker : I have made a categorical statement that there was no violation of the rules.

میاں خورشید انور ۔ آپ پروسیڈنگ نکال کر دیکھ لیں ۔

سید ثابش الوری ۔ جناب والا ۔ آپ نے جس closure کا ذکر کیا ہے وہ اس تحریک کے سلسلے میں تھا جس میں رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے تھا ۔ لیکن اس پر جو پرنسپل discuss ہوتے تھے ۔

Mr. Speaker : I am not discussing that. I have made a clear statement that there was no violation of rules. Nobody got up to speak on the principles, and, therefore, we went over to the next clause and at the stage of the next clause, I could not permit a debate which could have taken place at the earlier occasion. If those who desired to speak had missed the opportunity, I am not to be blamed for it.

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں نے جو اعتراض کیا تھا وہ وہیں پڑا ہوا ہے ۔

Mr. Speaker: The objection is ruled out.

میاں خورشید انور - کونہ سے رولز آپ کو پسند ہیں آپ خود ہی بتائیں ؟

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر - میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے اس ہاؤس میں دیگر حضرات بھی دیکھے ہیں اور ان کی جانب داری بھی دیکھی ہے ۔ وہ جانب داری کے ساتھ ہاؤس کا کام چلایا کرتے تھے ۔ ۔ لیکن جناب والا اس میں بھی شک نہیں کہ جناب خود بھی ایک جماعت سے تعلق رکھتے ہیں ۔

مسٹر نذر حسین منصور - جناب والا ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے - اور گزارش یہ ہے کہ ان سے کہا جائے کہ وہ قانون سازی کے راستے میں یوں مداخلت نہ کریں ۔

رانا پھول محمد خان - آپ جناب والا جانب‌داری ضرور کیجئے - لیکن خدا را انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اس ہاؤس کے وقار کو بحال رکھئے - آپ طریقے سے جانب داری کیجئے ۔ آپ حکومتی پارٹی کی جانب داری اس طریقے سے کرتے ہیں کہ اس ایوان کی تمام روایات کو آپ نے پامال کر دیا ہے ۔ حضور والا آپ کو اپنے اس روئے پر نظر ثانی کرنا چاہیے - بس میری یہ گزارش ہے ۔

Mr. Speaker: I have received a chit from the Law Minister that he wants to move that the time of the House be extended by an hour. I agree to that because a lot of time has been wasted today. I have given my consent but I want to have the opinion of the House that the time be extended by an hour.

میاں خوشید انور - آج آپ اتنی زیادتیوں پر کیوں اتر آئے ہیں ۔ یہ بہت بڑی زیادتی ہو گی کہ بغیر کسی کی رائے لینے کے ہاؤس کا وقت یوں بڑھا دیا جائے ۔

Mr. Speaker : I put it to the House.

The question is :

That the time of the House be extended by one hour.

(The motion was carried)

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کرتا چاہوں گا کہ آپ کو یاد ہوگا آپ نے فرمایا تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

میاں خورشید انور ۔ میں آپ کے فیصلے کے خلاف واک آؤٹ کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : According to the wishes of the House, the sitting would now be up to 2-30 p.m.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ بڑی مشکل تو یہ ہے کہ آپ اپنا فیصلہ صادر فرما دیتے ہیں اور پھر ہمیں کچھ کہنے کا موقع باقی نہیں رہتا ۔ جناب والا جناب نے یہاں بھی یہ فرمایا تھا ۔ باہر بھی یہی فرمایا تھا کہ اب جب کہ ان باتوں کی معیاد میں اضافہ کر دیا گیا ہے اور ان کی عمر بڑھا دی گئی ہے لہذا اب نارمل کے مطابق ہی ہاؤس چلے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا ہاؤس کی کارروائی آج نارمل چل رہی تھی ۔ جو میاں خورشید انور ۔ سید تابش الوری اور رانا پھول محمد خان نے یہاں آج کیا ہے کیا وہ نارمل تھا ۔

سید تابش الوری ۔ آپ وزیر قانون یا چودھری انور سمیع صاحب کا نام نہیں لیتے جو غیر ضروری طور پر مسلسل بحث میں الجھتے رہے ۔

Mr. Speaker : The Members have to realise that the Ministers and the Leader of the Opposition are entitled to make a statement.

سید ثابش الوری - جناب والا - ان کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ جس وقت چاہیں کھڑے ہو جائیں - جس وقت چاہیے پوائنٹ آف آرڈر اٹھائیں - جس وقت مرضی ہو بولنا شروع کر دیں -

Mr. Speaker : The objection could have been taken at that time and I would have noted that and given my decision. But it was not done. After the moment is over, the objection would only have an academic interest.

سید ثابش الوری - جناب والا - آپ ان کی چٹوں پر فیصلہ صادر فرما رہے ہیں او جب ہم اپنے قانونی حق کے مطابق آپ سے درخواست کرتے ہیں تو آپ بمبن اظہار خیال سے روکنے کے لئے ہر قسم کے رولز کا حوالہ دیتے ہیں -

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Sir, you have already given your decision.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں جناب لا منسٹر سے جناب کی وساطت سے استدعا کروں گا کہ ہاؤس کا ماحول بہت ہی کشیدہ ہو گیا ہے - جہاں تک میری اس commitment کا تعلق ہے میں پھر انہیں یقین دلاتا ہوں کہ آپوزیشن انشاءاللہ العزیز اس کی پابندی کرے گی -

Mr. Speaker : I won't permit any reference to an agreement which was made outside the House, and would like that in future agreements, which have been made in their chambers, may not be referred to in the House. I will have to reconsider whether I should permit a referance to an agreement made outside the House. I would request the Members at least not to refer to that agreement over and over again.

سید ثابش الوری - آپ نے اس سلسلے میں آدھا گھنٹہ تک لامنسٹر صاحب کو تقریر کرنے کی اجازت دی ہے -

Mr. Speaker : I have done it but I am talking about the future.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ بالکل ٹھیک ہے ۔ میری گذارش یہ تھی کہ از راہ کرم وہ خوشگوار ماحول جس کے تحت باہمی افہام و تفہیم سے پاس ہوتا ہے اس کو مکدر نہ ہونے دیا جائے ۔ میں آپ کی وساطت سے جناب لامنسٹر سے یہ گذارش کروں گا کہ ہاؤس کا وقت جو بڑھایا گیا ہے اس کو کم کرنے کے لئے وہ جناب کی خدمت میں تحریک پیش کریں اور آج کی کارروائی کو ملتوی کر دیا جائے ۔ تاکہ فوراً بعد جب ہاؤس meet کرے تو یہ بل بغیر کسی کشیدگی کے پاس ہو جائے اس کو کشیدگی کے ماحول میں پاس نہیں ہونا چاہئے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ مجھے بھی اظہار خیال کی اجازت دیں ۔

Mr. Speaker : If you have an amendment, please move it. Then you will be entitled to speak even for three days.

میں نے مخدوم زادہ حسن محمود صاحب کو منع نہیں کیا ہے ۔ حالانکہ فاضل لا منسٹر اور چوہدری محمد انور سمہ صاحب اس پر اعتراض کر رہے تھے ۔ لیکن میں نے انہیں نہیں روکا ۔ چاہے وہ ایک ہفتہ لے لیں میں انہیں نہیں روکوں گا ۔ بشرطیکہ وہ ضابطہ کے اندر رہیں ۔

Makhdoomzada Syed Hasan Mahmood : Thank you, Sir.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ آپ نے کل جو روایت قائم کی تھی ۔ مجھے اس کے تحت آج بھی اجازت دیجئے ۔

Mr. Speaker : I exercised my discretion yesterday but I am not inclined to exercise that discretion today.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ آپ میرے ساتھ امتیازی سلوک کر

رہے ہیں ۔ میں اس کے خلاف احتجاجاً واک آؤٹ کرتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں جناب سے قواعد کی تشریح چاہوں گا ۔ قواعد کے مطابق جب بھی جناب کو ہاؤس کی رائے اپنا مطلوب ہو تو اس کے لئے طریقہ یہ ہے کہ جناب question put کریں اور yes یا no میں اس کا جواب آنا چاہیے ۔ اس کے بعد جناب فیصلہ فرمائیں اور اگر آپ کا فیصلہ چیلنج ہو تو پھر جناب کو اختیار ہے کہ ممبران کو کہیں کہ وہ اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں ۔

Mr. Speaker : I did not seen any voting.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ آپ کو ایوان کے کسی ممبر کو کھڑا کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہے جب تک آپ کا فیصلہ چیلنج نہ ہو چونکہ جناب نے yes یا no نہیں کرایا اور آپ کا فیصلہ چیلنج نہیں ہوا ۔ جناب والا نے ممبران کو کھڑا کیا ہے کیا یہ قواعد کے مطابق درست ہے ؟ میں اس پر جناب کی رولنگ چاہوں گا ۔

Mr. Speaker : I just wanted to know their opinion and not their decision.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Is there any procedure for that in the whole of the rules or in any other rules ?

Mr. Speaker : Where there are no rules, the Speaker will use his discretion.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Any precedent ?

Mr. Speaker : There is no question of precedent. I have already said that where there are no rules, the Speaker will use his discretion.

Mr. Speaker : Now the question before the House is :

That clause 13 stand part of the Bill.

(The motion was carried).

Mr. Speaker : Now clause 14 is before the House for consideration (Interruption).

Mahdoomzada Syed Hasan Mahmood : Sir, there is a ruling .....

Mr. Speaker : There are amendments.

Makhdoomzada Syed Hasan Mahmood : Sir there is a ruling that before the amendments are put I can oppose this clause. This ruling is in Indian Parliament. The president rules :

> The fact that the original amendment asking for the ommission of this clause was discussed and voted upon, cannot take away the right to discuss why the clause should or should not be allowed to stand.

Mr. Speaker : Who has said to you that I do not agree that. But at what stage does that come. That comes at the stage when I put the clause to the House. The clause will be discussed when I will put the clause to the House that the is under consideration that clause 14. At this stage it is under consideration. We are only discussing the amendments at this stage. Haji Muhammad Saifullah Khan to move his amendment.

Haji Muhammad Saifullah Khan : I withdraw my amendment.

Mr. Speaker : Makhdoomzada Syed Hasan Mahmood Sahib to move his amendment please.

Makhdoomzada Syed Hasan Mahmood : Mr. Speaker, I move :

That clause 14 of the Bill be deleted.

Mr. Speaker : The motion moved is :

That clause 14 of the Bill be deleted.

Makhdoomzada Syed Hasan Mahmood : Mr. Speaker, in spite of my persistent endeavour that we; as legislators, should respect the Constitutional provisions as provided in the Interim Constitution, no heed has so far been paid. Therefore, I very reluctantly read the oath of the Members which we individually took and that every member is bound to abide by :

I, ... do solemnly swear that I will bear true faith and allegiance to Pakistan.

That as a member of the Provincial Assembly of..... I will perform my functions honestly, to the best of my ability, faithfully in accordance with the Interim Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, the law and the rules of the Assembly, and always in the interest of the sovereignty, integrity, solidarity, well-being and prosperity of Pakistan :

That I will strive to preserve the

Islamic Ideology which is the basis for the creation of Pakistan :

And that I will preserve, protect and defend the Interim Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

(At this stage Chaudhri Jamil Hassan Khan Manj occupied the Chair of Mr. Speaker).

Mr. Speaker, most of the clauses in this Bill that have been passed are in complete conflict with the provisions of the Interim Constitution. Now that clause 13 has been passed and subsequently we are going to move clause 14, the House should appreciate that these powers of complete authority, autocracy given to the bureaucracy and to the limited few guided by the directions of a Government, without guidance of any rules, any procedure in the Statute itself, completely negates the right of a subject and conflicts with his right to be treated equally in the eyes of law. Sir, these provisions under urgency also vest under the Land Acquisition Act.

Minister For Irrigation : Point of order. The amendment moved by my learned brother is relating to the deletion of a section which provides for appeal and review to an aggrieved person under this Act. But now he has not come forth so far to the amendment. He is quite irrelevant and I request the Chair that he should be stopped from speaking any more.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Mr. Speaker, I respect the honourable Minister and I try to be friendly with him too, but I am handicapped ; my speed may be slow, But I will reach my destination. This provision which I propose to delete is so ludicrous, so strange ; whereas the honourable Minister has said that it is only a provision of appeal for

a person, he does not realise that it is also a provision of appeal by Government to its own functionary against the subjects,

Mr. Chairman : The honourable Member is requested to continue with his speech.

Makhdoomzada Syed Hasan Mahmood : Thank you, Sir. Now sir, these arbitrary powers, they are so grotesque, one ought to realise that the Government under subsequent section and some previous section (section 3) will approve a scheme, give directions under section 18 to the Deputy Commissioner, who is unbridled, not subject to the jurisdiction of any court, he uses the urgency as an excuse, as a pretext, acquires the land and then Government appeals to the Commissioner, an executive functionary of the Government. Now where the right has been given to a citizen to go in appeal against an unjust award to the Commissioner, the Government and the Development Agency has taken the right to go to the Commissioner against their own Deputy Commissioner, who has already given an unjust award and to with-hold the payment by way of appeal. It is not the intention of reduction of an award because Deputy Commissioner would never give without their direction, but when howsoever small the award is made, the Government and its Agency can go to the Commissioner and say sir, we disregard this award and the price should be further reduced to delay the payment. Now is it not a hardship ? Then when you specify three clear modes of procedure without any guiding principle, they conflict with the fundamental principles and the provisions of the Interim Constitution. And here, Mr. Speaker, I present to you a decision made by the Chief Justice of the Supreme Court, Justice Muhammad Munir :

> This clause would also offend the provisions of Article 22 of the Constitution for yet another reason. The Provincial Government acting

through the Deputy Commissioner or the Official Development Agency are entitled to acquire land under three laws : the land Acquisition Act, the Town Improvement Trust Act and the current Act. It confers on the Govesnment and its limited number of officials, bureaucrats very vast and wide powers which can be used against the subject.

And in BALTIMORE v. RADECKE. 49 Md. 217 coded with approval in P.L.D. (1957) S.C. 9 at pages 26 :—

But if he should not choose to do this, but only to act in particular cases, there is nothing in the Ordinance to guide or control his action. It lays down no rules by which its impartial execution can be secured or partially and oppression prevented. It is clear that giving and enforcing of these notices, may, and quite likely will, bring ruin to the business of those against whom they are directed, while others from whom they are withheld, may be actually benefited by what is thus done to their neighbours ; and when we remember that this action or non-action may proceed from enmity or prejudice from partisan zeal or animosity, from favouritism and other improper influences and motives easy of concealment and difficult to be detected and exposed,

it becomes un-necessary to suggest or comment upon the injustices capable of being wrought under cover of such a power, for that becomes apparent to every one who gives to the subject a moment's consideration. In fact, an Ordinance which clothes a single individual with such power hardly falls within the domain of law and we are constrained to pronounce it inoperative and void.

Mr. Nazar Hussain Mansoor : Sir, the Hon'ble Member is requested through the Chair that he is not required to read out all the decisions and the authorities of the Supreme Court. He is only supposed to refer to the established principle of rule of law in those autharities. That is the only requirement otherwise it is just a waste of time.

Mr. Chairman : The Hon'ble member is just referring to the relevant portion

Makhdoomzada Syed Hasan Mahmood : Similar was the case of Waris Mian V. State Bank of Pakistan. As I have already placed a similar ruling of the Supreme Court before the House, I expect the members will also appreciate that where there are no guiding principles for an authority for the use of arbitrary powers which conflict with the fundamental rights guaranteed under the Interim Constitution the law is bad. Therefore, Sir to deprive the subjects to take recourse to their courts, the Judges and Sessions Judges, Judges of the Supreme Court appointed by them while they have been champions of the cause of the courts is highly impair.

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Sir, I draw your

attention to rule 169 ; (1) and (4) which says :—

> 169 (1) An amendment shall be within the scope and relevant to subject matter of the motion to which it is proposed.
>
> (4) An amendment on a question shall not be inconsistent with the previous decision on the same question at the same stage of a Bill or matter.

Sir, you see the thing is that Mr. Hassan Mahmood wants an amendment in Clause 14. Now clause 12 has already been passed and it has been safeguarded in Clause 14 while Mr. Hassan Mahmud wants that Clause 14 should be deleted. But clause 14 cannot be deleted because clause 12 which is safeguarded in clause 14 has already been passed. Therefore, this amendment is not relevant. It is frivilous and needs to be ruled out.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, do you want me to reply her or should I continue my speech.

Mr. Chairman. No, No, please continue with your speech.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Mr. Speaker Sir, I was just saying that according to the majority party's own manifesto where they have guaranteed to the people independence of judiciary, they must realise that there are three instruments of governance in this country the legislature, the executive and the judiciary. The executive is responsible to the legislature but why do you debar the courts from taking up cases where grave injustices are intended to be done or may be done or could be done.

(At this stage Mr. Deputy Speaker took the chair)

Is that independence of judiciary that the majority party assured and promised the people that every law they frame excludes the jurisdiction of the courts ? They said and they feel that they are quite independent and aloof. Sir, this is a most unreasonable clause where a subject has to stand before a Commissioner against the ordsr of a Deputy Commissioner with the appellants being the development authority of the Government or a Government representative himself or the Advocate General. Now what sort of justice you think, one can expect ? It is only a mockery in this clause with justice and administration of justice.

Sir, I request them that in the name of fairness, if they feel that they wish to be just why not leave it to adjudication. Why not make it justiciable ? Let the courts have their jurisdiction. They are not influenced by any party. Therefore, I would request the membere of the majority party to give full consideration to this aspect otherwise the people will directly blame them because under section 18, the Government is going to take arbitrary powers of direction. Government may direct the collector and the collector shall have to carry out those orders. That means everything will be done on their initiative. There may be small credit but I think you will have to bear lot of blame. I therefore, at the conclusion request that this clause be deleted as it is complete mockery. I am going to show the people that there is a provision for appeal before an executive authority against a junior executive authority.

Since the last three or four days we have been observing that people have been observing that people have expressed their views. It is only parliamentary ethics that there will be a reply from the Government benches whether our argument is wrong, whether the facts placed before them are

not worth consideration. But why do they not answer back ? Why do they not give powers of the courts ? They just stand up and say "we move". We have a right to hear them.

وزیر قانون - جناب والا - میں جواباً صرف یہ عرض کروں گا کہ مخدوم زادہ صاحب کی تمام تقریر غلط بے بنیاد - لغو اور غیر متعلقہ ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جناب والا - "لغو" غیر پارلیمانی لفظ ہے انہیں اس لفظ کو واپس لینا چاہئے -

وزیر قانون - جناب والا - میں لفظ 'لغو' کو واپس لیتا ہوں -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - Perhaps he misunderstood the word 'ludicrous'.

وزیر قانون - جناب والا - کلاز ۴ پر استصواب رائے کرا لیا جائے -

Makhdoom Syed Hassan Mahmood : No Sir. That is not the procedure. The Speaker gave a different ruling.

مسٹر ڈپٹی سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۴ خذف کر دی جائے -

میاں خورشید انور - جناب والا - جو پہلے فیصلہ ہوا ہے - کیا آپ اس کو واپس لے سکتے ہیں ؟

وزیر قانون - جناب والا - دونوں questions put ہو گئے ہیں جو حق میں ہیں اور جو حق میں نہیں ہیں 'نہیں' والوں کی آوازیں زیادہ ہیں -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - میرے خیال میں فیصلہ "نہیں" والوں کے حق میں ہے -

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ سید ناہش الوری صاحب نہیں ہیں ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب ..... وہ بھی موجود نہیں ہیں .....

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ سمجھوتے کے باوجود میں استدعا کرتا ہوں کہ میری ترمیم جو فاضل دوستوں کے سامنے پیش ہے کہ اپیل کے لئے "چھ ہفتوں" کی بجائے "ساٹھ دن" کر دئیے جائیں تو میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ اس سے مقصد پورا ہو جائیگا .....

(قطع کلامیاں)

* * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * *

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ ساری بات جو ہوئی ہے اس کو کارروائی سے حذف کر دیا جائے ۔

---

* بحکم مسٹر ڈپٹی سپیکر حذف کر دیا گیا ۔

وزیر قانون - جناب والا - آپ نے یہ الفاظ حذف کرا دیے ہیں ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر - میں نے کہہ دیا ہے کہ وہ الفاظ حذف کئے جائیں -

چوہدری امان اللہ لک - جناب والا - میں آپ سے استدعا کرونگا کہ ابھی ابھی جو سید صاحب نے گہر افشانی فرمائی ہے وہ اپنے الفاظ واپس لیں - جناب نے سنے نہیں وہ ریکارڈ پر آئے ہیں - میں استدعا کرتا ہوں کہ وہ واپس لیں - اس سے اگلا مرحلہ جو ہے میرے خیال میں ہاؤس کے لئے کوئی خوشگوار نہیں ہوگا جہاں ہم پہنچ چکے ہیں - میں جناب کی وساطت سے ان سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے الفاظ واپس لیں یا ان کو حذف فرما دیا جائے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - میں نے حذف کرنے کے لئے کہہ دیا ہے -

چوہدری امان اللہ لک - الفاظ حذف کرنے کے بعد پھر انہوں نے گہر افشانی فرمائی تھی -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - میں نے اس کے سمیت کہا ہے کہ اس ساری بات کو کارروائی سے حذف کر دیا جائے -

آپ اپنی امنڈمنٹ کے متعلق بتائیں کہ آپ اس کو پیش کرنا چاہتے ہیں -

چوہدری امان اللہ لک - جناب والا - جیسا کہ میں پہلے اس ہاؤس میں عرض کر چکا ہوں صرف میں نے ایک تجویز دی تھی - اگر جناب ممتاز احمد کاہلوں صاحب اس پر اتفاق نہیں کرتے ہیں تو میں اپنی ترمیم پیش نہیں کرتا - اور نہ میں تقریر کرتا ہوں - آج دوست کیوں اتنے حساس ہو چکے ہیں کہ ہمیں اپنے اظہار خیال جو جائز ہیں سے بھی محروم رکھنا چاہتے ہیں - یہ معاہدہ ہے یا یہ پابند سلاسل کرنے والی بات ہے کہ ہم یہاں بات بھی نہیں کر سکتے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - آپ معاہدے کے وقت وہاں پر تھے -

چوھدری امان اللہ لک ۔ ہم نے معاھدہ کیا ھے کوئی ہم جیل میں تو نہیں گئے ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اگر آپ نے معاھدہ کیا ہے تو پھر ھاؤس میں ایسا نہیں ہونا چاھیے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ زبانی معاھدہ ہوا تھا ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ وہ ترمیم واپس لے چکے ہیں ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میری گذارش سننے سے پہلے وزیر موصوف صاحب سے کہیں کہ میں اس معاھدے کا پابند ہوں لیکن اس کے باوجود بھی میں اس معزز ایوان کا ایک رکن ہونے کی حیثیت سے یہ استدعا کر رھا تھا ۔ میں نے تو امنڈمنٹ کو move ھی نہیں کیا ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن بار بار اس ایوان کی توہین کر رہے ہیں ۔ سپیکر صاحب اس سے پہلے یہ رولنگ دے چکے ہیں کہ اس معاھدے کا ایوان میں ذکر نہیں ہوگا اگر انہوں نے امنڈمنٹ پیش کرنی ہے تو کریں ورنہ امنڈمنٹ واپس لیں ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ میں نے اگلی امنڈمنٹ پیش نہیں کی ۔ میں تو اپنے ذاتی استفسار کے لئے عرض کرونگا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ اپنی امنڈمنٹ پیش کرنا چاھتے ہیں ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں صرف ان سے یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ اگر وہ یہ چیز تسلیم کرلیں تو میں امنڈمنٹ move کرونگا اگر نہیں تو میں امنڈمنٹ move نہیں کرونگا ۔

وزیر اوقاف و نو آبادیات ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ اس ایوان میں اس سے پہلے میرے معزز فاضل دوست نے وہ اعلان سنا تھا جو جناب حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب نے کیا تھا کہ وہ جو ایک کلاز ۔ و دن والی

تھی اس کے ساتھ ایک اور کلاز add کی تھی کہ ۹۰ دن کے معاوضہ پر اس کا سود دینا ہوگا وہ واپس لے لی ۔ تو ہم من و عن اس مطالبہ کی پابندی کریں ۔ تو میں اس کا پابند ہوں ۔ اس لئے وہ جو لیٹر ۲ ہے وہ واپس لے لی ہے اور اب کوئی گنجائش نہیں کہ ایک چھوٹا سا letter بھی آگے بھیجے کریں اس لئے وہ ۹۰ دن نہیں بن سکتا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ رائے عمر حیات خان ۔ مسٹر تاج محمد خانزادہ ۔ شیخ عزیز احمد ۔ رانا پھول محمد خان ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرونگا کہ اگر جناب چوہدری ممتاز احمد کاہلوں صاحب شیخ عزیز احمد کی امنڈمنٹ منظور کر لیتے ہیں تو میری ترمیم خود بخود ختم ہو جاتی ہے ۔ اس امنڈمنٹ کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے ڈپٹی کمشنر کی بجائے فیصلے کی اپیل کی اجازت دی ہے صرف کمشنر تک ۔ میں سمجھتا ہوں کہ کمشنر انتظامیہ کے اہم رکن ہیں اور وہ انتظامیہ سے تعلق رکھتے ہیں جب تک آپ ہر شہری کو عدالت میں جانے کی اجازت نہیں دیں گے انصاف کے تقاضے پورے نہیں ہو سکتے ۔ اسلئے شیخ عزیز احمد کی جو ترمیم ہے اسکو قبول کر لیں تو اس میں ہمیں اعتراض نہیں ہے ۔ میں اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں ۔ میں تو صرف یہ عرض کرتا ہوں کہ انصاف کے تقاضوں کا خیال رکھنا چاہئے ۔

وزیر اوقاف و نو آبادیات ۔ جناب والا ۔ میرا جواب وہی ہے اور مسلمان عہد کے پابند ہوتے ہیں اسلئے یہ بل اسی صورت میں پاس ہو گا جیسا کہ حاجی صاحب نے کہا ہے ۔ اسکے بعد بھی رانا پھول محمد خان میرے ساتھ بات کر سکتے ہیں ۔ اسکے لئے اور بھی بہت سے طریقے ہیں لیکن یہ بل اسی صورت میں پاس ہو گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ بالکل صحیح ہے میں اسکی تائید کرتا ہوں اور اسکے ساتھ یاددھانی کرانا چاہتا ہوں کہ جہاں لفظ 'کمشنر' آیا تھا تو جناب قائمقام قائد ایوان جناب رامے صاحب نے فرمایا

تھا کہ 'کمشنر' کی بجائے 'ممبر بورڈ آف ریونیو' کیا جائے ۔ کیونکہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ بھی آپکا ہے اور کمشنر بھی آپکا ہے انکا یہ وعدہ ریکارڈ پر موجود ہے اگر بورڈ آف ریونیو کر دیں تو کوئی فرق نہیں پڑیگا ۔

وزیر اوقاف و نو آبادیات ۔ جناب والا ۔ اسکے متعلق میری رائے یہ ہے کہ اگر راسے صاحب نے ایسا کوئی معاہدہ کیا ہے تو اسکو پاس ہونے کے بعد اس ترمیم کو لے لیں گے ۔ یہ بل اسی صورت میں پاس ہوگا اور اس پر ہم مزید بحث نہیں کرنا چاہتے ۔ میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ اگر راسے صاحب نے کوئی ایسا معاہدہ کیا ہو گا تو ہم اسکو پورا کریں گے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے ۔

کہ ضمن ۳ ۱ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood: I oppose it. The Speaker gave the ruling that I could speak.

چوہدری جمیل حسن خان منج ۔ مخدوم زادہ صاحب اس پر بول چکے ہیں ۔ ان کو پورا پورا وقت دیا گیا تھا ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I was permitted by the Speaker .....

(voices —no, no.)

I am seeking ruling from the Chair and I am not asking for your opinion.

Mr. Deputy Speaker : It was said when the Speaker was here ?

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Yes, sir. I said I would be opposing the clause and he said that that stage would come later. I quoted rulings in that behalf and the Speaker said that when the amendments are disposed of and

when the clause is put to the House to be a part of the Bill, I will have a right to oppose it.

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : He said he will allow you during the general discussien.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Please, I am seeking a ruling from the Chair.

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپکو بولنے کا موقع نہیں دیا جائیگا اور رولنگ نہیں دی ہے ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : No, Examine the tape please.

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میری گذارش یہ ہے کہ آپ ان سے ویسے تو کہہ سکتے ہیں لیکن جہاں تک رولنگ کا تعلق ہے وہ واضح آئی تھی کہ ہر ممبر کو بولنے کا حق حاصل ہے ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I have quoted rulings and the Speaker ruled .....

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میری اس ضمن میں گذارش ہے کہ مخدوم صاحب کو حق استعمال نہیں کرنا چاہئے جہاں تک پروسیجر کا تعلق ہے جب ایک کلاز put ہوتی ہے تو اس میں سب سے پہلے ترامیم زیر غور آتی ہیں اور انہیں dispose کرنے کے بعد آخر میں اس کلاز کو پیش کرتے ہیں

and the member who opposed, has a right to speak on that. This is the procedure and you cannot negate it. Amendments are different things.

جہاں تک پروسیجر کا سوال ہے مخدوم صاحب بالکل صحیح ہیں یہ اور بات ہے کہ وہ اس پر اپنا حق استعمال نہ کریں ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ حاجی صاحب نے بالکل

صحیح فرمایا ہے ۔ جب مخدوم صاحب نے اپنی ترمیم کو move کیا کہ یہ کلاز حذف کی جائے تو اسطرح یہ پوری کلاز کی مخالفت کر چکے ہیں ۔ اسلئے اسطرح یہ ایوان کا وقت ضائع کریں گے ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I will not repeat :

Mr. Deputy Speaker : I want to know whether he is entitled to make a speech when he opposes the clause.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر مخدوم صاحب کی ترمیم کچھ مختلف ہوتی یا اگر کلاز میں رد و بدل کرنے کی تجویز ہوتی اور پوری کلاز put کی گئی ہوتی تو انہیں بولنے کا حق تھا ۔ اب چونکہ مخدوم صاحب نے اسی کلاز کی مخالفت کی ہے ۔ کہ اسکو حذف کر دیا جائے ۔ اور ان کی تمام تقریر اس سلسلے میں ہے اور وہ اس سلسلے میں ہے اور وہ اس سلسلے میں اپنے دلائل دے چکے ہیں ۔ اسلئے یہ تمام دوبارہ کرنا ایوان کے وقت کو ضائع کرنا ہے ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I will not repeat. I will not be irrelevant. Please don't anticipate repetition.

Mr. Deputy Speaker : Repetition will not be allowed.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ جب پوری کلاز پیش ہوتی ہے تو entitlement پر وہ بول سکتے ہیں لیکن اس میں بات مختلف ہے اس میں یہ ہے کہ وہ کلاز کو حذف کرانے کے متعلق تمام دلائل دے چکے ہیں اور اسوقت کے سپیکر صاحب نے فرمایا کہ وہ پورا وقت لے چکے ہیں ۔ اگر وہ دوبارہ وہی دلائل دیں گے تو یہ بات irrelevant میں آ جائیگی اور یہ repetition ہوگی ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ رولز کے مطابق انہیں بولنے کا حق ہے Let us listen him.

وزیر مال و آبپاشی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ یہ مسئلہ واضح نہیں ہے اور

گذارش ہے کہ وہ اس کلاز کو negative کرنے کے لئے پورا وقت لے چکے ہیں ۔ اگر اب negative کرنے کے لئے پھر بولیں گے تو وقت کا ضیاع ہو گا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ میں نے لامسٹر سے guidance لی ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ میں اپنے حق کو repeat کر سکتا ہوں argument کو نہیں کر سکتا ۔

I can speak again.
The moment I have your attention I will speak.

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ میں نے تو آپ کو کہہ دیا ہے کہ آپ تقریر کریں ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ قاعدہ ۱۷۳ (۲) (ای) میں واضح طور پر یہ درج ہے ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کے متعلق فیصلہ ہو چکا ہے ۔ کیا آپ کوئی نیا پوائنٹ آف آرڈر ہے ؟

وزیر قانون ۔ جی ۔ جناب والا ۔ میں قاعدہ ۱۷۳ (۲) (ای) میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اسی کلاز پر مخدوم زادہ حسب کی ترمیم تھی اور پھر دوبارہ اسی کلاز پر بحث کی جائے ۔ ۔ ۔

Makhdoomzoda Syed Hassan Mahmood : Mr. Speaker, the ruling has been given and, sir, you also ruled in the same way.

Minister for Law ; Sir, I read Rule 173 (2) (e) :

> use his right of speech for the purpose of wilfully and persistently obstructing the business of the Assembly;

جب ایک دلیل وہ دے چکے ہیں تو وہی دلیل دوبارہ نہیں دے سکتے۔

مسٹر سپیکر - وہ کہہ چکے ہیں کہ میں دوبارہ وہی دلائل نہیں دونگا ۔

وزیر قانون - جناب یہ رول بڑا واضح ہے اور میں اس پر آپ کی رولنگ چاہتا ہوں ۔

Mr. Speaker. Well, ruling is not called for. I agree with the interpretation that you have placed on this.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Mr. Speaker, while arguing for the deletion I had just referred to clause 3, subsclause (3) of section 14 and I deliberately kept four or five points to be able to speak again while opposing the incorporation of this clause in the Bill. Therefore, there will be no repetition as far as that is concerned. Sir, I do not know whether it will be considered waste of time.

Mr. Speaker : Please continue.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : The clause is more treacherous than the original clause of appeal because this gives suo moto power to the Commissioner, at any time, on his own motion, or on an application, to reconsider any award made. We object and cannot accept that one senior functionary's decision against a junior functionary can be fair who has been given suo moto powers. And then what clause 5 says :

> Any amount paid to any person which is found for any reason including fraud or misrepresentation not to be due or in excess of the amoun the is entitled to under the award shall be recoverable as arrears of land revenue as the Collector

shall call upon such person to refund it.

Now sir, look at the tragedy of this provision that a person's land is acquired under urgency and compensation is awarded by the Deputy Commissioner. He takes it, he cannot sit with peace of mind, he cannot go and spend that money, invest that money in alternate profession or business because he is afraid of the subsequent clauses suo moto action can be taken, where he can be called upon and false case can be registered against him that his claim was false and the recovery could be made as recoveries under arrears of land revenue. Is it not a cruel act ? Is it fair that there is no limitation on time.

Now sir, this province of Punjab is a majority Province, 64% of West Pakistan comprising the intelligentsia, and the cream of the people. The Punjab is proud that it has produced scholars, law makers, intelligent politicians and so on. Today the world is looking on you, on your legislation, as to how far are they in conflict with the Constitutional guarantees provided in the Interim Constitution or in the future Constitution ; how far are you serious in abiding by these clauses. Sir, Pakistan cannot live in isolation, whether it is socio-economic order or political.

Mr. Speaker : Let there be no general speech. Let us restrict .....

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I am only saying that if I show it to an American citizen to any citizen abroad .....

Mian Khurshid Anwar : Point of order. There is no quorum.

Mr. Speake : Let there be a count.....The count was taken.....The House is in quorum. Yes, Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood to continue,

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں نے ایک پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا تھا بہت ہی اہم جس پر مجھے تحریری جواب ملا ہے اور یہ پہلی دفعہ ایک مثال قائم ہوئی ہے کہ مجھے اور صرف مجھے یہ تحریری جواب ملا ہے اور اس جواب ملنے پر بھی مجھ سے رسید پر دستخط کرائے گئے ہیں ۔ جناب ۔ اصولی طور پر وہ پوائنٹ آف آرڈر اور اس کا جواب ہاؤس کی کارروائی کا حصہ ہوا کرتے ہیں ۔ اسلئے آپ میرے پوائنٹ آف آرڈر کو پڑھیں اور یہ فیصلہ فرمائیں کہ یہ مثال غلط ہے کہ کسی ممبر سے دستخط کروائیں اور وصول کرنے کی رسید لیں ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : There I agree, but I had disposed that of in the House.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ آپ اس کو سرکولیٹ کر دیں ۔

Mr. Speaker : It will be circulated. It is just as you have received an advance copy.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Mr. Speaker, I seek a little compassion from you in placing my point because it is very very significant and very important. Pakistan is not living in an island. I has to reflect its aspirations, its sense of direction through its laws and through its executive actions. The honourable Law Minister at one point of order, and probably it was a privilege motion or whatever it was, had said that foreigners should visit the Awami Melas and in that we must show the younger generation and so on. The foreign world is looking on your Policies. You need funds, you need import materials.

سپیکر ۔ مخدوم زادہ صاحب ۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ یہ جنرل بحث بن جائیگی ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I am not indulging in general discussion,

وزیر قانون - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ اب مسودہ قانون کی ضمن ۱۴ پر
استصواب رائے کر لیا جائے ۔

مسٹر سپیکر - میں اس کو پانچ منٹ کے بعد دیکھونگا ۔

وزیر قانون - جناب والا ۔ آپ نے ان کو چار دفعہ فرمایا ہے کہ آپ repetition نہ کریں ۔ ہم Chair کا بڑا احترام کرتے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم چیئر کا بہت احترام کرتے ہیں تو یہ کوئی مہربانی نہیں فرما رہے ۔ یہ احسان نہیں فرماتے ۔ یہ ان کا فرض ہے کہ ان کا احترام کریں ، بلکہ پورے ایوان کا احترام کیا کریں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج ایک گھنٹہ اس لئے بڑھایا گیا تھا کہ حاجی سیف اللہ صاحب کو ان کی اپنی بینچز پر بیٹھنے والے معزز اراکین نے بااختیار بنا دیا ہے اور جناب والا ۔ پھر انہی بینچز سے اگر چند اراکین .....

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا جو closure ہے یہ پانچ منٹ کے بعد دیکھیں گے ۔

وزیر قانون ۔ میری بات تو سنیں جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حاجی سیف اللہ صاحب کے اپنے وقار کو بحال کرنے کے لئے کیونکہ ان کے ممبران نے ان کی بات تسلیم نہ کی اور مخدوم زادہ صاحب اڑے رہے اور تقریریں کرتے رہے اور جناب والا ، قائد حزب اختلاف کے ممبران نے حاجی صاحب کو بااختیار بنایا ہے ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ جب وقت مخدوم زادہ صاحب کی تقریر میں ضائع ہوا وہ کاٹ کر ایوان کا وقت دو گھنٹے بڑھایا جائے تا کہ حاجی صاحب کی بات پوری ہو جائے ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : The House is called to order.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Point order, Sir. I draw your attention to Rule 179 (1) of the Rule of Procedure :-

> 179 (1) At any time after a question has been proposed, a member rising in his place may claim to move "that the question be now put", and unless it appears to the Chair that such motion is an abuse of the rules or an infringement of the right of reasonable debate, the question" That the questioe be now put shall be put forthwith and decided without amendment or debate.

closure کا طریق کار رولز میں موجود ہے - اس کے علاوہ اور کوئی طریق کار نہیں ہے -

Mr. Speaker : I agree with you. It has to be proposed "that the question be now put".

حاجی محمد سیف اللہ خان - لطف کی بات یہ ہے جناب والا - کہ جب بھی closure کے لئے وہاں سے move ہوتی ہے وہ باقاعدہ irregular, illegal move ہوتی ہے -

Closure has a specific wording and for which there is a specific phrase.

Mr. Speaker : Yes. that is the proper procedure which has been pointed out by you that it has to be proposed "that the question be now put".

Haji Muhammad Saifullah Khan : Thank you Sir.

وزیر قانون - جناب والا - میں نے جو یہ کہا کہ استصواب رائے کرا لیا جائے - اس کا مطلب یہی ہے The question may now be put

مسٹر سپیکر :۔ اس کا ترجمہ 'استصواب رائے' ہی ہے ۔

وزیر قانون - جی ہاں ۔ "استصواب رائے" ہے ۔ اگر حاجی صاحب کو ترجمہ نہیں آتا تو میرا کوئی قصور نہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ مجھے نہایت افسوس ہے ۔

Mr. Speaker : No such polemics.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ آپ بےشک ٹیپ چلوا کے دیکھ لیں انہوں نے کہا ہے کہ آپ استصواب رائے کرائیں کہ اس کلاز کو اس بل کا حصہ بنا دیا جائے ۔

It is correct. I challenge it Sir.

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب وہ تو میں conside ہی نہیں کر رہا ہوں - کہ وہ ضابطے کے مطابق ہے یا خلاف ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ وہ تو اور بات ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں باقاعدہ رول کا حوالہ دیتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اور یہ commas میں لکھے ہوئے ہیں الفاظ - ان کے علاوہ اور کوئی طریق کار نہیں ۔

Mr. Speaker : You have to say "that the question be now put.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ الفاظ commas میں ہیں ۔

وزیر قانون - جناب والا ۔ قاعدہ ۱۷۹ کے تحت میں نے یہ عرض کیا ہے کہ میں تحریک کرتا ہوں کہ بل زیر غور کی کلاز ۱۴ پر استصواب رائے کرا لیا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ یہ نہیں کہہ سکتے ۔ جو inverted commas میں ہیں ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : No, you have to move clasure.

مسٹر سپیکر ۔ اردو میں شائد اس کا ترجمہ ہی ہوا ہو ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ وہ ٹھیک ہے ۔ یہ صرف اتنا کہیں "استصواب رائے کرایا جائے ۔ آگے نہیں کہہ سکتے کہ فلاں کلاز ....

وزیر قانون ۔ یہی کہا ہے کہ استصواب رائے کرایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کا یہ اعتراض بالکل ٹھیک ہے ۔ کھڑے ہو کر صرف اتنا ہی کہنا ہے ۔ "اب استصواب رائے کر لیا جائے" ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ رول ۱۷۹ کا حوالہ دیتے ہوئے میں نے اگر کہا ہے تو کوئی جرم نہیں کیا ہے اور رولز violate نہیں کیا جناب والا ۔ وہ تو محض اعتراض کر رہے ہیں وقت کو ضائع کرنے کے لئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک یہی ہونی ہے کہ استصواب رائے کر لیا جائے ۔

وزیر قانون ۔ بالکل جناب والا ۔ یہی تحریک ہوگی ۔ اور اب آپ جناب والا ۔ رولنگ دیجیے ۔ ایسے نہیں کہیں گے کہ closure غلط move ہوا ہے ۔ (قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ۔ اس کی وضاحت تو چاہیے کہ امنڈمنٹ یہ یہ کر رہے ہیں ۔ کس بات پہ استصواب رائے کر رہے ہیں ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : To close that very debate a member has to move this spesific question "that the

question be now put", That is all and that will be treated a motion for closure undes Rule 179. No more word is to be added.

inverted commas اسی لئے دیئے گئے ہیں

These very words are treated to be a motion for closure Sir. No more than that,

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں ایک بار پھر آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں ۔ زیر بحث جو چیز ہو ، استصواب رائے اسی پر ہوگا یا کسی اور چیز پہ ہوگا ؟

مسٹر سپیکر ۔ اسی پہ ہوگا ۔

وزیر قانون ۔ اسی پہ ہوگا ۔ جناب والا ۔ جب میں نے کہا کہ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بل زیر غور کی کلاز ۳ پر استصواب رائے کرا لیا جائے تو یہ closure ہے ۔ اس سے آگے پیچھے اور کوئی بات نہیں ہے ۔ آپ ان کی بات سمجھیں ، وہ تو محض وقت کو ضائع کرنے کے لئے غلط پوائنٹ اٹھا رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وقت کو ضائع نہیں کر رہے ۔

وزیر قانون ۔ کر رہے ہیں جناب والا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ وقت کو ضائع کرنا غیر پارلیمنٹری قرار دیا جا چکا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے کہہ دیا ہے کہ کوئی وقت ضائع نہیں کر رہا ہے ۔ تجویز آپ کی اس پر آنی چاہیے ۔ پہلے آپ جو بھی سٹیٹمنٹ کر لیں ۔ اس کے بعد آپ نے اس پہ آگے اس کو ختم کرنا ہے کہ اب استصواب رائے کر لیا جائے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ، میں نے اور کیا کہا ہے ؟

مسٹر سپیکر - آپ کریں دوبارہ -

وزیر قانون - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بل زیر غور کی کلاز نمبر ۱۴ پر اب استصواب رائے کرا لیا جائے - بات تو یہی ہے جناب والا -

Makhdumzada Syed Hasan Mahmood : Sir, you allowed me five minutes.

Mr. Speaker : No, I said that after five minutes I shall consider.

Makhdumzada Syed Hasan Mahmood : Sir, you said that after I have spoken for five minutes you will consider the motion of the Law Minister.

وزیر قانون - جناب والا - آپ تو question put کر رہے ہیں - آپ نے آدھی بات لی ہے - پھر مداخلت کی جا رہی ہے -

Makhudmzada Syed Hasan Mahmood : Mr. Speaker had said at that time that I will consider it after five minutes.

Mr. Speaker : The time is extended by another half an hour.

میاں خورشید انور - یہ بڑی زیادتی ہے - ہم صبح آٹھ بجے آ جاتے ہیں -

مسٹر سپیکر - میں تو بہت پہلے آتا ہوں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - وقت کو بے شک بڑھائیں لیکن نماز کے لئے تو وقفہ دیں -

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : The House is called to order.

Mkhdoomzada Syed Hasan Mahmood : Sir, I am a heart patient. I am the only opponent to this bill. They think they will exhaust me, but I will not be exhausted. I will keep on opposing clause by clause. Let us, Mr. Speaker, stick to the normal timings and as we have complete reliance on you, Mr. Speaker, we come prepared for regular timings. I have to have may medicines, I have to have my food. I can't go on speaking for hours without going to the toilet.

(Interruptions)

Mr. Speaker : Please no interruption.

Makhdoomzada Syed Hasan Mahmood : Mr. Speaker Sir, I bow to your decision. Sir, I was saying that your laws are also going to be scrutinized by the agencies which are going to provide you funds. Today in their own declarations they have invited private agencies to come forward for financing these schemes. If at your will, an arbitrary will, certain rights, which accrue to people, can be taken away, who is going to finance them. They must have some reliance on the Government and the fiscal policies, and legislative policies which must be consistent with the saered document which you call the Interim Constitution of Pakistan. (Noise)

Mr. Speaker : Will the Hon'ble members permit the speaker to address the House in a calm atmosphere.

مسٹر جاوید حکیم قریشی - جناب والا ۔ یہ خود دل کے مریض ہیں ۔ لیکن یہ پورے ایوان کو دل کا مریض کیوں بنا رہے ہیں ؟

Mr. Speaker : Please no such remarks are called for.

Makhdoomzada Syed Hasan Mahmood : Sir, I consider

it my duty and I am only abiding by the oath that I have taken in this House and I will keep on opposing where I think the bill conflicts with the fundamental rights and the principles of Islam, Qur'an and Sunnah. Sir, they should make the law more reasonable. Let the people not be afraid of us. How can the World Bank, how can the International Monetory Fund, how can the credit institutions finance when you have no economic stability and when you don't protect rights ?

Minister For Irrigation : Point of order Sir.....

Mr. Speaker : The Hon'ble member again interrupted him within five minutes.

Minister For Irrigation : Sir, when the Hon'ble member is irrelevant we are duty bound to bring it to the notice of the Chair.

مسٹر جاوید حکیم قریشی - جناب والا ۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب کا نہ تو کچھ پتہ چلتا ہے کہ یہ کیا کہنا چاہتے ہیں ۔ اور نہ فاضل اراکین کی سمجھ میں کچھ آتا ہے ۔ کم از کم آپ ہاؤس کی رائے کو مدنظر رکھیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کبھی میری رائے بھی مدنظر رکھ لیا کریں ۔

رانا پھول محمد خاں ۔ جناب والا ۔ اگر تقریر ان کی سمجھ میں نہیں آتی تو شیخ عزیز احمد صاحب سے پوچھ لیں ۔ (قہقہہ)

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Will the Hon'ble members resume their seats.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, the Hon'ble Ministers had given an assurance.....

Mr. Speaker : No cross talk please.

Mahdoomzada Syed Hassan Mahmood : But Sir, look towards me. I feel much more satisfied.

Sir, as you know auassurance was given that there will be no dislocation of a poor man owning a limited area and that he will be given compensation whereby he can go and seek another profession. By these subsequent clauses, that right has been taken away and even the peace of mind and he is now susceptible to this danger that he can be prosecuted, he can be arrested, he can be jailed. I will request the hon'ble Minister to be more considerate and modify this as I have requested.

Mr. Speaker : The question is :

"That Clause 14 do stand part of the Bill".

(The motion was carried)

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - ہاؤس کا وقت ختم ہو چکا ہے -

مسٹر سپیکر - ٹائم پہلے بڑھایا جا چکا ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - پھر نماز کے لئے وقفہ کر دیں -

وزیر اوقاف و نو-آبادیات - جناب سپیکر - آگے بڑی اہم کلاز آ رہی ہے - جس کے متعلق غریب عوام سے ہم نے عہد کر رکھا ہے - اس کو ختم کرنے کے بعد وقفہ کیا جائے -

(New Clause)

Mr. Speaker : Yes Chaudhri Jamil Hassan Khan Manj.

Chaudhri Jamil Hassan Khan Manj : Sir I move ;

That after Clause 14 of the Bill, the following new clause be added as Clause 15 and the existing Clause 15 and the subsequent Clauses be re-numbered accordingly, namely :

"15. (1) "The compensation payable in cash shall be paid or deposited in the prescribed manner within ninety days from the date of the award of the decision of appeal or review, whichever is later.

(2) In case the compensation is not paid or deposited within the period specified in sub-section (1) the person entitled to compensation shall be paid compound interest at six per cent per annum for the period the payment has been delayed.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That after Clause 14 of the Bill, the following new Clause be added as Clause 15 and the existing Clause 15 and the subsequent Clauses be re-numbered accordingly, namely :

"15. (1) "The compensation payable in cash shall be paid or deposited in the prescribed manner within ninety

days from the date of announcement of the award of the decision of appeal or review, which-ever is later.

(2) In case the compensation is not paid or deposited within the period specified in sub-section (1) the person entitled to compensation shall be paid compound interest at six per cent per annum for the period the payment has been delayed.

Haji Muhammad Saifullah Khan : I oppose it Sir.

Malik Muhammad Azam : Sir I move an amendment to amendment moved by Chaudhri Jamil Hassan Khan Manj :

That in the new proposed Clause No 15, firstly the sign and digit "(1)" before the words "The compensation", and secondly its proposed Sub-clause (2) be deleted.

Mr, Speaker : The amendment to amendment moved is :

That in the new proposed Clause No 15, firstly the sign and digit "(1)" bafore the words "The compensation", ahd secondly its proposed Sub-elause (2) be deleted.

Makhdoomzada Syed Hasan Mahmood : Sir I move an amendment to amendment to amendment :

That this should not be the case where the review lies or suo-moto case is demanded by the Commissioner, the subject shall not be affected and the payment shall be made within three months.

Mr. Speaker : Makhdumzada Sahib. give it to me in writing.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں جناب چوہدری جمیل حسن خان منج صاحب کی ترمیم میں ترمیم در ترمیم پیش کرتا ہوں - سب کلاز ۱ میں یہ الفاظ کہ "جمع کرا دیا جائیگا" حذف کر دیئے جائیں -

Mr. Speaker : Then it will read : "Shall be paid in the prescribed manner."

Minister for Revenue : I oppose it.

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم دو ترمیم پیش کی گئی ہے کہ سب کلاز (۱) ۔ الفاظ "جمع کرا دیا جائیگا" حذف کر دئیے جائیں ۔

وزیر قانون ۔ I oppose it جناب والا ۔ سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ کیا فرما رہے ہیں کہ "جمع کرا دیا جائیگا"

مسٹر سپیکر ۔ اس میں یہ ہوگا ۔ "shall be paid in the prescribed-prescribed manner ہوگا ۔ آپ کا نوٹس چلا جائیگا کہ ایسے لے لیں ۔

Your purpose will be achieved.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اگر وہ لینے ہی نہیں آتا ۔ ہم تو ادائیگی کے interest میں ہیں کہ وہ اسکو payment ملے ۔ اسکو معاوضہ ملے ۔ اگر وہ لینے کیلئے نہ آئے تو پھر گورنمنٹ کے پاس ایک اور راستہ ہو کہ کورٹ اسکو جمع کرا دینے کا حکم دے ۔

Mr. Speaker : That will remain with the Government. I do not know if there is a prescribed manner but if the rules would prescribe that a notice is sent to the persen in whose favour an award has been given and that man receives a notice.

اس میں یہ ہو گا کہ receive ہونے کے اتنے دن کے اندر اندر آپ کو وہ inform کرے گا ۔

If this will be his default, the Government will not be responsible.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اس میں نیت یہ ہے کہ نوے دن کے اندر اندر معاوضہ ادا کر دیا جائیگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے اس ترمیم میں "or deposited" کے لفظ کو حذف کرنے کیلئے لکھا ہے "in the prescribed manner" کے متعلق انہوں نے نہیں کہا ۔

He is not opposing the words "in the prascribed manner". He has only asked the deletion of "or deposited". Now it would read :

"The compensation payable in cash shall be paid in the prescribed manner within 90 days."

Minister For Law : Then it is alright.

Mr. Speaker : Then it is not opposed.

وزیر قانون - ہماری تراخدلی ہے ہم مخالفت نہیں کرتے۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I want to move an amendment to the amendment :

That in Sub-clause (1) the words "of the decision of appeal or review which-ever is later", be deleted.

Mr. Speaker : Amendment to amendment moved is :

That in Sub-clause (1) the words "of the decision of appeal or review which-ever is later", be deleted.

Minister For Revenue : I oppose it, sir.

Mr. Speaker : The amendment is opposed.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I will briefly explain that under Sub clauses (4) and (5), both the Government and its agency can go into appeal. The Collector may give an award and the person whose land has been acquired may accept it and the payment is made. In certain cases the Government, before the payment is made, goes in an appeal to the Commissioner and then there are clauses of de-requisition also, which are operative in this law. So, if the appeal hangs on for three years the man is deprived of the compensation which is being guaranteed to be paid in three months. That is why I request the deletion of these words.

Mr. Speaker : First of all, I will take up the amendment of Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood.

وزیر نوآبادیات - جو ترمیم انہوں نے move کی ہے۔

I accept it.

مسٹر سپیکر - وہ بھی منظور ہے اور حاجی محمد سیف اللہ کی بھی منظور ہے اور چوہدری جمیل حسن خان منج کی بھی منظور ہے۔

وزیر نو آبادیات ۔ سب کلاز ۲ میں ملک محمد اعظم کی ترمیم ہے وہ بھی منظور کریں اور حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کی بھی منظور کریں ۔

Mr. Speaker : The question is :

That in Sub-clause (1) the words "of the decision of appeal or review whichever is later." be deleted.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ صاحب کی ترمیم یہ ہے ۔ اور سوال یہ ہے :

کہ نئی کلاز ۱۵ (۲) میں الفاظ "or deposited" جو دوسری لائن میں ہیں حذف کر دئیے جائیں ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب ملک محمد اعظم صاحب کی ترمیم سب کلاز ۲ کے متعلق وہی ہے ۔ لیکن سب کلاز ۱ کے متعلق ان کی ترمیم یہ ہے اور سوال یہ ہے ۔

کہ digit اور sign bracket "(۱)" حذف کر دئیے جائیں ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب یہ نئی کلاز جو کلاز ۱۴ کے بعد آتی ہے سوال یہ ہے :

کہ نئی کلاز ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, let us now adjourn.

Mr. Speaker : جی ہاں The house is adjourned till 8.30 a.m. tomorrow.

(اسمبلی کا اجلاس ۱۵ مارچ ۱۹۷۳ بروز جمعرات ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گیا) ۔

نوٹ :-

جمعرات ۱۵ مارچ ۱۹۷۳ء
(پنجشنبہ - ۹ صفر المظفر ۱۳۸۳ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح
مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾
وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ
اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ
ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۸﴾

پ ۴ س ۳ ع ۶ آیات ۱۴۶ تا ۱۴۸

○

اور بہت سے نبی ایسے ہوئے ہیں جن کے ساتھ ہو کر اکثر اللہ والے اللہ کے دشمنوں سے لڑے ہیں تو جو مصیبتیں ان پر اللہ کی راہ میں واقع ہوئیں ان کے سبب انہوں نے نہ تو ہمت ہاری اور نہ بزدلی دکھائی اور نہ کافروں سے دبے اور اللہ تو صبر والے استقلال رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

اور اس حالت میں ان کے منہ سے جو بات نکلتی تو یہی کہ ہمارے پروردگار ہمارے گناہ اور زیادتیاں جو ہم اپنے کاموں میں کرتے رہے ہیں معاف فرما دے اور ہم کو ثابت قدم رکھ اور ہمیں کافروں پر فتح و نصرت عطا فرما۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا میں بھی اچھا ثواب عطا کیا اور آخرت میں بھی بہت اچھا بدلا دے گا اور نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

تحصیل خانیوال (ضلع ملتان) کے چک نمبر ۱۰/۶۸ - آر کے پرائمری سکول کی غیر تربیت یافتہ استانی کی تبدیلی

*۱۵۳۳ - سردار محمد عاشق - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ پرائمری سکول، چک نمبر ۱۰/۶۸ - آر تحصیل خانیوال (ضلع ملتان) میں ایک غیر تربیت یافتہ استانی کام کرتی ہے اور وہ ایک کلرک کی رشتہ دار ہے جو کہ محکمہ تعلیم ملتان میں ملازم ہے -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ گاؤں کے لوگوں نے اس استانی کی وہاں سے تبدیل کرنے کے لئے بہت درخواستیں محکمہ تعلیم ملتان کو دیں مگر اس کے رشتہ دار کلرک نے ان درخواستوں پر کوئی کارروائی نہ ہونے دی -

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ گاؤں کے کافی لوگوں نے اپنے بچوں کو مذکورہ سکول سے ہٹا کر دوسرے قریبی علاقے کے سکول میں داخل کرا دیا ہے -

(د) اگر جزو (الف) تا (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس غیر تربیت یافتہ استانی کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کی وجہ سے بچوں کی پڑھائی کا نقصان ہوتا ہے اور گاؤں کے لوگوں کی پریشانی کا موجب بنی ہوئی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق - (الف) جی ہاں - لیکن وہ کسی کلرک کی

رشتہ دار نہیں ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) جی نہیں ۔

(د) فی الحال کوئی ارادہ نہیں ۔ کیونکہ اس کے ساتھ دوسری استانی تعینات کر دی گئی ہے ۔ جو تربیت یافتہ ہے ۔

سردار محمد عاشق ۔ جناب والا ۔ جناب وزیر تعلیم نے جواب کے جزو (ب) اور (ج) میں کہا ہے "جی نہیں" لیکن اگر ثبوت مہیا کر دیا جائے تو کیا ان کے خلاف کوئی کارروائی کی جائیگی ؟

وزیر تعلیم ۔ کس قسم کا ثبوت ؟

سردار محمد عاشق ۔ لوگوں نے اس استانی کو وہاں سے تبدیل کرنے کے لئے بہت درخواستیں دیں ۔ ان پر کوئی کاروائی نہیں ہوئی ۔ تبادلہ نہیں ہوا اور بچوں کو دوسرے سکولوں میں داخل کیا گیا ۔

وزیر تعلیم ۔ تربیت یافتہ کے متعلق یہ چیز ہے کہ اگر وہ استانی غیر تربیت یافتہ ہے تو اس کا اس کلرک کا رشتہ دار ہونا تو کوئی جرم نہیں ۔ اگر کوئی آپ تدریس میں خرابی بتائیں تو پھر اس پر غور کیا جا سکتا ہے ۔ اگر غیر تربیت یافتہ استانی وہاں ہے تو اس کے ساتھ تربیت یافتہ بھی تو ہے ۔

سردار محمد عاشق ۔ لوگ بہت پریشان ہیں ۔ غیر تربیت یافتہ استانی کو وہ پسند نہیں کرتے ۔ اس لیے انہوں نے اپنے بچوں کو دوسرے سکولوں میں بھجوا دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر آپ وزیر صاحب سے مل لیں ۔

ڈاکٹر محمد صادق ماہی ۔ کیا غیر تربیت یافتہ استانیوں کی ٹریننگ کا بندوبست کیا گیا ؟

وزیر تعلیم - ہم ان کی سروس ختم نہیں کریں گے کیونکہ ایسا کرنے سے بیروزگاری میں اضافہ ہوگا - لیکن ہم نے غیر تربیت یافتہ استانیوں کو ٹریننگ دینے کا انتظام کیا ہے -

---

سینٹ فرانس ہائی سکول انارکلی لاہور کا نقشہ

*۱۵۸۱ - **مرزا فضل حق** - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ہیڈ ماسٹر سینٹ فرانس ہائی سکول انارکلی لاہور نے حکومت کو سکول کا قبضہ دیتے وقت جو نقشہ پیش کیا تھا اس میں کھیل کا میدان پرنسپل کا کمرہ ملحقہ ہوسٹل ہال اور چھ کمروں کو شامل نہیں کیا گیا -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ سکول کے احاطہ میں اساتذہ کی رہائش کے لیے کوارٹرز موجود ہیں -

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مشن کا قبضہ برقرار رکھنے کے لیے مذکورہ کوارٹرز اور سکول کے دفتر کی عمارت کا قبضہ حکومت کو نہیں دیا گیا جبکہ وہ سکول کا حصہ ہیں -

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ کوارٹرز اور دفتر کی عمارت کا قبضہ نہ لینے کی کیا وجوہات ہیں اور حکومت اس سلسلے میں کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) جی ہاں - یہ حقیقت -

(ب) جی ہاں - یہ امر واقعہ ہے -

(ج) جی ہاں - یہ درست ہے کہ سکول مذکورہ کو قومی تحویل میں لیتے وقت عمارت کے کچھ حصہ پر مشن کا قبضہ برقرار رکھنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن اب حکومت متعلقہ عمارت کا قبضہ لے چکی ہے -

(د) حکومت پرنسپل کا کمرہ ملحقہ کمرہ - ہوسٹل - گراؤنڈ اور رہائشی

کوارٹرز اپنے قبضہ میں لے چکی ہے۔

(اس مرحلہ پر ملک غلام نبی صاحب کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

حکومت کی تحویل میں آنے والے پرائیوٹ سکولوں کے اساتذہ و معلمات کو تنخواہ کی ادائیگی میں تاخیر

*۱۶۸۷ - سردار محمد عاشق - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبہ پنجاب میں پرائیویٹ سکولوں کے تقریباً ۴۰۰ کے قریب اساتذہ اور معلمات کو سکولوں کے گورنمنٹ کی تحویل میں آنے کے بعد گذشتہ ۴ ماہ کی تنخواہیں نہیں ملی ہیں۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ ان میں سے بیشتر سکول بند ہو چکے ہیں۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس مسئلہ کو کب تک حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) یہ جزوی طور پر درست ہے کیونکہ سکولوں کو قومیانے کے وقت بعض اساتذہ کے مکمل کوائف متعلقہ منیجر صاحبان یا ہیڈ ماسٹر یا ہیڈ مسٹرس صاحبان نے بر وقت فراہم نہیں کئے تھے۔ جس کے سبب اساتذہ کو تا حال تنخواہ نہیں مل سکی ان کی صحیح تعداد معلوم نہیں۔ لیکن یہ ۴۰۰ سے یقیناً بہت کم ہے۔

(ب) تنخواہ نہ ملنے کے باعث کوئی سکول بند نہیں ہوا۔

(ج) تنخواہوں کی ادائیگی کے لیے مناسب اقدام پہلے ہی کئے جا رہے ہیں۔

Begum Rehana Sarwar (Shaheed): Will the Minister for Education please state what measures the department is taking

to overcome such difficulties in the department and also to dispose of such cases at an early date ?

Minister for Education : Whatever is required in each individual case, Sir, is being done. For example, if somebody has given some incorrect information or inadequate information or insufficient information, it is taken from that individual. For this we have appointed Liaison Officers in these institutions who will bring all such information to the notice of the Government and then it is processed and mostly it needs to be expedited in the Accountant General's Office. I can, assure the Hon'ble member that we are doing all that is in our power.

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر - موجودہ تعلیمی پالیسی موجوہ حکومت کا ایک شاندار کارنامہ ہے کیا حکومت اس کی تشہیر کے لیے کوئی کتاب چھاپ کر تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم - اس قسم کی کتابیں چھاپ کر تقسیم کی گئی ہیں - مجھے معلوم نہیں کہ کتنی تعداد میں تقسیم کی گئی ہیں - جہاں تک ان کی تقسیم کا تعلق ہے وہ محکمہ تعلقات عامہ کی طرف سے تقسیم کی جا چکی ہیں - بہت شاندار پالیسی ہے اور یہ اس کو مشتہر کرنا چاہئے -

ڈاکٹر محمد صادق ملہی - کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ ان پرائیویٹ سکولوں میں جہاں بہت سے ہیڈ ماسٹر مخصوص مفادات کے تحت بنائے گئے ہیں ان کی سنیارٹی fix کی جائے گی -

وزیر تعلیم - جی ہاں - یہ بہت ضروری سوال ہے - انجمنوں میں ایسا ہی ہوا ہے لیکن اب ان کی inter-se-senority work out ہو رہی ہے اور اس میں determine ہوگی کہ کون صاحبان کتنے سینئر ہیں اور پھر کونسے عہدے پر فائز کرنے کے قابل ہیں تو انشا اللہ اس طرح سے کیا جائے گا -

ڈاکٹر حلیم رضا - کیا وزیر موصوف اس امر سے آگاہ کہ ہیں لائلپور میں کوہ نور نگر سکول میں تعینات اساتذہ کو دس ماہ سے تنخواہیں نہیں ملیں ؟

Mr. Chairman. This is a separate question.

مسٹر ناصر علی خاں بلوچ ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ جو سکول میونسپل کمیٹی کی تحویل میں ہیں ان کو حکومت تحویل میں لینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ ہائی سکولوں کو تحویل میں لینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

رنگ پور (خوشاب) کا محمدیہ ہائی سکول

*۱۶۸۸ ۔ سردار محمد عاشق ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ رنگ پور (خوشاب) میں تقریباً چھ سال قبل اپنی مدد آپ کے تحت محمدیہ ہائی سکول قائم ہوا تھا ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ سکول کی انتظامیہ کمیٹی اب سکول کو چلانے سے قاصر ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا حکومت مذکورہ سکول کو اپنی تحویل میں لینے کے لئے تیار ہے ۔

(ج) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ سکول کو کب تک اپنی تحویل میں لے لے گی ؟

وزیر تعلیم ڈاکٹر عبدالخالق ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) درست ہے ۔

(ج) سکول کی انتظامیہ سے ایک ماہ ہوا ۔ کوائف مدرسہ طلب کئے جا چکے ہیں جو ابھی انتظامیہ نے نہیں بھجوائے ۔

(د) سکول کے کوائف وصول ہونے پر گورنمنٹ سکول کو اپنی تحویل کے لینے کے بارے میں غور کریگی ۔

قصبہ سیت پور ضلع مظفر گڑھ میں مڈل سکول کو ہائی سکول کا درجہ دینا

*۱۷۹۳ ۔ دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قصبہ سیت پور ضلع مظفر گڑھ دس ہزار نفوس

پر مشتمل ایک دور افتادہ اور پسماندہ علاقہ ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مذکورہ علاقہ کے تھانہ کی آبادی ایک لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس قصبہ میں کوئی ہائی سکول نہیں ہے جس کی وجہ سے علاقہ کے مڈل پاس کے طلباء کو تعلیم جاری رکھنے میں دشواری آتی ہے۔

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت قصبہ سیت پور کے مڈل سکول کو ہائی سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبد الخالق)۔ (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

ترقیاتی پروگرام ۷۴-۱۹۷۳ء کے تحت گورنمنٹ مڈل قصبہ سیت پور ضلع مظفر گڑھ کو ہائی کا درجہ دینے پر دوسرے سکولوں کے ساتھ اسکی تناسب کی بنا پر ہمدردانہ غور کیا جا سکے گا۔

قصبہ سیت پور ضلع مظفر گڑھ میں گرلز ہائی سکول کا اجراء

*۱۷۹۵۔ دیوان سید غلام عباس بخاری۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ بھی درست ہے کہ قصبہ سیت پور ضلع مظفر گڑھ دس ہزار نفوس پر مشتمل ایک دور افتادہ اور پسماندہ علاقہ ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس علاقے کے تھانہ کی مجموعی آبادی ایک لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ قصبے میں طالبات کے لیے کوئی مڈل سکول نہیں ہے۔

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت قصبہ سیت پور

میں ایک زنانہ مڈل سکول کے اجراء کا ارادہ رکھتی ہے۔

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) جی نہیں۔ قصبہ ھذا میں طالبات کے لیے ایک زنانہ مڈل سکول ۱۶ اپریل ۱۹۷۰ء سے موجود ہے۔

(د) تشریح "ج" کے بعد یہ سوال خارج از بحث ہے۔

ڈاکٹر محمد صادق ملہی ۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ حکومت کی تجویز کے مطابق کتنی آبادی پر ایک ہائی سکول ہوگا اور کتنے پرائمری سکول ہونگے ؟

وزیر تعلیم ۔ فی الحال یہ ہمارا پروگرام ہے کہ تقریباً ہر اچھے خاصے گاؤں میں ایک پرائمری سکول ضرور ہو ۔ اس کے بعد مڈل اور ہائی سکول تک ابھی ہمارا پروگرام اتنے اچھے طریقے سے مرتب نہیں کیا گیا کیونکہ ابھی پرائمری سکول سب گاؤں میں موجود نہیں ہیں ۔

گورنمنٹ کالج لاہور (طلبا و طالبات) میں اہلیت اور سفارش کی بنا پر داخلہ

*۱۸۰۶ ۔ سید تابش الوری ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) امسال گورنمنٹ کالج لاہور اور گورنمنٹ کالج برائے خواتین لاہور میں کتنے طلباء اور طالبات کو اہلیت اور سفارش کی بنا پر داخل کیا گیا ہے ۔

(ب) اہلیت اور سفارش پر داخلہ پانے والوں کے زیادہ سے زیادہ اور کم از کم نمبر کیا تھے ۔

(ج) محکمہ تعلیم نے سفارش کے لیے کیا معیار اور طریقہ کار مقرر کیا تھا اور اس پر کس طرح عمل ہوا ۔

(د) کیا ماضی میں مذکورہ اداروں میں اہلیت کی بجائے سفارش کی بنیاد

پر اتنی بڑی تعداد میں داخلے دینے کی کوئی ایسی مثال موجود ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔

(الف) تعداد داخلہ	گورنمنٹ کالج لاہور	لاہور کالج برائے خواتین لاہور
(۱) اہلیت کی بنا پر	۶۱۲	۷۹۰
(۲) سفارش کی بنا پر	—	—
(ب) داخلہ پانے والوں کے نمبر		
(۱) اہلیت کی بنا پر	۸۰۳	۸۰۵
(۲) سفارش کی بنا پر	—	—
(۳) اہلیت کی بنا پر کم سے کم	۵۲۱	۳۶۵
(۴) سفارش کی بنا پر	—	—

(ج) محکمہ تعلیم نے سفارش کے لئے نہ کوئی معیار یا طریقہ کار متعین کیا اور نہ ہی اس کے تحت کوئی داخلہ دیا گیا ۔

(د) جزو (ب) اور (ج) کے پیش نظر سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ کیا وزیر تعلیم یہ فرمائیں گے کہ جو نمبر انہوں نے فرمائے ہیں یہ اس سال کے لئے ہیں یا ہر سال اتنے ہو سکتے ہیں ؟

Mr. Chairman : This is not allowed.

سردار محمد عاشق ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ جس کالج میں انہوں نے ۶۱۲ لڑکوں کو اہلیت کی بنا پر داخلہ دیا ہے وہاں کل کتنی سیٹیں ہیں ؟

وزیر تعلیم ۔ یہ کل سیٹوں کی ہی تعداد ہے ۔

سردار محمد عاشق ۔ ۶۱۲ ؟

وزیر تعلیم ۔ جی ہاں ۔

مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ جناب والا ۔ میں نے جو سوال کیا تھا وہ اسی سے متعلقہ تھا ۔

وزیر تعلیم ۔ نمبروں کے متعلق میں سوال سمجھ گیا ہوں ۔

مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ عرض کیا تھا کہ جو نمبر جناب وزیر تعلیم صاحب نے فرمائے ہیں یہ اسی سال کے لئے ہیں یا ہمیشہ انہی نمبروں پر داخلہ ملتا رہے گا ؟

Mr. Chairman: You are an educated man. There is a Principle. They are admitted on the basis of kinship.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جواب وزیر موصوف کو دینا چاہیے جو جناب فرما رہے ہیں ۔

Mr. Chairman: Please don't ask questions which are frivolous.

بہاول پور سنٹرل لائبریری کی مرمت

*۱۸۰۹ ۔ سید تابش الوری ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سنٹرل لائبریری بہاولپور کی عمارت خستہ حالی کے باعث مدت سے مرمت طلب ہے ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ خود صدر پاکستان نے ۲۷ دسمبر ۱۹۷۲ء کو سنٹرل لائبریری کی عمارت کی چھت میں دراڑیں دیکھ کر بڑی تشویش کا اظہار کیا تھا اور اس خوبصورت عمارت کی حفاظت کو مرمت کی ہدایت کی تھی ۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ سالہا سال سے حکومت نے اس حسین عمارت کی مرمت پر ایک پیسہ بھی صرف نہیں کیا ۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا وزیر موصوف اس عمارت کی مرمت اور حفاظت کے لئے کوئی منصوبہ تیار کر رہے ہیں اور اس مقصد کے لئے کتنی رقم منظور کی جا رہی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) ۱۹۷۲ء کے بعد سے یہ عمارت مرمت طلب ہے ۔

(د) منصوبہ زیر غور ہے ۔

سردار محمد عاشق ۔ جناب والا ۔ جس طرح سوال میں درج ہے پہلے جناب صدر نے تشویش کا اظہار فرمایا تھا اور انہوں نے مرمت کی ہدایت کی تھی ۔ تو جناب صدر کی ہدایت کے بعد بھی کسی مزید کارروائی کی ضرورت تھی ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ بات اصل میں یہ ہے اور میں فاضل رکن کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ اس بلڈنگ کی ملکیت کا جھگڑا ہے اور کورٹ میں یہ کیس ابھی فیصلہ طلب ہے حکومت کی عام طور پر پالیسی یہ ہوتی ہے کہ جس جگہ ملکیت کا جھگڑا ہو اس پر investment نہیں کی جا سکتی ۔ اگر ہم کسی جگہ investment کریں تو کل یہی اسمبلی ہم سے پوچھنے کی مجاز ہوگی کہ جب فلاں جگہ کی ملکیت کا فیصلہ نہیں ہوا تھا تو آپ نے حکومت کے اتنے پیسے کیوں لگا نے ۔ بہاولپور سے تعلق رکھنے والے فاضل ارکان سمجھتے ہیں کہ یہ جھگڑا چل رہا ہے ۔ یہ مفروضہ نہیں ہے بلکہ حقیقت ہے ۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ایک اچھے وکیل کے ذریعہ پہلے اس کا جلد سے جلد فیصلہ کرائیں پھر ہم اس کی مرمت کے لئے پیسے دے سکتے ہیں ۔

سردار محمد عاشق ۔ جناب والا ۔ کیا جس شخص کے ساتھ اس سکول کی عمارت کے بارے میں جھگڑا ہے اس نے کوئی Stay order لیا ہوا ہے جس کی وجہ سے یہ اس کی مرمت نہیں کر سکے ؟

مسٹر چیئرمین : یہ علیحدہ سوال ہے ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ کیا وزیر موصوف موجودہ دفعات کے مطابق جو بیس گھنٹے کا نوٹس دے کر قبضہ نہیں لے سکتے اور مرمت نہیں کرا سکتے ؟

مسٹر چیئرمین ۔ یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے ۔

میلسی شہر میں لڑکوں اور لڑکیوں کے سکولوں میں ہوسٹل کی سہولت

*۱۹۱۹ ۔ **قاضی محمد اسماعیل جاوید** ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میلسی شہر میں لڑکوں اور لڑکیوں کے ہائی سکولوں میں کوئی ہوسٹل نہیں ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت

فوری طور پر ہوسٹل بنوانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول میلسی برائے طلباء میں گراؤنڈوں اور لڑکوں کے لئے پانی کا کوئی انتظام نہیں ہے۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جزو (ب) میں مندرج سکول میں ٹائلوں کی کافی کمی ہے جس کی وجہ سے لڑکے زمین پر بیٹھتے ہیں۔

(د) اگر جزو (ب) و (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ تکالیف کو دور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق)۔ (الف) جی ہاں۔ اگر ترقیاتی پروگرام ۱۹۷۳-۷۴ء میں اس مد میں وافر رقم مخصوص کی گئی تو گورنمنٹ ہائی سکول میلسی میں ہوسٹل تعمیر کرنے کے لئے استحقاق کی بنا پر غور کیا جائے گا۔

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول میلسی کے ساتھ ایسی زمین نہیں ہے کہ ہوسٹل کی عمارت بنانے کی تجویز پر غور کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ لڑکیوں میں ہوسٹل میں رہنے کی خواہش نہیں پائی جاتی۔ لہٰذا ہوسٹل بنانے کی اس وقت تحریک قبل از وقت ہے۔

(ب) طلباء کے پانی پینے کا انتظام موجود ہے۔ البتہ گراؤنڈوں کی سیرابی کے لئے پانی کا انتظام نہیں ہے۔

(ج) جی ہاں۔

(د) جزو (ب) کے ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ انہار سے گذارش کی جا رہی ہے کہ سکول کی گراؤنڈوں کی سیرابی کے لئے پانی کا انتظام کیا جائے۔ جزو (ج) کے متعلق عرض ہے کہ ترقیاتی پروگرام ۱۹۷۳-۷۴ء کے تحت گورنمنٹ ہائی سکول میلسی کو ٹائلوں کے لئے رقم فراہم کی جا سکے گی۔

سردار محمد عاشق۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ لڑکیاں ہوسٹل میں رہنے کا ارادہ نہیں رکھتیں تو لڑکوں کے بارے میں

کیا خیال ہے ۔ کیا انکی تکالیف کا ازالہ ہوسکتا ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ جواب میں عرض کیا گیا ہے کہ جو لڑکیوں کے ہائی سکول میں ہوسٹل ہے وہ اس لئے تعمیر نہیں ہو سکا کہ پیسے نہیں تھے اور جب رقم ہوگی تو اس پر غور کیا جائے گا ۔

سردار محمد عاشق ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ کب تک رقم مل جائے گی اور ان کی تکالیف کا ازالہ ہو جائے گا ۔ دیہاتی لڑکے جو دور دراز سے آتے ہیں ان کے رہنے کے لیے بڑی دقت ہوتی ہے ۔ کب تک ایسا ہو سکے گا ؟

وزیر تعلیم ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ اگلے سال کے پروگرام میں ہم دیکھیں گے ۔ بہت سی competitive demands ہوتی ہیں اور ہم دیکھتے ہے کہ priority کس ڈیمانڈ کو دی جائے ۔

سردار محمد عاشق ۔ جناب والا ۔ لڑکے جو دیہاتوں سے آتے ہیں شہر میں رہنا ہر ایک لڑکے کے بس کا روگ نہیں ہوتا کہ وہ کمرہ لے لے یا علیحدہ اپنی رہائش رکھ لے ۔ ان کے لئے ہوسٹل کی تعمیر نہایت ضروری ہے ۔ دیہاتی بچے اس لئے تعلیم میں بہت پیچھے ہیں ۔ یہ بڑا اہم کام ہے اس لئے جناب والا ۔ اس کام کو pending نہیں کرنا چاہیے ۔

Mr. Chairman : He says that he will consider it in the next budget.

میاں مصطفٰے ظفر ۔ جناب والا ۔ آپ اپنی قومی زبان میں رولنگ دیں تو زیادہ بہتر ہوگا ۔

محترمہ حسینہ بیگم گھوکھر ۔ کیا وزیر موصوف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اساتذہ کو مکانات مہیا کرنے کا وعدہ کب پورا کیا جائے گا ۔

مسٹر چیئر مین ۔ اس سے متعلقہ سوال نہیں ہے ۔

تحصیل میلسی میں انٹر میڈیٹ یا ڈگری کالج کا قیام

*۹۲۰۰ ۔ قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ تحصیل میلسی کی آبادی کتنی لاکھ پر مشتمل ہے مگر

اس میں ابھی تک کوئی انٹرمیڈیٹ یا ڈگری کالج قائم نہیں کیا گیا۔ اگر ایسا ہے تو حکومت وہاں کب تک کالج قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی ہاں

(ب) اس وقت کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ میلسی میں کب کالج کا قیام ہوگا ۔

تحصیل میلسی میں مڈل اور پرائمری سکولوں کا قیام

*۱۹۲۱ ۔ قاضی محمد اسمٰعیل جاوید ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبائی حکومت تحصیل میلسی میں کہاں کہاں مڈل اور پرائمری سکول کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

(ب) مذکورہ علاقوں میں کتنے پرائمری سکولوں کو مڈل اور کتنے مڈل سکولوں کو ہائی سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) ترقیاتی پروگرام ۷۳-۱۹۷۲ کے تحت مندرجہ ذیل مقامات پر جو تحصیل میلسی میں واقع ہیں نئے پرائمری سکول کھولے گئے :-

برائے طلباء

(۱) ڈبلیو ۔ بی/۱۹۳

(۲) نور محمد والا

(۳) جلہ جیم نمبر ۲

(۴) بستی نورالحق

(۵) کوٹ قاضی

(۶) ڈبلیو ۔ بی / ۱۹۵

برائے طالبات

(۱) ڈبلیو ۔ بی/۱۵۶

(۲) نارو بھیرا

(۳) ڈبلیو۔ بی/ ۹۸
(۴) ڈبلیو - بی / ۸۹
(۵) کوٹلی عادل
(۶) لال ساکھو
(۷) چھٹانی
(۸) گڑھا موڑ
(۹) ڈبلیو - بی / ۱۰۸
(۱۰) ڈبلیو - بی ۱۹۵
(۱۱) ڈبلیو - بی / ۹۰
(۱۲) ڈبلیو - بی / ۸۴
(۱۳) دھرم پورہ
(۱۴) ڈبلیو - بی ۱۲۲
(۱۵) بستی سلطان
(۱۶) ڈبلیو - بی ۱۱۸
(۱۷) کسی صادق واہ
(۱۸) ڈبلیو - بی / ۱۱۲

میلسی میں ترقیاتی پروگرام ۷۴-۱۹۷۳ء کے تحت نئے پرائمری اور مڈل سکول کھولنے کے لئے استحقاق کی بنیاد پر غور ہوگا۔

(ب) تحصیل میلسی میں ترقیاتی پروگرام ۷۳ - ۱۹۷۲ء کے تحت مندرجہ ذیل پرائمری سکولوں کو مڈل کا درجہ دیا گیا۔

برائے طلباء

پرائمری سکول جہان پور

برائے طالبات

پرائمری سکول ۔ کوٹ مظفر۔

تحصیل میلسی میں ترقیاتی پروگرام ۷۳-۱۹۷۲ء کے تحت کسی بھی مڈل سکول کو ہائی کا درجہ نہیں دیا گیا۔ ترقیاتی پروگرام

۱۹۷۳-۷۴ء کے تحت میلسی کے سکولوں کو مڈل اور ہائی کا درجہ دینے کے معاملے میں استحقاق کی بنیاد پر غور کیا جائے گا۔

سکولوں میں فنڈ کی فراہمی

*۱۹۲۲۔ قاضی محمد اسماعیل جاوید۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جن سکولوں میں تعلیم مڈل تک مفت ہے ان میں بچوں سے کون کون سا فنڈ لیا جا سکتا ہے؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبد الخالق)۔ جن مدارس میں تعلیم مڈل تک بلا فیس ہے ان میں مندرجہ ذیل فنڈ وصول کئے جا سکتے ہیں۔

نام جماعت	نام فنڈ	مقررہ رقم یا فنڈ	
		طلباء	طالبات
		پیسے	روپے
اول تا دہم	ریڈ کراس	۶	۶
ششم تا دہم	یونین فنڈ	۷۵	۵۰
ششم تا دہم	میڈیکل فنڈ	۱۰۹	۱۰۹
ششم تا دہم	برقع فنڈ	—	۴۷
ششم تا دہم	سائیکل فنڈ	۳۸	۳۸
ششم تا دہم	خانہ داری فنڈ	—	۲۵
نہم/دہم	سائینس فنڈ	۵۰	۵۰

نوٹ:۔ جونیئر مائل سکول میں ہر بچے سے یونین فنڈ ایک روپیہ اور میڈیکل فنڈ ۱۰ پیسے وصول کئے جاتے ہیں۔

میاں خورشید انور۔ جناب والا۔ برقع فنڈ سے کیا مراد ہے۔

وزیر تعلیم۔ آپکو معلوم ہے کہ لڑکوں کے سکولوں میں سائیکل کے لئے اور لڑکیوں کے سکولوں میں برقع کی حفاظت کے لئے چوکیدار اور مالی رکھی جاتی ہیں ان کے لئے یہ فنڈ ہے تاکہ انکو ملازم رکھا جا سکے اور یہ کوئی نئی چیز نہیں

ہے یہ بندوبست پہلے سے چلا آ رہا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ کیا چھٹی جماعت کی طالبات برقع پہنتی ہیں ؟

ڈاکٹر محمد صادق ملہی ۔ کیا وزیر تعلیم بیان فرمائیں گے کہ میڈیکل فنڈ سے کیا مراد ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ یہ اسلئے ہوتا ہے کہ وہاں فرسٹ ایڈ کی چیزیں رکھی جاتی ہیں تاکہ جو استانیاں فرسٹ ایڈ جانتی ہیں وہ استعمال کر سکیں تو اسکے علاوہ اگر کسی کو زیادہ تکلیف ہو جائے تو ڈاکٹر کو دکھایا جاتا ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یہ یونین فنڈ میں طالبات سے ۵۰ پیسے لیے جاتے ہیں اور طلبا سے ۷۵ پیسے لیے جاتے ہیں یہ فرق اتنا کیوں ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ طلبا کی یونینیں زیادہ شور کرتی ہیں ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

گورنمنٹ کالجوں کے لیکچرار اور پروفیسروں کے تبادلے

*۱۹۸۳ - **چودھری امان اللہ لک** ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) صوبائی حکومت نے ۱۰ دسمبر ۱۹۷۲ء کے بعد کتنے گورنمنٹ کالجوں کے لیکچرار اور پروفیسروں کے تبادلے کئے ۔

(ب) مذکورہ کالجوں میں ایسے لیکچرار اور پروفیسروں کی تعداد کیا ہے جن کا تین سال سے کم مدت میں تبادلہ کیا گیا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبد الخالق) ۔ : (الف) صوبائی حکومت نے ۱۰ دسمبر ۱۹۷۲ء کے بعد گورنمنٹ کالجوں میں ۱۰۱ لیکچرار اور ۲۲ پروفیسروں کے تبادلے کئے ۔

(ب) تین سال سے کم مدت میں تبادلے کئے گئے لیکچرار کی تعداد ۷۰ اور پروفیسروں کی تعداد ۱۸ ہے ان میں سے بیشتر تبادلے متعلقہ افسروں

کی درخواستوں پر کئے گئے ۔

پرائمری سکولوں کو مڈل اور مڈل سکولوں کو ہائی سکول کا درجہ دینا

*۱۹۹۱ ۔ ملک محمد اعظم ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبائی حکومت تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا میں ۷۳-۱۹۷۲ کے دوران کتنے پرائمری سکولوں کو مڈل سکول اور کتنے مڈل سکولوں کو ہائی سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ : ۷۳-۱۹۷۲ء میں تحصیل شاہپور ضلع سرگودھا کے ایک پرائمری اسکول کا درجہ مڈل تک بڑھا دیا گیا ہے ۔ مزید فنڈز نہ ہونے کے باعث اس علاقہ میں کسی بھی مڈل سکول کو ہائی کا درجہ نہیں دیا جاسکا ۔

سردار محمد عاشق ۔ جناب والا ۔ اس تحصیل میں کتنے ہائی سکول ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ میں عرض کرتا ہوں ۔

طلبا کے لیے ہائی سکول	۵
طالبات کے لیے ہائی سکول	۱
طلبا کے لیے مڈل سکول	۱۷
طالبات کے لیے مڈل سکول	۵
طلبا کے لیے پرائمری سکول	۱۸۷
طالبات کے لیے ہائی سکول	۶۲
نارمل مڈل سکول	۲

ملک محمد اعظم ۔ کیا وزیر اعظم اس بات سے اتفاق فرمائینگے کہ اتنی آبادی کے پیش نظر ایک سکول کا درجہ بڑھانا بہت کم ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ میں اس سے اتفاق کرتا ہوں ۔ یہ ٹھیک ہے کہ میرے محکمے میں بہت کمیاں ہیں جو پوری کی جارہی ہیں لیکن سکول کا درجہ بڑھانے کیلئے competitive demands کے پیش نظر فوقیت دی جاتی ہے ۔

تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں پرائمری سکولوں کو مڈل اور مڈل سکولوں کو ہائی سکول کا درجہ دینا ۔

*۱۹۷۰ - ملک محمد اعظم - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبائی حکومت ۷۳-۱۹۷۲ء کے دوران تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں کتنے پرائمری سکولوں کو مڈل سکول اور کتنے مڈل سکولوں کو ہائی سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - ۷۳-۱۹۷۲ء میں تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں ایک بچوں کے پرائمری اسکول اور دو بچیوں کے پرائمری اسکول کا معیار مڈل تک بڑھا دیا گیا ہے - مزید فنڈز ہونے کے باعث اس علاقہ میں کسی بھی مڈل سکول کو ہائی کا درجہ نہیں دیا جا سکا ۔

ملک محمد اعظم - کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ وہ کونسی شرائط ہیں یا کونسی ضروریات ہیں جن کے تحت سکول کا درجہ بڑھایا جاتا ہے ؟

وزیر تعلیم - عام طور پر یہ دیکھا جاتا ہے کہ کتنے بچے پرائمری سکول سے مڈل میں اور مڈل سے ہائی سکول میں جاتے ہیں اور اس کے تخمینے کے مطابق درجہ بڑھا دیا جاتا ہے - دوسرے فنڈز پر منحصر ہوتا ہے کیونکہ اس سلسلے میں وقوم کا مہیا کرنا بھی بہت ضروری ہوتا ہے - اگر فنڈز مہیا ہو گئے تو حالت بہتر ہو جائے گی ۔

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول منچن آباد میں جدید سٹاف بہ پرانے سٹاف کو ترجیح دینا

*۱۹۹۳ - راؤ مراتب علی خان - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل بہاولنگر نے گورنمنٹ گرلز مڈل سکول منچن آباد میں ۷۰-۱۹۶۹ء میں ہائی کلاسز کے اجراء کے موقع پر ایک بی - اے - بی - ایڈ استانی ایکسٹرا ایف - اے - سی - ٹی استانی اور ایک چپڑاسی عورت کی نئی بھرتی کی تھی ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ سابقہ سالوں میں مذکورہ سکول میں متعینہ

سٹاف کی کارکردگی شاندار رہی ہے۔

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے اس سکول کو بطور ہائی سکول اپنی تحویل میں نہ لیا۔

(د) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ اب حکومت نے اس سکول کو ہائی سکول کا درجہ دے دیا ہے۔

(ہ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سابقہ ریکارڈ کے پیش نظر نئے سٹاف کی بھرتی کی بجائے پہلے سٹاف کو ہی ہائی کلاسز کی پڑھائی کے لئے متعین کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق)۔ (الف) جی ہاں۔ ڈسٹرکٹ کونسل بہاولنگر نے اپنے طور پر ۱۹۶۹ء میں اس سکول کے ساتھ جو مڈل کا درجہ رکھتا تھا ہائی کلاسز کا اجرا کیا۔ اور اس مقصد کے لئے مذکورہ سٹاف اس سکول میں تعینات کیا۔ جس کی تنخواہ وغیرہ ڈسٹرکٹ کونسل ادا کرتی ہے۔

(ب) ۱۹۶۹ء سے لے کر سکول کے میٹرک کے نتائج ۱۰۰٪ رہے ہیں۔ اور مندرجہ ذیل تعداد طالبات ہر سال امتحان میں شریک ہو کر کامیاب ہوتی رہیں:-

۱۹۶۹-۷۰ء	۱۳	۱۰۰٪
۱۹۷۰-۷۱ء	۱۱	۱۰۰٪
۱۹۷۱-۷۲ء	۸	۱۰۰٪

(ج) جی ہاں۔ کیونکہ اس سکول کا حقیقی درجہ مڈل تھا۔ اور بحیثیت مڈل سکول کے پہلے ہی گورنمنٹ کی تحویل میں ہے۔ لہذا ہائی کلاسز کا اجرا جو ڈسٹرکٹ کونسل نے اپنے طور پر کیا اس سکول کی اصل حیثیت جو مڈل تک ہے پر اثر انداز نہیں ہو سکتا تھا۔ لہذا بطور ہائی سکول اس سکول کا گورنمنٹ تحویل میں آنے کا کوئی جواز نہ تھا۔

(د) جی ہاں ۔ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول منچن آباد ۱۹۷۲-۷۳ء کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ کے تحت ہائی سکول کر دیا گیا ہے ۔

(ہ) فی الحال گورنمنٹ نے منچن آباد سکول کو ہائی کا درجہ دیتے ہوئے اس کے لئے کسی قسم کا فالتو سٹاف منظور نہیں کیا ۔ جب سٹاف کی منظوری آئے گی تو پھر اس کے مطابق اساتذہ کی تقرری کا سلسلہ طے ہو گا جو مروجہ قوانین ملازمت کے تحت ہی ہو سکتا ہے ۔ کہ موجود سٹاف دیگر امیدواروں ملازمت کے ساتھ سکول ھذا مستقل تقرری کے لئے زیر غور آ سکتا ہے اور ان کی تقرری اگر ان کا حق فائق ہوا تو کر دی جائے گی ۔

ڈاکٹر صادق محمد ملہی ۔ جناب والا ۔ جواب کے جزو (ب) کے پیش نظر کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے ۔ کہ ان تین سالوں میں کل کتنی طالبات داخل تھیں ۔ جن کا داخلہ بھیجا گیا یا ان میں کمی کر کے داخلہ بھیجا گیا یعنی سو فی صدی نتیجہ دکھانے کے لیے لائق طالبات کا داخلہ بھیج دیا گیا اور نا لائق طالبات کا داخلہ روک لیا گیا ؟

وزیر تعلیم ۔ اس کے لیے الگ سوال کی ضرورت ہے ۔

بہاولپور ڈویژن کی سکونت رکھنے والے افراد کو پنجاب میں متعین کرنا

*۱۹۹۴ **راو مراتب علی خان** ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ بہاولپور ڈویژن کے اضلاع بہاولپور ۔ بہاولنگر اور رحیم یار خان میں طلباء اور طالبات کے ہائی سکولوں میں متعین ہیڈ ماسٹر اور ہیڈ مسٹرس اور ضلعی دفاتر میں ڈسٹرکٹ انسپکٹریس کی ۱۰۰ فیصدی تعداد ایسی ہے جو بہاولپور ڈویژن کی سکونت نہیں رکھتے اور بہاولپور ڈویژن کی سکونت رکھنے والے ایسے افراد کو پنجاب کے دیگر اضلاع میں متعین کیا گیا ہے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور ڈویژن میں علیحدہ تعلیمی ریجن قائم کرنے میں صرف مالی دشواریاں حائل ہیں ۔

(ج) بہاولپور ڈویژن میں طلباء اور طالبات کے سکولوں کی تعداد کتنی ہے نیز مذکورہ سکولوں میں کتنے افسران ایسے ہیں جو بہاولپور ڈویژن کی سکونت رکھتے ہیں ۔

(د) اگر حکومت بہاولپور ڈویژن میں مذکورہ تعلیمی ریجن قائم نہیں کر سکتی تو کیا حکومت بہاولپور ڈویژن کے اساتذہ کی علیحدہ ایس ۔ ای ۔ ایس لسٹ تیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) یہ امر واقعہ نہیں ہے ۔ گو بہاولپور میں زیادہ تعداد دوسرے علاقوں سے تعلق رکھنے والے افسروں کی ہے لیکن بہاولپور ڈویژن کی سکونت رکھنے والے افسروں کو اسی ڈویژن میں بالخصوص رکھا جاتا ہے ۔

(ب) جی نہیں ۔ اب اس سلسلے میں منظوری حاصل کر لی گئی ہے ۔

(ج) بہاولپور ڈویژن میں طلبا اور طالبات کے سکولوں کی تعداد اور ان سکولوں کے افسران کی تعداد جو کہ اسی ڈویژن سے تعلق رکھتے ہیں حسب ذیل ہے :-

	برائے طلباء	برائے طالبات
(i) گورنمنٹ ہائی سکولوں کی تعداد	۴۷	۱۳
(ii) سکولوں کی سربراہوں کی تعداد جو بہاولپور ڈویژن کی سکونت رکھتے ہیں ۔	۱۵	۲

(د) تنظیم نو کے تحت ہر ڈویژن میں علیحدہ تعلیمی ریجن قائم کیا جا رہا ہے ۔ لہذا بہاولپور ڈویژن کے اساتذہ کی علیحدہ ایس ۔ ای ۔ ایس لسٹ تیار کرنے کا نکتہ فی الحال قبل از وقت ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ کیا وزیر موصوف یہ وضاحت فرمائینگے کہ

طالبات کے ۱۴ سکولوں میں صرف ایک افسر بہاولپور سے تعلق رکھتا ہے۔ کیا وہاں پر افسر میسر نہیں تھے۔ جو باقی تمام ادھر سے بھیجے گئے ہیں ؟

وزیر تعلیم۔ جناب والا۔ فاضل رکن کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ اس سے پہلے جو ریکروٹمنٹ کا سسٹم تھا وہ ریجنل لیول پر تھا اور لاہور ریجن کا ہیڈ کوارٹر لاہور میں ہے۔ "یہ ریکروٹمنٹ ریجنل لیول پر نہیں کی جاتی تھی خصوصاً" ان سکولوں کے اساتذہ کے لیے جن کے متعلق سوال ہے۔ اس لیے وہ جہاں کے بھی تھے جو ملازمت کے قابل سمجھے جاتے تھے ڈویژنل ریکروٹمنٹ بورڈ کے ذریعے وہ بھیج دئے جاتے تھے۔ اس میں ایسا خیال نہیں رکھا جاتا تھا۔ ہمارے اپنے ریجنل ہیڈ کوارٹر لاہور کے ایجوکیشن کے دفتروں میں بہاولپور ڈویژن سے حضرات اور خواتین کام کر رہی ہیں۔ اس میں کوئی ایسی پابندی نہیں ہے۔ جہاں اس ملک کے لوگ چاہیں کام کر سکتے ہیں۔

قصبہ ڈونگہ بونگہ ضلع بہاولنگر کے ہائی سکول کی ٹیکنیکل ورکشاپ کے لیے فرسودہ سامان اور فرنیچر خریدنا

*۱۹۹۵۔ راؤ مراتب علی خان۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ قصبہ ڈونگہ بونگہ ضلع بہاولنگر کے ہائی سکول میں گورنر مغربی پاکستان کی خصوصی منظوری سے لاکھوں روپیہ کے سرمایہ سے ٹیکنیکل ورکشاپ کی بلڈنگ ۱۹۷۰ء میں تعمیر ہوئی تھی۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مبلغ ۲۰،۰۰۰ روپیہ کے خطیر سرمایہ سے مذکورہ سکول کی ٹیکنیکل ورکشاپ کے لیے ناقص اور استعمال شدہ سامان خریدا گیا ہے اور مذکورہ ہائی سکول کے لیے جو فرنیچر خریدا گیا ہے وہ بھی ناکارہ ہے اور اس کی خریداری کے لیے کوئی کمیٹی بھی نہیں بنائی گئی تھی اور یہ کہ جملہ سامان کمروں میں مقفل ہے جس کی وجہ سے وہ برباد ہو گیا ہے۔

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ سال ۱۹۷۰ء سے آج تک محکمہ تعلیم

نے ہائی سکول مذکورہ کی ورکشاپ کے لیے کوئی ٹیکنیکل عملہ فراہم نہیں کیا ہے۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو بتایا جائے کہ سال ۱۹۷۰ء سے آج تک مذکورہ ہائی سکول کی ٹیکنیکل ورکشاپ میں ٹیکنیکل عملہ فراہم نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں نیز یہ عملہ کب تک فراہم کرنے کا ارادہ ہے۔

(ہ) ٹیکنیکل ورکشاپ اور ہائی سکول کے لیے جو ناکارہ اور غیر متعلقہ سامان خرید کر خراب کر دیا گیا ہے آیا حکومت اس کے متعلق فوری تحقیقات کرانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق)۔ ورکشاپ کی عمارت تعمیر ہوئی تھی لیکن اس پر صرف ۲۰۰۰۰ روپے خرچ ہوئے تھے۔

(ب) گورنمنٹ ہائی سکول ڈونگا بونگا ضلع بہاولنگر کے لیے فرنیچر متعلقہ ہیڈ ماسٹر نے خرید کیا تھا۔ جو کہ دو سال سے پیشتر خریدا گیا تھا اور اس وقت سے استعمال ہو رہا ہے۔ اس کی حالت خرید کے متعلق اتنا عرصہ استعمال ہو جانے کے بعد اب کوائٹی کے متعلق اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ ٹیکنیکل ورکشاپ کا سامان اور فرنیچر مناسب عملہ نہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک استعمال نہیں کیا جا سکا۔

(ج) جی ہاں۔

(د) فنڈز فراہم نہ ہو سکنے کے باعث ٹیکنیکل عملہ فراہم نہ ہو سکا۔ جیسے ہی فنڈز مہیا ہوئے ٹیکنیکل عملہ فراہم کیا جائے گا۔

(ہ) سکول کا فرنیچر جو کہ دو سال سے زیر استعمال ہے اس کی حالت خرید کے متعلق اس وقت صحیح اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں تک ٹیکنیکل ورکشاپ کے سامان کے متعلق ہے وہ متعلقہ عملہ نہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک استعمال نہیں کیا جا سکا۔

میاں منظور احمد موھل ۔ کیا وزیر موصوف اس امر کی یقین دھانی کرائینگے کہ اگر یہ بات ثابت کر دی جائے کہ جو فرنیچر خریدا گیا تھا وہ دو سال تک کمروں میں بند رہا ہے اور استعمال میں نہیں آیا تو وہ اس سلسلے میں تحقیقات فرمائیں گے ؟

وزیر تعلیم ۔ فرنیچر تو استعمال ہو رہا ہے لیکن باقی کا سامان اس لئے استعمال نہیں ہو سکا کہ اس کے لئے عملہ ھی مہیا نہیں کیا جا سکا ۔

میاں منظور احمد موھل ۔ میں نے فرنیچر کے متعلق کہا ہے ۔ اگر یہ ثابت کر دیا جائے کہ وہ استعمال میں نہیں آیا بلکہ وہ کمروں میں بند رکھا گیا کیونکہ وہ ناکارہ تھا اگر وہ باھر لاتے اسی وقت ٹوٹ جاتا ۔

وزیر تعلیم ۔ شاید فاضل رکن یہ کہنا چاھتے ہیں کہ اس کے خریدنے میں کوئی گڑ بڑ کی گئی ہے ۔ اگر آپ ہماری توجہ دیں تو میں آپ کا شکر گزار ھوں گا اور ایسے شخص کو سزا دی جائے گی ۔

ھائی سکول کو انٹرمیڈیٹ کالج کا درجہ دینا

*۲۰۶۳ ۔ **چوھدری محمد اسلم خان** ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ تھانہ چونترہ اور تھانہ روات ضلع راولپنڈی کی حدود میں کوئی کالج نہیں ہے ۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ادھووال ھائی سکول کو انٹرمیڈیٹ کالج کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی ھاں ۔

(ب) سالانہ ترقیاتی پروگرام ۷۳-۱۹۷۲ء میں کوئی ایسی سکیم نہیں ہے جس میں ایک ھائی سکول کو انٹرمیڈیٹ کالج کا درجہ دیا جا سکے ۔

چوھدری محمد اسلم خان ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آئندہ سال اس سکیم میں ھائی سکول ادھووال کو انٹرمیڈیٹ کا درجہ دیا جائے گا ؟

وزیر تعلیم ۔ اس کا جواب میں عرض کر چکا ہوں کہ اگر ہم نے انٹرمیڈیٹ کالج اگلے سال کھولنے ہوئے تو پھر استحقاق کی بنیاد پر دیکھیں گے پنجاب میں کتنی جگہیں ہیں جہاں پر ۶۰ - ۵۰ میل دور بھی انٹرمیڈیٹ کالج موجود نہیں ہیں ۔ وہاں استحقاق کی بنیاد پر اس پر غور کیا جائے گا ۔

ڈاکٹر محمد صادق ملہی ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ ہر تحصیل کی سطح پر سکول کھول دئیے جائیں گے جیسا کہ سوال میں کہا گیا ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ میں نے جواب میں عرض کی ہے کہ ڈیمانڈز تو ایسی ہوتی ہیں کہ ہر جگہ ہائی سکول یا کالج کھولا جائے لیکن ہم نے اپنے فنڈز کو بھی دیکھنا ہوتا ہے اور یہ بھی دیکھنا ہوتا ہے کہ سارے علاقوں سے انصاف کیا جائے اور کسی جگہ پر کسی سے بے انصافی نہ ہو جائے ۔

مڈل سکول کو ہائی سکول کا درجہ دینا

*۲۰۶۵ ۔ چوہدری محمد اسلم خان ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا حقیقت ہے کہ حکومت پنجاب مڈل سکول موضع بندہ تحصیل راولپنڈی کو ہائی سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اسے ہائی سکول کا درجہ دے دیا جائے گا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی نہیں ۔

(ب) آئندہ سال کے دوران مذکورہ سکول کے بارے میں استحقاق کی بنیاد پر بشرطیکہ فنڈز دستیاب ہوئے غور کیا جائے گا ۔

تحصیل نارووال اور شکر گڑھ کے میٹرک پاس درجہ سوئم طلباء کو بی ۔ ٹی ۔ سی میں داخلہ دینا

*۲۰۸۳ ۔ میاں محمد اسلام ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا وزیر موصوف اس امر سے آگاہ ہیں کہ آواخر نومبر ۱۹۷۲ء میں نارووال میں ایک جلسہ عام میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے فرمایا تھا کہ

تحصیل نارووال اور شکر گڑھ کے متاثرہ علاقہ کے میٹرک پاس درجہ سوئم کے طلباء کو پی - ٹی - سی کورس میں داخلہ دے دیا جائے گا -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا اس یقین دہانی پر عمل در آمد کیا گیا ہے - اگر نہیں تو ایسا کب تک ہونے کی امید ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں -

چوہدری مشتاق احمد - کیا وزیر تعلیم میرے اس سوال سے اتفاق فرمائیں گے کہ سوال کے جزو "ب" کا جواب دیا گیا ہے اس پر عمل در آمد نہیں کیا گیا ، کیونکہ لڑکیوں کی ۴۵ سیٹیں ابھی تک گورنمنٹ گرلز ہائی سکول شکر گڑھ میں خالی پڑی ہیں اور وہاں پر درخواستیں بھی موجود ہیں - لیکن ان کو داخلہ نہیں دیا جا رہا -

وزیر تعلیم - جناب والا - میں اصل سوال بھی سمجھ گیا ہوں اور سپلیمنٹری بھی - عرض ہے کہ جب تمام ہاؤس کے فاضل اراکین میرے پاس تشریف لاتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ میرے علاقے میں اتنے امید وار ہیں جو پی - ٹی - سی میں داخل کیے جا سکتے ہیں - اس کا مطلب سیکنڈ اور فرسٹ ڈویژن سے ہے اس حساب سے ہم کچھ سیٹیں بڑھا دیتے ہیں لیکن ہیڈ ماسٹر کو یہ حکم ہوتا تھا کہ جتنے امیدوار مطلوبہ تعلیمی قابلیت رکھنے والے ہوں ان سیٹوں کے اندر اندر ان کو داخل کیا جائے - میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ داخلے کی بنیاد - جناب والا - اصل میں یہ ہوتی ہے کہ اس ملک میں اس ٹریڈ میں تربیت یافتہ کتنے حضرات یا خواتین کی ضرورت ہے - اس کے مطابق ہم نے ensure کر لیا ہے اور سیالکوٹ ضلع میں ، اگرچہ شکر گڑھ کوئی ریاست نہیں کہ اس کی کوئی اٹانومس باڈی ہو کہ اسی کے ٹیچرز اس میں لگیں گے، دوسری تحصیل کے بھی لگ سکتے ہیں - یہ ضلع وار کیڈر ہے - جناب والا - ہم نے بہت وافر تعداد رکھی ہے اس حساب سے کہ اگلے سال ہمیں کتنے پی - ٹی - سی پاس ٹیچرز کی ضرورت ہوگی - تو اب یہ جواز بنا لینا کہ چونکہ

وہاں ۴۹ سیٹیں ہیں ، اس لیے تھرڈ ڈویژن کو داخل کیا جائے ۔ جناب والا ۔ یہ کوئی جواز نہیں ۔

متاثرہ علاقہ کی تھرڈ ڈویژن میں میٹرک پاس طالبات کا بی ۔ ٹی ۔ سی کا داخلہ

*۲۰۸۴ ۔ میاں محمد اسلام ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ضلع سیالکوٹ کے کون سے زنانہ مدارس میں طالبات کے لئے بی ۔ ٹی ۔ سی کی سیٹیں منظور کی گئی ہیں اور ہر مدرسہ میں سیٹوں کی تعداد کیا ہے ۔

(ب) مذکورہ سیٹوں میں ہر مدرسہ میں کتنی سیٹیں میٹرک درجہ سوئم درجہ دوئم اور درجہ اول میں کامیاب طالبات سے پر کی گئی ہیں اور کتنی ابھی تک خالی ہیں ۔

(ج) تحصیل شکر گڑھ میں میٹرک درجہ اول دوئم کامیاب طالبات نہ ملنے سے جو سیٹیں خالی رہ گئیں ہیں ان کی سکول وار تعداد کیا ہے ۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ تحصیل نارووال اور شکر گڑھ کی طالبات کی پڑھائی ۷۲-۱۹۷۱ء کی جنگ کی وجہ سے بری طرح متاثر ہوئی تھی ۔

(ہ) اگر جزو (د) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس علاقہ کی ۱۹۷۲ء میں میٹرک درجہ سوئم میں کامیاب طالبات کو جزو (ج) میں دی گئی خالی سیٹوں پر داخلہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر تعلیم ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق) (الف) مندرجہ ذیل مدارس میں طالبات کے لئے بی ۔ ٹی ۔ سی کی سیٹیں منظور ہوئی ہیں ۔ سیٹوں کی تعداد ہر ایک سکول کے سامنے درج ہے ۔

نمبر شمار	نام زنانہ سکول	سیٹوں کی تعداد
۱	۔ لیڈی اینڈرسن گورنمنٹ ہائی سکول سیالکوٹ	۴۰
۲	۔ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۴۰

نمبر شمار	نام زنانہ سکول	سیٹوں کی تعداد
۳-	گرلز ہائی سکول سمبڑیال سیالکوٹ	۱۰۳
۴-	" " " پسرور (")	۲۱۳
۵-	" " " ظفروال (")	۱۰۰
۶-	" " " سنگری (")	۱۵۰
۷-	" " " شکرگڑھ (")	۱۵۰

(ب) مدرسہ وار تعداد طالبات جو میٹرک درجہ سوئم درجہ دوئم اور درجہ اول کامیاب طالبات سے پر کی گئی ہیں ۔

نام مدرسہ	درجہ اول	درجہ دوم	درجہ سوم
۱- لیڈی اینڈرسن گورنمنٹ ہائی سکول سیالکوٹ	۲۷	۶۶	۶
۲- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۱۳	۲۴	۱۷
۳- " " " " سمبڑیال "	۱۹	۸۲	۰
۴- " " " " پسرور "	۳۰	۹۵	۲۳
۵- " " " " ظفروال "	۱۲	۶۳	۴
۶- " " " " سنگری "	۱۵	۷۰	۱۸
۷- " " " " شکرگڑھ "	۷	۵۳	۰

سیٹوں کے خالی رہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ ماسوائے ایک دو پرانے سکولوں میں یہ نئی کلاس عوامی نمائندوں کے کہنے پر کھولی گئی تھیں اور اگر وہاں امیدوار طالبات کم تھیں تو خالی سیٹیں خود بخود ختم ہو گئی ہیں داخلے اسی حساب سے کیے جاتے ہیں کہ کتنے پی سی ٹی ٹیچرز کی اس ضلع میں ضرورت ہے ۔ نہ کہ خواہشمند امیدواروں کی تعداد کتنی ہے ۔

(ج) اس کا جواب (ب) میں دے دیا گیا ہے ۔

(د) جی ہاں ۔ کسی حد تک ۔

(ہ) داخلے کے قوانین کے مطابق تھرڈ ڈویژن میٹرک کو پی ٹی سی کلاس

میں داخلہ نہیں مل سکتا البتہ کچھ طالبات کو جو درجہ سوئم تھیں تحصیل نارو وال اور شکر گڑھ میں گورنر صاحب نے خصوصی اجازت سے داخلہ دیا ہے۔

سردار محمد عاشق۔ نکتہ وضاحت۔ اس ایجنڈے میں پچاس کے قریب سوال ہیں، ان میں سے چالیس کے قریب سوالات کے آگے یہ لکھا ہوا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا۔ ممبران سپلیمنٹری سوالات جواب پڑھ کر تیار کرتے ہیں۔ تمام فہرست سوالات میں یہی لکھا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا، جواب موصول نہیں ہوا، جواب موصول نہیں ہوا۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر۔ جب آپ کا سوال موصول ہوتا ہے تو وہ ہم محکمہ کو بھیج دیتے ہیں۔ بڑی دور سے محکمہ جات کو جواب جمع کرنے ہوتے ہیں، جو جوابات اسمبلی سیکرٹریٹ کو مل جاتے ہیں وہ پرنٹ ہو جاتے ہیں، جو نہیں ملتے وہ آپ کو ایوان میں مہیا کر دئے جاتے ہیں۔

سردار محمد عاشق۔ جناب والا۔ پچاس میں سے چالیس سوالات کے آگے لکھا ہوا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا۔ جوابات کتنی دور سے آتے ہیں؟ کیا غیر ملک سے آتے ہیں؟ جب یہاں دفتر میں پہنچ گئے تو ممبران تک پہنچ جانے چاہیں۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر۔ متعلقہ شعبوں کو کہا جائے گا کہ وہ اپنی کارکردگی بڑھائیں۔

چودھری امان اللہ لک۔ اس کی تعبیر سوائے اس کے اور کوئی نہیں مل سکتی کہ یا تو محکمہ وزیر موصوف کے ساتھ تعاون نہیں کرتا اور اگر کرتا ہے تو ان کو لیٹ جواب دئے جاتے ہیں۔ ایک دن کم از کم پہلے جوابات دے دئے جائیں تو کوئی حرج نہیں۔

وزیر تعلیم۔ جناب والا۔ ہم نے سب جواب دے دئے تھے چھاپنے کے متعلق آپ پتہ کریں۔

چودھری محمد سرور جوڑا۔ کیا وزیر تعلیم فرمائیں گے کہ گجرات میں پی۔ٹی۔سی کلاسز نہیں کھولی گئیں۔ کیا اس سلسلے میں کوئی احکامات جاری

فرمائیں گے کہ گجرات میں بھی پی۔سی۔ٹی کلاسز کھولی جائیں ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ سوال تو متعلقہ نہیں ہے ۔ وزیر موصوف اگر جواب دینا ہیں تو مہربانی ہوگی ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ عرض یہ ہے کہ بہت دیر سے فاضل رکن کو یاد آیا ۔ پی۔ٹی۔سی کا جو اس سال امتحان ہوگا ان طلبہ و طالبات کے امتحان کے لیے آج آخری تاریخ تھی ، اب تو داخلے کا کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا ۔ اکتوبر سے شروع ہوگا جون میں امتحان ہونا ہے ۔

چودھری محمد سرور جوڑا ۔ میرے خیال میں وزیر موصوف کو یہ نہیں پتا کہ ابھی تک پی۔ٹی۔سی کے داخلے ہو رہے ہیں ۔ انھوں نے کوئی تاریخ آج تک تعین ہی نہیں کی ۔ جو جاتا ہے وہی جا کر درخواست پر دستخط کرا لیتا ہے ۔ جو کوئی پاپولر ہے اس کی درخواست پر دستخط کر دیتے ہیں جن کے پاس پہنچنے کی ہمت نہیں ہوتی ان پر دستخط ہی نہیں ہوتے ۔

وزیر تعلیم ۔ میرے نزدیک تو جوڑا صاحب بڑے پاپولر ہیں ۔ انھوں نے جو فرمایا ہوگا میں نے یقیناً ان کے حکم کی تعمیل کی ہوگی ۔

چودھری محمد سرور جوڑا ۔ وزیر موصوف جو چاہیں فرمائیں ۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ جو پہنچ جاتے ہیں ان کی درخواستوں پر دستخط ہو جاتے ہیں ۔

گورنمنٹ گرلز کالج میانوالی میں کیمسٹری انگریزی کے لیکچراروں کی تعیناتی

*۲۱۱۲ ۔ چودھری مشتاق احمد ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مہربانی فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز کالج میانوالی میں کیمسٹری اور انگریزی کے مضامین کی تعلیم دی جاتی ہے ۔

(ب) کیا مذکورہ مضامین کو پڑھانے کے لئے حکومت نے مذکورہ کالج میں لیکچراروں کا بندوبست کر رکھا ہے ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ کالج میں ان

مضامین کے لیکچراروں کی تعداد کیا ہے اور اگر جواب نفی میں ہے تو ان مضامین کے لیکچراروں کی آسامیاں کب سے خالی ہیں اور ان کو ابھی تک پر کیوں نہیں کیا گیا ۔

(د) کیا حکومت طالبات کی تعلیم کے پیش نظر لیکچراروں کا تعین کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ : (الف) جی ہاں ۔

(ب) کیمسٹری کے مضمون میں ایک لیکچرار کام کر رہی ہے ۔ انگریزی کی آسامی فی الحال خالی ہے جس کو پر کرنے کے لیے اقدامات کیے جا رہے ہیں ۔

(ج) لیکچرار کیمسٹری | لیکچرار انگریزی | (خالی)

انگریزی کی آسامی موسم گرما سے پہلے خالی ہوئی تھی ۔ پبلک سروس کمیشن کی سفارشات کی انتظار کی وجہ سے آسامی پر نہیں کی گئی ۔ لیکن اب جلد ہی یہ آسامی پر کر دی جائے گی ۔

(د) جی ہاں ۔

چودھری مشتاق احمد ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرما سکیں گے کہ انگریزی کی لیکچرار کے بغیر وہاں انگریزی کلاسز کیسے چلائی جا رہی ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ اس کے لئے علیحدہ سوال کی ضرورت ہے ۔ ویسے عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ اگر کہیں ایسا ہو کہ کسی مضمون کا ٹیچر نہ ہو تو پرنسپل صاحب ہی پڑھاتے ہیں ۔ بہر حال اگر علیحدہ سوال کریں تو میں بتا دوں گا کہ وہاں کیسے انگریزی کلاسز چلائی جا رہی ہیں ۔

چودھری مشتاق احمد ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ انگریزی کی لیکچرار کی آسامی کب پر کی جائے گی ؟

وزیر تعلیم ۔ جلد از جلد ۔

صوبہ پنجاب میں گورنمنٹ ہائی سکول مڈل اور پرائمری سکول کی تعداد

*۲۱۱۶- **چودھری مشتاق احمد** - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ پنجاب میں گورنمنٹ ہائی سکول، مڈل سکول اور پرائمری سکول (طلباء و طالبات) کی تعداد کیا ہے - تفصیل تحصیل وار بتائی جائے؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - : صوبہ پنجاب میں تحصیل وار گورنمنٹ پرائمری، مڈل اور ہائی سکول برائے طلبا و طالبات کی تعداد منسلکہ فہرست میں دکھائی گئی ہے -

صوبہ پنجاب میں گورنمنٹ پرائمری، مڈل و ہائی سکول کی تعداد بلحاظ تحصیل

نمبر سلسلہ وار	نام تحصیل	پرائمری سکول		مڈل سکول		ہائی سکول	
		برائے طلبا	برائے طالبات	برائے طلبا	برائے طالبات	برائے طلبا	برائے طالبات
۱	لاہور	۲۸۹	۱۸۲	۴۲	۲۰	۱۴	۱۳
۲	چونیاں	۲۷۱	۱۶۶	۳۵	۱۶	۶	۱
۳	قصور	۱۹۵	۱۶۸	۲۲	۱۳	۸	۳
۴	سیالکوٹ	۱۷۰	۱۴۲	۲۶	۱۰	۹	۲
۵	پسرور	۱۵۶	۱۲۸	۲۰	۹	۵	۲
۶	نارووال	۱۵۷	۱۲۰	۲۳	۷	۳	۱
۷	شکر گڑھ	۱۵۹	۱۴۷	۲۳	۸	۳	۲
۸	ڈسکہ	۱۸۱	۱۳۰	۲۸	۱۶	۵	۱
۹	گوجرانوالہ	۴۶۳	۲۲۵	۴۰	۱۹	۹	۳
۱۰	حافظ آباد	۲۷۳	۱۱۹	۱۵	۳	۴	۲
۱۱	وزیر آباد	۱۶۲	۱۹۵	۱۵	۷	۶	۱
۱۲	شیخوپورہ	۳۳۱	۲۴۶	۴۸	۱۵	۱۲	۴
۱۳	ننکانہ	۲۹۱	۱۶۷	۹	۴	۷	۴
۱۴	فیروز والا	۲۶۲	۱۴۰	۲۱	۸	۴	۳
۱۵	ملتان	۲۰۱	۱۵۴	۲۳	۱۳	۷	۴

نمبر سلسلہ وار	نام تحصیل	پرائمری سکول		مڈل سکول		ہائی سکول	
		برائے طلبا	برائے طالبات	برائے طلبا	برائے طالبات	برائے طلبا	برائے طالبات
۱۶	شجاع آباد	۱۷۳	۵۹	۱۶	۲	۵	۱
۱۷	لودھران	۲۳۳	۸۷	۱۸	۵	۵	۲
۱۸	میلسی	۱۳۲	۶۰	۱۱	۲	۳	۱
۱۹	وہاڑی	۱۳۴	۱۱۷	۱۷	۶	۱	۲
۲۰	خانیوال	۲۶۲	۱۷۱	۲۶	۱۱	۷	۱
۲۱	کبیر والا	۱۷۳	۹۳	۸	۷	۱۵	۷
۲۲	ساہیوال	۴۴۹	۲۹۳	۴۸	۲۰	۷	۳
۲۳	اوکاڑہ	۲۷۱	۲۰۰	۲۴	۱۱	۷	۳
۲۴	دیپالپور	۱۴۸	۸۶	۱۳	۴	۶	۲
۲۵	پاکپٹن	۳۶۸	۱۷۴	۲۳	۶	۸	۲
۲۶	مظفر گڑھ	۱۹۸	۱۰۵	۲۵	۹	۶	۱
۲۷	کوٹ ادو	۲۲۹	۱۱۳	۱۸	۶	۴	۱
۲۸	لیہ	۲۶۸	۱۰۴	۲۹	۶	۵	۲
۲۹	علی پور	۱۸۵	۵۵	۱۷	۳	۳	۱
۳۰	ڈیرہ غازی خان	۱۹۳	۱۶۲	۲۳	۷	۶	۱
۳۱	تونسہ	۱۵۶	۱۲۷	۲۰	۸	۳	۱
۳۲	جام پور	۱۳۴	۵۶	۱۵	۳	۳	۱
۳۳	راجن پور	۱۶۸	۶۵	۱۰	۵	۳	۱
۳۴	بہاولپور	۲۸۳	۱۰۲	۲۸	۱۰	۶	۳
۳۵	احمد پور	۱۸۱	۶۰	۱۶	۶	۴	۱
۳۶	حاصل پور	۱۷۲	۵۵	۱۷	۶	۵	۱
۳۷	بہاولنگر	۱۵۱	۳۸	۱۷	۳	۴	۱
۳۸	منچن آباد	۱۲۰	۲۲	۸	۳	۲	-
۳۹	چشتیاں	۵۴	۱۲۶	۱۴	۷	۴	۱
۴	فورٹ عباس	۲۵۰	۱۳۷	۳۳	۲۷	۶	۱

نمبر سلسلہ وار	نام تحصیل	پرائمری سکول		مڈل سکول		ہائی سکول	
		برائے طلبا	برائے طالبات	برائے طلبا	برائے طالبات	برائے طلبا	برائے طالبات
۴۱	رحیم یار خان	۲۴۳	۹۵	۲۲	۹	۳	۱
۴۲	خان پور	۱۳۹	۴۹	۱۳	۵	۲	۱
۴۳	لیاقت پور	۲۲۳	۴۸	۲۰	۵	۵	۲
۴۴	صادق آباد	۲۰۳	۷۳	۲۰	۸	۳	۰
۴۵	راولپنڈی	۲۹۵	۱۸۱	۴۹	۳۵	۴۹	۱۴
۴۶	گوجر خان	۱۴۵	۱۰۸	۲۸	۱۵	۱۲	۰
۴۷	کہوٹہ	۱۱۲	۱۱۵	۲۹	۱۰	۸	۲
۴۸	مری	۱۱۷	۸۷	۲۳	۹	۷	۱
۴۹	کیمبل پور	۱۳۷	۱۰۵	۲۲۰	۶	۸	۳
۵۰	فتح جنگ	۱۰۱	۵۷	۹	۰	۲	۱
۵۱	پنڈی گھیب	۱۶۸	۱۳۳	۲۲	۷	۷	۱
۵۲	تلہ گنگ	۱۴۸	۸۰	۲۶	۵	۷	۱
۵۳	جہلم	۱۸۵	۱۸۰	۳۳	۷	۱۷	۳
۵۴	چکوال	۱۶۸	۱۴۸	۳۱	۱۰	۱۵	۱
۵۵	پنڈ دادن خان	۱۲۵	۸۴	۲۸	۳	۱۱	۲
۵۶	گجرات	۲۳۷	۲۰۲	۲۹	۱۴	۲۶	۳
۵۷	کھاریاں	۱۸۶	۱۹۰	۳۱	۹	۲۷	۲
۵۸	پھالیہ	۲۷۲	۱۶۷	۳۴	۶	۲۵	۳
۵۹	سرگودھا	۳۳۹	۱۹۵	۳۵	۱۷	۲۰	۲
۶۰	بھلوال	۲۲۹	۱۲۵	۲۷	۷	۱۱	۲
۶۱	شاہ پور	۱۸۷	۸۸	۲۸	۵	۶	۱
۶۲	خوشاب	۳۳۰	۱۵۱	۳۱	۶	۱۵	۳
۶۳	جھنگ	۲۹۳	۱۲۲	۲۹	۸	۱۳	۲
۶۴	چنیوٹ	۲۷۰	۱۲۵	۱۸	۶	۱۰	۰
۶۵	شور کوٹ	۱۹۷	۱۳۹	۲۵	۶	۶	۱

نمبر سلسلہ وار	تفصیل	پرائمری سکول		مڈل سکول		ہائی سکول	
		برائے طلبا	برائے طالبات	برائے طلبا	برائے طالبات	برائے طلبا	برائے طالبات
۶۶	میانوالی	۲۶۹	۱۸۰	۳۰	۱۴	۱۶	۱
۶۷	عیسیٰ خیل	۱۲۳	۷۰	۱۵	۳	۵	۱
۶۸	بھکر	۳۸۶	۱۲۲	۲۸	۴	۶	۲
۶۹	لائلپور	۳۱۴	۳۱۲	۵۰	۲۱	۵۳	۴
۷۰	چڑانوالہ	۲۷۱	۲۴۳	۳۷	۹	۱۰	۱
۷۱	سمندری	۳۰۲	۲۹۰	۳۴	۱۹	۱۳	۴
۷۲	ٹوبہ ٹیک سنگھ	۴۶۳	۳۶۹	۶۰	۲۴	۲۰۱	۴

چوہدری مشتاق احمد ۔ جناب والا ۔ فہرست تو مجھے ملی نہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ۔ آپ کو پہنچ جائے گی۔

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ لاہور کی پرائمری جماعت کی طالبات کے لئے فرنیچر

*۲۱۳۹ ۔ **چوہدری امان اللہ لک** ۔ کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ لاہور کی پرائمری جماعت کی طالبات کے لئے نہ تو فرنیچر اور نہ ہی ٹاٹ مہیا کئے گئے ہیں ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ اس کی مڈل کلاسوں میں بھی فرنیچر نہیں ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا وزیر موصوف اس سے آگاہ ہیں کہ سخت سردی کے موسم میں بھی چھوٹی چھوٹی بچیوں کو زمین پر بغیر ٹاٹوں کے بیٹھنا پڑتا ہے ۔

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکول

کی پرائمری اور مڈل کلاسوں کی طالبات کے لئے فرنیچر مہیا کرنے کے لئے تیار ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) مڈل کلاسوں کی بہت سی لڑکیوں کے لئے فرنیچر موجود ہے ۔

(ج) فرنیچر اور ٹاٹوں کی کمی کی وجہ سے کچھ بچیوں کو زمین پر بیٹھنا پڑتا ہے ۔

(د) ترقیاتی پروگرام ۱۹۷۲-۷۳ء میں اس مد میں رقم مختص نہ کی جا سکی ۔ ترقیاتی پروگرام ۱۹۷۳-۷۴ء میں اس مد میں مختص کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ علاوہ ازیں مذکورہ سکول کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اگلے سال میں کوشش کی جائے گی ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف ان معصوم بچیوں پر رحم کرتے ہوئے کہ سردی اور بارش میں ان کو زمین پر بیٹھنا پڑتا ہے کوئی سپیشل پرویژن رکھتے ہوئے ان کو ٹاٹ مہیا کر سکتے ہیں ۔ اگر اس وقت مشکل ہے تو پھر سپلیمنٹری بجٹ میں ہی ان کے لئے کچھ نہ کچھ کر دیا جائے ۔ کیا یہ یقین دہانی کرانے کے لئے تیار ہیں ؟

وزیر تعلیم ۔ آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے یہ سوال کیا ۔ جونہی یہ سوال مجھے موصول ہوا میں نے سمجھا کہ بہت بڑی زیادتی ہے کہ بچیوں کو ٹاٹ بھی میسر نہیں ہیں ۔ میں نے اس کے لئے فوراً حکم دیا کہ کسی نہ کسی مد سے یہ ٹاٹ فراہم کئے جائیں ۔ آپ کے جذبات کے ساتھ میرے بھی یہی جذبات ہیں ۔

ڈاکٹر حلیم رضا ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ حکومت ایسے سکولوں کو بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ جہاں پر فنڈز کی کمی کی وجہ سے نہ اساتذہ ہیں نہ ٹاٹ ہیں اور نہ ہی کتابیں ؟

وزیر تعلیم ۔ ظاہر ہے کہ ایسا سکول پہلے ہی بند ہو گیا ہوگا جس میں اساتذہ موجود نہیں ہیں ۔ (قہقہہ)

مری میں ٹیکنیکل کالج کا قیام

*۲۱۵۱ - مسٹر محمد حنیف خان - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت پنجاب امسال صوبہ میں ٹیکنیکل کالج کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر یہ درست ہے تو کیا حکومت مری میں اس قسم کا ایک کالج کھولنے کی تجویز پر غور کرے گی ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - حکومت پنجاب صوبہ میں کوئی نیا ٹیکنیکل کالج کھولنے کا ارادہ نہیں رکھتی ہے بموجب ایجوکیشن پالیسی ۱۹۷۲-۸۰ء موجودہ پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹوں کو ٹیکنیکل کالج مرحلہ وار بنا دیا جائے گا - مجوزہ ٹیکنیکل کالج میں ۴ سالہ بی - ٹیک کورس کا اجرا کیا جائے گا - اس سکیم کے تحت پولی ٹیکنیک راولپنڈی کو کالج میں تبدیل کر دیا جائے گا - اس کے متعلق ڈویلپمنٹ سکیم زیرغور ہے - بموجب سکیم بی - ٹیک چار سالہ کورس ہوگا تحصیل مری کے حضرات مجوزہ راولپنڈی ٹیکنیکل کالج سے فائدہ حاصل کر سکیں گے -

مسٹر محمد حنیف خان - کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ مری تحصیل چونکہ ایک پسماندہ علاقہ ہے وہاں کے طالب علموں کے لیے نشستیں مختص کر دی جائیں اور ان کو ہوسٹل کی سہولتیں بھی مہیا کی جائیں ؟

وزیر تعلیم - مری تحصیل کے لیے تو نہیں - لیکن راولپنڈی ڈویژن اور سرگودھا ڈویژن کے لیے اس میں سیٹیں پہلے ہی مختص ہیں - تحصیل وار سیٹیں مختص نہیں کی جاتیں -

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

علامہ رحمت اللہ ارشد - کیا وزیر موصوف یہ ارشاد فرما سکیں گے کہ وہ اس بات کا احساس کرتے ہیں کہ مری اور راولپنڈی کے درمیان تیس میل کا فاصلہ ہے اور وہ ایک پسماندہ علاقہ ہے - اس لیے آپ محسوس نہیں کرتے کہ وہاں علیحدہ ٹیکنیکل کالج ہو - یا کوئی ادارہ ہو ؟

وزیر تعلیم - جی ہاں - میں بالکل محسوس کرتا ہوں - مری میں کئی اور دیگر سہولیات بھی میسر نہیں ہیں - وہاں لڑکیوں کا عام کالج نہیں ہے - ٹیکنیکل کالج کی تو بات ہی اور ہے - مری تحصیل تو بہت خوش قسمت ہے لیکن بہت سے ایسے

لوگ ہیں جو اس سے بھی زیادہ دور سے پڑھنے کے لیے راولپنڈی آتے ہیں ۔

سردار محمد عاشق ۔ کیا وزیر موصوف اس بات سے اتفاق فرمائیں گے کہ پہلے جو ڈپلومہ ہولڈر انجینئر بیکار پھر رہے ہیں ان کو ملازمت مہیا کی جائے ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ بنیادی سوال کے متعلق نہیں ہے ۔

نئی تعلیمی پالیسی کے مطابق سکولوں میں اساتذہ کا سکیل

*۲۱۵۸--- **میاں خورشید انور** ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) نئی تعلیمی پالیسی پر عمل درآمد میں صوبائی حکومت کس حد تک کامیاب رہی اور کیا سکولوں میں کام کرنے والے غیر تدریسی عملہ کو مارشل لاء کے ضابطہ نمبر ۱۱۸ کے مطابق سرکاری تنخواہوں کا سکیل مل رہا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ جن نجی اداروں نے اپنے عملہ کو نیشنل پے سکیل دئے تھے سرکاری تحویل میں آنے کے بعد حکومت نے وہ بھی روک دئیے ہیں اور عبوری امداد وضع کرکے اس عملہ کی اصل تنخواہوں میں کمی پیدا کی گئی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو حکومت اس کے متعلق انسدادی تدابیر کر رہی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ : (الف) نئی تعلیمی پالیسی پر عمل درآمد میں حکومت بلا شبہ بہت حد تک کامیاب رہی ہے ۔ قومی تحویل میں لیے جانے والے سکولوں کے تمام غیر تدریسی عملہ کو تدریسی عملہ کی طرح فی الحال وہ تنخواہیں دی جا رہی ہیں جو انہیں نئی تعلیمی پالیسی کے نفاذ کے وقت مارچ ۱۹۷۲ء میں مل رہی تھیں ۔

(ب) نہیں یہ درست نہیں ماسوائے چند سکولوں کے عملہ کے تمام کو وہی تنخواہیں دی جا رہی ہیں جو کہ ان کو سابقہ انتظامیہ قومی تحویل میں آنے سے پیشتر ادا کر رہی تھیں ۔ البتہ کچھ ملازمین کو تنخواہ کے علاوہ عبوری امداد و دیگر الاؤنس مل رہے تھے جو عارضی

طور پر روک دئے گئے تھے اُن کی ادائیگی کے احکامات بھی جاری کر دئے گئے ہیں۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ انہوں نے یہ تفاوت کیوں روا رکھا ہے کہ کچھ کو تنخواہیں مل رہی ہیں کچھ کو نہیں ملیں ؟

وزیر تعلیم۔ جناب والا۔ فاضل رکن کی اطلاع کے لیے عرض یہ ہے کہ کچھ لوگ اپنی مطلوبہ کوالیفیکیشن کے مطابق کچھ کم تنخواہ پا رہے تھے جیسے مثلاً ایک لیکچرار ہے جس کی حکومت نے ۴۵۰ روپے تنخواہ کم از کم کر دی ہے۔ اس سے پہلے وہ کہیں ۲ سو روپے لیتا تھا۔ ہم کم از کم ان کو ۴۵۰ روپے دے رہے ہیں۔ لیکن ظاہر ہے کہ جو پہلے ہی ۴۵۰ روپے یا اس سے زیادہ لے رہے تھے ان کو اور دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ وہ تو پہلے ہی اتنی پا رہے ہیں۔ ان کی کوالیفیکیشن کے مطابق ان کو سکیل دے رہے ہیں۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید)۔ کیا ہماری حکومت نے کوئی ایسی سکیم بنائی ہے جس کے تحت دیگر سکولوں اور کالجوں کو نیشنلائز کیا جائے گا ؟ اگر بنائی گئی ہے تو کیا کوئی آپ نے فہرست تیار کی ہے جس میں سکولوں کے نام نام درج کئے گئے ہیں۔ کیونکہ میں نے سنا ہے کہ محکمہ تعلیم نے متعدد ایسی درخواستیں وصول کی ہیں جو کہ دیگر سکولوں کو نیشنلائز کرنے کے بارے میں ہیں۔

وزیر تعلیم۔ جناب والا۔ ۳۰ ستمبر ۱۹۷۴ء تک ہم نے قومی تحویل میں تمام سکولوں کو لینا ہے۔ اس کے لئے اس سال کے بجٹ میں کچھ رقم مختص کر رہے ہیں۔ وقت آنے پر ہم بتا دیں گے کہ کون کون سے اداروں کو قومی تحویل میں لینا ہے۔

میاں خورشید انور۔ جناب والا۔ تحریری جواب میں کہا گیا ہے کہ تفصیلی نوٹ منسلک ہے۔ حالانکہ جواب کے ساتھ کوئی تفصیلی نوٹ نہیں ہے۔ کیا یہ آپ کی میز پر تو نہیں رہ گیا ہے۔

وزیر تعلیم۔ یہ غلط پرنٹ ہو گیا ہے۔ یہ پرنٹ نہیں ہونا چاہئے تھا۔ یہ تفصیلی نوٹ محکمہ منسٹر کے لیے ساتھ رکھتا ہے۔ وہ جواب میں شامل نہیں ہوتا۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ جناب والا۔ وزیر تعلیم صاحب نے اپنے جواب میں یہ

فرمایا ہے کہ جن سکولوں یا کالجوں کو نیشنلائز کیا گیا ہے ان کے عملہ کو جو انتظامیہ پہلے تنخواہ دیتی تھی وہی آپ دے رہے ہیں ۔ ان کو تعلیم کی بنیاد پر تنخواہ کیوں نہیں دیتے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی ہے کہ جن کو ان کی کوالیفیکیشن کے مطابق تنخواہ مل رہی ہے ان کی وہ تنخواہ جاری ہے مثلاً ایک لیکچرار کو ۵۰۰ روپے سے زیادہ تنخواہ مل رہی ہے ہم اس کو وہی تنخوا دے رہے ہیں لیکن جہاں ایسے ہوا ہے کہ کسی لیکچرار جس کی گورنمنٹ میں ۵۰۰ روپے تنخواہ ہے انتظامیہ اس کو ۴۰۰ یا ۲۰۰ یا ۳۰۰ روپے دے رہی تھی اس کو ہم گورنمنٹ کے سکیل کے مطابق اب سے دے رہے ہیں ۔ اس کے علاوہ اور بہت سا ایسا عملہ ہے خصوصاً سکولوں میں جہاں کہ ہم نے یہ determine کرنا ہے کہ اس سکول میں کتنی پی ۔ ٹی ۔ سی پوسٹیں ہیں کتنی بی۔ایڈ پوسٹیں ہیں کتنی سی۔ٹی پوسٹیں ہیں اس کے مطابق پوسٹیں determine کر کے وہاں جو لوگ کام کر رہے ہیں ان کو ان پوسٹوں کے مطابق تنخواہ ملے گی کیونکہ ایسے کبھی نہیں ہوتا کہ بی۔ایڈ ٹیچر اگر پی ٹی سی پر کام کر رہا ہو تو اس کو تنخواہ بی۔ایڈ کی ملے۔یہ کام ہو رہا ہے اور انشا اللہ جلد ان کی پوسٹوں کو determine کر کے انسٹیٹیوشن ان کو ٹھیک تنخواہیں دینی شروع کر دیں گے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں جناب کی وساطت سے وزیر موصوف سے دریافت کروں گا کہ انہوں نے کل ایک تحریک التوا کے سلسلے میں جواب دیتے ہوئے یہ یقین دھانی کرائی تھی کہ کسی لیکچرار کی کوئی تنخواہ بقایا نہیں ہے ۔ اس ضمن میں تعلیمی پالیسی پر عمل درآمد کے سلسلے میں جو کالج گورنمنٹ نے تحویل میں لیے ہیں ان کے اساتذہ کی بقایا تنخواہ ۷ لاکھ ۱۱ ہزار ۱۹۷ روپے واجب الادا ہے ۔ میں اس کی وضاحت چاہوں گا کہ یہ کب تک ادا ہو سکے گی ۔ کیا یہ حکومت کی کوتاہی کی وجہ سے ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے فاضل رکن بھول گئے ہیں ۔ کل کا سوال ایڈ ہاک لیکچرار جو گورنمنٹ سروس میں ہیں ان کے متعلق تھا ۔ یہ

سوال جو اس وقت زیر غور ہے یہ ان کالجوں یا ان اداروں کے متعلق ہے جو اب قومی تحویل میں آئے ہیں ۔ کل کا سوال ان کے متعلق نہیں تھا ۔ جو آپ فرما رہے ہیں کہ ابھی رقم ان کو نہیں ملی ۔ میں آپ کا سوال سمجھتا ہوں ۔ یہ پچھلی انتظامیہ نے ان کو پیسے نہیں دئے ۔ قومی تحویل میں آنے کے بعد وہ رقم نہیں ہے میں یہ سمجھتا ہوں بری بات ہے ۔ پچھلی انتظامیہ کو پیسے دئیے جائیں ۔ بہت سے لوگ اپنے متعلق بہت زعم رکھتے ہیں جو پچھلی انتظامیہ میں تھے ۔ ان کو چاہئے اپنی ذمہ داریاں محسوس کریں اور وہ تنخواہیں جو ان کے ذمے ہیں ان کالجوں کے اساتذہ کو دیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ مارشل لاء ریگولیشن ۱۱۸ کے تحت کیا حکومت پابند نہیں ہے کہ ان liabilities کی ذمہ داریاں محسوس کریں ۔ اس کے مطابق payment کریں جو مارشل لا ریگولیشن ۱۱۸ کے پیرا ۱۰ اور ۱۱ کے تحت آتی ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ اگر آپ نے مارشل لا ریگولیشن پڑھا ہے تو پیرا ۱۰ اور ۱۱ بھی پڑھیں اس میں ترمیم بھی پڑھی ہوگی ۔ اس میں بعد میں ایک ترمیم سے بہت فرق ہوا ہے ۔ جن کلاسز کا فاضل رکن ذکر کر رہے ہیں وہ حذف کر دی گئی ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا حکومت اس قسم کا کوئی انتظام کر رہی ہے ۔ اس قسم کا قانون بنا رہی ہے یا اس قسم کا کوئی ضابطہ بنائے گی کہ اگر انتظامیہ نے ان کو پیسے نہیں دئے تھے تو ان ماسٹروں اور ٹیچروں کو ان کے پیسے دلائے جائیں ۔ کیا ان کے بقایا جات کی طرف کچھ توجہ ہو رہی ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ جی ہاں ۔ بالکل ۔

مسٹر سپیکر ۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

پی - ٹی - سی کی کلاسز

*۲۱۸۶--ڈاکٹر غلام بلال شاہ - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ یکم فروری ۱۹۷۳ء کے بعد شروع ہونے والی پی - ٹی - سی کی کلاسز جون ۱۹۷۳ء تک زیادہ سے زیادہ ۲۱۴ لیکچرز پورے کرائیں گی لیکن امتحان میں شریک ہونے کے لئے کم از کم ۲۸۰ لیکچرز پورے ہونے ضروری ہیں - اگر ایسا ہے تو محکمہ تعلیم نے اس ضمن میں کیا انتظام کیا ہے - اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - : حاضریوں کی تعداد سکولوں کے تعلیمی ایام کار پر منحصر ہوتی ہے اس سلسلے میں حاضریوں کی تعداد مقرر نہیں ہے -
امتحان کے لیے کل حاضریوں کا ۸۰ فیصد ہونا لازمی ہے خاص حالات میں محکمہ ھذا حاضریوں کی کمی کو معاف کر دینے کا مجاز ہے -

---

ضیاء شمس السلام کالج سیال شریف ضلع سرگودھا سے عملہ اور طلباء کا نکلنا

*۲۱۸۷--ڈاکٹر غلام بلال شاہ - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضیاء شمس السلام کالج سیال شریف ضلع سرگودھا کو حکومت نے دوسرے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کی طرح قومی تحویل میں لیا لیکن کالج کی سابقہ انتظامیہ نے زبردستی کالج کے عملے اور طلباء کو تقریباً دو ماہ بعد کالج سے نکال دیا - اگر ایسا ہے تو محکمہ تعلیم نے اب تک اس بارہ میں کیا کاروائی کی ہے یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر کوئی کاروائی نہیں کی جا رہی تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) :- ضیاء شمس السلام کالج جمال شریف ضلع جڑانوالہ دوسرے تعلیمی اداروں کے ساتھ قومی تحویل میں لیا گیا، وہاں کی انتظامیہ کے مطابق جس بلڈنگ میں یہ کالج ہے یہ کالج کی بلڈنگ نہیں ہے اور محکمہ تعلیم کا خیال ہے کہ اسے مسلم کالج کے ساتھ مدغم کر دیا جائے۔

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور میں سائنس ٹیچر کی تعیناتی

*۲۱۸۹۔مسٹر عبدالرحمان جامی ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور میں عرصہ ڈیڑھ سال سے کوئی سائنس ٹیچر تعینات نہیں ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) :- جی ہاں۔ چونکہ ڈویژن ریکروٹمنٹ بورڈ کی منتخب امیدوار موجود نہ تھی۔ اور نئی بھرتی پر بھی پابندی تھی اس لئے ایک ایف۔ ایس۔ سی سائنس ٹیچر بھی عارضی طور پر مقرر ہے۔

شبنم سکول بلال گنج کی انتظامیہ کا سکول کو بند کرنا

*۲۱۹۳۔ ملک محمد علی خاں ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے شبنم سکول بلال گنج کو قومی تحویل میں لے لیا ہے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکول کے مالکان یا انتظامیہ نے سکول کی عمارت کو تالا لگا دیا ہے۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا وزیر موصوف مذکورہ سکول کی انتظامیہ کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کو تیار ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) :- (الف) شبنم سکول بلال گنج لاہور قومی تحویل میں نہیں لیا گیا۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ سکول کے مالکان/انتظامیہ نے سکول کی

عمارت کو اپنی تحویل میں لے کر تالا لگا دیا ہے۔

(ج) گورنمنٹ مذکورہ بالا سکول کی انتظامیہ کے خلاف کارروائی کر رہی ہے۔

ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز کے دفتر کے عملہ میں ایزادی

*۲۹۳۔ملک محمد علی خان۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پرائیویٹ سکولوں کو قومی تحویل میں اپنانے سے پہلے ہر ڈسٹرکٹ انسپکٹر اور انسپکٹرس آف سکول کے ساتھ کتنا عملہ کام کرتا تھا۔ تمام ملازمین کی علیحدہ علیحدہ تعداد بیان کی جائے۔

(ب) کیا پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو قومی تحویل میں لینے کے بعد ہر ڈسٹرکٹ انسپکٹر سکولز کے دفتر میں عملہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو اس کی تعداد بتائی جائے۔

وزیر تعلیم۔ (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف)

نام ڈسٹرکٹ	ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز	ڈسٹرکٹ انسپکٹرس آف سکولز اسسٹنٹ۔ ہیڈکلرک۔ سینئر کلرک۔ جونیئر کلرک اسسٹنٹ۔ ہیڈکلرک۔ سینئر کلرک۔ جونیئر کلرک			
۱۔ لاہور	۲	۲	۱۰	—	۱	۲
۲۔ شیخوپورہ	۱	۵	۱۰	۱	—	۲
۳۔ گوجرانوالہ	—	۳	۹	—	۱	۳
۴۔ سیالکوٹ	۲	۳	۱۳	۱	—	۵
۵۔ ملتان	۲	۲	۱۶	—	۱	۲
۶۔ ساہیوال	—	۵	۱۹	—	۱	۳
۷۔ ڈیرہ غازی خان	۲	۵	۱۱	—	۱	۲
۸۔ مظفر گڑھ	—	۳	۱۴	—	—	۳
۹۔ بہاولپور	—	۳	۱۴	—	۱	۲
۱۰۔ بہاولنگر	۱	۲	۱۲	—	۱	۳

۱۱- رحیم یار خان	—	۳	۲۹	—	—	۲
۱۲- راولپنڈی	۱۴	۱	۷	۹	۵	—	۱	۳
۱۳- کیمبل پور	۹	۱	۳	۱۲	۳	—	۱	۲
۱۴- جہلم	۱۰	—	۵	۷	۵	—	۲	۳
۱۵- گجرات	۱۱	۲	۱	۱۲	۴	—	—	۳
۱۶- سرگودھا	۱۵	۱	۶	۱۳	۵	—	۱	۱
۱۷- لائلپور	۱۹	۱	۵	۲۴	۱۰	—	—	۶
۱۸- جھنگ	۱۱	—	۳	۱۲	۴	—	—	۳
۱۹- میانوالی	۱۰	۳	۳	—	۴	—	۱	۲

(ب) جی نہیں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔

مڈل سکول واصو آستانہ تحصیل و ضلع جھنگ کو ہائی سکول کا درجہ دینا

*۲۱۹۵۔ ملک شاہد محسن۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) مڈل سکول واصو آستانہ تحصیل و ضلع جھنگ کا آغاز کب ہوا۔

(ب) اب اس میں طلباء اور اساتذہ کی کل تعداد کیا ہے۔

(ج) اسے اب تک ہائی سکول کا درجہ کیوں نہیں دیا گیا۔

(د) اب تک اس کا گذشتہ ریکارڈ ضلع جھنگ میں کس نمبر پر رہا ہے۔

(ہ) اگر اسے ہائی سکول کا درجہ دینے کا پروگرام ہے تو کب تک؟

وزیر تعلیم۔ (ڈاکٹر عبدالخالق): (الف) مڈل سکول واصو آستانہ تحصیل و ضلع جھنگ کا آغاز ۱۹۷۲ء میں ہوا۔

(ب) اس سکول میں طلباء کی تعداد ۲۲۳ اور اساتذہ کی تعداد ۱۵ ہے۔

(ج) اس سکول کو گزشتہ سالوں میں استحقاق کی بنیاد پر ہائی کا درجہ نہیں دیا جا سکا۔

(د) ضلع جھنگ میں اس سکول کا نام فہرست کے نمبر ۱ پر سفارش کیا گیا تھا۔

(ہ) ۱۹۷۳-۷۴ء کے مالی سال میں اسے ہائی کا درجہ دینے کے سوال پر استحقاق کی بنیاد پر غور کیا جائے گا۔

ضلع جھنگ تحصیل شورکوٹ میں سکولوں اور کالجوں کی تعداد

*۲۱۹۶۔ ملک شاہ محمد محسن۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع جھنگ تحصیل شورکوٹ میں کتنے کالج، ہائی سکول اور پرائمری و مڈل سکول ہیں۔

(ب) کیا اس سال اس تحصیل میں کسی مڈل سکول کو ہائی کا درجہ دینے کے لئے کوئی تجویز حکومت کے زیر غور ہے اگر جواب اثبات میں ہو تو یہ تجویز کب تک پایہ تکمیل کو پہنچے گی۔

(ج) کیا پچھلے دو تین سال سے اس تحصیل میں قائم شدہ پرائمری سکولوں خصوصاً پرائمری سکول بیلہ علی خانہ ناصر آباد۔ چاہ والے والا کی عمارتیں مکمل ہیں۔

(د) اگر جزو (ج) کا جواب نفی میں ہے تو کیا ان سکولوں کی عمارتوں کو مکمل کرنے کے لئے کوئی تجویز زیر غور ہے۔ اگر ہے تو کب تک یہ عمارتیں مکمل ہو جائیں گی۔

(ہ) کیا اس سے قبل مذکورہ بالا پرائمری سکولوں کی عمارتوں کی تعمیر کے لئے حکومت کی طرف سے کوئی گرانٹ دی گئی ہے۔ اگر دی گئی ہے تو اس گرانٹ میں سے کیے گئے خرچ کی تفصیل کیا ہے؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق)۔: (الف) تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں تعلیمی اداروں کی موجودہ تعداد درج ذیل ہے۔

کالج	ہائی اسکولز	مڈل اسکولز	پرائمری اسکولز
۱	۴	۳۱	۳۳۶

(ب) اس سال گورنمنٹ پالیسی کے ماتحت ، ڈسٹرکٹ ایجوکیشن کونسل ضلع جھنگ نے ضلع کا تعلیمی ارتقائی پروگرام برائے سال ۷۴-۱۹۷۳ء کی سفارشات مرتب کرے گی ۔ ان پر محکمہ تعلیمات پوری توجہ دے گا ۔

(ج) ان مدارس میں گرلز پرائمری اسکول بیلہ علی خانہ کی عمارت زیر تعمیر ہے ۔ ناصر آباد کا مدرسہ ایک بلا کرایہ عمارت میں جاری ہے ۔ چاہ ولی والہ کا مدرسہ ایک کمرے پر مشتمل ہے ۔ یہ صحیح ہے کہ مدارس کی تکمیل تعمیر ہنوز باقی ہے ۔

(د) مدارس کی تعمیر کے سلسلہ میں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن کونسل کی سفارشات کی روشنی میں ۷۴-۱۹۷۳ء کے لئے لائحہ عمل مرتب کیا جائے گا اور نا مکمل عمارتیں بتدریج مکمل کی جائیں گی ۔

(ہ) اس سلسلہ میں کوئی گرانٹ نہیں دی گئی ۔

طالبات کے لئے سکولوں کی تعداد

*۲۲۳۲۔ مسٹر نور احمد ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) علاقہ تھانہ رجانہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں لڑکیوں کے علیحدہ علیحدہ کتنے ہائی مڈل اور پرائمری سکول ہیں ۔

(ب) اگر علاقہ مذکور میں لڑکیوں کا کوئی سکول نہیں ہے تو آیا حکومت وہاں ایسا کوئی سکول کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں ہے تو کیوں نہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ : (الف) فی الوقت تھانہ رجانہ ۔ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں لڑکیوں کے مدارس کی تعداد درج ذیل ہے ۔

(i) ہائی اسکولز X

(ii) مڈل اسکولز ۷

(iii) پرائمری اسکولز ۹۹

(ب) یہ صحیح ہے کہ اس تھانے کے علاقے میں ابھی تک لڑکیوں کا ہائی اسکول موجود نہیں ہے ۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن کونسل ۔ لائل پور نے اپنے حالیہ اجلاس میں اراکین سے مشاورت کی ہے ۔ اگر کونسل نے اس علاقے میں لڑکیوں کے لئے ہائی اسکول قائم کرنے کی سفارش کی ۔ تو محکمہ تعلیم اس پر پوری توجہ دے گا اور ۷۴-۱۹۷۳ء کے بجٹ میں استحقاق کی بنیاد پر غور کرے گا ۔

گورنمنٹ غوثیہ انٹرمیڈیٹ کالج فرید آباد کو ڈگری کالج کا درجہ دینا

*۲۲۵۳۔۔۔مسٹر شوکت علی ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ غوثیہ انٹرمیڈیٹ کالج فرید آباد چک نمبر ۳۳۳ ۔ گ ۔ ب ضلع لائلپور میں واقع ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالج ایک انجمن نے قائم کیا تھا اور ڈاکٹر فرید بخش صاحب مرحوم و مغفور ستارہ خدمت کی کوششوں سے قائم ہوا تھا ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ۶۴-۱۹۶۳ء میں مذکورہ کالج کو ڈگری کالج کا درجہ دے دیا گیا تھا ۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ۲۰ اگست ۱۹۶۶ء کو حکومت پنجاب نے مذکورہ کالج کو اپنی تحویل میں لے کر اسے انٹرمیڈیٹ کالج بنا دیا تھا ۔ اگر ایسا ہے تو مذکورہ کالج کو انٹرمیڈیٹ بنانے کی وجہ کیا تھی ؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ کالج کو دوبارہ ڈگری کالج کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کیا آئندہ سال مذکورہ کالج میں ڈگری کلاسز کا اجراء کر دیا جائے گا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ : (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی نہیں کالج کو سال ۶۵-۱۹۶۴ء میں ڈگری کالج بنا دیا گیا تھا ۔

(د) جی ہاں ۔ کالج مذکورہ میں اس وقت صرف آرٹس مضامین پڑھائے جاتے تھے اور سڑکوں کی تعداد صرف چالیس ۴۰ تھی اور یہ مناسب

سمجھا گیا تھا کہ ۱۹۶۶-۶۷ء سے ڈگری کی جماعتوں میں داخلہ بند کیا جائے۔

(ہ) فی الحال کالج کو ڈگری کا درجہ دینے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں۔ انٹرمیڈیٹ کالجوں کو سائنس مضامین میں ڈگری کالج بنانے کی ایک سکیم محکمہ مالیات کو بھیجی جا چکی ہے۔ سکیم منظور ہونے پر استحقاق کی بنیاد پر غور کیا جائے گا۔

محمد فاروق مغل طالب علم بی۔ اے۔ کے نتیجے کے اعلان میں تاخیر

*۲۲۵۶۔ چودھری علی بہادر خان۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محمد فاروق مغل ایک طالب علم جس کا رول نمبر ۳۲۵۶۰ تھا بی اے کا سالانہ امتحان ۱۹۷۱ء میں انٹرمیڈیٹ کالج ملتان سنٹر سے دیا تھا۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ آج تک اس نتیجے کا اعلان نہیں کیا گیا اور پنجاب یونیورسٹی کے متعلقہ افسران کی کوتاہی سے اس کا ایک سال ضائع ہو گیا ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ طالب علم مذکور کے سنٹر کا جھگڑا پڑ گیا تھا حالانکہ اس کی رول نمبر سلپ پر انٹرمیڈیٹ کالج ملتان درج تھا اور طالب علم مذکور نے امتحان بھی اسی سنٹر میں دیا تھا۔

(د) طالب علم مذکور کے نتیجے کا اعلان کب تک کر دیا جائے گا۔

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق)۔ : (الف) جی ہاں۔

(ب) محمد فاروق خان مغل رول نمبر ۳۲۵۶۰ کا نتیجہ اس وجہ سے روک دیا تھا کہ اس نے ایک جعلی رول نمبر سلپ کے ذریعے گورنمنٹ انٹر کالج ملتان سنٹر نمبر ۷ میں امتحان دیا تھا جبکہ یونیورسٹی کی طرف سے اسے گورنمنٹ کالج ہال ملتان سنٹر نمبر ۴ الاٹ کیا گیا تھا۔

(ج) اس بات کی وضاحت پہلے ہی کی جا چکی ہے۔

(د) غیر قانونی طور پر امتحانی مراکز کی تبدیلی میں جو بھی امید وار ملوث تھے ان کا فیصلہ کر دیا گیا ہے اور ان امیدواروں کے نتائج کا اعلان جنہیں شک کا فائدہ دیا گیا ہے عنقریب کر دیا جائے گا۔ محمد فاروق مغل رول نمبر ۳۲۵۶۰ - ان میں سے ایک ہے اور وہ امتحان میں ناکامیاب رہا ہے۔ اس کی اطلاع متذکرہ امید وار کو دے دی گئی ہے۔

پاکستان آرٹس کونسل لاہور کو گرانٹ کی تخصیص

*۲۲۶۳—شیخ محمد اصغر۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ لاہور کی پاکستان آرٹس کونسل ایک پرائیویٹ ادارہ ہے اور گزشتہ پانچ برسوں سے حکومت اس ادارہ کو گرانٹ دیتی رہی ہے۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اس پرائیویٹ ادارہ میں عوام کی تفریح کے لئے کھیل تماشے ڈرامے وغیرہ بھی کئے جاتے ہیں۔ جہاں فری پاس کے دعوت ناموں کے علاوہ ٹکٹ پر بھی داخلہ ہوتا ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ کونسل کے سیکرٹری کا نام کیا ہے نیز ۱۹۶۶-۶۷ء سے ۱۹۷۲-۷۳ء تک کتنی گرانٹ منظور ہوئی اور کتنی دی گئی اور اس ادارہ نے ۱۹۶۶-۶۷ء سے اب تک تفریح ٹیکس کے طور پر کتنی رقم صوبائی حکومت کو دی۔ اگر کوئی نہیں دی تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) :۔ (الف) (۱) پاکستان آرٹس کونسل لاہور ۱۹۴۹ء میں سوسائٹیز ایکٹ مجریہ ۱۸۸۲ء رجسٹر کی گئی تھی اس کی ایک انتظامیہ کونسل ہے جس کے سرکاری ممبر سیکرٹری تعلیم، سیکرٹری مالیات، ڈائریکٹر ریڈیو پاکستان اور ڈائریکٹر پروٹوکول پنجاب ہیں۔

(۲) جی ہاں ۔ فنون لطیفہ کی سرپرستی کرنا حکومت کے فرائض میں سے ہے ۔

(ب) (۱) جی ہاں ۔ لیکن ان کا اصلی مقصد عوام کو صرف تفریح کا موقع فراہم کرنا نہیں بلکہ انہیں فنون لطیفہ سے روشناس کرانا اور ان کے ذہن کی تربیت کرنا ہے ۔

(۲) جی ہاں ۔

(ج) (۱) جزو (الف) اور (ب) کا جواب جزوی طور پر اثبات میں ہے ۔

(۲) پاکستان آرٹس کونسل لاہور کے موجودہ سیکرٹری کا نام نعیم طاہر ہے ۔

(۳) ۱۹۶۶ء-۶۷ء سے ۱۹۷۲ء-۷۳ء تک جو گرانٹ منظور ہوئی اور دی گئی اس کی تفصیل یہ ہے ۔

۱۹۶۶ء-۶۷ء	۳،۷۵،۰۰۰
۱۹۶۷ء-۶۸ء	۳،۷۵،۰۰۰
۱۹۶۸ء-۶۹ء	۳،۷۵،۰۰۰
۱۹۶۹ء-۷۰ء	۳،۷۵،۰۰۰ خاص گرانٹ ۲۰،۰۰۰ روپے
۱۹۷۰ء-۷۱ء	۵۰،۰۰۰
۱۹۷۱ء-۷۲ء	۵۰،۰۰۰
۱۹۷۲ء-۷۳ء	۵۰،۰۰۰

(۴) کچھ نہیں ۔

(۵) آرٹس کونسل کے پروگرام حکومت کی نوٹیفکیشن کے مطابق تفریح ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں ۔

گیلانی اسلامیہ لاء کالج ملتان میں پرنسپل کی تعیناتی

*۲۲۶۳ مسٹر نیض مصطفیٰ گیلانی ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا حکومت گیلانی اسلامیہ لاء کالج ملتان کو آئندہ سال کے لئے

جاری رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ کالج کے پرنسپل کے عہدہ کے لئے کسی مستقل اور قابل ماہر قانون کو تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ : (الف) جی ہاں ۔ اس سلسلے میں گیلانی اسلامیہ لاء کالج ملتان کے لئے ۷۴-۱۹۷۳ء کے بجٹ میں پوری گنجائش رکھی گئی ہے ۔

(ب) گیلانی اسلامیہ لاء کالج کے پرنسپل کی اسامی سید احمد شاہ کے زائد العمر ہونے کی وجہ سے خالی ہوئی تھی اور حافظ محمد امیر لیکچرار کو عارضی طور پر پرنسپل تعینات کیا گیا ہے ۔ مستقل پرنسپل کی تعیناتی کے لئے سروس رولز حکومت کے زیر غور ہے ۔

گیلانی اسلامیہ لاء کالج ملتان کی عمارت کی تعمیر

*۲۲۶۵مسٹر فیض مصطفیٰ گیلانی ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ اسلامیہ لاء کالج ملتان کی زیر تعمیر عمارت سے انتظامیہ نے ادھوری چھوڑی تھی ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ جب کالج مذکور بند کیا گیا اور اس کی تعمیر کے لئے سامان موقعہ پر موجود تھا اگر ایسا ہے تو آیا وہ سامان اب بھی وہاں موجود ہے اور حکومت اس کالج کی عمارت کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کب تک ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ : (الف) گیلانی اسلامیہ لاء کالج ملتان کی عمارت کالج کو قومی تحویل میں لئے جانے پر زیر تعمیر تھی ۔ کالج کو قومی تحویل میں آ جانے پر تعمیر کا کام بند ہو گیا ۔

(ب) کالج کی تعمیر بند ہو جانے پر جو عارضی سامان اور دوسرا مسالحہ موجود تھا وہ ابھی تک محفوظ ہے ۔ البتہ سیمنٹ کو خراب ہونے سے بچانے کے لئے تین صد بوری فروخت کرنے کا ارادہ ہے ۔ حکومت کالج کی عمارت کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس مقصد کے لئے موجودہ مالی سال میں تین لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں اور امید ہے کہ محکمہ تعمیرات ۳۰ جون تک یہ رقم خرچ کرکے عمارت کو پایہ تکمیل تک پہنچائے گا ۔

پرائمری سکولوں اور مڈل سکولوں کو ہائی سکول کا درجہ دینا

*۲۲۸۱ ۔چودھری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ۷۲-۱۹۷۱ء میں صوبہ پنجاب میں کتنے نئے سکول کھولے گئے اور کتنے پرائمری سکولوں کو مڈل اور مڈل سکولوں کو ہائی سکول کا درجہ دیا گیا ۔ طلباء و طالبات دونوں کا علیحدہ علیحدہ بتایا جائے ۔

(ب) صوبہ پنجاب میں ۷۳-۱۹۷۲ء میں کتنے انٹر و ڈگری کالج طلباء و طالبات کے لئے کھولے گئے یا ہائی سکولوں کو کالج کا درجہ دیا گیا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) صوبہ پنجاب میں ۷۲-۱۹۷۱ء میں طلباء کے لئے ۵۰۲ اور طالبات کے لئے ۴۹۸ نئے پرائمری سکول کھولے گئے اور ۱۲۲ پرائمری سکول برائے طلباء اور ۷۸ پرائمری سکول برائے طالبات کو مڈل کا درجہ دیا گیا ۔ مزید برآں لڑکوں کے ۴۰ مڈل اور لڑکیوں کے ۶ مڈل سکول ہائی سکول بنائے گئے ۔

(ب) صوبہ پنجاب میں ۷۳-۱۹۷۲ء میں کسی بھی انٹر یا ڈگری کالج کا اجراء نہیں ہوا اور نہ ہی کسی ہائی سکول کو کالج کا درجہ دیا گیا ۔

تعلیم کے لئے رقوم کی تخصیص

*۲۲۸۲ ۔چودھری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ پنجاب میں ۷۲-۱۹۷۱ء اور ۷۳-۱۹۷۲ء میں تعلیم کی ترقی

کے لئے کتنی رقم مخصوص کی گئی اور اس میں سے کتنی صرف ہوئی ۔

(ب) حکومت پنجاب نے پرائیویٹ سکولوں کو قومی تحویل میں لینے کے بعد اساتذہ کی تنخواہوں پر آج تک کتنی رقم خرچ کی ہے نیز مرکزی حکومت نے حکومت پنجاب کو بطور امداد کتنی رقم دی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ : (الف) صوبہ پنجاب میں ۷۲-۱۹۷۱ء اور ۷۳-۱۹۷۲ء میں تعلیمی ترقی کے لئے جتنی رقم مخصوص کی گئی اور اس میں سے جتنی خرچ کی گئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے ۔

سال	رقم جو تعلیم کی ترقی کیلئے مخصوص کی گئی ۔	خرچہ جو تعلیمی ترقی پر ہوا ۔
۷۲-۱۹۷۱ء	۳۶۳۷ لاکھ روپے	۳۴۶۲ لاکھ روپے
۷۳-۱۹۷۲ء	۴۷۴۴ " "	۴۵۴۴ " "

(ب) صوبہ پنجاب میں پرائیویٹ سکولوں کو قومی تحویل میں لینے کے بعد اساتذہ کی تنخواہوں پر آج تک مبلغ ۱،۹۳،۶۷،۲۱۵ روپے خرچ ہوئے ہیں نیز مرکزی حکومت نے حکومت پنجاب کو اس ضمن میں کوئی رقم بطور امداد نہیں دی ۔

پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو قومیانہ

*۲۲۹۹۔شیخ محمد اصغر ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) تعلیمی اصلاحات ۱۹۷۲ء کے تحت پرائیویٹ تعلیمی ادارے صوبائی حکومت نے کب سرکاری تحویل میں لئے ۔

(ب) حکومت مڈل اور میٹرک تک تعلیم کب مفت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ غریب و متوسط الحال طلباء کو کب سے مفت کتابیں ملنی شروع ہو جائیں گی اور اخراجات پورے کرنے کے لئے کیا اقدام کئے جا رہے ہیں ۔

(ج) نئی تعلیمی پالیسی مرتب کرنے کے لئے جو صوبائی تعلیمی کونسل قائم کی گئی ہے اس میں اساتذہ کے علاوہ طلباء کے والدین کو کس تناسب سے نمائندگی دی گئی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - : (الف) کالج اور سکول ۱۰۹-۷۲ اور ۱۰۱-۷۲ سے بالترتیب سرکاری تحویل میں لئے گئے ہیں ۔

(ب) مڈل تک تعلیم ۱۰۱-۷۲ سے مفت کر دی گئی ہے اور جماعت نہم اور دہم تک تعلیم ۱۰۱-۷۳ سے مفت کر دی جائے گی ۔ مرکزی حکومت مفت کتابیں دینے کے بارے میں سوچ رہی ہے ۔

(ج) تعلیمی کونسل کے بیشتر ممبران والدین بھی ہیں ۔

ماموں کانجن ضلع لائل پور میں طالبات کے لئے ہائی سکول اور کالجوں کا قیام

*۲۳۱۴—میاں ظہور احمد ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) تحصیل سمندری ضلع لائلپور میں طالبات کے ہائی سکولوں اور کالجوں کی تعداد کیا ہے اور وہ کہاں کہاں واقعہ ہیں ۔

(ب) کیا مذکورہ تحصیل میں موجودہ کالجوں اور ہائی سکولوں کی تعداد کافی ہے ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت تحصیل سمندری کے علاوہ ماموں کانجن میں طالبات کے لئے ہائی سکول اور کالج قائم کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں ۔

(د) کیا مذکورہ تحصیل کے تعلیمی اداروں میں طالبات کے لئے رہائش کا کوئی بندوبست ہے اگر ہے تو ان میں کتنی طالبات کو رہائش کی سہولتیں میسر ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ : (الف) تحصیل سمندری میں صرف ایک ہائی سکول برائے طالبات ہے جو کہ خاص سمندری میں واقع ہے ۔ لیکن اس تحصیل میں لڑکیوں کا کوئی کالج نہیں ہے ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) ماموں کانجن کے علاقے میں ہائی سکول اور کالج برائے طالبات کھولنے کی تجویز پر ۷۴-۱۹۷۳ء کے دوران غور کیا جائے گا ۔ بشرطیکہ شدید مالی دشواریاں راہ میں حائل نہ ہوئیں ۔

(د) تحصیل سمندری کے تعلیمی اداروں میں طالبات کے لئے رہائش کا کوئی انتظام نہیں ہے ۔

صوبہ پنجاب میں سکولوں اور کالجوں کا درجہ بڑھانا

*۲۳۴۰ــــشیخ محمد اصغر ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۷۳-۱۹۷۲ء کے دوران صوبہ پنجاب میں کتنے پرائمری سکولوں کو مڈل، مڈل سکولوں کو ہائی سکول اور ہائی سکولوں کو کالج کا درجہ دیا گیا ہے یا دیا جا رہا ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق) : صوبہ پنجاب میں مالی سال ۷۳-۱۹۷۲ء کے دوران ۴۰۰ پرائمری سکولوں کو مڈل کا درجہ دیا گیا ہے اور ۵۰ مڈل سکولوں کو ہائی کا ۔ اس سال کوئی نیا کالج قائم نہیں کیا گیا ۔

سکول تعمیر کرنے کے لئے درخواستوں کی تعداد

*۲۳۴۱ ۔ شیخ محمد اصغر ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبہ پنجاب کے مختلف علاقوں سے حکومت کے پاس ایسی درخواستیں زیر غور ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ (۱) عوام سکول کی عمارت کے لئے زمین دینے کو تیار ہیں ۔ (۱) عوام نے سکول کے لئے عمارت تعمیر کر دی ہے صرف سکول کھولنے کی ضرورت ۔ ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ درخواستوں کی تعداد کیا ہے جن پر عوام کی خواہش کے مطابق اس سال سکول کھولنے کا حکم جاری کو دیا جائے گا اور کن وجوہ کی بنا پر کتنی درخواستوں کو مذید زیر غور رکھنے کا ارادہ ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ مطلوبہ کوائف اکھٹے کئے جا رہے ہیں ۔ جلد ہی ایوان کی خدمت میں پیش کر دئیے جائیں گے ۔

تحصیل پھالیہ کے دیہات میں طلبا و طالبات کے لئے ہائی سکول کا قیام

*۲۳۸۳ ۔ **چوھدری لال خان** ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل پھالیہ کے تھانہ قادر آباد اور میانہ گوندل جو تقریباً ۱۴۰ دیہات پر مشتمل ہیں میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے کوئی ہائی سکول نہیں ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ اس علاقہ کے طلباء کو حصول تعلیم کے لئے دور دراز علاقوں میں جانا پڑتا ہے ۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت تحصیل پھالیہ کے مذکورہ دیہات میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے الگ الگ ہائی سکول کھولنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر تعلیم ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق) (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) سالانہ ترقیاتی پروگرام ۷۴-۱۹۷۳ء میں استحقاق کی بنیاد پر غور کیا جائے گا ۔

ضلع گجرات کے اساتذہ کو تنخواہوں کی ادائیگی

*۲۳۸۴ - چوہدری لال خان ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ضلع گجرات کے جوڑہ کرنانہ ۔ کڑیالوالہ اور اجنالہ سرکل کے اساتذہ کو ابھی تک اپریل ۱۹۷۲ء کی تنخواہ ادا نہیں کی گئی ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ یہ اساتذہ کئی بار اپنی تنخواہ کے حصول کے لئے افسران بالا کو عرضداشتیں پیش کر چکے ہیں ۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت ان اساتذہ کو ماہ اپریل ۱۹۷۲ء کی تنخواہ کب ادا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) ماہ اپریل ۱۹۷۲ء کی تنخواہ کی ادائیگی میں کچھ قانونی اور مالی پیچیدگیاں ہیں ۔ تاہم اس کی جلد از جلد ادائیگی کے لئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے ۔

قاری صاحبان کو پنشن اور گریجویٹی وغیرہ کی سہولتیں دینا

*۲۳۸۵ - چوہدری امان اللہ نک ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبے کے ان مدارس میں جہاں درس قرآن کا انتظام ہے وہاں قاری صاحبان کو تنخواہ کا ایک تہائی حصہ یونین فنڈ سے اور بقایا دو تہائی حصہ تدریس القرآن ٹرسٹ راھوالی گوجرانوالہ کینٹ کی طرف سے ادا کیا جاتا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ان قاری صاحبان کو پنشن اور گریجویٹی

وغیرہ کی سہولتیں جو باقاعدہ ملازمین کو دی گئی ہیں بھی میسر نہیں۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت ان قاری صاحبان کو باقاعدہ سرکاری ملازم تصور کرنے اور سرکاری خزانہ سے تنخواہ دینے اور پنشن و گریجویٹی کی سہولتیں دینے کے لئے تیار ہے۔

(د) اگر جزء (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سہولتیں ان کو کب سے دی جائیں گی ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) سر دست نہیں ۔

(د) یہ اسکیم ابھی تجرباتی بنیادوں پر جاری ہے ۔ کامیاب ہو جانے کی صورت میں قاری صاحبان کی ملازمت کے سرکاری طور پر تحفظ کے مسئلہ پر غور کیا جائے گا ۔

تحصیل خانیوال کے چک ۱۵۲ / ۸۴ کے مڈل کو ہائی سکول کا درجہ دینا

*۲۳۸۷ ۔ ڈاکٹر محمد صادق ملہی ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل خانیوال کے چک نمبر ۱۵۲ / ۸۴ میں مڈل سکول واقع ہے اور اس کے گرد و نواح میں ۱۰ میل تک کوئی ہائی سکول نہیں ہے ۔

(ب) کیا حکومت مذکورہ سکول کو ہائی سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) ترقیاتی پروگرام ۱۹۷۳-۷۴ء کے تحت دوسرے سکولوں کے ساتھ

استحقاق کی بنا پر مذکورہ سکول کو ہائی کا درجہ دینے کے معاملے پر غور کیا جائے گا۔

اساتذہ کو سالانہ ترقی دینا

*۲۳۸۸ ۔ **ڈاکٹر محمد صادق ملہی** ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا اساتذہ کو سالانہ ترقی دینے کیلئے انکے زیر تعلیم طالب علموں کے امتحان کے نتیجہ کا کوئی خاص معیار مقرر ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس بات پر توجہ دینے کو تیار ہے کہ جن اساتذہ کا مقررہ معیار پورا نہ ہو ان کو ترقی نہ دی جائے؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی نہیں ۔ سالانہ ترقی عام حالات میں خود بخود دے دی جاتی ہے ۔ تا وقیکہ اس کے روکنے کا حکم نہ دیا جائے۔

(ب) چونکہ جزو (الف) کا جواب نفی میں ہے ۔ لہذا اس پر غور کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

صوبہ پنجاب میں پرائیویٹ سکولوں اور کالجوں کے عملہ کو تنخواہ کے واجبات کی ادائیگی

*۲۳۸۹ **حاجی محمد سیف اللہ خان** ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قومیائے گئے پرائیویٹ ہائی سکول اور پرائیویٹ انٹر و ڈگری کالج کے عملہ کو قومیائے جانے سے قبل کی تنخواہوں وغیرہ کے بقایا جات کی ادائیگی ابھی تک نہیں کی گئی۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ اداروں کے عملہ کے بقایاجات کی ادائیگی کا کب تک ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) حکومت پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو ۱۵ مارچ ۱۹۷۲ء سے لے کر

قومی تحویل میں آنے کی تاریخ تک بقایاجات کی ادائیگی پر غور کر رہی ہے ۔ اس سلسلہ میں تمام تعلیمی اداروں سے درخواست کی گئی کہ وہ اپنے اثاثوں اور واجبات (Assets and Liabilities) کی تفصیل مہیا کریں تاکہ حکومت اس بارے میں ضروری اقدام کر سکے ۔

تحصیل مری میں طالبات کے لئے کالج کا قیام

*۲۳۹۰ ۔ مسٹر محمد حنیف خان ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل مری ایک نہایت ہی پسماندہ علاقہ ہے اور وہاں طالبات کے لئے کوئی کالج نہیں ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ تحصیل میں طالبات کے لئے کالج کھولنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق) (الف) جی ہاں لڑکیوں کے لئے تحصیل مری میں کوئی کالج نہیں ہے ۔ لیکن لڑکوں کے کالج میں پہلے ہی لڑکیاں پڑھ رہی ہیں ۔

(ب) سالانہ ترقیاتی پروگرام ۷۳-۱۹۷۲ء میں مری لڑکیوں کے لئے کالج کھولنے کی کوئی سکیم نہیں ہے اگلے مالی سال میں اس منصوبے پر استحقاق کی بنیاد پر غور کیا جائے گا ۔

گورنمنٹ نارمل سکول گجرات کے اساتذہ کو واجبات کی ادائیگی

*۲۳۹۱ - چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مندرجہ ذیل اساتذہ درج ذیل تواریخ کو ریٹائر ہوئے ۔

محمد حسین ایس وی استاد گورنمنٹ نارمل سکول گجرات	۳-۱۲-۱۹۷۰ء
بشیر احمد ایس وی استاد گورنمنٹ نارمل سکول گجرات	۵-۷-۱۹۷۱ء
سید مسعود احمد تثیر ایس وی استاد نارمل سکول گجرات	۲۱-۳-۱۹۷۲ء
احمد حسین ڈرائینگ استاد گورنمنٹ نارمل سکول گجرات	۴-۱۲-۱۹۷۲ء

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا اساتذہ کی سروس بکیں ہیڈ ماسٹر نارمل گجرات کی ذاتی عناد کی وجہ سے نامکمل ہیں ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیکرٹری پنشن ڈسپوزل کمیٹی سیکرٹریٹ لاہور نے مذکورہ بالا اساتذہ کی درخواست پر متذکرہ بالا ہیڈ ماسٹر کے خلاف انکوائری کی اور رپورٹ میں ہیڈ ماسٹر مذکورہ کو مورد الزام ٹھہرایا ۔

(د) کیا وزیر موصوف متذکرہ بالا اساتذہ کی پنشن اور دیگر بقایاجات کی ادائیگی فوری کرانے کا ارادہ رکھتے ہیں اگر نہیں تو کیوں نہیں اگر ہاں تو کب تک ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی ہاں ۔ لیکن بشیر احمد ایس ۔ وی بجائے ۵-۷-۱۹۷۱ء کے ۳۰-۴-۱۹۷۲ء کو ریٹائر ہوا تھا ۔

(ب) اس معاملہ کی چھان بن ہو رہی ہے ۔ اس لئے ابھی حتمی طور پر کچھ نہیں کیا جا سکتا ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) جی ہاں ۔ ایک استاد کے پنشن کے کاغذات اے ۔ جی آفس کو جا چکے ہیں ۔ اور عنقریب پنشن کی ادائیگی کی توقع ہے ۔ باقی اساتذہ کے پنشن کے کاغذات کی تیاری میں اس لئے دیر ہوئی ہے کہ ان کی فوجی سروس وغیرہ کے بارہ میں اے ۔ جی لاہور میں تصدیق کے لئے جو کوائف بھیجے گئے تھے ۔ ان کی وضاحت طلب کی گئی ہے ۔ جس کے تحت اساتذہ کی تنخواہیں دوبارہ مقرر ہونی ہیں اور متعلقہ کاغذات درست کئے جا رہے ہیں ۔ تاہم اب پنشن کی جلدی ادائیگی کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے ۔

تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ تھانہ بڑا گھر کے ہائی سکول کی عمارت کی مرمت

*۲۳۹۳ ۔ مسٹر شوکت محمود ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ کے تھانہ بڑا گھر کے ہائی سکول کی عمارات نہایت خستہ اور خطرناک حالت ہے اور کئی سالوں سے اس کی مرمت بھی نہیں کرائی گئی ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ سکول میں میٹرک کی کلاسز کی اجراء کے بعد بھی کوئی نیا کمرہ تعمیر نہیں کروایا گیا اور طالب علم باہر درختوں کے نیچے بیٹھتے ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو حکومت اس کمی کو کب تک پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) سکول مذکورہ کے لئے مبلغ -/۷۵۰۰۰ روپے کی لاگت سے ۳۰ جون ۱۹۷۳ء تک نئی عمارت تیار ہو جائے گی ۔

تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ میں سکولوں کی کمی

*۲۳۹۳ - **مسٹر شوکت محمود** ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ کے ۳ تھانوں مانگٹانوالہ ، بڑا گھر اور سید والہ کی ۳ تا ۴ لاکھ آبادی کے لئے صرف ۲ ہائی سکول ہیں اور تھانہ مانگٹانوالہ میں ایک لاکھ کی آبادی کے لئے کوئی ہائی سکول نہیں ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس کمی کو جلد از جلد پورا کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ : جی ہاں ۔

ترقیاتی پروگرام ۷۴-۱۹۷۳ء کے تحت تھانہ مانگٹانوالہ میں ایک ہائی سکول کھولے جانے کے لئے دوسرے سکولوں کے ساتھ استحقاق کی بنا پر غور کیا جائے گا ۔

* * * *

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ پنجاب میں قومیائے گئے پرائیویٹ سکولوں اور کالجوں کی تعداد

۳۳ - حاجی محمد سیف اللہ خاں - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ــ

(الف) صوبہ پنجاب میں کتنے پرائیویٹ ہائی سکول اور پرائیویٹ انٹر و ڈگری کالج قومی تحویل میں لئے گئے ہیں - ان کے نام مع مقام بتائے جائیں -

(ب) جزو (الف) کے تحت قومیائے گئے اداروں کے عملہ کی تفصیل سکول وار کیا تھیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - جواب (الف) قومی تحویل میں لئے گئے پرائیویٹ ہائی اسکول اور پرائیویٹ انٹر و ڈگری کالجوں کی تعداد درج ذیل ہے :

	ہائی اسکول	انٹر کالج	ڈگری کالج
لاہور ریجن =	۳۳۶	۴۱	۴۳
راولپنڈی ریجن =	۲۶۰	۱۲	۱۲

*ان اداروں کے نام سمعہ مقام کی تفصیل منسلک ہے -

(ب) قومی تحویل میں لئے گئے اداروں کے عملے کے کوائف اکٹھے کئے جا رہے ہیں - جن کی تفصیل مکمل ہونے پر پیش کر دی جائے گی -

---

*فہرست آخر میں ملاحظہ فرمائیں -

صوبہ پنجاب میں قومیائے گئے پرائیویٹ کالجوں کی تعداد ۔

۳۴ ۔ **چوہدری امان اللہ لک** ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ــــ

(الف) حکومت پنجاب نے صوبہ میں کل کتنے پرائیویٹ کالج اپنی تحویل میں لئے ہیں ۔ مذکورہ کالجوں کے مکمل کوائف بتائے جائیں ۔

(ب) مذکورہ پرائیویٹ کالجوں میں پروفیسروں اور لیکچراروں کی کل تعداد کتنی ہے اور ان میں سے ہر ایک کی تعیناتی کی تاریخ کیا ہے ۔

(ج) قومی تحویل میں لئے گئے کالجوں کے پروفیسروں اور لیکچراروں کے تبادلے کس کس جگہ کئے گئے ۔

(د) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ کالجوں کو قومی تحویل میں لینے کے بعد وہاں کے لیکچراروں اور پروفیسروں کو بلا جواز ایک کالج سے دوسرے کالج میں تبدیل کر دیا گیا اگر ایسا ہے تو ان تبادلوں کا کیا جواز تھا ۔

(ہ) قومی تحویل میں لئے گئے کالجوں کے کتنے ایسے پروفیسرز اور لیکچرارز ہیں جن کو ۱۹۷۲-۳-۱۵ء تا ۱۹۷۳-۸-۳۱ء کے بقایاجات تنخواہ مع الاونس کی ادائیگی نہیں کی گئی ۔

(و) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ وزیر موصوف نے اسمبلی کے اجلاس میں یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ حکومت ایسے پروفیسروں اور لیکچراروں کے بقایاجات بہت جلد ادا کر دے گی ۔ اس پر کہاں تک عمل درآمد ہوا ہے ۔ نیز حکومت حتمی طور پر مذکورہ بالا اساتذہ کے بقایاجات کب تک ادا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجہ کیا ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) راولپنڈی ریجن ۲۴ کالج ۔ لاہور ریجن ۵۴ کالج کل کالج قومی تحویل میں لئے گئے ہیں جن کی تفصیل منسلک ہے ۔

(ب) راولپنڈی ریجن میں ۳۷۳ اور لاہور ریجن میں ۱۱۳۷ اس طرح کل ۱۵۱۰ پروفیسر اور لکچرار ہیں ان تمام کی تاریخ تعیناتی یکم ستمبر ۷۲ ہے۔

(ج) راولپنڈی ریجن میں صرف دو تبادلے کئے گئے ہیں ایک زمیندارہ کالج گجرات اور دوسرا کے۔ اے۔ اسلامیہ کالج جامعہ بھدی شریف جھنگ میں۔ لاہور ریجن میں ۲۹۔ پروفیسروں اور لیکچراروں کے تبادلے کئے گئے مفصل کوائف منسلک ہیں۔

(د) راولپنڈی ریجن سے کسی بھی لیکچرر یا پروفیسر کا تبادلہ بلا وجہ نہیں کیا گیا۔ اسی طرح لاہور ریجن میں بھی تبادلے قومی مفاد اور تنظیمی امور کے پیش نظر کئے گئے ہیں۔

(ہ) راولپنڈی ریجن کے ۱۳ کالجوں کے اساتذہ کو جولائی اور اگست ۱۹۷۲ء کو تنخواہ ادا نہیں کی گئی۔ ایسے پروفیسروں اور لیکچراروں کی تعداد بہت ہے جن کے ۳۱ اگست ۱۹۷۲ء سے پہلے کے بقایاجات واجب الادا ہیں۔ ایسے بقایاجات کی کل رقم ۱۱۷۱۹۳۴ روپیہ ہے۔

(و) ان کے متعلق حکومت کوائف جمع کر رہی ہے۔ ہر چند یہ حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے تاہم حتی الامکان حکومت کی کوشش ہے کہ تمام اساتذہ کو تنخواہ مل جائے۔

List of Professors/Lecturers Working in the Nationalized Colleges in the Lahore Regjon who were Transferred.

Sr. No.	*Name of College*	*Subject*	*Transferred to*
1.	Abdul Wahid Malik Sadiq Abbas College, Dera Nawab Sahib.	Arabic	Islamic College, Badomalhi.
2.	Muhammad Abdullah, Islamia College, Gujranwala.	Persian	Guru Nanak Memorial College, Nankana Sahib.

Sr. No.	Name of College	Subject	Transferred to
3.	Muhammad Farooq Ahmad, Islamia College, Badomalhi.	Arabic	Sadiq Abbas College Dera Nawab
4.	Abdul Rauf Kaser, Sadiq Abbas College, Dera Nawab Sahib.	Urdu	Sahib, Goverment College, Bhakhar.
5.	Shujjat Mand Khan, Millat Inter College, Multan.	English	Govt. College, Muzaffaragarh.
6.	Zia-ul-Islam College, Dera Ghazi Khan.	Botony	Islamia College, Civil Line, Lahore
7.	Muhammad Zahid Khan, Lodhi, Islamia, College, Civil Lines, Lahore.	Pol. Science	Islamia College, Arifwala.
8.	M. Tufail Butt, Islamia College, Civil Lines, Lahore.	Geography	Razvia Islamia College, Arifwala.
9.	Razi-ud-Din, Islamia Coll. Civil Lines, Lahore.	English	Jama-ul-Uloom College, Multan.
10.	Dildar Parvez Bhatti, Govt. College, Sahiwal.	English	Islamia College, Civil Lines, Lahore.
11.	Manzoor Ahmad, Islamia College, Railway Road, Lahore.		Islamia College, Sambrial.
12	M. Younas Khalid Bazmi Islamia College, Railway, Road, Lahore.	Pol. Science	Willayat Hussain Islamia College, Multan.
13.	Muhammad Suleman, Islamia College, Sambrial.	—do—	Islamia College, Railway Road, Lahore.
14.	Abdul Rauf, Islamia College, Arifwala.	Economics	—do—
15.	Abdul Hamid, Dar, Islamia College, Railway Road, Lahore	—do—	Islamia College, Arifwala.

Sr. No.	*Name of College*	*Subject*	*Transferren to*
16.	Maghi-ud-Din, W.H. Islamia College, Mulan	Islamic Studies.	Islamia College, Railway Road, Lahore.
17.	Muhammad Ashraf Raja, Principal, Islamic College, Badomalhi.		Guru Nanak Memorial College, Nankana Sahib.
18.	I.A. Kadri, Principal, Islamia College, Gujranwala.	Urdu Asstt : Professor	Dyal Singh College, Lahore.
19.	Ghulam Ali, Razvia Islamia College, Haroonabad.	Geography	Islamic College, Civil Lines, Lahore.
20.	Mr. Sanaullah, Tarar, Islamia College, Arifwala.	Pol. Sc.	Jinnah Islamia College Sialkot.
21.	Fasih-ur-Rehman Govt. College, Gujranwala.	English	Jinnah Islamia College, Sialkot.
22.	Zafar Iqbal, Government College, Sargodha.	English	Jinnah Islamia College, Sialkot.
23.	Shamim Berhat Chughtai, Principal, Guru Nanak Memorial College, Nankana Sahib.	Principal	Islamia College, Badomalhi.
24.	Saghir Ahmad, Islamia College, Badomalhi.	Economics	T.T. College, Ghatalian.
25.	Muzaffar Abbas, Govt. College, Muzaffargarh.	Urdu	Islamia College, Badomalhi.
26.	Maqbool Ahmed Asghar, Razvia Islamia College, Haroonabad.	Economics	Islamia College, Civil Lines, Lahore.
27.	Abdul Rehman Abid, Jama-ul-Uloom College, Multan.	English	Millat Inter College, Multan.

28.	Fateh Muhammad, Govt. College, Shakargarh.	English	M.A.O. College, Lahore.
29.	Muhammad Hussain Multani, Govt. College, Muzaffargarh.	Economics	Willayat Hussain Islamia College, Multan.

List of Nationalized Intermediate College in Lahore Region.

1. Ashraf Intermediate College, Lahore.
2. Anglo Arabic Inter College, Arifwala (Sahiwal).
3. Educational Trust College, Chichawatni (Sahiwal).
4. Faridia College, Pakpatan.
5. Hashmi Memorial College of Commerce, Lahore.
6. Ishaat-e-Taleem College, Chauburji, Lahore.
7. Islamia College for Boys, Lahore Cantt :
8. Islamia Inter College, Sangla Hill (Sheikhupura).
9. Islamia College Buddomalhi (Sialkot).
10. Islamia College, Sambiral (Sialkot),
11. Islamia Inter College, Mitranwali (Sialkot).
12. Islamia College Vehari, (Multan).
13. Islamia Inter College, Kabirwala (Multan).
14. Islamia Inter College, Arifwala (Sahiwal).
15. Model College for Boys, Model Town, Lahore.
16. Millat Inter College, Multan.
17. Razvia Islamia College, Haroonabad (Bahawalnagar).
18. Shah Hussain College, Lahore.
19. Taleem-ul-Islam College, Ghattialian (Sialkot).
20. T.T. Collge, Khanpur (Rahim Yar Khan).
21. Anjuman-e-Himayat Islam Law College, Lahore.
22. Gilani Islamia Law College, Multan.
23. Saddiq Abbas Inter College, Dera Nawab Sahib.
24. Jami-ul-Uloom College, Multan.

Women Intermediate College

1. Bahawalnagar Inter College for Girls (Bahawalnagar).
2. Fatima Islamia College for Girls, Hafizabad (Gujranwala).
3. Inter College for Women, Model Town, Lahore.
4. Khatoon Inter College for Girls, Hafizabad (Gujranwala).
5. Kulliayat-ul-Banat College, Lahore.
6. Muslim Girls College, Narowal (Sialkot).
7. Model College for Girls, Model Town, Lahore.

List of Nationalised Degree College in Lahore Region.

1. Allama Iqbal College, Sialkot.
2. Alamdar Hussain Islamia College, Multan.
3. Dyal Sing College, Lahore.
4. F.C. College, Lahore.
5. Guru Nanak Memorial College, Nankana Sahib.
6. Imamia College, Sahiwal.
7. Islamia College, Gujranwala.
8. Islamia College, Kasur.
9. Islamia College, Railway Road, Lahore.
10. Islamia College, Civil Lines, Lahore.
11. Islamia College, Narowal (Sialkot).
12. Islamia Degree College, Khanewal.
13. Islamia College for Commerce, Lahore.
14. Jinnah Islamia College, Sialkot.
15. Willayat Hussain Islamia College, Multan.
16. M.A.O. College, Lahore.
17. Murray College, Sialkot.

Women Degree Colleges

1. Apwa College, Lahore.
2. Fatima Jinnah Girls College, Sheikhupura.
3. Islamia College for Women, Cooper Road, Lahore.
4. Islamia College for Women Lahore Cantt :
5. Kinnarid College, Lahore.
6. Rahim Yar Khan Girls College, Rahim Yar Khan.

List of Nationalized Colleges in Rawalpindi Region

1. Islamia College, Lpallpur.
2. Jamia Nusrat for Women, Rabwah (Jhang).
3. Talim-ul-Islam College, Rabwah (Jhang).
4. Islamia College for Women, Lyallpur.
5. Ambala Muslim College, Sargodha.
6. Sir Syed College, Katas (Jhelum).
7. Hashmat Ali Islamia College, Rawalpindi.
8. Hashmat Ali Islamia Science College, Rawalpindi.
9. Lyallpur Inter College, Lyallpur.
10. Millat Inter College, Lyallpur.
11. Muslim Inter College, Chak No. 41/J.B. Lyallpur.
12. Prem Sati Trust Inter College, Kamalia (Lyallpur).
13. Jauhar College for Women, Jauharabad.
14. K.A. Islamia Inter College, Jamia Muhammadi Sharif.
15. Ghazali Inter College, Jhang Saddar.
16. A.H. Islamia Inter College, Jalalpur Jattan (Gujrat).
17. I.D. Janjua Inter College, Lalamusa (Gujrat).
18. Zia Shamsul Islam Degree College, Sial Sharif.
19. Viqar-un-Nisa Girls College, Rawalpindi.
20. Sir Syed Degree College, Gujrat.
21. Zamindar Degree College, Gujrat.
22. Zamindar College, Gujrat.
23. Gordon College, Rawalpindi.
24. Islamia College, Chiniot (Jhang).

اراکین اسمبلی کی رخصت

ملک سرفراز احمد

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست ملک سرفراز احمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

مجھے ذاتی ضروری کام کی غرض سے مصروفیت ہے ۔ لہذا ملتمس ہوں کہ اجلاس اسمبلی سے میری غیر حاضری برائے ۲۴-۳-۱۹۷۳ء تا ۱۶-۳-۱۹۷۳ء (تین یوم) عنائت فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

حافظ علی اسد اللہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست حافظ علی اسد اللہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گذارش ہے کہ میں بوجہ بیماری مورخہ ۹-۳-۱۹۷۳ء کو اجلاس میں شرکت نہ کر سکا ۔ رخصت منظور کی جائے ۔ شکریہ

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

حافظ علی اسد اللہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست حافظ علی اسد اللہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

گذارش ہے کہ میں بوجہ ضروری کام کے مورخہ ۱۲-۳-۱۹۷۳ء اور ۱۳-۳-۱۹۷۳ء دو یوم اجلاس میں شرکت نہ کر سکا ۔ رخصت منظور کی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

فقیر عبدالمجید خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست فقیر عبدالمجید خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گذارش ہے کہ بندہ دل کا مریض ہے ۔ ہفتہ سے طبیعت ٹھیک نہیں رہتی تھی چنانچہ طبی مشورہ کے تحت ایک ہفتہ مکمل آرام کرنا ہے ۔ براہ کرم ۱۶ مارچ سے ۲۲ مارچ ۱۹۷۳ء تک کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

رانا رب نواز نون

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست رانا رب نواز نون صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

گذارش ہے میں سخت بخار میں مبتلا ہوں اس لئے اسمبلی کے اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکتا ۔ مہربانی

فرما کر ۸-۳-۱۹۷۳ء اور ۹-۳-۱۹۷۳ء دو یوم کی رخصت عنایت فرمائی جاوے۔

مسٹر سپیکر۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

رانا رب نواز لون

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست رانا رب نواز لون صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گذارش ہے کہ مجھے بوجہ شدید بخار سخت تکلیف ہے اس لئے اسمبلی کے اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکتا۔ مہربانی فرما کر ۱۲-۳-۷۳ تا ۱۶-۳-۱۹۷۳ء رخصت منظور فرمائی جاوے۔

مسٹر سپیکر۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری علی بہادر خان

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست چودھری علی بہادر خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں مورخہ ۱۲-۳-۷۳ کو بوجہ بخار اجلاس میں شرکت نہ کر سکا۔ براہ کرم اس روز کی رخصت عطا کی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری فرزند علی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چودھری فرزند علی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

جناب عالی ! میں مورخہ ۱۲ اور ۱۳ مارچ کو بوجہ بیماری اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکا ۔ مہربانی فرما کر مجھے رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

رئیس شبیر احمد

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست رئیس شبیر احمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

Dear Sir,

I wish to inform you that I cannot attend the present Session as I am still under medical treatment. I have already informed you about this in my letter dated 8th March, 1973.

I hope you will excuse my absence.

Thanking you.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری صاحب کی ایک تحریک استحقاق pending ہے ۔ میں نے ٹیلیفون پر رابطہ قائم کیا تھا اور معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعلیٰ کل تشریف لائیں گے ۔

سید تابش الوری ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ تحریک استحقاق اور تحریک التوا کی صورت حال کے متعلق مشورہ اور غور و خوض کے بعد ایوان کو بتائیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ابھی میں نے غور نہیں کیا ۔

تحاریک التوائے کار

جہانیاں ضلع ملتان کے قریب ریلوے لیول کراسنگ پر ٹرک اور مال گاڑی میں تصادم ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ امروز ۱۰ مارچ ۱۹۷۳ء کی اطلاع کے مطابق ملتان سے تقریباً ۳۵ میل دور جہانیاں کے قریب ریلوے کے ایک لیول کراسنگ پر چوکیدار یا قلی کی عدم موجودگی کی وجہ سے ایک ٹرک مال گاڑی سے ٹکرا گیا جس کے نتیجے میں ۵ افراد ہلاک ہو گئے اور ۱۲ افراد شدید زخمی ہو گئے ۔ اس واقعہ سے عوام میں بے چینی اضطراب اور غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ریلوے مرکز کا محکمہ ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ حکومت اس ضمن میں اپنی سفارشات تو پیش کر سکتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سارے ایوان کی ہمدردیاں اس مرحوم کے ساتھ ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ اگر جناب حکومت سفارش فرما دے کہ اس چیز کا انتظام ہو جائے تو بہتر ہو گا اور وہاں چوکیدار مقرر کر دیے جائیں ۔

وزیر قانون ۔ فاضل رکن اچھی طرح جانتے ہیں لیکن پھر بھی کوشش کی جائے گی کہ ایسے فرائض سر انجام دینے میں کوتاہی نہ ہو ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ جو محکمے سنٹرل گورنمنٹ کے ماتحت ہیں ۔ کیا ان کے متعلق یہاں کوئی تحریک التوا نہیں آ سکتی ؟ حالانکہ precedent اس ہاؤس کا موجود ہے کہ روس کے ویٹو کی قرار داد بھی اس ہاؤس کے floor پر ڈسکس ہوئی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اگر جناب اس کو پینڈنگ فرما دیں تو میں آپ کے چیمبر میں تمام تفصیلات پیش کر دوں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ لیکن انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے کہ ہر ممکن کوشش کی جائے گی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ اس پر دوبارہ غور فرما لیں ۔ کوئی چیز جو سنٹرل گورنمنٹ سے متعلق ہو ۔ اگر ایک صوبہ میں کوئی واقعہ ہو جاتا ہے کہ سنٹرل گورنمنٹ کے متعلق تحریک آ سکتی ہے اور اس پر بحث بھی کی جا سکتی ہے اور حکومت اپنی سفارشات کے ساتھ اس چیز کو مرکز میں بھیج سکتی ہے ۔ لیکن اگر ایوان اس بات کو نہ پسند کرے تو پھر دوسری بات ہے ۔

سپیرئیر سائنس کالجز کو بند کرنے کے فیصلہ پر نظر ثانی کرنے کے لئے گورنر پنجاب کو طلباء کی اپیل

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کاروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ نوائے وقت ۱۰ مارچ کے مطابق سپیرئیر سائنس کالج کے طلبا کی سٹوڈنٹ ایکشن کمیٹی کے سیکرٹری خالد قریشی نے ایک پریس کانفرس میں گورنر پنجاب سے اپیل کی ہے کہ حکومت پنجاب نے سپیرئیر سائنس کالجز کو بند کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے ۔ اس پر نظر ثانی کی جائے ۔ سپیرئیر سائنس کالج ملک و قوم کی ترقی کے لئے وقت کی اہم ترین ضرورت ہے اور سائنس کی تعلیم دنیا کی بڑھتی ہوئی ترقی کا مقابلہ کرنے کے لئے ضروری ہے حکومت کے اس فیصلے سے عوام اور خصوصاً طلبا برادری میں بے چینی اور غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ فاضل محرک نے اس تحریک التوا میں دو نکات اٹھائے ہیں ایک تو انہوں نے سپیرئیر سائنس کالج کے بند کرنے کے متعلق کہا ہے لیکن اگر اردو زبان میں بند کرنے کا مطلب ادارے کو تالہ لگانا ہے تو میں اس کی پر زور تردید کرتا ہوں دوسرے یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کو بند کیا جائے گا میں اس چیز کی بھی پر زور تردید کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یعنی آپ بند کرنے کی تردید کرتے ہیں ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ فاضل محرک نے دوسرا نکتہ یہ اٹھایا ہے کہ اس وقت اس چیز کی اہم ترین ضرورت ہے کیونکہ سائنس کی تعلیم دنیا کی بڑھتی ہوئی ترقی کا مقابلہ کرنے کے لئے ضروری ہے ۔ جناب والا ۔ میں اس بات سے پورا اتفاق کرتا ہوں لیکن میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ایک بہت بڑے ادارے کی

بلڈنگ میں جس پر ۲۵ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہو اگر اس میں صرف ۱۵ / ۲۰ ملک کے طلبا پڑھیں تو کیا اس کو آپ سائنس کی ترقی کہیں گے ۔ سائنس کی ترقی تو اس صورت میں کہیں گے جب اس میں ۲ یا ۳ ہزار طلبا تعلیم حاصل کرتے ہوں ۔ میں جناب والا ۔ یہ چیز آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ اس قسم کے تین کالج ہیں جو لاہور لائلپور اور ملتان میں ہیں ۔ یہ پچھلی غلط منصوبہ بندی کا نتیجہ ہے کہ ۲۵ لاکھ کی کثیر رقم سے اتنی بڑی بلڈنگ کھڑی کر دی گئی جہاں کوئی پڑھنے کو نہیں جاتا ۔ گورنمنٹ کالج وحدت روڈ کی بلڈنگ میں ۲۰۰ گنا زیادہ بچے پڑھتے ہیں ۔ سپیرئیر سائنس کالج کا نام تو ایک فضول سا نام رکھ دیا گیا لیکن محض نام ہی سے ایک ادارہ سپیرئیر نہیں بنتا ۔ اس کو سپیرئیر کا نام دے کر سپیرئیر بنانے کی کوشش کی گئی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بلڈنگ خالی پڑی ہے اور صرف ۲۵ یا ۳۰ بچے اس میں پڑھتے ہیں اور اساتذہ کی تعداد طلبا کی تعداد سے زیادہ ہے اگرزیادہ نہیں تو برابر ضرور ہے ۔ پھر لڑکوں کو ڈگریاں نہیں ملیں ۔ شائد وہ فاضل محرک سے نہیں ملے مجھے تو وہ اکثر ملتے رہتے ہیں اورکہتے رہتے ہیں کہ ہمیں ڈگریاں دلاؤ ہم اس چیز کو ختم کرکے اسے عام کالج بنا رہے ہیں اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ سائنس کے طلبا کا تناسب آرٹس کے طلبا کے تناسب سے زیادہ ہو اور اب اس تعلیمی ادارے کو نئے طریقے سے استعمال کیا جائے گا ۔

پھر ہم پر یہ بھی الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم سائنس کی ترقی میں حائل ہیں ۔ جناب والا اگر بڑی بڑی بلڈنگوں میں صرف ۲۵ یا ۳۰ طلبا ہی پڑھتے ہوں تو اس سے زیادہ ترقی ہو گی یا اس چیز سےزیادہ ترقی ہوگی اگر اس میں ۲ یا ۳ ہزار طلبا پڑھیں ۔ محکمہ تعلیم اس بات کی کوشش کر رہا ہے کہ زیادہ سے زیادہ ترقی ہو اور ہم اس چیز کا بندوبست کریں گے ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ آپ کو بھی معلوم ہے کہ ہر جگہ مفاد پرست طبقہ موجود ہوتا ہے ۔ یہ چیز طلبا نہیں کر رہے

بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ان کے پیچھے کسی اور کا ہاتھ ہے جن کا مفاد یقناً متاثر ہوگا اگرچہ اساتذہ کے سکیل اور تنخواہیں متاثر نہیں ہوں گی لیکن وہ جو بڑے بڑے ادارے جن پر ۲۵ لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں اگر آپ دیکھیں کہ اس میں سے کتنے بچے پڑھے ہیں اور کتنے پاس ہوئے ہیں تو آپ دیکھیں گے کہ ان پر بے تحاشا روپیہ خرچ ہوا ہے) ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم جو تبدیلی لا رہے ہیں وہ صوبہ ۔ ملک اور قوم کی بہتری کے لئے ہے اور طلبا کی ایک بہت بڑی تعداد یہ مطالبہ کر رہی ہے کہ کہ سائنس کالج کو ایک عام کالج بنا دیا جائے تاکہ اس کو زیادہ بچے استعمال کر سکیں ۔ یہ چیز طلبا کے حق ہے اور اساتذہ کی بھی اس میں بہتری ہے ۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ اس سے کوئی پریشانی پیدا نہیں ہوئی ۔ کوئی بے چینی نہیں ہوئی ۔ صرف چند ایک مفاد پرستوں کو پریشانی اور بے چینی ہو گی لیکن میں چند لوگوں کے مفاد کی خاطر ملک اور قوم کے مفاد کو قربان نہیں کرنا چاہتا خواہ میری کتنی ہی مخالفت کیوں نہ ہو ۔ میں نے یہی مناسب سمجھا کہ صوبے کے مفاد کو مقدم سمجھنا چاہیئے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ مجھے خوشی ہے کہ انہوں نے نہایت تفصیل سے بات کی ۔

میاں خورشید انور ۔ میں بھی سمجھتا ہوں کہ وزیر صاحب نے بڑا اچھا قدم اٹھایا ہے اور میں اس موقع پر عرض کروں گا کہ جو بچے وہاں پڑھنے کے خواہاں ہوں ان کو داخلہ دے دیا جائے اور جن کو ڈگریاں نہیں ملیں ان کو ڈگریاں دلوا دی جائیں ۔

وزیر تعلیم ۔ ضرور ۔ کسی قسم کا جناب والا تعلیمی تعطل نہیں ہوگا اگر ہوگا تو پھر ہمارا کام ہی کیا ہوا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ اس یقین دہانی کے بعد میں اپنی تحریک التوا واپس لیتا ہوں ۔

اسلامیہ کالج گوجرانوالہ کے بھوک ہڑتالی طلبا کی گرفتاری ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحرک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ وفاق ۱۰ مارچ ۱۹۷۳ء کی اطلاع کے مطابق سٹی پولیس گوجرانوالہ نے اسلامیہ کالج گوجرانوالہ کے چھ بھوک ہڑتالی طلبا کو گرفتار کر لیا ہے ۔ طلبا کی اس بے جواز گرفتاریوں سے عوام اور خصوصاً طلبا برادری میں غم و غصہ اور شدید اضطراب و ہیجان کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اسلامیہ کالج گوجرانوالہ کے چھ طلباء کو زیر دفعہ ۳۰۹ ۔ پی پی سی ۔ انتظامیہ نے گرفتار کیا ۔ ان طلباء نے بھوک ہڑتال اس لیے کی تھی کہ ایک وہ پرنسپل کا فوری تبادلہ چاہتے تھے اور دوسرے election bye-laws میں ترمیم چاہتے تھے جیسا کہ حزب اختلاف کے فاضل اراکین یہاں ترامیم پر بہت زور دے رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ فوری وجہ تھی کہ ان طلباء کو گرفتار کیا گیا ۔ لیکن وہاں پر ان کی گرفتاری سے کالج کی فضا خراب نہیں ہوئی ۔ کالج کے طلبا کی اکثریت پرنسپل کے حق میں ہے اور election bye-laws میں اکثریت ترمیم نہیں چاہتی ۔ یہی ایک وجہ یہ تھی کہ وہ چھ طلباء باقی طلباء کو اپنے نقطہ نظر سے متفق نہیں بنا سکے ۔ ان کو سڑکوں پر نہیں لا سکے اور خود بھوک ہڑتال کر کے بیٹھ گئے ۔ جناب والا ۔ امن عامہ کی صورت حال بالکل ٹھیک ہے ۔ کوئی ایسی وجہ نہیں ہے کہ وہاں خوف و ہراس ہو اور لا اینڈ آرڈر کی حالت خراب ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ پرنسپل کا تبادلہ لڑکوں کی ووٹنگ کے فیصلہ سے کرتے ہیں کہ کس کو پرنسپل مقرر کرنا ہے ؟

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ تحریک التوا میں بات کی گئی ہے کہ خوف و ہراس پھیل گیا ہے اور کالج کی فضا خراب ہے ۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ کالج کی فضا خراب نہیں ہے ۔ اکثریت ان چھ طالبعلموں کے خلاف تھی ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ اگر وزیر موصوف کا بیان درست ہے کہ اکثریت ان کے حق میں نہیں ہے تو آپ نے یہ تکلیف کیوں فرمائی کہ ان چھ بچوں کو اندر دے دیا ۔ ان کو چھوڑ دیں ۔ جب اکثریت ان کے خلاف ہے تو وہ کیا کر لیں گے ۔ جناب والا ۔ انہوں نے خود تسلیم کیا ہے کہ لڑکوں سے دریافت کرنے کے بعد یہ پرنسپلوں کے تبادلے اور تقرریاں وغیرہ کرتے ہیں ۔ یہ بات بھی غلط ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ ایسی کوئی بات نہیں کی گئی ۔ یہ حاضر دماغ رہا کریں ۔ یہ بات سپیکر صاحب نے کی ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ آپ نے کہا ہے اور اس پر سپیکر صاحب نے آپ کو ٹوکا ہے ۔ دوسری عرض یہ ہے کہ اگر ان چھ بچوں کے ساتھ اکثریت نہیں ہے تو آپ مصر کیوں ہیں کہ ان کو جیل میں رکھا جائے ۔ اس بات کے لئے آپ کے پاس کوئی جواز ہے ؟

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ سیکشن ۳۰۹ پی پی سی ان لوگوں کے لئے ہے جو بھوک ہڑتال کرکے کوئی خود کشی کرتا ہے ۔ قانون پھر کس لئے بنائے جاتے ہیں ؟ اگر قانون پر عمل درآمد نہیں ہوگا تو لاء اینڈ آرڈر کی حالت کیسے ٹھیک ہوگی ۔ اگر صوبوں میں لاء اینڈ آرڈر کی حالت کو ٹھیک رکھنا ہے تو قوانین کی پابندی ہم سب پر لازمی ہے اور اگر کوئی بھی قوانین کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس کی گرفتاری کا جواز بنتا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں جناب وزیر قانون صاحب کی اس تقریر کا خیر مقدم کرتا ہوں کہ یہ قانون کی بڑی پابندی فرماتے ہیں ۔ لیکن اشرفیوں کی لوٹ اور کوئلوں پر مہر ۔ جب اسمبلی کے زیر سایہ لوگ قتل ہو جاتے ہیں تو ان کو اس وقت امن و امان معلوم ہوتا ہے ؟ چھ لڑکوں کے بند کرنے سے ان کا لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ٹھیک ہو جاتا ہے ۔ کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی یکساں پالیسی ہونی چاہیئے جیسے کہ میاں خورشید انور نے کہا ہے کہ اگر ان طلباء کی اکثریت ہے ۔

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ ۔ ۔ ۔

Allama Rehmatullah Arshad : I am also on a point of order.

وزیر قانون ۔ جناب والا آپ پوائنٹ آف آرڈر پر نہیں ہیں ۔

Mr. Speaker : As the Leader of the Opposition is speaking, the Law Minister may please wait.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ وہ حزب اختلاف کے قائد کی حیثیت سے بول رہے ہیں اور میں پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتا ہوں ۔ انہوں نے ایک بات ایسی کی ہے جو رولز کے خلاف ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہاں ایسے ہی سمجھیئے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ میاں خورشید انور نے فرمایا ہے کہ اگر اکثریت کی ہمدردیاں بھی ان لڑکوں کے ساتھ نہیں اور وہ کچھ بگاڑ نہیں سکتے تو ان کو خواہ مخواہ جیل میں محبوس رکھنے کا کوئی جواز نہیں ہے ۔ حکومت اس پر غور کرے اور ان کو رہا کر دے ۔ اس سے تعلیمی پالیسی اور تعلیمی فضا میں صحت مند ماحول پیدا ہوگا ۔ کوئی حرابی کی بات نہیں ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے کہ جو آپ نے کیا ہوگا وہ قانون کے مطابق ٹھیک ہی ہوگا لیکن کیا گورنمنٹ اس بات پر غور کرے گی کہ اگر فضا ٹھیک ہو گئی ہے تو ان بچوں پر کوئی مہربانی کی جا سکے ؟

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ بالکل گورنمنٹ کی کوئی ایسی نیت نہیں تھی کہ ان بچوں پر تشدد کیا جائے انہوں نے قانون شکنی کی ہے ۔ قوانین موجود ہیں وہ ضمانت کے لئے apply کر سکتے ہیں ۔ اور ہم عدلیہ کی آزادی کے قائل ہیں ۔ عدلیہ کی سر بلندی کے قائل ہیں ۔ جناب والا ۔ وہ عدالت سے ضمانت کے لئے رجوع کریں ۔ اگر ضمانت ہو جاتی ہے تو ہم کیوں ان کو بند رکھنا چاہیں گے ۔ ہماری ان کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد نے کہا ہے وہ مختلف بات ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ cases کے واپس کرانے کے سلسلے میں کچھ نہیں کہہ سکتا ہوں۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے غور کرنے کے لئے کہا تھا ۔ انہوں نے کوئی وعدہ نہیں مانگا ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں کیسے کہہ سکتا ہوں کہ غور کریں گے ۔ یہ عدالت میں کیس ہیں ۔ گرفتاریاں ہوئی ہیں ۔ پھر ان کا ریمانڈ لیا گیا ۔ جب cases عدالت میں ہیں تو میں یہاں کیسے commit کروں کہ cases withdraw کر لئے جائیں گے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ اصل سوال یہ ہے کہ حکومت اس پر غور کرنے کے لئے تیار ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں تھوڑی سی گذارش کرنی چاہتا ہوں یہی وجہ تھی جس کے لئے ہم تین چار روز سے جناب کے توسط سے حکمران جماعت کو متوجہ کر رہے تھے کہ وہ قائد ایوان کو ایوان میں آنے کا پابند کریں ۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ وزیر قانون صاحب یہ وعدہ نہیں کر سکتے ۔ اگر قائد ایوان موجود ہوتے تو وہ وعدہ بھی کر سکتے تھے ۔ یہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ تھا اس کا جواب بھی صحیح طور پر دے سکتے تھے ۔ اب وزیر صاحب مہربانی کرکے اس ہاؤس کو یہ یقین دھانی کرائیں کہ اس ایوان کے جذبات قائد ایوان تک پہنچا دیں گے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ آپ کی وساطت سے پورے ایوان کے جذبات ۔ حکومت پارٹی کے اراکین کے جذبات اور حزب اختلاف کے اراکین کے جذبات بھی میں قائد ایوان تک ضرور پہنچاؤں گا اور میں یقین دلاتا ہوں کہ گورنمنٹ بنچز پر بیٹھنے والے اراکین بچوں کے ساتھ کچھ زیادہ ہمدردیاں رکھتے ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ زیادہ ہمدردی کی وجہ سے ان کو جیل میں بھیج دیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب اس پر کافی بحث ہو گئی ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں حکمران پارٹی کے افراد ان بچوں کے ساتھ زیادہ ہمدردی رکھتے ہیں اس لئے ان کو جیل میں بھیج دیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جہاں تک رولز کا تعلق ہے وزیر قانون کے اس بیان کے بعد کہ ان کو دفعہ ۳۰۹ کے تحت گرفتار کیا گیا ہے ۔ عدالت میں باقاعدہ اس کی پروسیڈنگ ہونی ہے ۔ ضابطے کے مطابق یہ تحریک التوا entertain نہیں کی جا سکتی ۔

Sheikh Aziz Ahmad. It becomes subjudice. I can quote rulling.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب کی اطلاع کے لئے میں عرض کر دوں کہ یہ ایک ایسی بات درمیان میں آ رہی ہے حالانکہ اس بارے میں آپ پہلے بھی کئی بار رولنگ دے چکے ہیں کہ صرف پولیس کے پاس رجسٹر ہونے سے کیس subjudice نہیں ہو جاتا تا وقتیکہ کیس کا چالان عدالت میں نہ چلا جائے ۔

Mr. Speaker : The distinction between detention and a case which is either under PPC or order Section 16 of the Maintenance of Public Order Ordinance is very clear.

اگر دفعہ ۳۰۹ پی پی سی کے ماتحت گرفتار ہوئے ہیں تو پھر یہ تحریک التوا یہاں زیر بحث پیش آ سکتی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ گرفتاری کے بعد بھی پولیس بغیر کورٹ میں کیس بھیجے رہا کر سکتی ہے ۔ یہ بھی جناب جانتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر ان کی دس تاریخ کی گرفتاری ہے تو ان کو عدالت میں پیش کیا جا چکا ہوگا کیونکہ ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر ان کو عدالت میں پیش کرنا پڑتا ہے ۔ ان پر باقاعدہ دفعہ ۳۰۹ لگی ہوئی ہے ۔

It relates to a matter which is subjudice.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ مگر یہ presumption ہے انہوں نے

یہ بیان نہیں کیا کہ آیا انہیں عدالت میں ۲۴ گھنٹے بعد پیش کیا جا چکا ہے یا نہیں۔

مسٹر سپیکر۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ وہ ضمانت کرا سکتے ہیں۔

وزیر قانون۔ جناب والا۔ میں ایک اور بات کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں میں نے بڑی وضاحت سے یہ عرض کیا ہے کہ ان کا ریمانڈ لیا گیا ہے۔ جب میں نے ریمانڈ کا لفظ استعمال کیا تو حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب تو ماشاء اللہ وکیل ہیں اور جانتے ہیں کہ ریمانڈ عدالت دیا کرتی ہے۔ ریمانڈ ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر پیش کرکے لیا جا رہا ہے۔

بناسپتی گھی کے چھوٹے ڈبوں کی بازار میں نایابی

مسٹر سپیکر۔ راجہ محمد افضل خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ۱۲ مارچ ۱۹۷۳ء کے روزنامہ نوائے وقت کی اس خبر سے کہ بناسپتی گھی کے ایک اور دو پونڈ کے ڈبے بازار سے غائب ہو گئے ہیں اور چاول ۹۰ سے ۱۱۰ روپے من تک فروخت ہو رہا ہے۔ اس خبر سے عوام میں سخت پریشانی اور اضطراب بڑھ گیا ہے۔ آئے دن ایسے واقعات کا رونما ہونا حکومت کی ناکامی سے تعبیر کیا جا رہا ہے اور عوام میں یہ احساسات بڑھتے جا رہے ہیں کہ یکے بعد دیگر بنیادی فروخت کی اشیاء میں گرانی روز بروز بڑھا کر ملک میں انتشار اور بد امنی کے آثار پیدا کئے جا رہے ہیں۔

وزیر مال۔ کل تک کے لئے اس کو ملتوی فرما دیں۔

مسٹر سپیکر۔ کل ۱۶ تاریخ تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

راجہ محمد افضل خان۔ جناب والا۔ وزیر خوراک سے بھی پوچھ لیں وہ بیٹھے ہوئے ہیں۔

مسٹر سپیکر ۔ اس تحریک التوا کا محکمہ انڈسٹریز سے تعلق ہے ۔

روجہان (ضلع ڈیرہ غازی خان) میں ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کے عہدے کے خالی رہنے سے مقدمات میں تاخیر ۔

مسٹر سپیکر ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ رو جہان (ضلع ڈیرہ غازی خان) میں گذشتہ پندرہ مہینے سے ریذیڈنٹ کا عہدہ خالی پڑا ہوا ہے ۔ ہزارہا مقدمات قابل انصاف پڑے ہوئے ہیں ۔ غریب عوام انصاف حاصل کرنے سے محروم ہیں اور اس علاقہ کے عوام گہری تشویش اور پریشانی سے دوچار ہیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ انہوں نے بجا فرمایا کہ ایک سال سے زائد ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کا عہدہ خالی پڑا ہے ۔ وہاں چند دنوں تک مجسٹریٹ کی تعیناتی کر دی جائے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ علامہ صاحب اب کیا پوزیشن ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ اس کے سوا میرے پاس کیا چارہ ہے کہ میں اسے واپس لے لوں ۔ لیکن میں ان سے یہ عرض کروں گا کہ جس جگہ پندرہ مہینے سے کوئی مجسٹریٹ نہ ہو وہاں کے لوگوں کی حالت کیا ہوگی ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ معزز ایوان میں یہ کئی بار بحث ہوئی ہے کہ مجسٹریٹوں کی نئی بھرتی کی جا رہی ہے ۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ایک دشواری تھی ۔ مجسٹریٹ بھرتی کئے جا رہے ہیں میں نے عرض کیا ہے کہ بہت جلد بھیج دئیے جائے گے ۔

پنجاب یونیورسٹی میں ایل ایل بی کی کلاسوں کے اجراء میں تعطل ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب

کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ ۶ مارچ روزنامہ نوائے وقت میں شائع ہونے والی خبر کے مطابق ایل ۔ ایل ۔ بی کی کلاسوں کا اجرا ابھی تک نہیں کیا جا رہا ہے اور طلبا کا کافی وقت ضائع ہو چکا ہے جو قومی ضیاع کے مترادف ہے ۔ پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے ۶ ماہ کے عرصہ اہم کلاسوں کا تعطل معنی خیز ہے اور طلبا کے لئے پریشانی کا باعث ہے اس ضمن میں طلبا نے احتجاجی جلسہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ اس صورت حال سے عوام میں سخت اضطراب بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ فاضل محرک نے اس میں دو نکات اٹھائے ہیں ۔ ایک تو یہ کہ چھ ماہ سے ایل ۔ ایل ۔ بی کی کلاس شروع نہیں کی ہے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی کا امتحان ۱۲ مارچ اسی مہینے میں ختم ہوا ہے ۔ جب ایک کلاس موجود تھی ۔ تو دوسری کلاس پچھلے چھ مہینوں میں موجود نہیں ہو سکتی تھی اب سوال نئی ایل ۔ ایل ۔ بی کلاس کا ہے ۔ ایف ۔ ای ۔ ایل کا امتحان ۷ مارچ کو مکمل ہوا ہے جب اس کا نتیجہ نکلے گا تو پاس شدہ لڑکے ایل ۔ ایل ۔ بی کی کلاس میں داخل ہوتے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ معاملہ اورینٹل کالج سے متعلق ہے ۔ جناب والا ۔ ایل ایل بی کی اخبار میں اصل خبر ساتھ لگی ہوئی ہے ۔ میں اتنی گذارش کر دوں کہ اخبارات کی خبروں سے پتا لگتا ہے اور ہماری تمام تر تحاریک التوائے کار خبروں پر مبنی ہوتی ہیں ۔ وہیں سے ہمیں علم ہوتا ہے کہ عوام میں اضطراب پیدا ہو گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ جب ایک خبر اخبار میں آ گئی ہے اور حکومت اطلاعات اس خبر کی تردید نہیں کرتا تو اس کو باضابطہ طور پر کون سمجھے کہ یہ جو فرما رہے ہیں وہ درست ہے یا جو اخبار میں لکھا ہوا ہے درست ہے ۔ واقعات کیا ہیں حقائق کیا ہیں یہ طلبا نے مظاہرہ کرنے کے لئے جلوس نکالنے کا فیصلہ کیا ہے چھ مہینے سے کلاس نہیں ہے ۔ آخر اس خبر کا کیا مقصد ہے اس کی وضاحت ہونی چاہیئے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ذاتی نکتہ وضاحت ۔ جناب والا ۔ آخر طلبا نے جو فیصلہ

کیا ہے ان کی پارٹی نے اظہار کیا ہے وہ کون سی کلاس ہے جو چھ مہینے سے نہیں جاری ہو سکی ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ سب کو پتہ ہے کہ امتحانات وقت پر نہیں ہوئے تھے ۔

وزیر تعلیم ۔ اصل میں خبر کا جواب دینا پرانا مسئلہ ہے جو ہمیں تین چار سال سے پیش آ رہا ہے ۔ در اصل یہاں ایک صالحین کی جماعت ہے ۔ جہاں جھوٹ بولنے کے لئے فتویٰ موجود ہے ۔ کم از کم جب سے سیاست میں آیا ہوں ۱۹۶۹ء سے کسی نہ کسی اخبار میں ایسی کوئی خبر ہوتی ہے جس کا جواب ہم دینے لگیں تو شاید میں ڈاکٹری بھی نہ کر سکتا سارا دن جواب دینے میں لگا رہتا ۔ ہمیں کافر تک کہا گیا تھا بالکل غلط بیان دئیے جاتے ہیں ۔ میں فاضل ممبر کی خدمت میں عرض کروں گا کہ لاہور میں صرف ایک اخبار ہی نہیں چھپتا ہے ہم کیسے تمام دوسرے اخبارات میں تردید کریں ۔ ایک مرتبہ میں تقریر کرنے گیا وہاں پندرہ بیس ممبروں نے شور کیا ۔ میں نے کہا منافقت بہت بری بات ہے تم تو صالحین ہو منافقت میں میں نے قرآن مجید کی آیت پڑھ کر سنائی کہ قرآن کریم میں کیا سزا ہے ۔ دوسرے دن خبر کیا آئی ہے کہ ڈاکٹر صاحب تقریر نہیں کر سکے بہت ہنگامہ ہوا تعلیمی اداروں میں سیاست کی بات نہیں کرنی چاہیئے لیکن جب نعرے لگ رہے ہوں تو پھر ہم بھی سیاستدان ہیں ہم بھی جواب دیتے ہیں ۔ اگر فاضل محرک یہ چاہتے کہ ہمارا محکمہ تعلقات عامہ جو خرافات اور جھوٹ گھڑے جاتے ہیں ان کا جواب دے تو ہم یہ نہیں کر سکتے ۔ ہم نے Electorate میں اتنی resistance پیدا کر دی ہے اور جب میرے ورکر میرے پاس آتے ہیں کہ اس بیان کی تردید کریں تو میں کہتا ہوں کہ آپ مزاحمت پیدا کرنا چاہتے ہو یہ بکواس اور جھوٹ ہے ۔

Mr. Speaker : I have not permited discussion over that adjournment motion. Please let me hear Syed Tabish Alwari.

I can't permit the member to raise objection unless I have heard Syed Tabish Alwari who is going to speak. Three members from the Government benches stood up and they have

spoken. I may hear Syed Tabish Alwari as to what does he propose to say.

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ جناب وزیر تعلیم نے بالکل اسی طرح سے کیا ہے جیسے یہ کہا جائے ۔ بحر رجز یہ ڈال کے بحر رمل چلے ۔ مسئلہ بالکل مختلف تھا ۔ انہوں نے یہاں کئی سیاسی مسئلے کھڑے کر دیئے ہیں ۔ اخبارات کے خلاف کس قدر توہین آمیز جملے استعمال کئے ہیں ۔ جناب والا ۔ انہوں نے کہا ہے خرافات ۔ جھوٹ اور بکواس ان میں ہوتی ہے ۔

Mr. Speaker :

I can't permit discussion over this matter.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس قسم کے الزامات اور اس قسم کے اتہامات کی اس ہاؤس میں اجازت نہیں دی جائے گی ۔

Mr. Speaker : Will the Hon'ble member resume his seat ?

وزیر تعلیم ۔ میں نے اخبارات کے خلاف نہیں کہا جو صالحین خبر دینے والے ہیں ان کے متعلق کہا ہے ۔

Mr. Speaker : I don't want this polemics.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ انہوں نے صالحین کو گالیاں دی ہیں اور اخبارات کو گالیاں دی اور آپ نے اس کی اجازت دی ہے حالانکہ یہ بالکل irrelevant ہے ۔

Mr. Speaker : Please, Please.

سید تابش الوری ۔ تحریک زیر بحث کا ان باتوں سے کوئی تعلق نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ آپ نے غالباً نہیں سنا ۔ ان سے سوال کیا گیا تھا کہ آپ اس کی تردید کیوں نہیں کرتے ہیں اور انہوں نے وجہ بتائی ہے ۔

You may not agree with that objection but there is no obligation that the members should agree with his explanation. However, he is entitled to explain the position.

A question was put to him and he answered it.

قطع کلامیاں

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ وزیر تعلیم نے جو اخبارات کے متعلق کہا ہے ۔ انہیں اپنے الفاظ واپس لینے چاہئیں ۔

وزیر تعلیم ۔ میں نے اخبارات کے متعلق نہیں کہا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں جناب وزیر تعلیم سے اتنی وضاحت چاہوں گا اور اس کے بعد میں اپنا موشن پریس نہیں کروں گا کہ ایف ای ایل کی کلاسز جنہوں نے ابھی امتحان دینا ہے ان کا داخلہ کب شروع ہوا تھا ۔ کیا وہ داخلہ بر وقت تھا ؟ اگر وہ داخلہ بر وقت ہوا تھا تو پھر تو یہ موشن بیکار ہو جاتی ہے لیکن اگر اس سال ایف ای ایل کی کلاسز کا داخلہ ہی نہیں ہوا تو پھر یہ میرا موشن admissible ہے ۔

میری گذارش یہ ہے کہ اس سال جو کلاس ایف ای ایل کا امتحان دے گی اس کا داخلہ وقت مقررہ پر نہیں ہو سکا ۔ اور جو ایف ای ایل کلاس داخل ہونے والی تھی وہ داخل نہیں ہوئی ۔ وہ کلاسز جو ایف ای ایل کی ہونی چاہئے تھیں in due and proper time ان کو داخلہ نہیں ملا ۔ طلبا ابھی تک داخلے کے لئے جا رہے ہیں اور ایف ای ایل کی proper کلاسز کا اجرا نہیں ہوا ۔ اگر یہ فرما دیتے ہیں کہ ایف ای ایل کا داخلہ بر وقت ہوا ہے اور جو امتحان اس وقت ایف ای ایل والوں نے دینا ہے وہ وہی ہے جس کو وقت پر داخلہ ملا ہوا ہے پھر تو تحریک infructuous ہو جاتی ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ انہوں نے ایل ایل بی کی کلاسز کے متعلق پوچھا ہے ۔ ایف ای ایل کے متعلق نہیں پوچھا آپ ان کی تحریر پڑھیں ۔ ویسے میں جواب دئیے

دیتا ہوں ۔ ایف ای ایل میں وہ لوگ داخل ہوتے ہیں جو بی اے پاس کریں ۔ کیا بی اے کا رزلٹ ابھی نکلا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ اس کے متعلق وہ نہیں پوچھ رہے ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ اور کس کے متعلق پوچھ رہے ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ وہ ایف ای ایل کلاس میں بچوں کے متعلق پوچھ رہے ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ پچھلے سال کا امتحان سات مارچ کو ہو چکا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہی وہ پوچھ رہے ہیں ۔ آپ اپنا سوال دھرائیں ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ پچھلے سال جن لڑکوں نے بی اے پاس کیا ہے یا پچھلے سال بی اے کے رزلٹ کے بعد آیا ایف ای ایل کی کلاسز کا اجرا ہوا ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ جو پچھلے سال ایف ای ایل کے طالب علم تھے ۔ میں عرض کر چکا ہوں کہ ان کے سات مارچ کو امتحان ہو چکے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایف ای ایل کی کلاس اس وقت موجود تھی جس نے امتحان دیا ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ ہاں جی ۔ اب بی اے کے نتیجہ کے بعد نئی ایف ای ایل کلاس میں داخل ہونگے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ان کی بات سے ثابت ہوتا ہے کہ شائد پچھلے سال بی اے کا امتحان ہی نہیں ہوا ۔

Mr. Speaker : You mean 1972 ?

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ۱۹۷۲ء میں جن لڑکوں نے بی اے کا امتحان پاس کیا ہے کیا ان کو ۱۹۷۲ء میں ایف ای ایل میں داخلہ ملا ہے ؟

وزیر مال ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جن لڑکوں نے سات مارچ کو ایف ای ایل کا

امتحان دیا ہے یہ بغیر داخل ہونے کے کیسے دیا ہے ۔ اگر وہ داخل نہیں ہوئے تو وہ سارا سال کیسے پڑھتے رہے اور انہوں نے امتحان کیسے دیا ؟

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی اجازت سے عرض کروں گا ۔ کہ اس مسئلہ پر اس ہاؤس میں غیر ضروری بحث چھڑ چکی ہے حالانکہ اس سٹیج پر آپ کی طرف سے بحث کی اجازت نہیں ملی ۔ رول ۷۶ اس سلسلہ میں بڑا واضح ہے ۔ اس میں یہ لکھا ہوا ہے ۔

> "If the Speaker is of the opinion that the matter proposed to be discussed is in order....."

Mr. Speaker : I will then only ask that those members who are in favour of the motion should rise in their seats.

میاں منظور احمد موہل : میرا مقصد یہ ہے کہ in order قرار دئیے جانے سے پہلے ہی وہ اتنا وقت لے لیتے ہیں ۔ یہ غیر ضروری وقت کا مصرف نہیں ہونا چاہئیے ۔ ہمیں وقت کی بہت قدر ہے ۔ ہم چاہتے ہیں کہ قانون سازی کا کام ہو ۔

Mr. Speaker : I am very happy over that statment. The members who were 40 minutes late today, are very keen about saving time.

شیخ صفدر علی ۔ اس کا مقصد یہ تو نہیں کہ اگر سیشن ۴۵ منٹ کے بعد ہوا ہے تو اس کی کسر اس چیز پر بغیر قانون کے نکالی جائے ۔ جب تک یہ ان آرڈر قرار نہیں دی جاتی اس وقت تک اس پر کوئی بحث نہیں ہو سکتی ۔

Mr. Speaker : There was a statement of the Minister. I have to satisfy myself whether it is in order or not.

شیخ صفدر علی ۔ یہ in order قرار دینے سے پہلے نہیں ہو سکتا ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں نہایت احترام سے گذارش کروں گا کہ جناب اپنے چیمبر میں اس سلسلے میں ان کو دیکھ سکتے ہیں مگر یہاں پر یہ غیر ضروری بحث نہیں ہونی چاہیئے کہ اس میں ایک گھنٹہ یا آدھا گھنٹہ صرف کر دیا جائے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ فاضل اراکین جنہوں نے حزب اقتدار کی طرف سے ابھی اس نکتہ پر بحث کی ہے ۔ میں ان کی تائید کرتا ہوں کیونکہ آج غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کا دن ہے اور حزب اختلاف کے فاضل اراکین کی طرف سے پرائیویٹ ممبرز بل اور ریزولیوشن ہیں ۔ ہم حزب اختلاف کے ممبران کو پورا موقع دینا چاہتے ہیں کہ وہ آج Private Member day کو اچھی طرح سے استعمال کریں اور اس طرح کی غیر ضروری بحث میں اگر وہ وقت ضائع کریں گے تو ان کا اپنا وقت ضائع ہوگا ۔ اس لئے میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ اگر آپ ان موشنز پر ممبر حضرات کو یہ تاکید فرما دیں کہ اس کو جلدی میں نپٹایا جائے تاکہ ہم اصل کام کی طرف آئیں تو زیادہ اچھا ہوگا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ میری گذارش یہ ہے کہ جب کوئی تحریک التوا پیش ہو اور آپ وزیر صاحب سے اس کی وضاحت طلب فرمائیں تو اس میں کوئی ایسی چیز آ جائے کہ جب وزیر متعلقہ اور تحریک التوا پیش کرنے والے رکن کے مابین سمجھنے اور سمجھانے کا مسئلہ ہو تو آپ کو یہ اختیار ہے کہ آپ رکن متعلقہ کو یہ حکم دیں کہ وہ اس کی وضاحت فرمائیں تاکہ وزیر صاحب صحیح طور پر جواب دے سکیں اور آپ کی تسلی کر سکیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی اطلاع کا بہت بہت شکریہ ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ آدھ آدھ گھنٹہ وزیر تعلیم explanatory statement دیتے ہیں جس کی وجہ سے یہاں وقت صرف ہوتا ہے ۔ لیکن ہم اس پر اعتراض نہیں کر رہے اور حزب اقتدار کے ارکان کو بھی اپنے وزراء صاحبان کے بیانات پر اس طرح بار بار اعتراضات نہیں کرنے چاہئیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش صاحب ! تحریک التوا میں ایل ایل بی کا جو لفظ استعمال کیا گیا ہے ۔ اس پر ان کو اعتراض ہے ۔ جیسا کہ آپ کہہ رہے ہیں کسی نے ابھی تک ایف ای ایل کا امتحان پاس نہیں کیا ۔ اور ایل ایل بی میں تو ایف ای ایل پاس کرکے ہی بچے جا سکتے ہیں ۔ وزیر تعلیم یہ فرمائیں کہ ایف ای ایل کی کلاسز میں وقت یہ داخل ہوا تھا ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ نہ اس کا تحریک میں ذکر تھا اور نہ مجھے اس کا پتا ہے ۔ اس کے لئے الگ بات کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر تعلیم کہہ رہے ہیں کہ جب ایف ۔ ای ۔ ایل بچوں نے پاس نہیں کیا تو ایل ۔ ایل ۔ بی کی کلاس کس طرح جاری ہو سکتی ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی ۔ میں ایف ۔ ای ۔ ایل شامل ہوتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ شامل نہیں ہوتا ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی آپ نے پاس کیا ہوا ہے اور میں نے بھی ۔ اور جب تین سال کا کورس تھا تو پرلمزی ایگزامینیشن آف لاء بھی ۔ یہ تحریک خلاف ضابطہ قرار دی جاتی ہے ۔

گوشت کی قیمت کے متعلق ایک ایڈجرنمنٹ موشن تھی جس پر کہا گیا تھا کہ پندرہ تاریخ کو گورنمنٹ جواب دینے کی پوزیشن میں ہوگی ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اس دن فاضل وزیر انور سمہ صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ وہ جواب دیں گے اور وہ جواب کے لیے تیار ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

گوشت کے نرخوں میں اضافہ

مسٹر سپیکر ۔ سید قابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ گوشت کے نرخوں میں روزافزوں اضافہ سے پیدا شدہ صورت حال سے متعلق ہے ۔ صوبہ پنجاب میں بالعموم اور لاہور میں بالخصوص گوشت کے نرخوں میں اضافہ ہو گیا ہے ۔ شہر میں بڑا گوشت اڑھائی روپے سے تین روپے فی سیر تک فروخت ہو رہا ہے جبکہ چھوٹا بیشتر دکاندار چھ سے ساڑھے چھ روپے فی سیر فروخت کر رہے ہیں ۔ گوشت کے کاروبار سے متعلق لوگوں کا کہنا ہے کہ پنجاب سے بڑے پیمانے پر جانوروں کی برآمد کا

سلسلہ جاری ہے اور روزانہ تقریباً ۵۰۰۰ مویشی دوسرے صوبوں کو بھیجے جا رہے ہیں ۔ ان صوبوں کی محدود ضروریات کے پیش نظر یہ خیال ظاہر کیا جاتا ہے کہ بیشتر جانور قریبی ملکوں کو مکمل سمگل کر دئیے جاتے ہیں ۔ اس انکشاف سے عوام میں اضطراب اور بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

وزیر مال و آبپاشی ۔ جناب والا ۔ یہ تحریک پڑھنے سے یہ پتا نہیں چلتا کہ یہ recent ہے یا یہ کہ کس وقت کی بات کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس تحریک کا اسی دن فیصلہ ہونے لگا تھا مگر آپ نے جواب دینے کے متعلق فرمایا تھا ۔

وزیر مال و آبپاشی ۔ آج بھی آپ کو فیصلہ کرنے کا اتنا ہی اختیار ہے جتنا اس دن تھا ۔ یہ in order نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو میں اسی دن فیصلہ کر سکتا تھا ۔

وزیر مال ۔ تو کریں جی ۔ میں نے کب روکا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے کہا تھا کہ اگر متعلقہ وزیر نہ آئے تو پھر میں جواب دوں گا ۔

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ مسئلہ جس وقت آپ کے زیر غور آیا تھا اس وقت آپ نے یہ سوال اٹھایا تھا ، اس پر بحث بھی ہوئی تھی میں نے یہ گزارش کی تھی کہ یہ مسئلہ recent occurrence ہے اور "امروز" ۸ مارچ میں اس دن کے نرخ بھی درج کیے گئے ہیں ۔ نہ صرف نرخوں کے متعلق بلکہ اس سے پیدا شدہ صورت حال پر غور اصل میں اس موشن کا موضوع ہے ۔ جناب نے اور وزیر مال نے اس چیز کو قبول فرمایا تھا اور یہ کہا تھا کہ پندرہ تاریخ تک وزیر متعلقہ نہ آئے تو میں تیار ہو کر جواب دوں گا ، کیونکہ کیبنٹ اجتماعی شکل میں اس ایوان کے سامنے جواب دہ ہوتی ہے ۔ جناب والا ۔ ان دونوں میں انہوں نے صرف اتنی تیاری کی ہے کہ آپ کو کہا جائے کہ اسے خلاف ضابطہ قرار دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید صاحب ، انہوں نے اس دن یہ فرض اپنے ذمے لیا تھا کہ وہ اس کی merits پہ جواب دیں گے ، جو بھی حالات ہیں وہ اس کے متعلق

بتائیں گے ۔ اس دن کے نرخ دینے سے تحریک التوا recent نہیں ہو جاتی ۔ اگر مارکیٹ کے پچھلے مہینے پندرہ دن سے وہی نرخ ہوں اور آخری دن جو ریٹ مارکیٹ کے کوئی quote کرے تو اس سے وہ بات recent نہیں ہو جاتی ۔

Despite that as the honourable Minister agreed that he would make a statement, I desire that he should take the House into confidence.

وزیر مال و آبپاشی ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی خواہش کا احترام کرتا ہوں ۔ جناب والا ۔ ہر سال عیدالاضحیٰ کے بعد گوشت کے نرخوں میں کچھ نہ کچھ بیشی ہو جاتی ہے اسی طرح پچھلے سال کی طرح ہو سکتا ہے کہ کچھ نہ کچھ بیشی ہو گئی ہو لیکن اس سال کی سکیمیں جو کہ زیر عمل ہیں ان میں ۲۶ لاکھ روپے اس چیز کے لیے مختص کیے گئے ہیں ۔ یہ حیوانات کی افزائش اور پرورش کی سکیموں کے لئے مختص کئے جا چکے ہیں اور وہ ان پر خرچ کئے جائیں گے تاکہ حیوانات کی بہتات ہو اور گوشت کی قیمتیں اعتدال پر رہ سکیں ۔ آئندہ سال کے لئے بھی ایک سکیم محکمہ زراعت کے زیر غور ہے جس پر کوئی ۴۵ لاکھ کے قریب روپے خرچ ہوں گے ۔ یہ سکیم بنائی جا رہی ہے جو کہ کٹے پالنے کے متعلق ہے اور جو چوہڑکانہ کے مقام پر عمل میں لائی جائے گی ۔

وزیر مال و آبپاشی ۔ قیمتوں میں کوئی اضافہ نہیں ہوا لیکن میں یہ گذارش کر رہا ہوں کہ حکومت پوری کوشش کر رہی ہے کہ قیمتوں میں اضافہ نہ ہو ۔ پہلے بھی سکیموں پر عمل کیا جا رہا ہے اور آئندہ سال کے لئے بھی سکیموں کے لئے پیسے مختص کیے جائیں گے تاکہ زیادہ سے زیادہ افزائش ہو اور قیمتوں پر کنٹرول کیا جا سکے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں آپ کے توسط سے جناب وزیر صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بالکل حقیقت کا منہ چڑانے کے مترادف ہے کہ گوشت کی قیمتوں میں اضافہ نہیں ہوا ۔ وہ ضرور گوشت کھاتے ہوں گے ۔ گوشت پانچ روپے سے سات روپے فی سیر ہو گیا ہے ۔

وزیر مال و آبپاشی ۔ پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن ۔ میں گوشت کھاتا ہی نہیں ۔ میں تو سبزی کھاتا ہوں ۔ میں vegetarain ہوں ۔ (قہقہہ)

میاں خورشید انور ۔ سمہ صاحب کو گوشت کھاتے ہوئے میں نے خود دیکھا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ اصل میں اس تحریک التوا سے مقصد یہ تھا کہ حکومت کو متوجہ کیا جائے کہ وہ افزائش حیوانات کے متعلق خاص منصوبہ بندی کریں ۔ گوشت خور قوم نے جانوروں کا صفایا کر دیا اور جانور کم ہوتے جا رہے ہیں ۔ قدرتی طور پر جب جانور کم ہوں گے تو وہ زیادہ قیمت پر ملیں گے اور گوشت کی قیمتیں بڑھیں گی ۔ اس لئے اس کے لئے خاص منصوبہ بندی کی جائے ۔ اب انگلینڈ میں کوئی جانور پیدا نہیں ہوتا لیکن ان کی ایک منصوبہ بندی ہے وہ آسٹریلیا سے جانور منگواتے ہیں ۔ ہمارے پاس اتنا زرمبادلہ نہیں کہ ہم باہر سے جانور منگوائیں لیکن یہاں اس کی مکمل منصوبہ بندی ہونی چاہیے ۔ تاکہ افزائش حیوانات کا مسلسل ایک عمل جاری ہے ۔ ۲۶ ہزار روپے حیوانات کی افزائش پر خرچ کر رہے ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ ۲۶ ہزار نہیں بلکہ ۲۶ لاکھ روپے کی رقم ہے ۔ اور اس کے ساتھ ۳۵ لاکھ روپے اور بھی ہیں ۔ ۲۶ ہزار ہے یا ۲۶ لاکھ ہے ؟

چوہدری محمد انور سمہ ۔ ۲۶ لاکھ ہے جناب والا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ وہ افزائش حیوانات کے لئے نہیں بلکہ ایک فشریز ڈیپارٹمنٹ کے لئے ہے ۔ روسی اور امریکی سائنس جواب دے گئی ہے کہ جتنی مچھلیاں آپ کھڑے پانی میں چھوڑیں گے اتنی ہی رہیں گی ۔ اس سے افزائش نہیں ہو گی ۔ یہ ایک بیکار سا محکمہ ہے جس پر لاکھوں روپے خرچ ہو رہے ہیں ۔

وزیر مال و آبپاشی ۔ میں نے کٹوں کے لئے کہا ہے کہ یہ روپے کٹوں کے لئے اگلے سال مختص کئے جائیں گے اور میں علامہ صاحب کی اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں کہ منصوبہ بندی ہونی چاہیے ۔ حکومت پہلے ہی اس چیز پر غور کر

رہی ہے کہ ہم کن کن طریقوں سے حیوانات کی افزائش کو بڑھا سکتے ہیں ۔

شیخ محمد ریاض ۔ جناب والا ۔ سید صاحب تو گوشت کھاتے نہیں ۔ اس لئے کوئی ایسے وزیر جواب دیں جو گوشت خور ہوں ۔

سید تابش الوری ۔ وزیر موصوف کو vegetarian ہونے کی حیثیت سے گوشت کے نرخوں کا علم نہیں ہے ۔ لیکن ایک ذمہ دار وزیر ہونے کی حیثیت سے اس اہم صورت حال پر انہیں اسی طرح سے بحث کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے ۔ میں ان کی توجہ cabinet decision کی طرف مبذول کراتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے بحث شروع کر دی ۔

سید تابش الوری ۔ انہوں نے ہی یہ کہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے ایک مرتبہ بھی ان نرخوں کی تردید نہیں کی انہوں نے کہا تھا کہ ۸ تاریخ سے یہ ریٹ نہیں ہیں ۔ یہ ریٹ کافی عرصہ سے چلے آ رہے ہیں ۔ اس لئے یہ recent occurrence نہیں ہے ۔ باقی انہوں نے اس کے متعلق کہ گورنمنٹ کی پالیسی کیا ہے ایک بیان دیا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ انہوں نے واضح طور پر کہا ہے کہ نرخ نہیں بڑھے اور میں نے کہا تھا کہ گوشت کے نرخوں میں روز افزوں اضافہ ہوا ہے ۔

نواب زادہ محمد خان خاکوانی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ کیا آپ نے تحریک التوا کو admit کر لیا یا نہیں کیا ؟

مسٹر سپیکر ۔ ابھی admit نہیں کی ۔

نواب زادہ محمد خان خاکوانی ۔ اگر نہیں کی تو میں آپ کی توجہ رولز ۶۷ (۱) کی طرف مبذول کراتا ہوں ۔ اس کی بار بار خلاف ورزی کی جا رہی ہے اس میں لکھا ہے ۔

> 67. (1) "If the Speaker is of the opinion that the matter proposed to be discussed is in order, he shall read the statement to the Assembly and ask whether the member has

the leave of the Assembly to make the adjournment motion and if objection is taken, he shall request such of the members as may be in favour of leave being granted to rise in their seats."

Sir, before it can be discussed, the member has to ask for the leave of the Assembly. But the reverse is happening for the last few days and we are actually losing the time for legislative work. Sir, we have to abide by these rules. No discussion can be carried on without first taking the leave of the Assembly.

Mr. Speaker : I was going to rule it out but the Minister said that he would like to take the House into confidence on this subject.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں تقریر نہیں کر رہا ۔ میں صرف ان کی توجہ cabinet decision کی طرف دلانا چاہتا تھا تاکہ ایوان کے وقار کو بحال رکھا جائے ۔ اس کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ میں cabinet decision پڑھ کر سناؤں ۔

"The decision was taken in view of the fact that the population of the country . . . "

Mr. Speaker : Syed Sahib, Cabinet decision cannot be quoted at this stage as it has no relation with the adjournment motion.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ان کے cabinet decision میں تین سو فیصد بکریوں کی پیدائش اور تعداد میں اضافہ ہو چکا ہے اور اس کے پیش نظر ناغہ بھی ختم کر دیا گیا تو وہ کیا وجوہ ہیں ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ ان کو بٹھائیں یہ ہاؤس کا وقت ضائع کر رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : I cannot permit that. The Minister said that he would like to take the House into confidence and that he has done.

سید تابش الوری ۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ جب تین سو فیصد بکریوں میں اضافہ ہو گیا ہے ۔ تو پھر اس کے نرخ کیسے بڑھ گئے ۔

Mr. Speaker : I cannot permit discussion over this.

Syed Nazim Hussain Shah : Sir, ask him to sit down.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ وضاحت تو فرما دیں کہ وہ نرخ کیسے بڑھ گئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کا جواب انہوں نے پہلے دے دیا تھا کہ یہ جو نرخ آپ نے دئیے ہیں وہ ٹھیک ہیں ۔ مگر یہ معاملہ recent نہیں ہے ۔

سید تابش الوری ۔ نہیں یہ پچھلے ہفتے بڑھے ہیں ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ جب آپ اجازت نہیں دے رہے تو پھر آپ سید صاحب سے کہیں کہ وہ اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں ۔

Mr. Speaker : That was the objection that he took initially. But he said that he would take the House into confidence and that he has done.

سید تابش الوری ۔ جناب ۵ ہزار مویشی روزانہ برآمد کئے جا رہے ہیں ۔

سردار صغیر احمد ۔ یہ کہاں کا طریقہ ہے کہ اس طرح بحث کی جائے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ آپ انہیں منع کریں ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : I cannot permit him to make a speech over that.

شیخ صفدر علی ۔ وہ پھر کھڑے ہو گئے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ چاہتا تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ دیکھئے جناب وہ پھر کھڑے ہو گئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھ سے پہلے تو آپ بول لیتے ہیں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ ہم ان سے تنگ آئے ہوئے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ ہمیں پھر پھانسی پر چڑھا دیجئے ۔ مارشل لاء لگا دیجئے ۔ پارلیمنٹ توڑ دیجئے اگر آپ ہم سے تنگ آ گئے ہیں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ بول بول کر ابھی آپ کا شوق پورا نہیں ہوا ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ عوامی مارشل لا لگا ہوا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کی جاتی ہے ۔ چوہدری علی بہادر خان ۔

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب والا ۔ میں نے ایک دفعہ پہلے بھی عرض کیا تھا ۔ کہ ہم مائیک کنٹرول سے چونکہ اوجھل بیٹھے ہیں اس لئے ہم جناب کی توجہ جب کسی جانب مبذول کرانا چاہتے ہیں تو مائیک نہ کھلنے کی صورت میں اس حق سے محروم ہو جاتے ہیں ۔ اس لئے انہیں ہدایت فرمائی جائے کہ ادھر بھی خاص خیال رکھیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میری تحریک التوا کا کیا بنا ۔

Mr. Speaker : The matter is not of recent occurrence and it is ruled out of order.

چوہدری امان اللہ لک ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی رولنگ چاہتا ہوں کہ جس وقت کوئی تحریک التوا ہاؤس میں پیش کی جاتی ہے اس پر وزیر متعلقہ وضاحت کے لئے وقت طلب کرتے ہیں ۔ وہ ارشاد فرمائیں کہ commitment تصور ہو گی یا نہیں ۔ کیونکہ آج چوہدری محمد انور سمہ صاحب

نے ، آپ نے وہ الفاظ نوٹ نہیں فرمائے ، کہا تھا "آپ کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے" جیسے وہ مروت فرما رہے تھے ۔ میں اس پر آپ کی رولنگ چاہوں گا جناب نے آج ان کو ہدایت فرمائی کہ وہ اس پر اعداد و شمار دیں جب commitment دی جاتی ہے کہ وہ ہاؤس کو اعتماد میں لیں تو وہ اعداد و شمار دینے کے پابند ہو جاتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب موقعہ آئے گا میں فیصلہ کروں گا ۔ اس مرحلہ پر یہ سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

مسٹر شمیم احمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان دوسری گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں ۔ یہ رولز کی خلاف ورزی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آفیسرز گیلری میں ؟

مسٹر شمیم احمد خان ۔ جی ہاں جناب ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ وہ سیکرٹری بی ۔ ڈی سے دوستی لگا رہے ہیں تو لگانے دیجئے ۔

سید تابش الوری ۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب والا ۔ میری ایک تحریک التوا آج کے لئے تھی ۔

(قطع کلامیاں)

سید لاظم حسین شاہ ۔ جناب والا کبھی ادھر سے پوائنٹ آف آرڈر آ جاتا ہے کبھی ادھر سے ۔ یہ کیا ہو رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ شاہ صاحب آپ بھی اس صف میں کھڑے ہو گئے ہیں جو بغیر اجازت لئے بولتے ہیں میں نے آپ کا نام بھی اسی صف میں نوٹ کر لیا ہے ۔ تابش صاحب اس پر آج کی تاریخ تو نہیں ہے ۔

اب غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کی جاتی ہے ۔ چوہدری علی بہادر خان ۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مجلس قائمہ برائے قواعد انضباط کارواستحقاقات کی رپورٹ کا زیر بحث لایا جانا

چودھری فرزند علی رکن صوبائی اسمبلی کے چیف آفیسر میونسپل کمیٹی خانیوال کا ہتک آمیز سلوک ۔

چودھری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ چودھری فرزند علی رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے چیف آفیسر خانیوال کے ہتک آمیز رویہ کے بارے میں پیش کردہ تحریک استحقاق پر مجلس قائمہ برائے قواعد انضباط کارو استحقاقات کی رپورٹ کو فی الفور زیر بحث لایا جائے ۔

نیز اس میں میں اور اضافہ کروں گا کہ قواعد انضباط کار کے قاعدہ ۵۷ (۵) کی proviso کے تحت مجھے حق ہے کہ میں کچھ عرض کروں ۔

Provided that any member may move an amendment that the matter be recommitted to the Committee for examination of a point or points which may have been left out of consideration by the Committee.

جناب والا ۔ اس پرولیج موشن پر جو مجلس قائمہ برائے قواعد انضباط کارو استحقاقات نے رپورٹ پیش کی ہے اس میں دو پوائنٹ ہیں ۔ ایک پوائنٹ کا تو فیصلہ کیا گیا دوسرے پوائنٹ کا فیصلہ نہیں کیا گیا ۔ اس لئے میری submission ہے اس کو واپس بھیجا جائے اور پرولیج کمیٹی اس کے دوسرے پوائنٹ پر غور

کرکے فیصلہ کرے ۔ جناب والا ۔ میں یہ point out کرتا ہوں کہ اس میں جس چیز کا فیصلہ نہیں کیا گیا وہ یہ ہے ۔

> کہ میں نے عوامی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے میونسپل کمیٹی خانیوال کے چیف آفیسر کے راشی ہونے کی اطلاع کمشنر ملتان کو دی اس پر انکوائری کی تاریخ ۸ جنوری ۱۹۷۳ء مقرر ہوئی ۔ چیف آفیسر مذکور نے چند کرائے کے غنڈوں کو بلا کر میرے خلاف غلیظ زبان استعمال کی جس سے میری توہین ہوئی اور میرے حق کو پائمال کیا ہے ۔

جناب والا ۔ پرولیج کمیٹی نے اس بات کا تو فیصلہ کر دیا ہے کہ جو ان کی انکوائری کی ٹیلی گرام تھی اس کے لئے انکوائری افسر مقرر کر دیا ہے لیکن جو دوسرا حصہ کہ چیف آفیسر نے ان کے خلاف جلوس نکالا ۔ اس بارے میں پرولیج کمیٹی نے کوئی finding نہیں دی ۔ اس لئے میری submission یہ ہے کہ اسے واپس کمیٹی میں بھیجا جائے تاکہ اس بارے میں وہ اپنی finding دے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ مجھے لکھ کر بھیج دیں کہ آپ کی ترمیم کیا ہے ۔

چودھری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کر دیا ہے کہ قاعدہ ۵۷ (۵) کی proviso کے تحت ہو سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ آپ کر نہیں سکتے ہیں ۔ آپ لکھ کر بھیج دیں تاکہ انہی الفاظ میں آپ کی ترمیم آ جائے جن الفاظ میں آپ کہہ رہے ہیں ۔

چودھری بہادر علی خان ۔ بہت اچھا جناب والا ۔

مسٹر سپیکر ۔ کب بھیجیں گے ؟

چوہدری علی بہادر خان ۔ ابھی لکھ کر بھجوائے دیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ بھیج دیجئے ۔

سید نابش الوری ۔ جناب والا ۔ ابھی اس پر بحث شروع کر دی گئی ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ ابھی تو تحریک ایوان میں پیش کرنی ہے ۔

سید نابش الوری ۔ جناب والا ۔ انہوں نے جو تقریر کی ہے یہ کس سلسلے میں کی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے اس کے ساتھ ایک ترمیم بھی دی ہے ۔

سید نابش الوری ۔ کیا آپ نے بحث کی اجازت مرحمت فرما دی ہے اور ساتھ ترمیمات کی اجازت بھی مرحمت فرما دی ہے ۔ کیا صورت حال ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ چودھری علی بہادر خان نے یہ تحریک پیش کی ہے :

کہ چودھری فرزند علی رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے چیف آفیسر خانیوال کے ہتک آمیز رویہ کے بارے میں پیش کردہ تحریک استحقاق پر مجلس قائمہ برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ کو فی الفور زیر بحث لایا جائے ۔

اس میں چودھری علی بہادر خان کی طرف سے یہ ترمیم آئی ہے اور سوال یہ ہے :

The report may be recommitted to the Committee on Rules of Procedures and Privileges.

(The motion was carried)

Mr. Speaker : The report to come within 15 days.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ قواعد کی رو سے پرولیج موشن ہر روز پیش ہو سکتی ہے اور اس کے لئے کوئی تخصیص غیر سرکاری دن یا سرکاری دن کی نہیں ۔ میں اس بارے میں جناب سے وضاحت چاہوں گا کہ کیا پرولیج موشن پر پیش کردہ کمیٹی کی رپورٹ بھی ہر دن پیش ہو سکتی ہے اور اس میں سرکاری یا غیر سرکاری دن کا امتیاز نہیں ہے ؟ کیا اس کی consideration کی موشن صرف غیر سرکاری دن میں پیش ہو سکتی ہے یا وہ بھی ہر دن پیش ہو سکتی ہے ؟ یہ غور طلب معاملہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ غور کی زیادہ ضرورت نہیں ہے ۔ جب بھی اس کا نوٹس ہو اس کے مطابق fix ہو جائے گی چاہے سرکاری دن ہو یا غیر سرکاری دن ہو ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ٹھیک ہے اس کے لئے پابندی نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس سے پہلے اسی سیشن میں سرکاری دن میں آتی رہی ہیں ۔

مسودات قانون

(جو ایوان میں پیش کئے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ دیوانی مصدرہ ۱۹۷۳ء

چودھری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ دیوانی مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ دیوانی مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری علی بہادر خان ۔ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ دیوانی مصدرہ ۱۹۷۳ء ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر۔ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ دیوانی مصدرہ ۱۹۷۳ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے ۔ اس کو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ ۱۵۰ دن کے اندر اندر آنی چاہیئے ۔

مسودہ قانون امتناع تمباکو نوشی مصدرہ ۱۹۷۳ء

چودھری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون امتناع تمباکو نوشی مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون امتناع تمباکو نوشی مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون امتناع تمباکو نوشی مصدرہ ۱۹۷۳ء ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون امتناع تمباکو نوشی مصدرہ ۱۹۷۳ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے ۔ اس کو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ ۱۵۰ دن کے اندر اندر آنی چاہیئے ۔

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سماجی تحفظ برائے ملازمین مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء

چودھری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سماجی تحفظ برائے ملازمین مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سماجی تحفظ برائے ملازمین مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔ اور ساتھ یہ ترمیم بھی پیش کرتا ہوں ۔

That sub-section 5 (d) of Section 12 of the West Pakistan Employees' Social Security Ordinance 1965, be deleted.

جناب والا ۔ یہ بل اسی سیشن میں پیش کیا جا چکا ہے اور جو ترمیم میری طرف سے تھی وہ منظور ہو چکی ہے کلاز ۱۳ بھی اس بل میں منظور ہو چکی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا اس کے متعلق کوئی قانون بن چکا ہے کہ نئی ترمیم پیش کر دی جائے ۔ کیا لیجسلیٹرز ممبر بن سکتے ہیں ؟

میاں منظور احمد موہل ۔ لیجسلیٹرز ممبر بن سکتے ہیں ۔ لیکن چونکہ وہ بل منظور ہو چکا ہے ۔ اس لئے ترمیم دینے کی ضرورت نہیں ۔

چودھری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ ان کا دفعہ ۳ پر اعتراض ہے لیکن میں نے دفعہ ۲ میں ایزادی کے لئے کہا ہے اسی لئے میں نے یہ دفعہ بڑھائی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ ان کا argument ہے کہ وہ کیوں مخالفت کر رہے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اگر یہ وضاحت کرا لی جائے تو مناسب ہوگا ۔ موہل صاحب قانونی اعتراض اٹھا رہے ہیں یا merit کی بنا پر بات کر رہے ہیں اگر merit کی بنا پر اعتراض ہے تو وہ مختلف ہو جائے گا ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ میں merit پہ نہیں جانا چاہتا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ یہ بل اس کی نفی نہیں کرتا ۔ یہ اس سے مختلف ہے یہ تسلیم کر لینا چاہیئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کلاز ۲ ٹھیک نہیں ہے ۔

چودھری علی بہادر خان ۔ وہ کوالیفکیشن سے متعلق ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس کو دوبارہ پیش کرتا ہوں اور آپ کو یہ کہنا چاہیئے کہ میں اس کی مخالفت واپس لیتا ہوں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سماجی تحفظ برائے ملازمین مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری بہادر علی خان ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سماجی تحفظ برائے ملازمین مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سماجی تحفظ برائے ملازمین مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے ۔ اس کو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ ۱۵۰ دن کے اندر اندر آنی چاہیئے ۔

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ تعزیرات پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ تعزیرات پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ تعزیرات پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ تعزیرات پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ تعزیرات پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے ۔ اس کو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ ۱۵۰ دن کے اندر اندر آنی چاہیئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کی کارروائی وقفہ چائے کے لئے ملتوی کی جاتی ہے ۔ دوبارہ کارروائی ۱۲ بج کر ۱۰ منٹ پر شروع ہو گی ۔

(ایوان کی کارروائی وقفہ چائے کے لئے ملتوی ہو گئی)

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

قرارداد

چھوٹے زمینداروں کو زرعی اصلاحات کی پابندیوں سے مستثنیٰ قرار دیا جانا (بحث جاری)

مسٹر سپیکر ۔ اب ہم ایجنڈا کے حصہ سوم کو لیتے ہیں ۔ سردار نصر اللہ خان دریشک صاحب کی پیش کردہ قرارداد پر پچھلی مرتبہ بحث جاری تھی ۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب والا ۔ اس مضمون کی قرارداد نمبر ۵ کو بھی ساتھ ہی لے لیا جائے کیونکہ یہ دونوں ایک ہی مضمون کی ہیں ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اسی میں حصہ لے لیں ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ یہ ریزولیوشن دریشک صاحب کی طرف سے پیش کیا گیا ہے لیکن وہ پنڈی چلے گئے ہیں ۔ وہ ہاؤس میں موجود نہیں دوسری بات یہ ہے کہ یہ ریزولیوشن پچھلے ہفتہ کافی حد تک زیر بحث آ چکا ہوا ہے ۔ اس پر گرما گرم بحث بھی ہو چکی ہے اس لئے میں زیر قاعدہ ۱۷۹ (۳) closure move کرنا چاہتی ہوں تا کہ قرارداد نمبر ۲ کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے ۔

میاں خورشید انور ۔ closure move نہیں کر سکتیں ۔ کیونکہ ابھی میری ترمیم باقی ہے ۔ محرک اگر باہر چلے گئے ہوئے ہیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ اس ریزولوشن میں بولنے والی کوئی چیز باقی نہیں رہی ۔ اس پر کافی طویل بحث ہو چکی ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ اس پر میری ترمیم ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ اس ریزولوشن پر بحث کے لئے مزید دباؤ ڈالنا بالکل بے سود ہے ۔ بہتر ہے کہ آپ اپنی ترمیم واپس لے لیں ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ بیگم صاحبہ ہم آپ کے ساتھ ہیں ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ اس کے محرک ہی موجود نہیں ۔ اب ریزولیوشن پر کوئی مزید بحث نہ کی جائے ۔ جناب والا ۔ اس کو اب drop کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب یہ ہاؤس کی پراپرٹی ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ جناب والا ۔ پچھلے ہفتے میں نے بھی اپنی ترمیم ہاؤس کی خاطر واپس لے لی تھی ۔ اسی جذبے کے تحت میاں خورشید انور کو بھی چاہیئے کہ وہ بھی اپنی ترمیم واپس لے لیں تاکہ اس سے اگلے ریزولیوشن کو زیر بحث لایا جا سکے جو نہایت اہم ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میری اس میں ترمیم ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ اگر محرک موجود نہیں ہیں تو اگلے آدمی کو موقعہ دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی سیف اللہ صاحب کی ترمیم پیش ہو چکی ہے ۔ اس میں رانا پھول محمد خان نے ترمیم در ترمیم پیش کی تھی ۔ اس وقت حاجی صاحب بھی موجود نہیں ہیں ۔ اس لئے وہ پیش نہیں ہو سکتی ۔ اس کے بعد رانا پھول محمد خان کی ترمیم در ترمیم پیش نہیں ہو سکتی ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ آج اس معزز ایوان میں سردار نصر اللہ خان دریشک کی طرف سے پیش کردہ قرارداد زیر بحث ہے وہ یہ چاہتے ہیں کہ وہ زمیندار جن کے پاس ۲۵ ایکڑ زمین ہے ان کو زرعی اصلاحات کی پابندیوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔ میں نے کہا ہے کہ ۲۵ ایکڑ کی بجائے ساڑھے بارہ ایکڑ اراضی کو زرعی اصلاحات کی پابندیوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ جناب والا ۔ میں ترمیم در ترمیم پیش کرنا چاہتی ہوں کہ مذکورہ قرارداد کی سطر ۳ میں وارد ہونے والے الفاظ "۲۵ ایکڑ" کی بجائے "ساڑھے بارہ ایکڑ" ثبت کئے جائیں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ بیگم صاحبہ کو ترمیم پیش کرنے کا ضرور موقعہ دیا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں ترمیم در ترمیم پیش کرتا ہوں ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ جناب والا ۔ میں نے پہلے ترمیم در ترمیم پیش کرنے کی اجازت طلب کی تھی ۔

مسٹر شمیم احمد خان (مسٹر ڈپٹی سپیکر) ۔ بیگم صاحبہ نے پہلے ترمیم پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ جناب والا ۔ میں ترمیم در ترمیم پیش کرتی ہوں ۔

کہ سطر ۳ میں وارد ہونے والے الفاظ "۲۵ ایکڑ" کی بجائے ساڑھے بارہ ایکڑ یا ایک ہزار پروڈیوس انڈکس یونٹ ثبت کئے جائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ بیگم ریحانہ سرور کی طرف سے ترمیم در ترمیم پیش کی گئی ہے :

کہ سطر ۳ میں وارد ہونے والے الفاظ "۲۵ ایکڑ" کی بجائے "ساڑھے بارہ ایکڑ یا ایک ہزار پروڈیوس انڈکس یونٹ" ثبت کئے جائیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں بھی ترمیم در ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ اس قرارداد میں الفاظ "جن کی ملکیت" کے بعد کے الفاظ کو "اراضی ساڑھے بارہ ایکڑ یا ۱۲۵۰ پروڈیوس انڈکس یونٹ ، جو بھی زیادہ ہو ، کو مارشل لاء ریگولیشن ۱۱۵ کی دفعہ ۲۵ کی مقتضیات سے مستثنیٰ کیا جائے" سے بدل دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ ترمیم در ترمیم پیش کی گئی ہے :

کہ اس قرارداد میں الفاظ "جن کی ملکیت" کے بعد کے الفاظ کو "اراضی ساڑھے بارہ ایکڑ یا ۱۲۵۰ پروڈیوس انڈکس یونٹ ، جو بھی زیادہ ہو ، کو مارشل لاء

ریگولیشن ۱۱۵ کی دفعہ ۲۵ کی مقتضیات سے مستثنیٰ
کیا جائے" سے بدل دیا جائے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اس سے آگے بھی الفاظ ہیں "لیکن ان مالکوں کو یہ اجازت نہ ہو کہ وہ زمین تقسیم کر سکیں" ۔

Mr. Speaker : It is altogether different.

قانون پاس نہیں ہو رہا ریزولیوشن پاس ہو رہا ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہو ۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب والا ۔ اس میں میری ایک ترمیم در ترمیم ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ یہ ایک مسلمہ اصول ہے اور قواعد و ضوابط اور precedent کے تحت اگر کوئی ممبر کسی تحریک کی مخالفت کرتا ہے اور مخالفت کرنے کے بعد یہ انتظار کرتا ہے کہ جناب سپیکر مجھے call کریں گے تو میں اس میں بولوں گا ۔ He loses the right of speech. اس میں clear ruling موجود ہے ۔

Right of speech is accrued and it is not given by the Chair.

No body was standing at the time to oppose and to speak. Sir, I can give you clear ruling on that. You may now put the question.

چوہدری غلام قادر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ جب سپیکر صاحب بول رہے ہوں تو اس وقت نہیں بولا جا سکتا ۔ جب انہوں نے بولنا بند کیا تو ہم نے بولنا شروع کر دیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ! یہی وہ رول تھا جس پر میں rely کرتا رہا ۔ اس دن میں کلاز ۲ پر گیا تھا جس پر بہت سے فاضل ممبران اعتراض کر رہے تھے ۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب والا ۔ میری ایک ترمیم در ترمیم ہے ۔

Mr. Speaker : Now, it can't be done. You have missed that opportunity.

سردار صغیر احمد ۔ جناب والا ۔ جب آپ نے فرمایا تو میں فوراً کھڑا ہو گیا اور چونکہ اسی وقت حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر آ گیا تھا اس لئے میں بیٹھ گیا ۔

جناب والا ۔ میں اعوان صاحب کی ترمیم میں یہ ترمیم پیش کرنا چاہتا ہوں کہ آخری الفاظ جو ہیں "لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اراضی تقسیم نہیں کر سکیں گے"۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ دفعہ ۲۰ پر ہے ہی نہیں ۔

مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ پوائنٹ آف انفارمیشن ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ "ترمیم در ترمیم" کتنی دفعہ ہو سکتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میرے سوائے ۱۸۵ ممبر ہیں ۔ میں تو ترمیم نہیں پیش کر سکتا ۔ اب آپ حساب لگا لیں کہ ایک تو محرک ہو گیا اور غالباً ۱۸۴ دفعہ ترمیم آ سکتی ہے ۔ (قہقہہ)

مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ اچھا جی ۔ پھر تو ٹھیک ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ ہاؤس پر واضح کر دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ہی کار آمد چیز ہو گی کہ ترمیم در ترمیم صرف ایک مرتبہ آ سکتی ہے ۔ اس کے بعد اس ترمیم پر چاہے سو ترمیم در ترمیم آئیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ main amendment میں amendment آ سکتی ہے ۔

but no amendment to amendment to amendment.

Haji Muhammad Saifullah Khan : If they say that they are proposing amendment to amendment, everybody can do that.

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میرا خیال ہے کہ اس موضوع پر حکمران پارٹی کو وقت دیا جائے کہ میٹنگ بلا کر کوئی فیصلہ کر لیں تو زیادہ بہتر ہے ۔ انہوں نے ایوان کے اندر ہی میٹنگ کرنی شروع کر دی ہے ۔ میری گذارش یہ ہے کہ یہ بڑی اچھی ترمیم ہے اگر اس کو منظور کر لیا جائے

تو میرے خیال میں ایوان کا وقت ضائع نہیں ہوگا ۔ اس کے بعد پھر جناب ضروری ہے کہ اس پر بحث شروع کی جائے ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : I would call the House to order.

سردار امجد حمید خان دستی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اس سے پیشتر ایک نہایت واضح رولنگ جناب ڈپٹی سپیکر صاحب کی طرف سے آ چکی ہے کہ اس اسمبلی کو کبھی پیپلز پارٹی کی نجی میٹنگ کے لئے استعمال نہ کیا جائے ۔ اس رولنگ کے باوجود یہاں میٹنگ ہو رہی ہے اور اس طرح اسمبلی کی کارروائی میں رکاوٹ پیدا کی جا رہی ہے ۔

Mr. Speaker : I uphold the interpretation.

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ جناب امجد حمید خان دستی صاحب کو وحی نازل ہوئی ہے یا غائب کا علم ہے ۔ ممبران اس معزز ہاؤس میں بیٹھ کر صلاح مشورہ کر سکتے ہیں ۔ میرا خیال ہے کہ ہم سے زیادہ اپوزیشن سے تعلق رکھنے والے ممبران یہاں صلاح مشورہ کرتے ہیں ۔

Mr. Speaker : Not in this fahsion.

Mian Manzoor Ahmad Mohal : Point of order, Sir. The House is not in quorum. (Interruptions)

Mr. Speaker : Will the members permit the Secretary to count the honurable members present in the House. Let there be a count.

Voices : Adjourn the House for ten minutes ?

Mr. Speaker : Do the hon'ble membres agree that the House be adjourned for ten minutes?

Voices : Yes, Sir.

Mr. Speaker : The House is adjourned for ten minutes.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی ۱۰ منٹ تک کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سردار منیر احمد ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اجلاس کا وقت پندرہ منٹ بڑھا دیا جائے تاکہ یہ ریزولیوشن آج پاس ہو سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا پندرہ منٹ میں پاس ہونے کی امید ہے ؟

آوازیں ۔ ہم مخالفت کرتے ہیں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ مسٹر سپیکر ۔ ہاؤس کورم میں نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ گنتی کی جائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (گنتی کی گئی) ۔ ۔ ۔ ۔ کورم پورا ہے ۔ صغیر احمد صاحب کی طرف سے یہ تجویز آئی ہے کہ ایوان کا وقت پندرہ منٹ بڑھا دیا جائے تاکہ اس قرارداد پہ آج فیصلہ ہو جائے ۔

آوازیں ۔ نہیں ۔ نہیں ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Will the members please resume their seats ? The consensus of the House appears to be that the time should not be extended. I have accordingly decided that since it is already 1.30 p.m., the House is adjourned till 8.30 a.m. tomorrow.

(اسمبلی کا اجلاس ۱۶ مارچ ۱۹۷۳ء بروز جمعہ ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گیا)

فہرست

(بحوالہ غیر نشان زدہ سوال نمبر ۳۳)

List of High Schools for Boys and Girls
Lahore Region

1 Don Basco High School, Lahore.
2 Rang Mahal Christian High School, Lahore.
3 St. Francies High School, Lahore.
4 Islamia High School, Lahore Cantt.
5 Islamai High School, Mughalpura, Lahore.

6 Islamia High School, Sheranwala Gate, Lahore.
7 Islamia High School, Bhati Gate Lahore.
8 Islamia High School, Mohni Road, Lahore.
9 Islamia High School, Multan Road, Lahore.
10 Islama High School, Sant Nagar, Lahore.
11 Islamia High School, Samanabad, Lahore.
12 Islamia High School, Khazana Gate, Lahore.
13 Islamia High School Misri Shah, Lahore.
14 N. D. Islamia High School, Ichhra, Lahore.
15 Qizalbash Hussainia High School, Lahore.
16 Muslim Model High School, Lahore,
17 Muslim High School, Lahore. Cantt.
18 Muslim High School, No. I, Lahore.
19 Muslim High School, No. 2, Lahore.
20 Muslim League High School, Empress Road, Lahore.
21 Muslim High School, Baghbanpura, Lahore.
22 Watan Islamia High School, Lahore.
23 Mian Iqbal Hussain High School, Lahore.
24 Azad Muslim High School, Shamnagar, Lahore.
25 City Mullim League Hige School, Lahore.
26 Union Islamia High School, Gowalmandi.
27 P.W.R. High School, Lahore.
28 Chishtia High School Lahore.
29 Model High School, Model Town, Lahore.
30 Arif High School, Dharampura, Lahore,
31 Gulberg High School, Lahore Cantt.
32 Nia Madrassa High School, Ichhra.
33 F.D. Model High School, Garden Town, Lahore.
34 Kashmi High School, Shalimar Town, Lahore.
35 Farooqi Islamia High School, Baghbanpura, Lahore.

36 Aziz-ul-Islam High school, Lahore.

37 Standard Islamia High School, Baghbanpura, Lahore.

38 Habib High School, Lahore Cantt.

39 M.I. Happy High School, Sanda Road, Lahore.

40 Sacred Heart Cathedal High School, Lahore.

41 Islamia High School, Chah Miran, Lahore.

42 Hatim High School, Kumharpura, Lahore.

43 Sulemania Public High School, Samanabad.

44 Public Model High School, Qasurpura, Lahore.

45 Zubairi Islamia High School, Lahore.

46 M.P.E. High School, Shahdara.

47 Tariq High School, Lahore Cantt.

48 Community High School, Mozang, Lahore.

49 Pakistan Model High School, Rehmanpura, Ichhra.

50 Muslim Union High School, Bank Colony, Multan Road, Lahore.

51 Farooqi Islamia High School No. 2, Baghbanpura Lahore.

52 Salim Model High School, Lahore,

53 St. Joseph High School, Lahore Cannt.

54 Millat High School, Mughalpura, Lahore.

55 Pak Model High School, Jinnah Pak, Lahore.

56 Malik High School, Baghbanpura, Lahore.

57 Islamia High School, Badami Bagh, Lahore.

58 Jamia Hamidia High School, Serai Mughal.

59 Taeed-ul-Islam High School, Kasur.

60 Islamia High School, Kasur.

61 Ikhwan High School, Barki.

62 Hanfia High School, Kasur.

63 Christian Institute, Raiwind.

64 St. Peter's High School, Clarkabad.

REGISTERED

1 Modern Islamia High School, Shadbagh, Lahore.

2 Mumtaz Night School, Dharampura, Lahore.

3 K.G. Islamia High School Lower Mall, Lahore.

4 S.N. Model High School, Australia Building, Lahore.

5 Imtiaz High School, Ferozpure Road, Lahore.

6 Ichhra Model High School, Ichhra, Lahore.

7 A.D. High School, Amar Sidhu, Lahore.

8 Najaf High School, Gulberg, Lahore.

9 Ludhiana Public High School, Samanabad.

12 Azad Public High School, Samanabad.

11 Muslim High School, New Bilalpark, Lahore.

LIST OF RECOGNISED REGISTERED PRIVATELY MANAGED HIGH SCHOOLS IN LAHORE

DISTRICT

GIRLS SCHOOLS

REGISTERED

1 Anjuman-e-Islam Girls High School, Gowalmandi, Lahore.

2 Batala Islamia Girls High School, Nicholson Road, Lahore.

3 Forman Mission Girls High School, Shahalam Market, Lahore.

4 Islamia Girls School, Brandreth Road, Lahore.

5 Islamia Girls High School, Baghbanpura, Lahore.

6 Islamia Girls High School, Dharampura, Lahore.

7 Kinnaird Girle High School, Empress Road, Lahore.

8 Lucie Harrison Girls High School, Waris Road, Lahore.

9 Lady Griffen Girls School, Boughy Road, Lahore.

10 Madrisa-tul-Binat High School, Lake Road, Lahore.

11 Madrisa-tul-Binat High School, Misri Shah, Lahore.

12 Model Girls High School, Model Town, Lahore.

13 Sh. Sardar Muhammad Girls High School, Ghari Shahu Lahore.

14 Tehzib-ul-Binat High School, Takia Sadhuan School Lahore.

15 Yasmin Islamia Girls High School, Dharampura, Lahore.

16 Fatima Girls High School, Fane Road Lahore.

17 Mohammadia Girls High School, Mohni Road, Lahore.

18 APWA Girls High School, Jail Road, Lahore.

19 APWA Girls High School, G.O.R. Estate, Lahore.

20 Asifa Girls High School, Said Mitha Bazar, Lahore.

21 Binat-ul-Muleemeen Girls High School, Kucha Chabak Sawaran, Lahore.

22 Ghughtai Girls High School, Ghari Shahu, Lahore.

23 City Girls High School, Nisbat Road, Lahore.

24 Islamia Girls High School, Ichhra, Lahore.

25 Islamia Girls High School, Lahore Cantt.

26 Islamia Girls High school, Lahore Cantt.

27 Kashmir Girls High School, Shalimar Town, Lahore.

28 Model Girls High School, Shad Bagh, Lahore.

29 Modern Girls High School, Moghalpura, Lahore.

30 Model Girls High School, Moghalpura, Lahore.

31 Muslim Model Girls High School, Chowk Jhand, Lahore.

32 Modern Girls High School, Qila Gujar Singh, Lahore,

33 New Fatima Jinnah Girls High School, Misri Shah, Lahore.

34 Pak Standard Girls High School Shad Bagh, Lahore.

35 Pak Model Girls High School, Sultanpura, Lahore.

36 P.A.F. Girls High School, Lahore Cantt.

37 Qazilbash Girls High School Inside Mochi Gate, Lahore.

38 Rafa-e-Am Girls School, Mozang, Lahore.

39 Rahmania Girls High School, Ravi Park, Lahore.

40 Rehman Girls High School, Newankot, Lahore.

41 St. Ann's Girls High School, Samanabad, Lahore.

42 Tanvir Islamia Girls High School, Dharampura, Lahore.

43 Z.N. Islamia Girls High School, Rehmanpura, Lahore.

44 Millat Girls High School, Moghalpura, Lahore.

45 Progressive Girls High School, Beadon Road Lahore.

46 Chiragh Girls High School Baghbanpura, Lahore.

47 Lahore Church Council Girls High School, Kasur.

REGISTERED

1 Islamia Girls High School, Shad Bagh, Lahore.

2 Samanzar Girls High School, Samanabad, Lahore.

3 Zana Muslim High School, Dharampura, Lahore.

4 Muslim Girls High School, Edward, Road, Lahore.

5 High School for Girls, Sanat, Nagar, Lahore.

6 Binat-ul-Muslemeen Girls High School, Shalamar Town, Lahore.

7 New English Girls High School, Samanabad, Lahore.

8 Muslim Girls High School, Baghbanpura Lahore.

9 Dar-ul-Aloom Girls High School, Chamberlain Road, Lahore.

10 N.H. Girls High School, Railway Road, Lahore.

11 Alqureash Girls High School, Lahore

List of Recognised Registered Privately Managed High School For Boys in Sialkot District

1 C.T.I High School, Sialkot.
2 Muslim High School, Badomalli.
3 Christian High School, Sialkot Cantt.
4 Muslim High School, Sialkot City.
5 Muslim High School, Sialkot.
6 Public High School, Ghartal.
7 Christian High School. Daska.
8 Chrsitian High School Sialkot City.
9 G.D. Islamia High School, Maingari.
10 C.S.M. High School Narowal.
11 Iqbal Memorial High School Gohadpur, Muradpur, Sialkot.
12 Islamia High School, Siranwali.
13. Islamia High School Kanjrur.
14 Islamia High School Kalaswala.
15 Islamia High School, Mitranwali.
16 Islamia High School, Samberial.
17 Islamia High School, Badomali.
18 Islamia High School, Dudhoo Chak.
19 Talim-ul-Islam High School, Ghatialtan.
20 Jinnah Efficiency High School, Siallkot Cantt.
21 Muslim Model High School, Kotla Afghanan.
22 Ishaat-i-Talim High School, Baramange.
23 Muslim High School, Narowal.
24 Qaumi High School, Sialkot.
25 Islamia High School, Nonar.
26 C.D.. Islamia High School, Talwandi Bhindran.
27 Tabligh-ul-Islam High School, Chawinda.

28 Muslim Model High School, Bheri Khurd.

29 Ishaat-i-Talim High School, Shah Gharib.

30 St. Mary High School Jamke Cheema.

31 Ishaat-i-Talim High School, Shakargarh.

32 St. Anthony High School, College Road, Sialkot.

33 Arabic High School, Sialkot.

34 Muslim Awami High School Samberial.

35 Kashmir High School, Sohawa.

36 Awami High School, Satra.

37 Muslim Model High School. Shakargarh.

38 Sir Syed Public High School, Toorabad,

39 Islamia High School, Pakhoke.

40 National/Secondary High School, Narowal.

41 H.U. High School, Dhrag Miana.

42 Raza-i-Mustafa High School, Saukinwind.

43 Islamia High School, Ratta Jathol.

44 Kashmir High School Notli Faqir Chand.

RECOGNISED

1 Ahmadia Girls High school, Sialkot.

2 Christian Girls High School, Hajipura. Sialkot

3 Islamia Girls High School, Sialkot City.

4 Muslim Girls High School, Ram Talai, Sialkot.

5 Christian Girls High School, Barapather, Sialkot.

6 Mir Hassan Girls High School, Mubarakpura, Sialkot.

7 Muslim Model Girls High School, Sialkot.

8 Islamia Girls High School, Daska.

9 Muslim Girls High School, Narowal.

REGISTERED

1 Fatehgarh Home Economics Girls High School, Sialkot.

GUJRANWALA DISTRICT

1 M.A- Islamia High School, Gujranwala.
2 J.M, Muslim High School, Gujranwala.
3 J.M, Islamia High School, Ferozwala.
4 Christian High School, Wazirabad.
5 Islamia High School, Eminabad.
6 A.D. Model High School, Gujranwala,
7 Iqbal High School, Gujranwala.
8 Muslim High School, Hafizabad.
9 A,M. Islamia High School, Gujranwala.
10 Liaqat High Sohool, Pipnakha.
11 Public High School, Wazirabad.
12 Public High School, Gujranwal.
13 F.C,I High School, Gujranwala.
14 M.D. Islamia High School Mnchhrala.
15 P.S. Model High School, Gujranwala.
16 M.S. Islamia High School, Satellite Town, Gujranwala.
17 Public High School, Jalalpur Bhattian (High Classes only)
18 Millat High School, Gujranwala.
19 Hamid Ali Memorial High School Gujranwala.
20 Co-operative High School, Wando (High Classes only).
21 A.M. Islamia High School, No. 2, Gujranwala.
22 Co-operative High School, Bhuda Goraya (High Classes only)
23 Islamia High School No. 2, Eminabad,
24 Tamir-i-Nau Muslim High School, Gujranwala.
25 F.D. Moddel High School, Gujranwala.

RECOGNISED

1 F.D. Islamia Girls High School Gujranwala.
2 M.A. Islamia Girls High School, Qila Didar Singh.
3 Ch. S.K. Islamia Girls High School, Wazirabad.
4 Jan Bibi Islamia Girls High School, Gujranwala.
5 Modern Education Girls High School Sattellite Town, Gujranwala.
6 Najib Memorial Girls High School, Gujranwala.
7 Saqafat-ul-Binat High School, Gujranwala.
8 Tehzib-ul-Binat High School, Gujranwala.
9 Syed Girls High School Gujranwal.
10 Muslim Model Girls High School, Saghir shahed Road, Gujranwala.
11 Gulzar-a-Islam Girls High school Gujranwala.

REGISTERED

1 Golden Girls High School, Gujranwala.

SHEIKHUPURA DISTRICT

1 Tariq High School, Sheikhupura.
2 Mission High School, Martinpur.
3 Islah-i-Millat High School Ruriana Chak No.31.
4 Liaqat Memorial High School, Sheikhupura.
5 Public High School, Ajnianwal.
6 Osmania Islamia High School, Nawanpindi.
7 Islamia High School, Sheikhupura.
8 Millat High school, Dere Niaz Sahib
1 Fatim Jinnah Girls Aigh School, Sheikhupura.

MULTAN DISTRICM

1 Islamia High School Haram Gate, Multan.
2 Muslim High School Multan.

3 Jauhari High school, Multan.
4 Bokhari Public High school, Multan.
5 Nusrat-ul-Islam High School, Multan.
6 Faiz-e-Am High School, Multan.
7 Model High School, Multan.
8 Jame-ul-Uloom High School, Multan.
9 Millat High School No.1, Multan.
10 Millat High School, No.2, Multan.
11 Sumara Public High School, Multan.
12 Islamia High School, Daulat Gate, Hultan.
13 Islamia High School, Am-e-Khas Bag, Multan.
14 Al-Hussain Islamia Secondary School, Muzaffarabad.
15 C.T.M. High School Multan.
16 Islamia High School, Khanewal.
17 Mueen-ul-Islam High School, Mian Channu.
18 Public High School, Khanewal.
19 Mission High School, Stunzabad.
20 A.R.P. Mission High School 72/10-R.
21 Islamia High School, Vehari.
22 Islamia High School 359/W.B.
23 Public High School, 363/W.B.
24 Public High School, Dokota.
25 Muslim Union High School, Mian Channu.
26 St Vicent Model High School, 133/16-L.
27 B.T.M. High School, Burewala.

RECOGNISED SCHOOLS

1 Nusratul Islam Girls High School, Multan.
2 Moon Light Girls High School, Multan.

3 Muslim Girls High School, Multan.

4 Islamia Girls High School, Multan.

5 Noor Jahan Girls High School, Ismailabad, Multan.

6 Central Methodist Girls High School, Stunvabad, *via* Mian Channu.

REGISTERED SCHOOLS

1 Hilal Girls High School, Multan.

2 Sacred Heart High School for Girls, Multan.

SAHIWAL DISTRICT

1 Islamia High School, Okara (Sahiwal District).

2 Satluj High School, Okara.

3 C.M.R. High School, Okara.

4 Fazilka Islamia High School, Pakpattan.

5 Mission High 148/9-L.

6 Millat High School, Renala Khurd.

7 Batala Muslim High School, Sahiwal.

8 Mehmoodia High School, Sahiwal.

9 Islamia High School, Sahiwal.

10 Nangal Ambia High School No.1, Sahiwal

11 Nangal Ambia High School No. 2 Sahiwal.

12 Arabia Model High School, Kot Khuda Bakhsh (Sahiwal).

13 Islamia High School, Shakar Gang, Arifwala.

14 Fridia Faiz-e-Aam High School, Chak Badi.

15 Zamdira Muslim High School, 145/9-L.

RECOGNISED

1 Crescent Girls High School, Chickawatni (Sahiwal).

2 Banatul Islam High School, Sahiwal,

3 Sutlej Girls High School, Okara.

4 American Mission Girls High School, Sahiwal.

5 Convent Girls High School, Renala Khurd (Sahiwal).

MUZAFFARGARH DISTRICT

1 Nur-ul-Islam Islamia Secondary Madersa, Chak 349/ TDA, (Muzaffargarh).

2 Islamia Girls High School, Leiah.

BAHAWALPUR DISTRICT

1 Community Girls High School, Bahawalpur.

BAHAWALNAGAR DISTRICT

1 Aziz-i-Millat Hhigh School Bahawalnagar.

RAHIMYAR KHAN DISTRICT

1 Tamir-i-Millat High School, Sadiqabad.

2 Ajmal Bagh High School, Sadiqabad.

3 Tameer-i-Millat High School, Rahimyar Khan.

4 Tarraq-i-Talim High School, Khanpur.

1 Millat Girls School, Rahimyar Khan.

2 Senior Muslim Girls School, Rahimyar Khan.

3 Public English School, Rahimyar Khan.

4 Hina Girls School, Rahimyar Khan.

RAWALPINDI DISTRICT
AIDED SCHOOLS

1 Denny's High School, Rawalpindi.

2 Islamia High School, No. 1, Rawalpindi.

3 Islamia High School No. 2, Rawalpindi.

4 Islamia High School, No. 3, Rawalpindi.

5 Islamia High School No. 4, Rawalpindi.

6 Cristian High School Rawalpindi.

7 Muslim High School No. 1, Rawalpindi.

8 Muslim High School No. 2, Rawalpindi.

9 Model High School, Rawalpindi.

10 Faiz-ul-Islam High School No. 1, Rawalpindi.

11 Islamia High School, Gujar Khan.

12 Islamia High School, Sukkhu (Rawalpindi).

UN-AIDED SCHOOLS

13 Faiz-ul-Islam High School No. 4, Rawalpindi.

14 Simla Islamia High School, Rawalpindi.

15 Kazmia High School Sayyed.

16 Madrissa Millia High School, Rawalpindi.

17 Muslim Model High School, Rwalpindi.

18 Khan High School, Banni, Rawalpindi.

19 Aziz National High School, Deri Hussain Abad.

20 Zia-ul-Islam High School, Rawalpindi.

21 Taleem-ul-Quran High School. Taxila.

22 Gulistan Adab High School, Rawalpindi.

23 Mueen-ul-Islam High School, Rawalpindi.

24 Taleem-ul-Quran High School, Raja Bazar Rawalpindi.

25 Riaz-ul-Adab Secondary School, Bohr Bazar.

26 Islamia High School, Nawabshah.

27 Abbasia High School, Satellite Town, Rawalpindi.

28 Pahelvi High School, Ojari Camp, Rawalpindi.

29 Koh-i-Noor Colony High School, Rawalpindi.

30 Modern High School, Ghoharpal, Rawalpindi.

31 Qadria Secondary High School, Gujar Khan.

32 Elliot High School, Morgah, Rawalpindi.

33 Gillani Model High School, Wah Cantt.

34 Public Academy High School, (Secondary), Rawalpindi.

35 Zia-ul-Aloom High School, Raja Bazar, Rawalpindi.

36 St. Patric High School, Rawalpindi.

37 A.C. Model School, Wah Cantt. (Wah Cement).

JHELUM DISTRICT

AIDED SCHOOLS

1 Mission High School, Dalwal.

2 Islamia Htgh School, Chakwal.

3 Saigol Model High School, Saigolabad.

UN-AIDED SCHOOLS

4 Tabligh-ul-Islam High School, Jhelum.

5 Muhammad Ali High School, Chakwal.

6 Sir Syed High School, Katas.

7 Jhelum Maktib High School, Jhelum.

8 Public High School, Pinanwal.

9 Project High School, Mangla.

10 Ordinance Public High School, Kala Depot.

11 Sir Syed High School, Mona.

12 Union Coudcil High School, Dhodhial (Jhelum).

13 Union Council High School, Choha Sadin Shah (Jhelum).

FOR GIRLS IN RAWALPINDI DISTRICT

RECOGNISED

1 Pakistan Girls High School, Mohanpura, Rawalpind.

2 Pakistan Girls High School, Jamia Masjid Road, Rawalpindi.

3 Pakistan Islamia Girls High School, Jhangi Mohalla, Rawalpindi.

4 Pakistan Islamia Girls High School, Satelite Town, Rawalpindi.

5 Silma Girls High School, Rawalpindi.

SCHOOLS FOR GIRLS IN RAWALPINDI DISTRICT

6 Modern Girls High School, Satellite Town, Rawalpindi.

7 Usmania Girls High School, Rawalpindi.

8 Jamia Al-Khizar Girls High School, Rawalpindi.

9 Miss Fatima Jinnah Girls High School, Saddar, Rawalpindi.

10 Rose Girls High School, Rawalpindi,

11 Zeenat Sikandria Girls High School, Rawalpindi.

12 Muslim Girls High School, Arya Mohalla, Rawalpindi.

13 Iqbal Girls High School, Kartarpura, Rawalpindi.

14 Noor Islamia Girls High School, Rawalpindi.

15 Liaquat Girls High School, Mughal Abad, Rawalpindi.

16 Liaquat Girls High School, Arya Mohalla, Rawalpindi.

17 Khadija Girls High School, Rapalpindi.

18 Jamia Islamia Girls High School, Rawalpindi.

19 Gilani Girls High School, Wah Cantt., Rawalpindi.

20 Alpha Christian Girls High School, Rawalpindi.

21 St. Catherine Girls High School, Rawalpindi.

22 St. Theresa Girls High School, Rawalpidi.

23 Koh-i-Noor Girls High School, Rawalpindi.

REGISTERED

1 Johar Memorial Girls High School, Mohanpura, Rawalpindi.

2 Pitras Girls High School, Rawalpindi.

High Schools for in Gujrat District Aided School

1 Islamia High School, Jalalpur Juttan.

2 Islamia High School, Lalamusa.

3 Islamia High School, Kunjah.

4 Public High School, Gujrat No. 1.

5 Public High School, Gujrat No. 2.

6 Islamia High School, Gujrat.

7 Islamia High School, Wara Alam Shah.

8 Christan High School, Gujrat.

UNAIDED SCHOOLS

1 R.A. High School, Madina.

2 Muslim High School, Gujrat.

3 Islamia High School, Pandowal.

4 Zamindar High School, Gujrat.

5 Naeem High School Hassanwala.

6 Public High School Mianwal.

7 Public High School Kunjah.

8 Model High School, Lalamusa.

9 Os ; a, oa Jogi School, Dhooria.

10 Pakistan Islamia High School, Shadiwal.

11 Islamia High School, Mandi Bahauddin.

12 Islamia High School, Hellan.

13 Millat High School, Beowali.

14 Islamia High School, Dandi Nizam.

15 Muslim High School, Tapiala.

16 Islamia High School, Channi Deona.

High School for Boys in Gujrat District

17 Islamia High School, Dinga.

18 Taleem-ul-Islam High School, Murrarian.

19 Public High School, Mandi Bahauddin.

20 Millat High School, Chhanan.

21 Sir Syed High School, Mandi Bahauddin.

22 Islamia High School, Malika.

23 Islamia High School, Ghopala.

24 Islamia High School, Bazurgwal.

25 Islamia High School, Burnali.

26 Public High School, Bhagowal.

27 Public High School, Pindikaloo.

28 Islamia High School, Bagrianwala.

29 Taleem-ul-Din High School, Jalapur Jattan.

30 Taleem-ul-Quran High School, Kharian.

31 Islamia High School No. 2, Jalalpura Jattan.

32 Islamia High School, Shampur Khukrian.

33 Islamia High School Phalia (Gujrat).

34 Millat High School, Head Rasul.

35 Islamia High School, Jand.

36 Rafi-ul-Islam High School, Malakwal.

37 Millat High School, Mamdana.

38 Iqbal High School, Chak No. 14.

39 Pakistan High School, Lalamusa.

40 Jamia Ghausia High School, Lalamusa.

41 Islamia Millat High School, Madhrary Rattowal.

42 Islamia High School, Chakmiana.

43 Taleem-ul-Islam High School, Kharian (Gujrat).

44 National High School, Sarooki.

45 Tameer-i-Millat High School, Mandi Bhauddin.

46 Muslim High School, Mandi Bahauddin.

47 Razvia High School, Langah, District Gujrat.

HIGH SCHOOLS FOR GIRLS IN GUJRAT DISTRICT

1 Muslim Purdah Girls High School, Gujrat.

2 Miso Feroz-ud-Din Girls High School, Gujrat.

3 Dabiristan-i-Fatima-Tuz-Zhora Girls High School, Gujrat.

4 Sultan Bakhsh Girls High School, Gujrat.

5 Mission Girls High School, Gujrat.

6 Kamliwala Girls High School, Gujrat.

7 Javed Girls High School, Gujrat.

8 Shah Hussain Girls High School, Gujrat.

9 Shamim Girls High School, Lalamusa (Gujrat).

10 Public Girls High School, Mandi Bahauddin (Gujrat).

11 Islamia Girls High School, Kunjah (Gujrat).

12 Islamia Girls High School, Maddina (Gujrat).

JHELUM DISTRICT

1 Islamia Girls High School, Jhelum.

CAMPBELLPUL DISTRICT

1 Anjuman Islamia High School, Campbellpur.

SARGODHA DISTRICT

RECOGNISED

1 Imbala Muslim High School, Sargodha.

2 Iqbal High School, Sargodha.

3 Islamia Khaliqia High School, Sargodha.

4 Jamia Qasam-ul-Uloom High School, Sargodha.

5 Islamia High School, Bhera (Sargodha).

6 Anjuman Islamia Model High School, Bhera (Sargodha).

7 Zimindara Co-Operative High School, Chak No. 127/SB, (Sargodha).

8 Zia Shams-ul-Islam High School, Sial Sharif (Sargodha).

9 Islamia High School, Chak No. 29/SB, (Sargodha).

(The name of national Educational Coaching Centre, Block No. 44, Sargodha which has been shown in the lists already supplied by this office may now please be deleted as the same is not a recognized one).

MIANWAIL DISTRICT

10 P. I. D. C. High School, Sikandarabad, Daudkhel, (Mianwali).

11 Mines Labour Welfare High School, Makarwal (Mianwali).

12 Colony Thal Taxtila Mills High School, Ismailpur, Bhakkar, (Mianwali).

13 Chashma Barrage High School, Kundian Wayda Colony, Mianwali.

JHANG DISTRICT

14 Talim-ul-Islam High School, Rabwah (Jhang).

15 Islamia High School, Chinot (Jhang).

16 Al-Islah High School, Chinot (Jhang).

17 Islamia Millia High School, Jamia Muhammadi Sharif (Jhang),

18 Islamia High School, Jhang Sadar.

19 Sadhora Muslim High School, Jhang Sadar.

20 Hussania High School, Jhang Sadar.

21 Islamia High School Chak No. 232 (Jhang).

LYALLPUR DISTRICT

22 Rehmania High School, Peoples Colony, Lyallpur.

23 Lyallpur Cotton Mills High School, Samundri Road, Lyallpur.

24 Sabria Sirajia High School, No. 2, Peoples Colony, Lyallpur.

25 Jauhar Public High School, Lyallpur.

26 Islamia High School, Gatti (Lyallpur).

27 Le-Sal High School, Peoples Colony, Lyallpur (Missionery School).

28 Islamia High School, Jinnah Colony, Lyallpur.

29 Qadria Sirajia High School, Chak No. 30/JB, (Lyallpur).

30 Sher Islamia High School, Narwala Banglow, (Lyallpur).

31 Muslim High School, Chak No. 41/JB, (Lyallpur).

32 Islamia Madrisa High School, Muhammadpura, Lyallpur.

33 Mueen-ul-Islam High School, Thikriwala (Lyallpur).

34 Qaumi High School, Chak No. 38/JB. Lyallpur).

35 District Public High School, Narwala Banglow, Lyallpur.

36 Pakistan Model High School, Lyallpur.

37 Muslim High School Tarigabad Lyallpur.

38 City Muslim High School, Gujjar Basti, Lyallpur.

39 New Model High School, Ghulam Muhammadabad Colony, Lyallpur.

40 Millat High School, Ghulam Muhammadabad, Lyallpur.

41 Muslim Model High School, Nighebanpura, Lyallpur.

42 Crescent Model High School, Lahore Road, Lyallpur.

43 Jamia Chishtia High School, Madi Jhugi Lyallpur.

LYALLPUR DISTRICT

44 J.M. Public High School, Lahore Road, Lyallpur.

45 Farooq High School, Nazimabad Colony, Lyallpur.

46 Zimindara Islamia High School, Chak No. 242/RB, (Dasuha) Lyallpur.

46 Tariq Muslim High School, Chak No. 2[illegible]4/RB, (Lyallpur).

48 Iqbal High School, Chak No. 267/RB, (Lyallpur).

49 Islamia High School, Abbaspur (Lyallpur).

50 Sabria Sirajia High School, No. 1, Lyallpur.

51 Islamia High School, Chak No. 205/RB, (Lyallpur).

52 Muslim High School, Chak No. 73/RB, (Lyallpur).

53 Public High School, Chak No. 96/RB, (Lyallpur).

54 United Muslim High School, Chak No. 97/RB, (Lyallpur).

55 Islamia High School, Jaranwala, (Lyallpur).

56 Public High School, Chak No. 591/GB, (Lyallpur).

57 Sabria Sirajia High School, Chak No.174/GB, (Lyallpur).

58 C.M.S. High School, Chak No. 462/GB, (Lyallpur).

59 Islamia High School, Chak No. 177/GB, (Lyallpur).

60 St. Thomas High School, Khushpur (Lyallpur).

61 Javaid High School, Chak No. 483/GB, (Lyallpur).

62 Public High School, Chak No. 218/GB, (Lyallpur).

63 Islamia Secondary School, Toba Tek Sing (Lyallpur).

64 Latif High School, Toba Tek Sing, Lyallpur).

65 Taamir-i-Millat High School, Chak No. 151/GB, (Lyallpur).

66 Islamia High School, Rajana (Lyallpur).

67 Muslim High School, Janiwala, (Lyallpur).

68 Subhania High School, Chak No. 403/JB, (Lyallpur).

69 Jamia Siddiqia High School, 316/GB (Lyallpur).

70 Ghousia Islamia High School, Chak No. 334/GB, (Lyallpur).

71 Muslim High School, Chak No. 430/JB Ada., (Lyallpur).

72 Islamia High School, Gojra (Lyallpur).

73 Saint Albert High School, Gojra (Lyallpur).

74 C. M. S. High School, Chak No. 424/JB (Lyallpur).

75 Millat High School, Chak No. 342/JB (Lyallpur).

76 Ghausia Muslim High School, Gojra (Lyallpur).

77 Islamia High School, Kamalia (Lyallpur).

78 Islamia High School, Chak No. 289/JB (Lyallpur).

LYALLPUR DISTRICT

RECOGNISED

1 Muslim Girls High School, Bhawana Bazar, Lyallpur.

2 Kohi-Noor Girls High School, Koh-i-Noor Nagar, Lyallpur.

3 Zia Girls High School, Jinnah Colony, Lyallpur.

4 Jauhar Girls High School, No. 1, Nazimabad, Lyallpur.

5 Jauhar Girls High School, No. 2, Gulberg Colony, Lyallpur.

6 Darsgha-i-Azim Girls High School, Jinnah Colony, Lyallpur.

7 Muslim Model Girls High School, Nighebanpura, Lyallpur.

8 Peoples Colony Public School (Secondary for Girls), Lyallpur.

9 Iqbal Model Girls High School, Tariqabad, Lyallpur.

10 Al-Karim Girls High School, Peoples Colony, Lyallpur.

11 Reformer Girls High School, Jhal Khanuana Satyana Road, Lyallpur.

12 New Model Girls High School, Ghulam Muhammad Abad, Lyallpur.

SARGODHA DISTRICT

1 Farogh-e-Taleem Girls High School, Building No. 705/A, Satellite Town, Sargodha.

2 National Girls High School, Block No. 14, Sargodha.

3 Islamia Girls High School, Chak No. 29/SB, Sargodha.

JHANG DISTRIC

1 Nusrat Girls High School Rabwah.

2 Fazal-i-Umar Girls Model High School, Rabwah.

3 Madras-Tul-Biniat High School, Chiniot.

MIANWALI DISTRICT

UN—RECOGNISED

SARGODHA DISTRICT

1 Z.M. Girls High School, New Civil Line, Sargodha.

LYALLPUR DISTRICT

1 Millat Girls High School, Gojra, Lyallpur.

2 Ali Garh Girls High School, Lyallpur.

LYALLPUR DISTRICT

REGISTERED

1 Deccan Girls High School, Samana Abad, Lyallpur.

JHANG DISTRICT

UN-REGISTERED

1 Bashir Girls High School, Bhaji Road, Jhang.

List of High School which have been Nationalized Seperately

1 Public Model High School No. 2, Shah Alam Market, Lahore.

2 Muslim Model Girls High School, Krishan Nagar, Lahore.

3 Quaid-i-Millat High School, Bahawalnager.

4 G. F. Almujahid High School, Sahari, Shakargarh, Sialkot.

5 Majaddadia Islamia High School, Australia Building, Lahore.

6 Lasani Muslim Model High School, Chuharkana, Sheikhupura.

7 Public High School, Chowk Munda, Muzaffargarh.

8 Project High School, Canal Colony Chuharkana, Sheikhupura.

9 Pakistan High School, Multan.

10 New Model High School, Dev Samaj Road, Lahore.

11 M.A. Jinnah Junior Model High School, Multan.

12 Muslim High School Chowk Azam Muzaffargarh.

13 Liaqat Model High School, Sehna (Gujrat).

14 Wazir Khan Girls High School, Buzangwal (Gujrat).

15 Rai Niaz High School, Chichawatni, Sahiwal.

LIST OF MIDDLE SCHOOLS WHICH HAVE BEEN NATIONALIZED SEPERATELY

1 Punjab Middle Model School, 138 Karim Park, Kaccha Ravi Road, Lahore.

2 Z.R. Model Middle Girls School, Muslim Park, Rajgarh, Lahore.

3 Islamia Junior Model School inside Sheranwala Gate, Lahore.

4 Tahir Model Middle School, Sultanpura, Lahore.

5 Islamia Universal Girls Middle School, Krishen Nagar, Lahore.

6 Muslim Middle School, Kumharpura, Lahore.

7 Bona Dea Girls Middle School, New Samanabad, Lahore.

8 Zia Model Girls Middle School, Qasurpura, Ravi, Road, Lahore.

LIST OF PRIMARY SCHOOLS WHICH HAVE BEEN NATIONALIZED SEPERATELY

1 Islamia Girls Model Primary School, Oxygen Factory Shalimar Link Road, Lahore.

2 St. Joseph Primary School, Lahore Cantt.

3 APWA Girls Primary School Waris Road, Lahore.

4 APWA Girls Primary School, Canal Park, Lahore.

5 APWA Girls Primary School, Model Town, Lahore.

6 APWA Girls Primary School, Bhati Gate, Lahore.

7 Azad Muslim Girls Primary School, Sham Nagar, Lahore.

8 Mahboob Girls Model Primary School, Shahdara Town, Lahore.

9 Progressive Girls Primary School, Cooper Road, Lahore.

10 Nishtar Girls Primary School, Misri Shah, Lahore.

11 Ikram Model Primary School, Moghalpura, Lahore.

12 Naveed Model School, Kacha Ravi Road, Lahore.

13 Ruby Girls Primary School, Behar Colony, Kot Lakhpat, Lahore.

14 Oxford Girls Junior Model School, Infantory Road, Lahore.

15 Modern Girls High School, Dabbi Bazar, Primary Section, Lahore.

LIST OF NATIONALIZED INTERMEDIATE COLLEGE IN LAHORE REGION

1 Ashraf Intermediate College, Lahore.

2 Angle Arabic Inter College, Arifwala (Sahiwal).

3 Educational Trust College, Chichawatni (Sahiwal).

4 Faridia College, Pakpattan.

5 Hashmi Mamorial College of Commerce, Lahore.

6 Ishaat-e-Taleem College, Chauburji, Lahore.

7 Islamia College for Boys, Lahore Cantt.

8 Islamia Inter College, Sangla Hill (Sheikhpura).

9 Islamia College Baddomalhi (Sialkot).

10 Islamia College, Sambiral (Sialkot).

11 Islamia Inter College, Mitranwali (Sialkot).

12 Islamia College Vehari, Multan).

13 Islamia Inter College, Kabirwala (Multan).

14 Islamia Inter College, Arifwala (Sahiwal).

15 Model College for Boys, Model Town, Lahore.

16 Millat Inter College Multan.

17 Rizvia Islamia College, Haroonabad (Bahawalnagar).

18 Shah Hussain College, Lahore.

19 Taleem-ul-Islam College, Ghattialiad (Sialket).

20 T.T. College, Khanpur (Rahim Yar Khan).

21 Anjuman-e-Himayet Islam Law College, Lahore.

22 Gilani Islamia Law College, Multan.

23 Saddiq Abbas Inter College, Dara Nawab Sahib.

24 Jamai-ul-Uloom College, Multan.

WOMEN INTERMEDIATE COLLEGE

1 Bahawalnagar Inter College for Girls (Bahawalnagar).

2 Fatima Islamia College for Girls, Hafizabad (Gujrawala).

3 Inter College for Women, Model Town, Lahore1

4 Khateen Inter College for Girls, Hafizabad (Gujranwala).

5 Kulliayat-ul-Banat College, Lahore.

6 Muslim Girls College, Narawal (Sialkot).

7 Model College for Girls, Model Town, Lahore.

LIST OF NATIONALIZED DEGREE COLLEGES IN LAHORE REGION

1 Allama Iqbal College, Sialkot.

2 Alamdar Hussain Islamia College, Multan.

3 Dyal Sing College, Lahore.

4 F.C. College, Lahore.

5 Guru Nanak Memorial College, Nankana Sahib.

6 Imamia College, Sahiwal.

7 Islamia College, Gujranwala.

8 Islamia College, Kasur.

9 Islamia College, Ralway Road, Lahore.

10 Islamia College, Civil Lines Lahore.

11 Islamia College, Narowal (Sialkot).

12 Islamia Degree College, Khanewal.

13 Islamia College for Commerce, Lahore.

14 Jinnah Islamia College, Sialkot.

15 Willayat Hussain Islamia College, Multan.

16 M.A.O. College, Lahore.

17 Murray College, Sialkot.

WOMEN DEGREE COLLEGES

1 Apwa College, Lahore.

2 Fatima Jinnah Girls College, Sheikhupura.

3 Islamia College for Women, Cooper Road, Lahore.

4 Islamia College for Women, Lahore Cantt :

5 Kinnarid College, Lahore.

6 Rahim Yar Khan Girls College, Rahim Yar Khan.

LIST OF NATIONALIZED COLLEGES IN RAWALPINDI REGION

1 Islamia College, Lyallpur.

2 Jamia Nusrat fhr Women, Rabwah (Jhang).

3 Talim-ul-Islam College, Rabwah (Jhang).

4 Islamia College for Women, Lyallpur.

5 Ambala Muslim College, Sargodha.

6 Sir Syed College, Katas (Jhelum).

7 Hashmat Ali Islamia College, Rawalpindi.

8 Hashmat Ali Islamia Science College, Rawalpindi.

9 Lyallpur Inter College, Lyallpur.

10 Millat Inter College, Lyallpur.

11 Muslim Inter College, Chak No. 41/J.B. Lyallpur.

12 Prem Sati Trust Inter College, Kamalia (Lyallpur).

13 Jauhar College for Women. Jauharabad.

14 K A. Islamia Inter College, Jamia Muhammadi Sharif.

15 Ghazali Intea College, Jhang Sadder.

16 A.H. Islamia Inter College, Jalalpur Jattan (Gujrat).

17 I.D. Janju Inter College, Lalmusa (Gujrat).

18 Zia Shamsul Islam Degree College, Sial Sharif.

19 Viqar-un-Nisa Girls College, Rawalpindi.

20 Sir Syed Degree College, Gujrat.

21 Zamindar Degree College, Gujrat.

22 Zamindar College, Gujrat.

23 Gordon College, Rawalpindi.

24 Islamia College, Chiniot (Jhang).

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس سوم

جمعہ ۱۶ مارچ ۱۹۷۳ء
(جمعۃ المبارک ۱۰ صفرالمظفر ۱۳۹۳ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝

پ ۲۶ - س ۴۸ - ع ۱۲ - آیت ۲۹

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیغمبر ہیں اور جو مسلمان اُن کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے حق میں بہت ہی شدید و سخت ہیں اور آپس میں بڑے رحیم اور مہربان ہیں۔ تم اُن کو دیکھو گے کہ اللہ کے سامنے رکوع کرتے ہوئے سجدے کرتے ہوئے اللہ کا فضل اور اُس کی خوشنودی طلب کر رہے ہیں۔ کثرت سجود کے اثر سے اُن کی پیشانیوں پر نشان پڑ گئے ہیں۔ اُن کے یہی اوصاف توریت میں مرقوم ہیں۔ اور یہی اوصاف انجیل میں ہیں۔ وہ گویا ایک کھیتی ہیں جس نے پہلے زمین سے اپنی سوئی نکالی پھر اُس کو مضبوط کیا پھر وہ موٹی ہوئی پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہو گئی اور کھیتی کاشتکاروں کو خوش کرنے لگی تاکہ کافروں کا جی جلے۔ البتہ جو لوگ اُن میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے اللہ نے اُن سے مغفرت اور بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے۔

فصدق اللہ العظیم

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف پرولیج ۔ جناب سپیکر میں بڑے ادب سے آپ کی توجہ ایک اہم اور سنگین مسئلہ کی طرف مبذول کرانی چاہتا ہوں ۔ اس ایوان کے ایک معزز ممبر چودھری محمد نواز کو ایک جھوٹے مقدمے میں گرفتار کرنے کے لیے پولیس کل سارا دن ان کا تعاقب کرتی رہی ۔ جب وہ اجلاس میں یہاں موجود تھے تو باہر اسمبلی کے دروازوں پر پولیس متعین رہی اور ان کو گرفتار کرنے کی کوشش کی گئی ۔ جناب والا یہ مسئلہ بڑا سنگین ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ معزز ارکان کے حقوق اور مراعات کی حق تلفی ہے ۔ قطع نظر اس کے کہ چودھری صاحب کا تعلق حزب اختلاف سے ہے لیکن ہم اپوزیشن والوں نے ہمیشہ جب بھی کسی رکن سے زیادتی کی گئی متفقہ طور پر اس کا ساتھ دیا ہے ۔ میں اس ایوان سے گزارش کروں گا کہ اس مسئلے پر غور کیا جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ مجھے لکھ کر دے دیں ۔ ہم اس مسئلے کو دیکھ لیں گے ۔

چودھری محمد نواز ۔ جناب سپیکر کل ساڑھے بارہ بجے میں باہر سگرٹ لینے جا رہا تھا دو سپاہی جن کے پاس ہتھکڑیاں تھیں انہوں نے مجھے پکڑنے کی کوشش کی ۔ میں جناب کے نوٹس میں یہ چیز لایا ۔ تین بجے تک بھی پولیس مجھے گرفتار کرنا چاہتی تھی اور پیپلز ہاؤس میں ٹیلیفون بھی کرکے میرے بارے میں دریافت کیا گیا کہ وہ کہاں ہیں ۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو کچھ میں نے عرض کیا ہے یہ درست ہے ۔ پولیس باہر کھڑے ہوکر مجھے ہراساں کر رہی ہے ۔

Mr. Speaker : Give me in writing. It will be taken up immediately after the question hour. Nawabzada Sardar Atta Muhammad Khan Legari.

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ڈیرہ غازی خاں کی پہاڑی ندی سے سیراب شدہ علاقے کو زیر کاشت لانا

*۲۳۷ ۔ **نوابزادہ سردار عطا محمد خاں لغاری** ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع ڈیرہ غازی خان کے پہاڑی ندی سے سیراب ہونے والے پاچھد علاقے کے کاشتکار ، حقوق آب پاشی پر مسلسل مقدمہ بازی کی بناء پر ناقابل بیان مصائب کا شکار ہو رہے ہیں ۔

(ب) آیا حکومت اس امر سے بھی آگاہ ہے کہ ڈیرہ غازی خان کا پہاڑی ندی سے سیراب ہونے والا پاچھد علاقے کا ستر فیصد رقبہ اب تک برسات کے موسم میں گرانقدر زرعی اجناس پیدا کرتا رہا ہے ۔ اب وہاں کاشتکاری نہیں ہوتی اگر ایسا ہی ہو تو کیا اس سے کٹاؤ پیدا ہو رہا ہے اور نہر سے سیراب ہونے والی فصلوں کو نقصان پہنچ رہا ہے ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) : (الف) نہیں جناب ۔ ایسا کوئی واقعہ ضلع کی انتظامیہ کے علم میں نہیں لایا گیا ۔ جس میں ناقابل بیان تکالیف پائی گئی ہوں ۔

(ب) یہ علاقہ بارانی ہے ۔ گزشتہ سالوں کے مقابلے میں آب رسانی میں قدرے کمی واقع ہوئی ہے جس کی وجہ سے امسال بارش ہے ۔ اسی علاقے کا کچھ حصہ زمین کے معمولی کٹاؤ کا شکار ہے ۔ لیکن نہری رقبے کا نقصان بہت معمولی ہے ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے جیسا کہ سوال میں کہا گیا ہے وہاں کے لوگ حقوق آبپاشی پر مسلسل مقدمہ بازی کی بناء پر ناقابل بیان مصائب کا شکار ہو رہے ہیں ۔ اگر جون جولائی تک ان کے مصائب کو دور کرنے کی کوشش نہ کی گئی تو کیا ان کے حقوق پر اور برا اثر نہیں پڑے گا ۔ ہزاروں کیس ایسے ہیں جن میں پانچ پانچ چھ چھ پیشیاں ہوتی ہیں لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوتی نہ ہی ان کے مقدمات کا فیصلہ ہوتا ہے ۔ کیا وزیر موصوف اس ضمن میں تحقیقات فرمائیں گے کہ کس قدر کیس موجود ہیں جن کی شنوائی ابھی تک نہیں ہوئی ؟

رائے ریاض خان کھرل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ عام طور پر روایت یہی ہے کہ وقفہ سوالات کے دوران

پوائنٹ آف آرڈر نہیں اٹھائے جاتے ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ میں ایوان کی خاطر عرض کر رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے آپ کو منع نہیں کیا بلکہ ایک پرانی پریکٹس کی بات کر رہا ہوں ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ جناب والا نوابزادہ صاحب کے چار پانچ سوالات ہیں ۔ ایسا نہ ہو کہ ان پر ہی ایک گھنٹہ صرف کر دیا جائے ۔ انہیں ضمنی سوالوں کی حد تک ہی رہنا چاہیے تاکہ اگلے سوالوں کی باری بھی آ سکے ۔

نواب زادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف جب اگلے دورے پر جائیں گے کیا وہ یہ تحقیقات فرمائیں گے کہ ایسے کیس جو کئی سالوں سے فیصلہ طلب ہیں ان کا فیصلہ جون تک ہو سکے ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ جب میں ڈیرہ غازی خان کے دورے پر جاؤں گا تو ایسے واقعات میں ضرور خاص طور پر دیکھوں گا اور ان پر توجہ دوں گا لیکن اگر کسی وجہ سے دورے پر جلدی نہ جا سکا تو فاضل ممبر سے گزارش کروں گا کہ ایسے واقعات میرے علم میں لائیں تاکہ ان کا تدارک ہو سکے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ پاچھد کا کل رقبہ کتنا ہے ۔ کتنا پہاڑی نالوں سے سیراب ہوتا ہے اور کتنا نہری پانی سے ؟

وزیر مال ۔ اگر اجازت ہو تو جواب دے دیتا ہوں ۔

Mr. Speaker : It has no direct relevancy to the question.

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ کیا وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ چیمہ صاحب نے جو سیٹلمنٹ کی رپورٹ پیش کی تھی اس میں بتایا تھا کہ ۱۹۱۹ء میں رقبہ ۴۰ فیصد اس وقت آباد تھا اب اس وقت غیر آباد ہے اس لیے کہ اس طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ کے اگلے سوال میں یہ جواب آ جائے گا ۔

پہاڑی نالوں پر کنٹرول کے نظام کی نگہداشت

*۴۰۲۷ ۔ **نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری** ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم

بیان فرمائیں گے کہ آیا حکومت ولسن کی سفارشات کو منظور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جن میں یہ سفارش کی گئی تھی کہ پہاڑی نالوں پر کنٹرول کے نظام کی نگہداشت کے ٹیکنیکل شعبہ اور راہنمائی کا کام محکمہ آبپاشی کے سپرد کر دیا جائے جبکہ مال کے امور کا شعبہ بورڈ آف ریونیو کے پاس ہی رہے ۔ اگر ایسا نہیں ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر مال (چوہدری محمد انور خان) : مسٹر ولسن نے یہ سفارش کی تھی کہ ''نالوں کے ضروری اور پیچیدہ طریقہ کو افسر مال پہلی توجہ دیں اور یہ امید کی تھی کہ محکمہ نہر کے ضلع کے افسر زمین کے ہموار کرنے نالہ کے کنارے کی حفاظت کرنے ، بھل کو صاف کرنے کے انتظام ، چھڑیوں کی لمبی لائن بنائے اور پتھر کے کریٹ وغیرہ کے متعلق آزادی سے اپنی محکمانہ رائے دیں گے'' جو کچھ سوال میں خیال کیا گیا ہے یہ مسٹر ولسن کا منشاء نہیں تھا ۔ بہر حال محکمہ نہر کے ایک ٹیکنیکل افسر کو پہاڑی نالوں کا افسر بنایا گیا تھا ۔ لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکا ۔

جناب والا ۔ جواب تو اتنا ہے ۔ لیکن میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ فاضل ممبر نے جو کچھ ولسن کی رپورٹ کو سمجھا ہے وہ اس کے بالکل برعکس ہے ۔ اور میں یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ اپنی اپنی رائے کی بات ہے ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ رائے کی بات نہیں ہے ۔ اعداد و شمار اور اس کی رپورٹ کو سامنے رکھ کر میں گزارش کرنی چاہتا ہوں تاکہ ضمنی سوالات تھوڑے کرنے پڑیں ۔

جناب والا ۔ ولسن کی رپورٹ یہ تھی کہ ''محکمہ مال کا Hill torrents پر کنٹرول ہے لیکن محکمہ نہر جو بھی ٹیکنیکل مشورے ہوں انہیں دینے کا مجاز ہو اور اسے اختیار دیا جائے کہ ہر وقت وہ مشورے دے سکے'' ۔ اب بھی اسی پر عمل ہو رہا ہے ۔ اس لیے یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ اگر ایسا نہیں ہوا تو اس کی وجوہ کیا ہیں ۔ ایسا تو شروع سے ہو رہا ہے اور آج کل بھی یہی ہے ۔ بالکل اس کے برعکس کوشش کی گئی تھی کہ ٹیکنیکل افسر کو یہ چارج دیا جائے او ریونیو افسر کو نہ دیا جائے ۔ وہ تجربہ کامیاب نہ ہو سکا جس کی وجہ

سے پھر وہی ولسن کی رپورٹ کو مدنظر رکھ کر وہی طریقہ اختیار کرنا پڑا ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ کیا وزیر مال کے علم میں ہے کہ ولسن نے اپنی رپورٹ میں یہ کہا تھا کہ اگر ٹیکنیکل محکمہ کو یہ کام نہ دیا گیا تو یہ طریقہ ناکامیاب ہوگا اور یہ سلسلہ اس وقت کامیاب ہوا جب مسٹر کلیکسن Exn Canal ریٹائر ہوئے تو ان کے سپرد یہ کام کیا گیا ؟

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ میں پھر جواب پڑھ دیتا ہوں ۔ میں نے اسی لیے گزارش کی تھی کہ مجھے وضاحت کا موقع دیا جائے تاکہ ضمنی سوال پیدا نہ ہو ۔ لیکن اس کے باوجود بھی ضمنی سوال نے جنم لے لیا ۔

جناب والا ۔ ابھی شاید یہ سوال پیدا ہو کہ ولسن کون تھا ۔ یہ ۱۹۱۹ء میں ڈیرہ غازی خان میں سیٹلمنٹ افسر تھا ۔ اس کی یہ رپورٹ تھی بلکہ سفارشات تھیں ''کہ محکمہ مال کے پاس Hill torrent کا مکمل کنٹرول رہے اور محکمہ آبپاشی اس میں مداخلت نہ کرے ۔ اس حد تک صرف مداخلت کا اختیار ہے کہ وہ ٹیکنیکل مشورہ محکمہ مال کو دے سکتے ہیں'' یہ میں نے پہلے بھی عرض کر دیا ہے ۔ اس میں کوئی ambiguity نہیں ہے ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ اس کے متعلق میں آپ کو چیمبرز میں رپورٹ دکھا دوں گا ۔

ضلع ڈیرہ غازی خان سے پہاڑی نالوں کے افسروں کے تبادلے

*۷۲۵ ۔ **نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری** ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ گزشتہ دو سال کے دوران کم از کم پانچ پہاڑی ندی نالوں کے افسروں کا ڈیرہ غازی خان ڈسٹرکٹ سے تبادلہ کر دیا گیا ۔ اگر ایسا ہے تو ان افسروں کے تبادلے کی وجوہ کیا ہیں اور آیا حکومت اس بات کا تیقن کرے گی کہ ایسے افسروں کے اس تیزی سے تبادلے نہیں کیے جائیں گے ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) : ۱ ۔ جی نہیں ۔

۲۰ ۔ ۵ ۔ ۲۹ سے آج تک ذیل کے تحصیلداران نے بطور افسران ود کو ہی کام کیا ۔

(i) مسٹر محمد ذکریا قریشی ۲۹-۵-۷۰ء تا ۳۰-۱۰-۷۱ء

(ii) مسٹر محمد ظاہر خان ۱۲-۱۰-۷۱ء تا ۲۵-۳-۷۲ء

(iii) رانا محمد اصغر ۱۷-۵-۷۲ء تا حال

۲ - وجوہات تبادلہ ذیل ہیں -

(i) بوجہ ترقی (پی سی ایس) مسٹر محمد ذکریا قریشی -

(ii) بوجہ انتظامی مجبوری جہاں تک مسٹر محمد ظاہر خان کے تبادلہ کا تعلق ہے - انتظامی امور اور سروس کی فوری نوعیت کی ضروریات کے پیش نظر کمشنر صاحبان اپنے اپنے ڈویژن کے اندر تحصیلداران کے تبادلے کرنے کے مجاز ہیں -

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری - کیا وزیر موصوف کمشنر صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کرائیں گے کہ اس سپیشل کام کے لیے جس کی مہارت حاصل کرنے کے لیے کم از کم ایک سال لگتا ہے وہاں پر دو سال کے لیے تعینات کر رہے ہیں - آپ ایسے آدمیوں کو چنیں جن کا Seniority promotion کی وجہ سے تبادلہ نہ ہو تاکہ یہ کام خوش اسلوبی سے انجام پائے ؟

وزیر مال - ایسا عملی طور پر نا ممکن ہے - لیکن اس کے باوجود بھی میں انہیں ہدایات جاری کروں گا کہ وہ اس چیز کا خیال رکھیں -

میاں خورشید انور - کیا یہ درست ہے کہ کمشنر اور ڈپٹی کمشنر صاحبان جن افسران سے ناراض ہوتے ہیں ان کو سزا کے طور پر اس پوسٹ پر لگایا جاتا ہے اور جب وہ کسی طرح سے متعلقہ افسران یا اپنے بڑے افسران کو سفارشوں کے ذریعے یا دوسرے طریقوں سے راضی کر لیتے ہیں تو ان کو ترقیاں دے کر واپس بلا لیا جاتا ہے ؟

وزیر مال - یہ بالکل غلط ہے - شائد آپ کے زمانے میں کبھی ایسا ہوتا ہوگا -

میاں خورشید انور - اب بھی ہو رہا ہے -

ضلع ڈیرہ غازی خان میں پہاڑ چکوں سے نہری چک کی علیحدگی

***۷۲۷ - نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری** - کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقع ہے کہ ضلع ڈیرہ غازی خان میں پہاڑ چکوں سے نہری چک کو علیحدہ کرنے میں حکومت کی ناکامی کی وجہ سے مالیہ اراضی پہاڑ چکوں کے مالکان اراضی سے وصول کیا گیا ہے اگر ایسا ہی ہے تو آیا حکومت متاثرہ مالکان اراضی کو معاوضہ ادا کرنے اور پہاڑ چکوں سے نہری چک کو علیحدہ کرنے کے لیے اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) (الف) جی نہیں ۔

(ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری - جناب والا ۔ ولسن رپورٹ جو اس وقت رائج ہے اس میں desert rate پہاڑ کے علاقے کے لیے ہے کیونکہ وہاں fixed land revenue ہے ۔ تو کیا یہ ان کے علم میں ہے کہ جب سے یہ نہر وہاں گئی ہے اس سے تو آدھے آدھے چکوک ہو گئے ہیں کیونکہ آدھے چکوک میں نہری علاقہ ہے اور پہاڑ سے جو محروم ہیں جن کی فصل کو چار چار سال سے desert rate ہو گیا ہے ان سے بھی مالیہ وصول ہو رہا ہے تو اس کے لیے یہ جو جواب دیا گیا ہے کیا یہ صحیح ہے ؟

وزیر مال - جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے فاضل ممبر سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنا سوال دھرائیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر - آپ ان کو اپنے کمرے میں بلا لیا کریں تو بہتر رہے گا ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری - جناب والا ۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا وزیر صاحب کے علم میں ہے کہ پہاڑ کے جو چکوک ہیں وہاں پانچ یا دس ہزار ایکڑ کا ایک ایک چک ہے ۔ وہاں ایک ہزار ایکڑ میں سے اگر نہر گزر گئی ہے تو وہ آباد ہو جاتے ہیں ۔ جو باقی پانچ یا نو ہزار ایکڑ پر چار چار پانچ پانچ سال سے فصل نہیں ہے پھر بھی ان سے مالیہ وصول ہو رہا ہے جو کہ desert rate کے بھی خلاف ہے ۔ جن لوگوں کی زمین نہری نہیں ہے ان سے بھی یہ تاوان وصول ہو رہا ہے ۔ ان کے لیے نہر کا آنا بدقسمتی ہو گیا ہے ۔

وزیر مال - جناب والا ۔ مجھے اجازت دیں کہ میں پہلے سوال پڑھوں اور

سمجھوں کہ اس کا جواب کیا ہونا تھا اور جو جواب میں نے دیا ہے وہ ٹھیک ہے یا نہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ ان کو اپنے کمرے میں بلا لیں اور وہاں پر یہ ساری ڈسکشن کر لیں ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ اس ہاؤس کا بھی قیمتی سوالات کے جوابات سننے کا حق ہے ۔ ویسے میں ان کو کمرے میں بلانے سے ڈرتا ہوں کیونکہ وہ سارا دن بیٹھے رہتے ہیں اور بحث کرتے رہتے ہیں ۔ (قہقہہ)

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ میں تو ایک دفعہ بھی آپ کے ٹائم میں دو منٹ سے زیادہ حاضر نہیں ہوا ۔

کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ گرداوری کا ایک ڈائریکٹوریٹ ہے کیا آپ اس کو حکم دیں گے کہ وہ جا کر گرداوری کریں ۔ تاکہ اصل واقعات کا صحیح علم ہو جائے ؟

وزیر مال ۔ وہ محکمہ اس لیے قائم ہے پہلے ۱۹۷۰-۷۱ء میں آٹھ لاکھ پانچ ہزار سات سو اسی ایکڑ کی گرداوری ہوئی تھی اور پی ۔ سی ایل کا کل رقبہ نو لاکھ اٹھارہ ہزار دو سو ایکڑ ہے اب بھی باقاعدگی سے گرداوریاں ہو رہی ہیں ۔

ضلع ڈیرہ غازی خان میں تھور اور سیم

***۲۹۷** ۔ **نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری** ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ تونسہ پراجیکٹ کی نہروں سے پیدا شدہ سیم ور تھور کی وجہ سے ضلع ڈیرہ غازی خان کی زمین بری طرح سے متاثر ہو رہی ہے اور اس کے باوجود محکمہ اصلاح اراضی کی مدد سے ابھی تک تھور اور سیم کی باقاعدہ گرداوری نہیں کی گئی ؟

وزیر آبپاشی (چوہدری محمد انور سمہ) : فی الحال ضلع ڈیرہ غازی خان میں کوئی شدید سیم نہیں ہے ۔ محکمہ انہار کا ریونیو رقبہ اندرون آبپاشی کی تھور گرداوری کرتا ہے اور ڈائریکٹر اصلاح اراضی کو ان تشریحات کے متعلق باقاعدہ مطلع کیا جاتا ہے ۔

زرعی اصلاحات کے تحت اراضی کا حصول

*۱۸۷۹ - **رانا رب نواز خان لون** - کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اضلاع ڈیرہ غازی خان - مظفر گڑھ اور ملتان میں علیحدہ علیحدہ جاگیرداروں سے کتنا کتنا رقبہ زرعی اصلاحات کے تحت لے لیا گیا ہے اور کن کن کسانوں میں تقسیم کیا گیا ہے ؟

وزیر مال (چوہدری محمد انور سمہ) : ہر قسم کی جاگیرداریاں مارشل لاء ریگولیشن نمبر ۶۴ سال ۱۹۵۹ء کے تحت ختم ہو چکی ہیں اور جنوری ۱۹۷۳ء تک اضلاع ڈیرہ غازی خان ، مظفر گڑھ اور ملتان میں علیحدہ علیحدہ بڑے زمینداروں سے بالترتیب ۸۱۷۳۳ ، ۱۲۰۲۹ اور ۶۳۰۴ ایکڑ رقبہ ۱۱۵ - MLR کے زرعی اصلاحات کے تحت لے لیا گیا ہے اور اب تک بالترتیب ۳۳۲ ، ۱۲۹ اور ۱۴۵ کسانوں میں تقسیم کیا گیا ہے جن کی تفصیل بالترتیب *کیفیت نامہ (الف) (ب) اور (ج) میں درج ہیں جو ایوان کی میز پر پیش کر دیے گئے ہیں - بقیہ رقبہ کی تقسیم کا کام جاری ہے -

رائے میاں خان کھرل - کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ پنجاب کے ان تین اضلاع میں کتنی زمین حاصل کی گئی ہے اور کل زمین کا کتنے فیصد بنتا ہے ؟

وزیر مال - صوبہ میں کل زمین دو لاکھ گیارہ ہزار ایکڑ حاصل ہوتی ہے جس میں سے ابھی ایک لاکھ ۸۶ ہزار ایکڑ حاصل ہو چکی ہے باقی کے متعلق اپیلیں زیر غور ہیں - جب تک تمام مقدمات کا فیصلہ نہ ہو جائے اس وقت تک فیصد کے متعلق نہیں بتایا جا سکتا -

---

مزارعین کی بے دخلی

*۱۹۱۱ - **قاضی محمد اسماعیل جاوید** - کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ تحصیل میلسی اور وہاڑی میں فصل کپاس ابھی تک کھڑی ہے اور زمیندار چنوائی نہیں کراتے تاکہ مزارعین کو بے دخل کرانے کا جواز پیدا کیا جا سکے ؟

---

* کیفیت نامہ آخر میں ملاحظہ فرمائیں -

وزیر مال (چوہدری محمد انور سمن) : فصل کپاس کی قسم کے متعلق مالکان اور مزارعین کے مابین تحصیل میلسی اور وہاڑی میں کوئی تنازعہ نہیں ہے اور فصل کپاس برداشت ہو چکی ہے ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ چارہ کی فصلات مالکان دیدہ دانستہ تقسیم نہیں کرتے تاکہ مزارعین کے مویشی بھوکے مر جائیں ۔ اس کے بارے میں حکومت کیا غور کر رہی ہے کہ چارہ کی فصلات بر وقت تقسیم کریں ۔

وزیر مال ۔ حکومت نے اس کے لیے قانون بنایا ہوا ہے ۔ متعلقہ ریونیو آفیسر کو رپورٹ کریں وہ آپ کو حصہ بٹائی تقسیم کرا دے گا ۔

زرعی اصلاحات کے تحت تحصیل وہاڑی میں اراضی کی تقسیم

*۱۹۱۲ ۔ **قاضی محمد اسماعیل جاوید** ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل وہاڑی کے حلقہ مصطفیٰ آباد میں تقریباً سترہ خاندان (کسان) خان مشتاق خان خاکوانی کی زمین جو زرعی اصلاحات میں آ گئی تھی فیض یاب ہوئے ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ زمین حاصل کرنے والے کسانوں کو بار بار پریشان کیا جا رہا ہے اور کبھی کسی کو صحیح قرار دیا جاتا ہے اور کسی کو غلط ۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ ڈپٹی کمشنر کے دورہ کے وقت انکوائری ہوئی تھی اور سب مزارعین صحیح قابض تھے ۔

(د) کیا یہ درست ہے کہ کمائی کا ذریعہ بنانے کے لیے متعلقہ اہلکار طرح طرح کے جملے استعمال کر رہے ہیں ۔

(ہ) باقی بچنے والی ۳۵۰ ایکڑ زمین کو کسانوں میں کیسے تقسیم کیا جائے گا ۔

(و) کیا وزیر متعلقہ یا گورنر پنجاب کے ہاتھوں اس زمین کے کاغذات کسانوں میں تقسیم کی کوئی تجویز زیر غور ہے ؟

وزیر مال (چوہدری محمد انور سمہ) : (الف) اراضی مذکورہ کے عطیہ کے لیے ۵۲ مزارعین مستحق قرار دیے گئے ہیں ۔

(ب) (ج) اور (د) جی نہیں ۔ اصل واقعات یہ ہے کہ ابتدا میں ڈپٹی کمشنر صاحب نے دو مزارعین کو غیر مستحق قرار دیا تھا ۔ لیکن کمشنر صاحب کی پڑتال میں ۱۲ مزارعین غیر مستحق قرار پائے تھے ۔

(ہ) بقایا بازیاب شدہ رقبہ ۱۱۵-MLR کے سپرد ۱۸ (۲) کے تحت نوٹیفیکیشن نمبری LC(II) ۔ ۱۶/۷۳/۲۶۳ ۔ DSL مجریہ مورخہ ۲۷-۱۰-۷۳ء کے مطابق تقسیم کیا جائے گا ۔

(د) سر دست ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے ۔

تحصیل میلسی میں زمینداروں کا اراضی کو زرعی اصلاحات سے بچانا

*۱۹۱۳ ۔ **قاضی محمد اسماعیل جاوید** ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ تحصیل میلسی کے مواضعات ملکو اور برانہ میں چند زمینداروں نے ہیرا پھیری کے ذریعے اپنی کچھ اراضی زرعی اصلاحات کی زد سے بچا لی ہے اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس معاملہ کی چھان بین کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مال (چوہدری محمد انور سمہ) : اب تک کوئی ایسی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے ۔ اگر تفصیلات مہیا کی جائیں تو چھان بین فوراً کرائی جائے گی ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ ان کی چھان بن کے لیے اطلاع کافی ہے ۔

وزیر مال ۔ یہ اطلاع درست نہیں ہے اس لیے اس پر چھان بین نہیں ہو سکتی اور اس طرح حکومت کا کام ختم نہیں ہو سکتا ۔

تحصیل میلسی کے علاقے میں ششماہی نہروں کی بندش

*۱۹۱۶ ۔ **قاضی محمد اسماعیل جاوید** ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل میلسی کے علاقے میں ششماہی نہروں کا پانی ہر سال ۱۵ اکتوبر کو بند کر دیا جاتا ہے جس سے کپاس کی فصل کو بہت نقصان پہنچتا ہے ۔

(ب) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پانی کی سپلائی کی چالیس دن بڑھانے کو تیار ہے ؟

وزیر آبپاشی (چوہدری محمد انور سمہ) : (الف) تمام ششماہی نہروں کو ۱۵ اکتوبر تک ہی پانی دیا جاتا ہے ۔

(ب) یہ ممکن نہیں ہے ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ دائمی نہروں میں کافی عرصہ گزر جاتا ہے اور پانی مہیا نہیں کیا جاتا مگر زمینداروں سے آبیانہ پورا وصول کیا جاتا ہے ۔ کیا حکومت پانی کی کمی کو پیش نظر رکھتے ہوئے آبیانے میں کمی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مال ۔ حکومت ایسا کوئی ارادہ نہیں رکھتی چونکہ میں پہلے سوالوں میں عرض کر چکا ہوں کہ گورنمنٹ جو آبیانہ وصول کرتی ہے وہ اس چیز کا نہیں لیتی کہ فصل کو کتنے پانی دیے گئے ہیں بلکہ اس چیز کا لیتی ہے کہ پانی سے فصل پروان چڑھ گئی ہے یا نہیں ۔ اگر نہیں چڑھی تو اس کے لیے گرداوری میں خرابہ درج کیا جاتا ہے اور اس پر آبیانہ نہیں لیا جاتا ۔

ملک ثناء اللہ خان ۔ حضور والا ۔ سوال کے جزو الف کا جواب حقیقت پر مبنی نہیں ہے اس لیے کہ نہر مراله راوی لنک جو ششماہی نہر ہے اور آج بھی چل رہی ہے ہیڈ مراله سے لے کر سمبڑیال پل تک یہ سولہ میل کا فاصلہ ہے ۔ جہاں سینکڑوں دیہات زیر آب ہیں اور ان کی کھڑی فصلیں تباہ ہو چکی ہیں ۔ ان کے لیے وزیر موصوف وہاں آج تک تشریف نہیں لے گئے تاکہ ان کی تکالیف سن سکیں اور ان کے لیے کوئی معاوضہ تشخیص کر سکیں ۔

وزیر مال ۔ اگر جناب والا ۔ مجھے اجازت ہو تو میں جواب عرض کیے دیتا ہوں ۔ در اصل بات یہ ہے کہ اوپر جناب پر ایک سائیفن ہے جو خراب ہوا ہے جس کے لیے ہم نے ایک culvert بنایا ہوا ہے اس کلورٹ کی capacity اتنی نہیں ہے جس

میں سے سارا اپر چناب کا پانی گزر سکے ۔ اس لیے مجبوری کے تحت ہم بی ۔ آر لنک کو چلا رہے ہیں تاکہ جو پانی ہم نے راوی کو دینا ہے آگے نہروں کے لیے وہ اس راستے سے چل رہا ہے ۔ یہ اس لیے نہیں چلائی جا رہی ہے کہ غیر دائمی ہے بلکہ اس لیے چلائی جا رہی ہے کہ ہمیں اس کی ضرورت ہے ۔ ہم نے یہ سارا پانی راوی میں دینا ہے تاکہ بلوکی سے جو نہریں نکالی ہیں انہیں بھی پانی آسانی سے پہنچ سکے اور جونہی ہمارا سائیفن مکمل ہو جائے گا یہ نہر بند کر دی جائے گی ۔

ملک ثناء اللہ خان ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ان دیہات کے کاشتکاروں کو جن کی فصل تباہ ہو گئی ہے انہیں کوئی معاوضہ دیا جائے گا ؟ کیونکہ حکومت کو ان نہروں سے کروڑوں روپوں کا سالانہ آبیانہ وصول ہوتا ہے اور اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ آئندہ نہر اپر چناب کا سائیفن خراب نہیں ہوگا ۔

وزیر مال ۔ یہ ایک لنک چینل ہے جو صوبہ کے بلکہ ملک کے وسیع تر مفاد کے لیے چلائی جا رہی ہے اس لیے انہیں معاوضہ نہیں دیا جا سکتا ۔

Mr. Deputy Speeker : It was not a supplementary question ; that is irrelevant.

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا حکومت کے زیر غور کوئی ایسی سکیم ہے کہ نہری علاقوں میں جہاں فصلات کو پانی نہروں سے ملتا ہے اور ایک آدھا پانی ملنے کے بعد زمیندار اپنے ٹیوب ویلوں سے فصل پکاتے ہیں وہاں آبیانہ میں کمی کی جائے ؟

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ اس کا جواب میں ابھی دے چکا ہوں کہ ہم پر اس فصل کو نہری آبیانہ لگاتے ہیں جو نہری پانی سے پروان چڑھتی ہے اگر راستے میں نہری پانی رک جاتا ہے یا فصل پروان نہیں چڑھتی اس میں ہم خرابہ درج کر دیتے ہیں اور اس پر آبیانہ وصول نہیں کیا جاتا ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ حضور والا ۔ اس میں میری عرض یہ ہے کہ آپ خرابے کی بات کر رہے ہیں میں عرض کرتا ہوں کہ نہری پانی سے فصل کاشت کی جاتی ہے اس کے بعد زمیندار جس کے پاس تھوڑی سی زمین ہے اس کو چاہیے کہ جتنی فصل کاشت ہوئی ہو وہ پروان چڑھے تاکہ وہ اپنا گزارہ کر سکے ۔ وہ اپنی مجبوری کے تحت اپنی گزر اوقات کے لیے ٹیوب ویل سے پانی خریدتا ہے اور اپنی

فصل کو پروان چڑھاتا ہے ۔ کیا ایسی کوئی تجویز ہے کہ وہ جو خرچ کرتا ہے اس کے بدلے میں آبیانہ میں کمی کی جا سکے ؟

وزیر مال ۔ ایسی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہیں ہے اور نہ ہی آئندہ اس پر غور کیا جا سکتا ہے ۔ کوئی آدمی جتنی چاہے محنت کرے اس کو نہیں روکا جا سکتا ۔

میلسی لنک کرم براچ سے پانی کی تقسیم

***۱۹۱۸ - قاضی محمد اسماعیل جاوید** ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہر شکرگڑھ کے قریب میلسی لنک، پور کرم براچ یا میلسی کینال پر سے گزرتی ہے دونوں طرف پانی کھلتا ہے اور ایک طرف کھروڑ پکا کی طرف نہر جاتی ہے اور اسے لنک سے پانی ملتا ہے اور دوسری طرف پانی کرم پور تک جا پہنچتا ہے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کینال ریسٹ ہاؤس کی سائڈ کے ساتھ ایک موگہ ہے جو کہ کچھ رقبہ کو سیراب کرتا ہے اور دوسری طرف کوئی موگہ نہیں رکھا گیا جس سے دوسری سائڈ والی زمین بالکل بنجر ہوکر رہ گئی جبکہ کافی مقدار میں پانی نہر میں دور تک کھڑا رہتا ہے ۔

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس فالتو پانی سے دوسری طرف موگہ نکال کر زمین کو سیراب کرنے کی کوئی تجویز زیر غور ہے ؟

وزیر آبپاشی (چوہدری محمد انور سمن) : (الف) یہ درست ہے ۔

(ب) صرف اسی زمین کے لیے موگہ دیا گیا ہے جو حدود آبپاشی کے اندر ہے ۔

(ج) ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں ۔

محکمہ آبپاشی کی جانب سے زمینداروں کے لیے ذرائع آبپاشی کی فراہمی

***۱۹۱۴ - چوہدری مشتاق احمد** ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) صوبہ پنجاب کی کتنی تحصیلوں میں محکمہ آبپاشی نے اب تک زمینداروں کے لیے ذرائع آبپاشی مہیا نہیں کیے ۔ ان تحصیلوں کے نام بتائے جائیں۔

(ب) کیا حکومت ایسی تحصیلوں میں زمینداروں کے لیے ذرائع آبپاشی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر رکھتی ہے تو کب تک ؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) (الف) شکرگڑھ ۔ عیسیٰ خیل ۔ جہلم ۔ مری ۔ کہوٹہ ۔ ان تحصیلوں میں آبپاشی کا کوئی نظام نہیں ۔ ان کی مکمل تعداد پانچ ہے ۔

(ب) ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں ۔

چوہدری مشتاق احمد ۔ کیا یہ درست ہے کہ آپ کا محکمہ اگر ان پانچ بد قسمت تحصیلوں میں ٹیوب ویل یا سال ڈیم کی سکیمیں نافذ کر دے تو وہاں کے لوگوں کو ذرائع آبپاشی مہیا ہو سکتے ہیں ؟

وزیر آبپاشی ۔ میرا محکمہ نہ تو ٹیوب ویل لگانے کا مجاز ہے اور نہ ہی سال ڈیم میرے پاس ہیں ۔ اس لیے ان کی بد قسمتی کا علاج میرے پاس نہیں ہے ۔

چوہدری مشتاق احمد ۔ اگر آپ کے پاس ان کی بد قسمتی کا علاج نہیں تو کیا آپ دوسرے محکموں کو یہ تحریک کر سکتے ہیں کہ ان کی بد قسمتی کا علاج کیا جائے کیونکہ وہ محکمے بھی آپ سے متعلقہ ہیں جیسے واپڈا اور سال ڈیم متعلقہ ہیں ۔

وزیر آبپاشی ۔ نہ واپڈا میرے متعلقہ ہے اور نہ ہی سال ڈیم ہیں ۔ اس کے باوجود جیسے کہ میرے فاضل دوست نے ارشاد کیا ہے میرے خیال میں یہی بات کافی ہے ۔ یہ پریس کے ذریعے ان محکموں تک پہنچ جائے گی ۔

کرنل محمد اسلم خان لیازی (ریٹائرڈ) ۔ پوائنٹ آف انفارمیشن ۔ جناب سپیکر ۔ چونکہ میری بھی تحصیل اسی فہرست میں شمار ہے اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ ہمارے پاس ایک عظیم ہیڈ ورکس جناح بیراج کے نام سے وہاں کالا باغ اور داؤد خیل کے درمیان موجود ہے ۔ ہمیں ہیڈورکس بنانے کی ضرورت نہیں ہے ۔ وہاں پر اگر صرف right bank نہر کھود دی جائے تو تمام تحصیل نہیں تو کم از کم بہترین حصے تو سیراب ہو سکتے ہیں ۔ اس کے متعلق ضرور میں عرض کروں گا کہ وزیر موصوف محکمہ انہار کو حکم دیں کہ اس کا سروے ہو جائے تو کم سے کم خرچ

سے نہر تیار ہو جائے گی اور بغیر کسی لئے پیڈورکس بنانے کے پسماندہ تحصیل عیسیٰ خیل کا کافی حصہ نہری بن جائے گا ۔

وزیر آبپاشی ۔ ایسا حکم دینے کا میں کوئی ارادہ نہیں رکھتا اس لیے کہ پہلے ہی ہمیں پانی کی بہت ضرورت ہے اور جو نہریں ہم نے چلائی ہیں یا جن کے لیے سکیمیں تیار کی ہیں ان کے لیے ہمارے پاس پانی پورا نہیں ہے ۔ یہ نہر کے کھودنے کا مسئلہ نہیں ہے یہ پانی کا مسئلہ ہے ۔ اگر پانی میسر ہوا تو نہر کھودی جا سکتی ہے ۔ اگر کبھی یہ پتہ چلا کہ ہمارے پاس اتنا پانی ہے جو پہلے نہریں ہیں ان سے بچ جاتا ہے تو پھر جہاں کہیں بھی میرے فاضل دوست حکم دیں گے اس کے متعلق سوچا جائے گا ۔

مسٹر منظور حسین جنجوعہ ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ تحصیل گوجر خاں میں آبپاشی کا کوئی انتظام موجود نہیں ؟

وزیر آبپاشی ۔ میں عرض کرتا ہوں ۔ جن پانچ تحصیلوں کا میرے نے ذکر کیا ہے ان میں اس تحصیل کا نام نہیں ہے کہ محکمہ آبپاشی نے کوئی انتظام نہیں کیا ۔ لیکن تحصیل گوجر خاں اور راولپنڈی ۔ چکوال ۔ پنڈی گھیب ۔ تلہ گنگ ۔ فتح جنگ میں اے ۔ ڈی ۔ سی نے سال ڈیم بنائے ہوئے ہیں اس لیے یہ کہنا درست نہیں ہے کہ وہاں قطعاً کوئی آبپاشی کا انتظام نہیں ۔

مسٹر منظور حسین جنجوعہ ۔ کیا وزیر موصوف کے علم میں یہ بات ہے کہ وہاں ایک کنال تک ایسی کوئی زمین نہیں ہے جو ان ڈیموں سے سیراب ہو رہی ہو ؟

وزیر آبپاشی ۔ انہیں سیراب کرنے کے لیے ڈیم بنائے ہوئے ہیں ۔ اگر ایک مرلہ بھی زمین سیراب ہوتی ہے تو پھر میں نفی میں جواب نہیں دے سکتا کہ اس تحصیل میں آبپاشی نہیں ہوتی ۔ اس لیے اگر کوئی ایسا مسئلہ ان کے بنانے سے ہے تو وہ میرے نوٹس میں لائیں میں سال ڈیم والوں کے نوٹس میں لے آؤں گا ۔

Begum Rehana Sarwar (Shahpur) : Will the honourable Minister please to state whether he has made any master plan in order to send it along with his recommendations to the Centre so that Punjab could overcome the difficulties regarding the supply of water.

Minister for Irrigation : Punjab is already facing difficulty

regarding the distribution of water available at present. Therefore, I have sent no recommendation.

مسٹر عبدالغفار خان ۔ کیا وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ جہلم کا علاقہ ایسا بد قسمت علاقہ ہے جس کے پاس منگلہ ڈیم بھی موجود ہے اور دریائے جہلم کا پانی تقریباً ہم سب علاقوں کو دیتے ہیں جو وہ لوگ استعمال کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود وہاں پانی پینے کے لیے بھی میسر نہیں ۔ ہمارے علم میں آج تک جو بات آتی رہی ہے وہ یہ ہے کہ تحصیل پنڈ دادن خان میں ایک نہر نکالنے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے ۔ کیا اس سلسلے میں آپ کچھ بیان فرمائیں گے ؟

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ جس ضلع یا تحصیل کو فاضل رکن بد قسمت کہتے رہے ہیں میں اسے خوش قسمت کہنے کا مجاز نہیں ہوں لیکن اتنی عرض کیے دیتا ہوں کہ جلال پور کینال کی first phase کے لیے منظوری تھی لیکن میں نے اپنے سیکرٹری کو کہا ہے کہ second phase بھی شروع کر دے اور سنٹر کو ہم نے لکھا ہوا ہے جونہی ہمیں اس کی اجازت مل جائے گی ہم اس وقت تک نہر کھودنے کے لیے بالکل تیار ہوں گے ۔

مسٹر عبدالغفار خان ۔ جناب والا ۔ آپ نے اپنے بیان میں فرمایا ہے کہ ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں ۔ اس سلسلے میں میں نے عرض کی تھی کہ جہلم کے متعلق کوئی تجویز آپ کے زیر غور ہے ؟

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ پہلے جو سکیمیں چل رہی ہیں ان کے متعلق میں نے گزارش کی تھی کہ زیر غور ہیں ۔ نئی کوئی تجویز زیر غور نہیں ۔ ابھی ہم سوچ رہے ہیں ۔ یہ تھا آپ کے سوال کا جواب ۔

شیخ عزیز احمد ۔ کیا آنریبل وزیر موصوف فرمائیں گے کہ تحصیل پسرور کا جنوبی حصہ جو کہ راوی لنک کے جنوب میں واقع ہے وہ تو پانی سے کہیں کہیں سیراب ہوتا ہے لیکن شمالی حصہ بالکل محروم ہے ؟

وزیر آبپاشی ۔ آپ کو مجھ سے اچھا پتہ ہوگا آپ اسی علاقے سے تعلق رکھتے ہیں ۔

چوہدری مشتاق احمد ۔ جناب والا ۔ میں نے اپنے سوال میں یہ پوچھا تھا کہ کیا حکومت ان تحصیلوں میں زمینداروں کے لیے ذرائع آبپاشی مہیا کرنے کا ارادہ

رکھتی ہے ۔ جناب کا جواب یہ ہے کہ ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے ۔ میں ارادہ پوچھتا ہوں ؟

وزیر آبپاشی ۔ اور نہ ہی حکومت ابھی ارادہ رکھتی ہے ۔

چوہدری مشتاق احمد ۔ اپنی حکومت ہے جو مرضی کریں ۔

مسٹر محمد حنیف خان ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ان so called بد نصیب تحصیلوں میں تحصیل مری بھی شامل ہے ؟ کیا وہ وہاں پر کوئی سروے کرانے کا ارادہ رکھتے ہیں تاکہ آبپاشی کی کمی کو پورا کیا جا سکے ؟

وزیر آبپاشی ۔ اس بات کا سروے کرائیں کہ وہاں نہر سے آبپاشی ہوگی میں تو اس کو اپنی عقل سے بعید خیال کرتا ہوں ۔

چوہدری محمد اسلم خان ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ تحصیل راولپنڈی کے کچھ حصے سے دریائے سواں بہتا ہے ۔ وہاں لفٹ اریگیشن سے کافی رقبہ سیراب ہو سکتا ہے ۔ ایک سکیم بھی موجود ہے ۔ کیا اسے جلد عملی جامہ پہنایا جائے گا ؟

وزیر آبپاشی ۔ وہ سکیم ابھی تک سنٹر کے تحت ہے اور وہ اس پر کام کر رہے ہیں ۔ یہ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ کتنی جلدی اس کو عملی جامہ پہنائیں گے ۔

چوہدری محمد اسلم خان ۔ اب وہ صوبائی حکومت کے تحت ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ میں نے عرض کی ہے کہ وہ سکیم سنٹر بنا رہا ہے صوبہ نہیں بنا رہا ۔

چوہدری محمد اسلم خان ۔ جناب والا ۔ وہ ڈیم کی بات نہیں ہے وہ صرف لفٹ اریگیشن کی سکیم ہے ؟

وزیر آبپاشی ۔ وہ موجود ہے ۔

پٹواریوں کی حلقہ پٹوار کی بجائے شہر میں رہائش

*۲۲۳۸ ۔ **سردار غلام عباس گاڈھی** ۔ کیا وزیر مال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ متعدد پٹواری مال اپنے حلقہ پٹوار میں رہائش رکھنے کی بجائے شہروں میں رہائش پذیر ہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ امر واقعہ ہے کہ زمینداروں کو پٹواریوں سے ملنے کے لیے سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔

(ج) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے پٹواریوں کی فہرست سے مطلع کیا جائے جو (اول) اپنے ہیڈ کوارٹر پر رہائش پذیر ہیں (دوم) اپنے ہیڈ کوارٹر میں رہائش نہیں رکھتے ۔ (سوم) جس شہر میں رہائش رکھتے ہیں اس شہر کا نام اور اس کا ان کے حلقہ سے فاصلہ ۔

(د) جو پٹواری حلقہ میں رہائش نہیں رکھتے حکومت ان کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر مال (چوہدری محمد انور سمہ) : (الف) حکومت کی اطلاع کے مطابق تمام پٹواری اپنے حلقہ میں رہائش پذیر ہیں ماسوائے چند پٹواریوں ضلع جھنگ جن کا رہائش کا انتظام اپنے حلقہ میں نہیں ہے ۔ شہروں میں رہائش پذیر ہیں اور پانچ پٹواری ضلع لائل پور کے اپنے حلقوں کی بجائے کمالیہ اور پیر محل میں رہائش رکھتے ہیں ۔

(ب) جو پٹواری اپنے حلقہ میں رہائش پذیر نہیں ہیں ان کو ملنے کے لیے متعلقہ زمینداروں کو دقت پیش نہیں آنی چاہیے ۔ کیونکہ زمینداروں کو ان کے ہیڈ کوارٹر کا علم ہوتا ہے اور وہ انہیں وہاں مل سکتے ہیں ۔

(ج) (اول) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ۱۰۶ پٹواری اپنے حلقوں میں رہائش رکھتے ہیں ۔

(دوم) پانچ پٹواری اپنے حلقوں میں رہائش نہیں رکھتے ۔

(سوم) پٹواری حلقہ ۵۰۷ گ ب کی رہائش کمالیہ شہر فاصلہ ۲ میل ۔

پٹواری حلقہ ۱۴۷ گ ب کی رہائش کمالیہ شہر فاصلہ ۲ میل ۔

پٹواری حلقہ ۹۰۷ گ ب کی رہائش کمالیہ شہر فاصلہ ۲ میل ۔

پٹواری حلقہ دھولہری کی رہائش کمالیہ شہر فاصلہ ۶ میل ۔
پٹواری حلقہ ۴۴۴ گ ب کی رہائش پیر محل شہر فاصلہ ۲ میل ۔

(د) جو پٹواری اپنے حلقہ میں رہائش پذیر نہیں ہیں ڈپٹی کمشنر صاحبان سے کہا گیا ہے کہ وہ ان کے خلاف محکمانہ کارروائی کریں ۔

میاں منظور احمد وٹو ۔ جناب والا ۔ میں وزیر موصوف کی اطلاع کے لیے عرض کرتا ہوں کہ انہوں نے جزو ''الف'' کے جواب میں یہاں جو سٹیٹمنٹ دیا ہے وہ ان کے محکمے کی طرف سے بالکل انہیں غلط مہیا کیا گیا ہے ۔ لائل پور اور جھنگ کا ذکر کیا گیا ہے بلکہ میں کہوں گا کہ کسی ضلع کا بھی تعلق ہو ۔ مثلاً جہاں تک بہاول نگر کا تعلق ہے اس ضلع میں تقریباً ۹۰ فی صد پٹواری شہروں میں رہتے ہیں اور کوئی ۱۰ فی صد کے قریب ہی وہ پٹواری ہوں گے جن کا ان علاقوں سے کوئی تعلق ہوگا اور وہ وہاں پر رہائش رکھتے ہیں ۔ کیا وزیر موصوف اس بات کی یہاں پر یہ یقین دہانی کرائیں گے کہ اگر ان کو ہم ثابت کر دیں کہ فلاں فلاں پٹواری اپنے اپنے حلقے میں نہیں رہتے تو کیا وہ اپنے ڈی ۔ سی کے خلاف بھی ایکشن لیں گے کہ انہوں نے غلط رپورٹ انہیں کیوں مہیا کی ہے ؟

وزیر مال ۔ رپورٹ دو ضلعوں کے متعلق ہی آئی ہے تمام پنجاب کے متعلق نہیں آئی ۔ البتہ میں ممبر بورڈ آف ریونیو کو حکم دوں گا کہ وہ ایک سرکلر جاری کر دیں کہ کوئی پٹواری بھی اپنے ضلع سے باہر رہائش نہ رکھے ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ باقی اہل کار جو دیہاتوں سے متعلق ہیں اور وہ شہروں میں رہتے ہیں کیا ان کے بارے میں حکومت کوئی قدم اٹھا رہی ہے کہ وہ دیہاتوں میں ہی رہیں تاکہ عوام ان کو آسانی سے مل سکیں ؟

وزیر مال ۔ باقی اہلکاروں کا جہاں تک تعلق ہے تمام محکموں سے تو میرا کوئی واسطہ نہیں البتہ میرے محکمے کے متعلق کوئی حکم ہو تو مجھے بتائیں ۔

ڈاکٹر حلیم رضا ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم یہ فرمائیں گے کہ آج کا پٹواری وزیر مال سے زیادہ اختیارات رکھتا ہے ؟ (قہقہے)

کاشتکاروں سے آبیانہ اور مالیہ کی وصولیابی

*۲۱۷۵ - **چوہدری امان اللہ لک** - کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر موصوف نے اسمبلی اجلاس میں یہ وضاحت فرمائی تھی کہ سکارپ نمبر ۲ میں جو سرکاری ٹیوب ویل خراب ہیں ایسے مالکان اراضی سے کوئی مالیہ یا آبیانہ وصول نہیں کیا جائے گا -

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ موضع انہے اور خیرے والی اور میانوال کو سیراب کرنے والا ٹیوب ویل نمبر ۵۰۰/۱۴۳ ایک سال سے خراب ہے -

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کاشتکاروں سے ٹیوب ویل خراب ہونے کے باوجود آبیانہ اور مالیہ کی وصولی کی جا رہی ہے اور ان کو یہ رعایت ہرگز نہیں دی گئی جس کی یقین دہانی اسمبلی کے اندر کرائی گئی تھی -

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ موضع انہے - خیرے والی اور میانوال ضلع گجرات کی تحصیل پھالیہ میں واقع ہیں ؟

وزیر آبپاشی (چوہدری محمد انور سمہ) : (الف) جی ہاں -

(ب) جی نہیں - اس نمبر کا ٹیوب ویل ان مواضعات میں سرے سے ہے ہی نہیں -

(ج) جی نہیں -

(د) یہ درست ہے -

چوہدری امان اللہ لک - میں جناب کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ عرض کرتا ہوں کہ ان کی اس یقین دہانی کے باوجود کہ جو ٹیوب ویل خراب ہوئے ہیں ان سے آبیانہ وصول نہیں کیا جائے گا ، اگر ان مواضعات میں آبیانہ وصول کیا جا رہا ہو تو کیا وہ ان افسران کے خلاف کوئی ایکشن لینے کے لیے تیار ہیں ؟

وزیر آبپاشی - جناب والا - شاید میرا بیان واضح نہیں - جس ٹیوب ویل کا ذکر فاضل ممبر نے کیا ہے کہ وہ خراب ہے - میں نے عرض کیا ہے کہ ان مواضعات میں

جب ایسے ٹیوب ویل کا نام و نشان ہی نہیں ہے تو وہ خراب کیسے ہوگا ۔ جس چیز نے جنم ہی نہیں لیا وہ مر کیسے سکتی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ یہ پھر آج چھیڑخانی پر اتر رہے ہیں اور میرے سوال کو avoid کر رہے ہیں ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ان مواضعات میں ایک سرکاری ٹیوب ویل ہے ۔ ممکن ہے جو نمبر دیا گیا ہے ، وہ غلط ہو ، ٹیوب ویل سرکاری ہے ، جو مدت مدید سے خراب ہے ، ان لوگوں سے آپ کی واضح یقین دہانی کے باوجود آبیانہ وصول کیا جا رہا ہے ۔ یہ میرا ضمنی سوال ہے اس کے متعلق فرمائیے اور ان الفاظ کو چھوڑ دیجیے ۔

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ جن مواضعات کا ذکر کیا گیا ہے ان میں یہ ٹیوب ویل ہیں : پی ۔ ایچ ۲۴۳ ، پی ۔ ایچ ۲۴۴ ، پی ۔ ایچ ۲۴۵ ، پی ۔ ایچ ۲۵۸ ، پی ۔ ایچ ۲۵۹ ۔

All these are working in proper order in rotation.

کرنل محمد اسلم خان لیازی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ کرنل صاحب پوائنٹ آف آرڈر اٹھا کر مداخلت کرنا چاہتے ہیں اور گڑبڑ پیدا کرتے ہیں ۔ میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ ان کو کہیں کہ وہ تشریف رکھیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ ان کا پوائنٹ آف آرڈر ہے ، وہ سننا ہوگا ۔

کرنل محمد اسلم خان لیازی ۔ جناب سپیکر ، میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ امان اللہ خان لک چوہدری محمد انور سمہ سے ایسے allergic کیوں ہیں ۔ وہ جب اٹھتے ہیں تو وہ گھبرانے لگ جاتے ہیں وہ کیوں گھبراتے ہیں ، یہ کیا بات ہے ؟

چوہدری امان اللہ لک ۔ جیسے میاں خورشید انور سے وہ allergic ہیں اسی طرح میں بھی ان سے ہوں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ، فاضل رکن امان اللہ لک کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ ڈپٹی لیڈر آف دی اپوزیشن بھی ہیں اور اس وقت لیڈر آف دی اپوزیشن موجود نہیں ہیں تو ان کے لیے ایسا کہنا کہ فلاں رکن گڑبڑ کر رہے ہیں مناسب نہیں ۔ ایسے الفاظ اس معزز ایوان میں استعمال نہ کیے جائیں تو زیادہ بہتر ہوگا ۔

رانا کے ۔ اے محمود خان ۔ جناب والا ۔ لک صاحب نے ابھی چھیڑخانی کا

لفظ استعمال کیا ہے جو بالکل غیر پارلیمانی ہے، انہیں یہ لفظ واپس لینا چاہیے ۔ اس ہاؤس میں کوئی کسی سے چھیڑخانی نہیں کرتا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب سپیکر ۔ آپ خود اندازہ لگائیں رانا صاحب سے کون چھیڑخانی کر سکتا ہے یہ ہو ہی نہیں سکتی ، یہ ممکن نہیں ہے ۔ ان کو خواہ مخواہ غلط فہمی ہوئی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں عرض یہ کرتا ہوں کہ اگر وزیر موصوف کے علم میں یہ واقعہ لایا جائے کہ جو آپ کو اطلاع دی گئی ہے وہ غلط ہے ۔ ٹیوبویل وہاں خراب ہیں اور ان سے آبیانہ آپ کی ہدایت کے باوجود لیا جا رہا ہے تو کیا اس پر عمل درآمد کرنے کا آپ ارادہ رکھتے ہیں ؟ میں نے تو صاف سیدھی بات کی ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ میرے خیال میں وہ میری ہدایات کا مطلب نہیں سمجھے جو میں نے محکمے کو جاری کی ہیں ۔ جناب والا ۔ یہ نہیں ہے کہ جب ایک ٹیوب ویل خراب ہو جاتا ہے تو اس وقت ان سے آبیانہ لینا بند کر دیا جائے ۔ یہ بالکل نہیں ہے ۔ جن ٹیوب ویل کے بور مستقل طور پر خراب ہو جاتے ہیں اور جن پر تمام مکینیکل حربے استعمال کرنے کے باوجود وہ ہم سے نہیں چل سکتے تو اس صورت میں دوبرس آبیانے کی معافی دی جاتی ہے اور ایسے ٹیوب ویل کی de-notification کر دی ہوئی ہے ۔ تقریباً بیاسی ہزار ایکڑ رقبہ ایسا تھا جس کا آبیانہ میں نے پہلے ہی معاف کر دیا ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ ایسے ٹیوب ویل جو خراب ہیں ان کا آبیانہ معاف کر دیا گیا ہے ۔ ضلع لاہور لیاز یک میں بھی ایسی ایک سکیم موجود ہے جن کے ٹیوب ویل خراب ہیں ۔

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ جس ٹیوب ویل کا بور مستقل طور پر خراب ہو جائے اور کوئی بھی مکینیکل حربہ استعمال کرنے سے وہ نہیں چل سکتا اسے ہم خراب کہتے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ جس ٹیوب ویل کا اب ۸/۱ حصہ پانی رہ گیا ہے تو کیا اس پر بھی آپ آبیانہ وصول کریں گے جبکہ دو سال سے اس کی یہ حالت ہے ؟

وزیر آبپاشی ۔ آبیانہ وصول کریں گے جتنی دیر تک وہ پانی آپ کی فصلوں پر جائے گا ۔

رانا بھول محمد خان ۔ اگر پانی فصلوں تک پہنچتا ہی نہ ہو تو پھر میں نے چند ابھی ابھی زمینداروں کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں تو کیا اس پر کوئی کارروائی کا ارادہ رکھتے ہیں ؟

وزیر مال ۔ میں ہر شکایت پر ہمیشہ کارروائی کا ارادہ رکھتا ہوں اور کارروائی کروں گا ۔

(اس مرحلے پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے) ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں جناب کی وساطت سے وزیر موصوف سے مزید وضاحت چاہوں گا ۔ انہوں نے ''خراب'' کا جو ترجمہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ جن ٹیوب ویلوں کے بور بیٹھ گئے ہیں ، وہ خراب کی لسٹ میں آتے ہیں ۔ میں ان سے وضاحت طلب کروں گا کہ انہوں نے اس ہاؤس میں فرمایا تھا کہ وہ ٹیوب ویل جن کے بور بیٹھ گئے ہیں جن کو محکمہ واپڈا نے محکمہ انہار کو hand over کیا ہے یا جن کو محکمہ واپڈا نے محکمہ انہار کو hand over نہیں کیا ہے یا جن کے ٹرانسفارمر جل چکے ہیں یا جن میں بور کے علاوہ کوئی مستقل نقص پیدا ہو گیا ہے آپ نے ان کے متعلق جلسوں میں وضاحت فرمائی تھی ، ہاؤس میں بھی ایک سوال کے جواب میں وضاحت فرمائی تھی کہ وہ ٹیوب ویل ''خراب'' میں آئیں گے اور ان سے آبیانہ وصول نہیں کیا جائے گا ۔ آج اس سے اختلاف فرما رہے ہیں ۔ اس کی ذرا مزید وضاحت فرما دیں ۔

وزیر آبپاشی ۔ جہاں کہیں میں گیا ہوں لک صاحب سامنے نہیں تھے ، البتہ چھپ کر جلسے کی کارروائی سن رہے تھے اس لیے میں نہیں کہہ سکتا کہ انہوں نے کیا سنا ہے یا کیا نہیں سنا ۔ البتہ ہاؤس میں میں پھر یقین دہانی کراتا ہوں کہ جو ٹیوب ویل مستقل طور پر ناکارہ ہو چکے ہیں ان پر دوہرا آبیانہ نہیں لیا جائے گا ۔ باقی جو چھوٹے موٹے مکینیکل نقائص ہیں ان کو ہم دور کرنے کی کوشش کریں گے ۔

چوہدری محمد یعقوب اعوان ۔ جناب کی وساطت سے میں وزیر موصوف سے یہ گزارش کروں گا کہ بارے ضلع لائلپور میں بھی سکاڑپ کے ایریا میں بہت ٹیوب ویل ایسے ہیں جو دو دو تین تین سال سے کام نہیں کر رہے ۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان کے بور میں خرابی ہے یا نہیں ۔ لیکن ان لوگوں سے آبیانہ وصول کیا جا رہا ہے ۔ اس لحاظ سے میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس زمین کا کسی خاص ٹیوب ویل

سے دو یا تین سال سے پانی نہ ملا ہو تو کیا اس پر بھی آبیانہ وصول کرنا جائز ہوگا ۔

وزیر آبپاشی ۔ اسے تو ہم فوراً خرابہ قرار دے دیتے ہیں اور اس پر آبیانہ وصول نہیں کرتے ۔

چوہدری محمد یعقوب اعوان ۔ نہری پانی تو تھوڑا بہت ملتا ہے ۔ خرابے کی شکل تو اس میں نہیں ہوتی ۔

چک جھمرہ ضلع لائل پور کے چکوک کو سیم و تھور سے بچانے کی سکیم

*۲۱۸۰ ۔ **ڈاکٹر محمد صادق ماہی** ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ علاقہ تھانہ چک جھمرہ ضلع لائلپور کے چک نمبر ۱۵۹ گ ب کے گرد و نواح کے چکوک سیم و تھور سے ویران ہوتے جا رہے ہیں ۔

(ب) کیا حکومت ان کے بچاؤ کے لیے کوئی سیم نالہ نکلوانے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر ایسی کوئی سکیم زیر غور نہیں تو کیا حکومت کوئی متبادل انتظام کرنے کو تیار ہے ؟

وزیر آبپاشی ۔ (چوہدری محمد انور سمہ) ۔ (الف) چک نمبر ۱۵۹ گ ب کے گرد و نواح کے دیہات باقی رچنا دوآب کی طرح کسی حد تک تھور سے متاثر ہیں لیکن یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ یہ چکوک ویران ہو رہے ہیں ۔

اس علاقہ میں زیر زمین پانی کی سطح اوسطاً ۱۰ سے ۱۵ فٹ گہرائی پر ہے ۔ اس لیے یہ علاقہ سیم زدہ نہیں کہلایا جا سکتا ۔

(ب) گورنمنٹ فی الحال اس علاقہ میں سیم نالے بنانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی نہ ہی کسی متبادل انتظام کے فوری بنانے کا پروگرام ہے ۔ کیونکہ اس کی ابھی ضرورت نہیں ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پنجاب کے چند ایک علاقوں میں سیم اور تھور پائی جاتی ہے تو کیا حکومت کوئی

ایسا ریسرچ سنٹر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس میں کسانوں کو تربیت دی جائے۔ نہ صرف کسانوں کو بلکہ متعلقہ محکمے کے افسران کو بھی اس میں ٹریننگ دی جائے اور آپ کو بھی داخلہ دیا جائے تاکہ آپ بھی کورس پاس کریں ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ سوال اس طرح زیادہ موزوں ہوتا کہ اگر آپ یہ کہیں کہ وزیر بننے سے پہلے کورس پاس کرنا پڑے ۔

وزیر آبپاشی ۔ جہاں تک میرے ناقص علم کا تعلق ہے فاضل ممبر لاہور کے رہنے والے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ رہنے والی ہیں ۔

وزیر آبپاشی ۔ فاضل ممبر رہنے والے ہوتے ہیں رہنے والی نہیں ہوتے ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ فاضل ممبر لاہور کے رہنے والے ہیں اور لاہور میں ہی ایک دفتر ڈائریکٹر لینڈ ریکلیمیشن کا قائم ہے ۔ جس میں متعلقہ محکمہ کے افسران کو اس بات کی تربیت دی جاتی ہے ۔ اگر فاضل ممبر صاحبہ پسند کریں تو میں انہیں ساتھ لے جا کر دفتر دکھا سکتا ہوں اور ڈائریکٹر لینڈ ریکلیمیشن سے یہ بھی کہوں گا کہ انہیں بھی تربیت دیں ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) ۔ میں ساتھ جانے کے لیے تیار ہوں ۔ لیکن میں نے وزیر موصوف سے یہ پوچھا تھا کہ کیا ان کا بھی ارادہ ہے کہ وہ بھی ایسا کورس پاس کریں ؟

وزیر آبپاشی ۔ دونوں اکٹھے پاس کریں گے ۔

تحصیل پسرور کے دیہاتوں کو نہری پانی کی سہولت

*۲۲۱۵ ۔ **شیخ عزیز احمد** ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل پسرور کے جنوبی حصہ یعنی دیہات مشتمل بر یونین کونسل ہائے تلونڈی عنایت خاں بگن ۔ موسیٰ پور ۔ مالی پور اور ٹاؤن کمیٹی پسرور میں زیر زمین پانی بہت گہرا ہے اور ٹیوب ویل لگانے کے لیے تین تین سو فٹ بور کرنے پر بعض مقامات پر پانی حاصل نہیں ہوتا ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ جزو (الف) میں متذکرہ مواضعات کی کاشت کا انحصار صرف بارش پر ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ جزو (الف) میں مذکورہ دیہات کی اراضیات میں سے نہر مرالہ راوی لنک گزرتی ہے ۔ لیکن انہیں نہری پانی سے اراضی سیراب کرنے کی سہولت میسر نہیں ہے ۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں اور کیا حکومت تحصیل پسرور کے دیہات کی اراضی کو نہری پانی کی سہولت دینے کی کسی تجویز پر غور کر رہی ہے ؟

وزیر آبپاشی (چوہدری محمد انور سمہ) : (الف) یہ حقیقت ہے کہ ان چکوک میں زیر زمین پانی گہرا ہے ۔

(ب) کاشت کا انحصار پرائیویٹ ٹیوب ویلوں ، چاہات اور بارش پر ہے ۔

(ج) دریائے چناب پر میسر پانی آگے ہی بہت کم ہے اور دائمی آبپاشی کے لیے بھی پورا نہیں ۔ مزید رقبے کو فی الحال پانی نہیں دیا جا سکتا ۔ ویسے بھی یہ رقبے اونچے ہیں اور بغیر لفٹ اریگیشن کے ان کا سیراب ہونا ممکن نہیں ہے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ کیا یہ درست ہے کہ مرالہ راوی لنک کینال پر بعض حصوں پر لفٹ پمپ سسٹم موجود ہے ؟

وزیر آبپاشی ۔ ضرور ہوگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ شیخ صاحب اگر آپ کہتے ہیں تو ٹھیک ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ یہ اس علاقے کے نمائندے ہیں میں کیسے کہہ سکتا ہوں کہ یہ درست نہیں ہے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ جناب والا ۔ انہوں نے جواب کے حصہ 'ج' میں یہ فرمایا ہے کہ وہاں لفٹ پمپ سسٹم کے ذریعے بھی پانی نہیں دیا جا سکتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے مطلوبہ مقدار نہ ہونے کے حساب سے کہا ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن ۔ جناب والا ۔ میرا جواب یہ ہے

کہ "اور بغیر لفٹ اریگیشن کے سیراب نہیں ہو سکتے"، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ لفٹ اریگیشن سے سیراب ہو سکتے ہیں ۔

شیخ عزیز احمد ۔ کیا گورنمنٹ کوئی ارادہ رکھتی ہے کہ جنوبی حصے کو لفٹ پمپ سسٹم کے ذریعے سیراب کیا جائے ؟

وزیر آبپاشی ۔ گورنمنٹ ابھی کوئی ارادہ نہیں رکھتی ۔ کیونکہ گورنمنٹ کے پاس پانی کے وسائل نہیں ہیں ۔

چوہدری غلام قادر ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ سید بڑا کے قریب اگر ٹکر بنا دی جائے تو سیالکوٹ کی شمالی تحصیل اور تحصیل پسرور اور نارووال کو پانی لفٹ اریگیشن سے سپلائی ہو سکتا ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ سید بڑا کے قریب بند بنانے یا پانی میں رکاوٹ کھڑی کرنے سے زمینیں سیراب نہیں ہو سکتیں ۔ زمینوں کے لیے پانی جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کم ہے اس لیے ہم زیادہ علاقے کو پانی نہیں دے سکتے ۔ ویسے نہر میں سے گزرتا ضرور ہے ۔

چوہدری غلام قادر ۔ وہ نہر نہیں ہے ۔ وہ تو ایک بہت بڑا نالہ ہے جو سال بھر چلتا رہتا ہے اور پانی کی وہاں بہتات ہے ۔ وہاں پر اگر بند بنا دیا جائے تو وہاں سے نہر نکال کر پانی دوسری طرف آ سکتا ہے ۔ اس پر کیا حکومت غور کر سکتی ہے ؟

وزیر آبپاشی ۔ آپ ایک درخواست دے دیں یا میرے چیمبر میں آ جائیں بیٹھ کر وہاں دیکھ لیں گے کہ اس کے لیے کیا بہتر صورت ہے ۔

ملک ثناء اللہ خان ۔ میرے دوست چوہدری غلام قادر صاحب نے جو ضمنی سوال پوچھا ہے ۔ اسی کے متعلق میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ۱۹۷۱ء میں ڈسٹرکٹ کونسل سیالکوٹ نے متفقہ طور پر محکمہ نہر کو سفارش کی تھی کہ دریائے توی پر بمقام سید پور ایک ڈیم تعمیر کیا جائے اور اس میں دریائے توی اور سید پور کا فالتو پانی اسٹور کیا جائے ۔

میٹر سپیکر ۔ جب چوہدری صاحب وزیر موصوف کے پاس جائیں تو آپ بھی ساتھ چلے جائیں ۔

ملک ثناء اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اصل میں دریائے توی میں کافی پانی موجود ہے جس سے تحصیل نارووال ، پسرور ، سیالکوٹ اور شکرگڑھ کو بھی پانی مل سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ دونوں فاضل ممبران ان سے آج مل لیں ۔

وزیر آبپاشی ۔ آپ تمام سیالکوٹ والوں کو کہہ دیں تاکہ باری باری یہ سوال نہ کریں ۔

چوہدری غلام قادر ۔ اگر ہم وزیر موصوف کو دعوت دیں تو کیا وہاں جا کر وہ موقعہ دیکھنا پسند کریں گے ؟

مسٹر سپیکر ۔ وہاں ان کے چیمبر میں یہ بات بھی کر لیں ۔

وزیر آبپاشی ۔ میرے چیمبر میں آ جائیں تو چائے بھی پلاؤں گا ۔

میاں خان محمد ۔ جناب سپیکر ۔ پیشتر اس کے کہ میں اپنے سوال کا نمبر پڑھوں میں عرض کروں گا کہ میرے سوال کے جزو 'الف' میں پہلا لفظ ''امسال'' میں نے نہیں لکھا تھا ۔ میرا سوال اس کے بغیر ہی بنتا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اس کا اضافہ کیا ہے کیونکہ اس کے بغیر It is vague and a different question too.

میاں خان محمد ۔ جناب والا ۔ یہ vague نہیں تھا ۔ گرو مور سکیم کے تحت زمینیں الاٹ ہوئی تھیں اور انہیں نہری پانی نہیں دیا جا سکتا تھا ۔ لیکن کچھ افسران اور کچھ سابق سیاست دانوں کو پانی دیا گیا ۔ اس سے وہاں کے لوگوں میں اضطراب پیدا ہوا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے اس کے بعد ''سالانہ'' کا لفظ لکھا ہوا ہے ۔ اس لیے یہ بڑا vague question تھا ۔ کس سال کا آپ ذکر کر رہے ہیں ۔ سالانہ سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ آپ کس سال کا ذکر کر رہے ہیں ۔ مجھے اس سوال کی اجازت ہی نہیں دینی چاہیے تھی ۔

میاں خان محمد ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ ایک ششماہی نہریں ہوتی ہیں اور ایک سالانہ نہریں ہوتی ہیں ۔ میں نے دوسرا سوال دیا ہے لیکن مجھے اس کی منظوری کی اطلاع نہیں پہنچی اگر وہ admit ہو گیا ہے تو میں یہ withdraw کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ بہت بہتر ! سال بھر میں پانی کی جو مقدار اراضی کو مہیا کی جاتی ہے آپ نے اس کو سالانہ پانی کہا ہے ۔ آپ سوال پوچھ لیں بعد میں اس کے متعلق سپلیمنٹری کر لیں ۔

تحصیل ساہیوال میں گرو مور سکیم پر الاٹ شدہ اراضی کو نہری پانی کی ترسیل

*۲۲۲۸ ۔ **میاں خان محمد** ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) امسال ساہیوال میں گرو مور سکیم پر الاٹ شدہ کتنی اراضی کو سالانہ نہری پانی مہیا کیا گیا ہے ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ بالا اراضی میں سے صرف کچھ اراضی کو سالانہ نہری پانی مہیا کیا گیا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو باقی ماندہ اراضی کو پانی مہیا نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر آبپاشی (چوہدری محمد انور سمن) : (الف) کسی کو نہیں دیا گیا ۔

(ب) یہ درست نہیں ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ اصل سوال میں تحصیل کا لفظ دیا گیا ہے لیکن یہاں تحصیل کا لفظ omitted ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے اصل سوال کہاں دیکھا ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ آپ کے ہوتے ہوئے میری رسائی نہیں ہو سکتی ۔ اگر مجھے اجازت دیں تو میں ضمنی سوالات سے بچنے کے لیے گورنمنٹ کی وہ پالیسی بتا دوں جس کے تحت ہم پانی دیتے ہیں ۔

میاں خان محمد ۔ ٹھیک ہے یہ پالیسی بتا دیں ۔

Minister for Irrigation : Apart from the culturable areas which are already included in the capacity of the canal for which canal water is available, the Government has agreed in the past to extend irrigation facilities to the following categories of land in the Province :

1. Areas allotted to refugees at the time of independence which were given canal water before the year 1950.

2. Areas auctioned by Civil Department on "NEHRI" condition prior to 9th August 1963.
3. Areas allotted to Mangla displaced persons.
4. Areas allotted to the Islamabad displaced persons.
5. Areas allotted to the displaced persons of Gujranwala Cantt.
6. Areas allotted to the tribal settlers under tribal rehabilitation scheme in the District of Bahawalpur.
7. Areas allotted to the recepients of gallantry awards.
8. Government servants retired or retiring which have been sanctioned the grant or concession in old colonies.
9. Areas allotted to Jammu and Kashmir refugees.
10. Grant of State land to wells sinking conditions, tubewell sinking conditions and on live-stock breeding farms subject to the condition that the tubewell has failed due to this brackish water and canal water is available on the canal system.

Sir these are the only ten conditions on which we can allocate water to the areas which may or may not be included in the C.C.A.

میاں محمد خان ۔ جناب والا ۔ وہاں ایسے رقبے کو پانی دیا گیا ہے جو ان کی ان شرائط کو پورا نہیں کرتا تھا اور بہت سے لوگوں کے پاس اسی قسم کے رقبے ہیں جن کو تا حال پانی نہیں دیا گیا ۔

وزیر آبپاشی ۔ میں انہیں چیمبر میں آنے کی دعوت دیتا ہوں ۔ بیٹھ کر میرے ساتھ discuss کر لیں ۔

میاں نظام محمد ۔ میں واضح یقین دہانی چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آج تو بڑی وسیع القلبی کا مظاہرہ ہو رہا ہے ۔ کھانے پر بلائیے محض چائے پر نہ بلائیں ۔

میاں نظام محمد ۔ جناب والا ۔ کچھ افسران نے بھی اور سابق ایم ۔ پی ۔ اے اور ایم ۔ این ۔ اے صاحبان نے گھپلا کر کے پانی لگوا لیا اور باقی لوگوں کو نہیں دیا گیا ۔ جن کو پانی دیا گیا انہوں نے بھی وہ شرائط پوری نہیں کی تھیں ۔ کیا اس سلسلے میں کوئی انکوائری کرانے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ specific کوائف ان کو دیں ۔

He would look into it.

وزیر آبپاشی ۔ میں نے گزارش کی ہے کہ کیا یہ گھیلے میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا ان کو باہر نکالنا چاہتے ہیں ۔ میں دونوں صورتوں میں تیار ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جوابی سوال نہ کریں جواب ہی دیا کریں ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ گرو مور سکیم میں مستحق لوگوں کو چھوڑ کر یہاں کے افسران اور با اثر لوگوں کے چہیتوں نے جو زمین حاصل کی ہے حکومت انہیں واپس لینے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے ؟

Mr. Speaker : This is not supplementary to the question.

وزیر آبپاشی ۔ اجازت ہو تو جواب دوں ۔ جس طرح میں نے پہلے سیالکوٹ کے ایم ۔ پی ۔ اے صاحبان کو دعوت دی ہے اس طرح ساہیوال کے حلقے کے ایم ۔ پی ۔ اے صاحبان کو بھی دعوت دیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا یہ secret weapon تو نہیں ہے کہ ایک ہی جواب سب کا دیا جائے ۔

وزیر آبپاشی ۔ چونکہ ایک ہی ضلع اور ایک ہی علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں ۔ اس لیے دونوں اکٹھے آ جائیں تو بیٹھ کے دیکھیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے پانی کے متعلق سوال کیا تھا ۔ لیکن یہ زمین کے متعلق پوچھ رہے ہیں ۔

وزیر آبپاشی ۔ بے شک وہ آسان پر چلے جائیں میں حاضر ہوں ۔

ٹیوب ویلوں کی تنصیب

*۲۲۹۹ ۔ **چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ** ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا حکومت صوبہ پنجاب کے بعض علاقوں میں پانی کی کمیابی یا نایابی کے باعث ٹیوب ویل لگانے پر غور کر رہی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو (۱) وہ کون سے علاقے ہیں جہاں ٹیوب ویل لگانے کا پروگرام ہے ؟ (۲) اور کتنے ٹیوب ویل لگائے جائیں گے ؟

وزیر آبپاشی (چوہدری محمد انور سمہ) : (الف) سرکاری ٹیوب ویل لگانے کی کوئی نئی تجویز گورنمنٹ کے زیر غور نہیں ۔

(ب) جزو (الف) کا جواب نفی میں ہے ۔ اس لیے یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا ۔

تھور اور سیم زدہ رقبہ

*۲۲۷۰ - **چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ** - کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ۱۹۶۶-۶۷ء میں بہاولپور ڈویژن سمیت پنجاب کا کل کتنا رقبہ تھور اور سیم زدہ تھا اور آج کل کتنا ہے ۔ تفصیل ضلع وار بتائی جائے ۔

(ب) مذکورہ بالا علاقوں سے سیم و تھور دور کرنے کی جو کوشش ہو رہی ہے اس کی تفصیلات کیا ہیں ؟

وزیر آبپاشی (چوہدری محمد انور سمہ) : (الف) ۱۹۶۶-۶۷ء میں بہاولپور ڈویژن سمیت صوبہ پنجاب کا کل ۳۲,۱۶,۰۵۸ ایکڑ رقبہ تھور کی زد میں اور ۶۵,۳۰۷ ایکڑ رقبہ سیم کی زد میں آ چکا تھا بمطابق تازہ ترین اعداد و شمار سال ۱۹۷۰-۷۱ء کل رقبہ تھور ۳۰,۳۳,۶۸۹ ایکڑ اور کل رقبہ سیم ۵۱,۰۳۹ ایکڑ ہے ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے :

نام ضلع	سال ۱۹۶۶-۶۷ء		سال ۱۹۷۰-۷۱ء	
	کل رقبہ تھور ایکڑ میں	سیم ایکڑ میں	کل رقبہ تھور ایکڑ میں	سیم ایکڑ میں
۱ - گجرات	۵۴,۳۲۷	۳۰,۵۶	۳۵,۸۳۵	۳۹,۶۲
۲ - جہلم	—	—	۶۲۵	—
۳ - سرگودہا	۲,۵۳,۵۱۸	۱۷,۸۷۲	۱,۹۵,۷۹۲	۷,۶۶۸
۴ - لائل پور	۳۴,۴۷۰	۲,۵۸۳	۳,۴۲,۴۴۳	۳,۷۳۹
۵ - جھنگ	۲,۴۹,۷۵۳	۴,۳۰۲	۲,۸۲,۹۴۸	۴,۰۵۶

نام ضلع	سال ۶۷-۱۹۶۶ء		سال ۷۱-۱۹۷۰ء	
	کل رقبہ تھور ایکڑ میں	سیم ایکڑ میں	کل رقبہ تھور ایکڑ میں	سیم ایکڑ میں
۶ - میانوالی	۶٬۹۹۴	۶۰۰	۴۸۸	۱٬۵۳۷
۷ - لاہور	۱٬۲۴٬۳۶۶	۵۹۷	۱٬۳۳٬۸۲۹	۶۷۶
۸ - سیالکوٹ	۶۱	—	۷۳۱	—
۹ - گوجرانوالہ	۲٬۱۲٬۷۹۶	۱٬۶۴۱	۱٬۸۱٬۹۱۹	۷۱
۱۰ - شیخوپورہ	۳٬۷۸٬۸۸۲	۱٬۵۶۰	۳٬۱۹٬۱۲۹	۱٬۰۳۸
۱۱ - ملتان	۴٬۵۲٬۶۷۵	—	۴٬۴۶٬۶۰۸	—
۱۲ - ساہیوال	۳٬۱۱٬۸۳۵	۸٬۲۹۳	۲٬۴۴٬۵۲۵	۸٬۶۳۹
۱۳ - مظفر گڑھ	۳٬۰۶٬۰۸۴	۱٬۹۳۶	۳٬۰۳٬۴۳۵	۷۴۱
۱۴ - ڈیرہ غازی خان	۱٬۰۲٬۴۷۲	۲٬۸۷۸	۱٬۰۵٬۰۸۷	۱٬۱۷۵
۱۵ - بہاولپور	۵۸٬۷۴۲	۱۳٬۹۰۰	۶۱٬۶۴۹	۱۲٬۳۷۹
۱۶ - بہاولنگر	۱٬۰۹٬۵۵۹	۲۲۰	۱٬۱۲٬۲۹۲	۲۸۲
۱۷ - رحیم یار خان	۲٬۴۸٬۶۸۱	۵٬۸۶۹	۲٬۵۶٬۳۵۴	۵٬۰۷۶
میزان کل	۳۲٬۱۶٬۰۵۸	۶۵٬۳۰۷	۳۰٬۲۳٬۶۸۹	۵۱٬۰۳۹

(ب) صوبہ پنجاب میں محکمہ نہر تھور زدہ اراضی کی اصلاح کے لیے ہر سال تقریباً ۲۱۰۰ کیوسک زائد پانی نہروں میں چلایا جاتا ہے جس کا مصرف تقریباً ۹۵٬۰۰۰ ایکڑ رقبہ پر اصلاح اراضی کے لیے ہوتا ہے اس طرح ہر سال اوسطاً ۳۰٬۰۰۰ ایکڑ تھور زدہ زمین کی مکمل اصلاح ہو جاتی ہے ۔ مزید برآں سیم اور تھور کی انسداد کے لیے نئی سیم نالیاں مختلف اضلاع میں کھودی جا رہی ہیں ۔ آزادی کے بعد اب تک ۱۴۳۴ میل لمبی سیم نالیاں مکمل ہو چکی ہیں ۔ سیم اور تھور کو روکنے کے لیے نئے ٹیوب ویل بھی نصب کیے گئے ہیں ۔ مختلف سکارپ کے علاقہ جات میں اب تک ۶۸۴۳ ٹیوب ویل لگائے جا چکے ہیں ان میں سے ۶۰۸۱ ٹیوب ویلوں کو بجلی مہیا کی جا چکی ہے ۔ محکمہ آبپاشی نے بھی مختلف سکیموں کے تحت ٹیوب ویل نصب

کروا دیے ہیں - جن کی تعداد ۲۶۰۶ ہے - ٹیوب ویل آبپاشی کے پانی میں اضافے کے علاوہ زیر زمین کی سطح کو نیچے رکھنے کے لیے معاون ثابت ہوئے ہیں -

رائے میاں خان کھرل - کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں کہ لائل پور کے بارے میں ۱۹۶۶-۶۷ء میں جو تھور کے اعداد و شمار دیے ہیں وہ رقبہ ۳۴،۴۷۰ ایکڑ ہے - پھر سیم و تھور کو پوری طرح کنٹرول کرنے اور اقدامات اٹھانے کے بعد ۱۹۷۰-۷۱ء کے جو اعداد و شمار ہیں وہ ۳،۴۲،۴۴۳ ایکڑ ہیں - باوجود اس کا تدارک کرنے کے اتنے لاکھ رقبہ سیم اور تھور کا کیسے بڑھ گیا ہے ؟

مسٹر سپیکر - لاکھ نہیں ہے -

رائے میاں خان کھرل - جناب والا - فہرست میں لائل پور نمبر ۴ پر ہے - ۱۹۶۶-۶۷ء میں تھور کا رقبہ ۳۴،۴۷۰ ایکڑ ہے - اس کا تدارک کرنے اور اتنے اقدامات کرنے کے بعد ۱۹۷۰-۷۱ء میں ۳،۴۲،۴۴۳ ایکڑ ہو گیا - اتنا خرچ کرنے کے بعد رقبہ کم ہونا چاہیے تھا اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر آبپاشی - جناب والا - اس کے بے شمار فیکٹرز ہیں جن کی وجہ سے سیم تھور بڑھتی ہے یا اس میں کمی ہوتی ہے - اس کے متعلق میں گزارش کرتا ہوں تاکہ فاضل ممبر کے ذہن میں یہ چیزیں آ جائیں - باوجود کنٹرول کرنے کے سیم اور تھور بڑھ سکتی ہے - اس کی پہلی وجہ بارش کی کمی یا زیادتی ہو سکتی ہے - اگر بارش کم ہوگی تو سیم کم ہوگی - اگر بارش زیادہ ہوگی تو سیم زیادہ ہوگی -

آبپاشی کے طریقے - جو لوگ کنوئیں کا پانی استعمال کریں گے کیونکہ کنوئیں کا پانی بمشکل چھ انچ زمین کے اندر جاتا ہے وہ زمین کو سیم اور تھور میں تبدیل نہیں کر سکتا - اسے سیم زدہ نہیں بنا سکتا - اگر نہری پانی دیا جائے تو نہر کا پانی پانچ چھ فٹ تک بھی نیچے چلا جاتا ہے اور اتنے فاصلے پر جا کر جمع ہوتا رہتا ہے وہاں سے پھر وہ زمین کی اوپر کی سطح پر اثر انداز ہوتا ہے - اس لیے جہاں آبپاشی کے ذرائع نہری ہوں گے وہاں سیم اور تھور زیادہ ہوگی - پھر مٹی کی اقسام میں اور ان میں نمکیات کے اثر پر منحصر ہے -

مسٹر سپیکر - کیا یہ اعداد و شمار ٹھیک ہیں کہ ۱۹۶۶-۶۷ء میں رقبہ تھور ۳۴،۴۷۰ ایکڑ ہے اور ۱۹۷۰-۷۱ء میں ۳،۴۲،۴۴۳ ایکڑ ہے -

Minister for Irrigation : I hundred percent agree, Sir.

مسٹر سپیکر ۔ یہ ہزاروں میں ہے اور وہ لاکھوں میں چلا گیا ۔

وزیر آبپاشی ۔ اس وقت آبادی اس حساب سے ہوگی ۔ مٹی کی اقسام اور اس میں نمکیات کا ذکر کر رہا تھا ۔ اگر مٹی ریتلی ہو تو اس سے سیم اور تھور جلدی نہیں ہوگی ۔ اگر مٹی ریتلی نہ ہو تو اس میں سیم اور تھور جلدی ہوگی ۔ اگر مٹی میں نمکیات ہوں تو سیم اور تھور جلدی سطح پر آ جائے گی اگر نمکیات نہ ہوں تو اتنی جلدی سطح پر نمودار نہیں ہوں گی ۔

پانی کے نکاس کے ذرائع ۔ یہ بھی دیکھنے والی چیز ہے کہ اس علاقے میں کوئی ڈرینیج ہے ۔ اگر نہیں تو سیم جلدی ہوگی اور اگر ڈرینیج ہے تو سیم اس سے کم ہوتی چلی جائے گی ۔

درجہ حرارت : موسم ہر جگہ پر مختلف ہوتے ہیں اس لیے سیم اور تھور کی کیفیت بھی ہر جگہ یکساں نہیں ہوتی ۔ یہ واقعی تشویش ناک امر ہے کہ پہلے تھوڑی تھی اب زیادہ ہو رہی ہے ۔ اس کے لیے ہم کوشش کریں گے کہ جو وسائل اس حکومت کے ہیں ان کے اندر رہ کر کوشش کی جائے کہ سیم کم سے کم ہو ۔

Mr. Speaker : The question hour is over.

وزیر مال و آبپاشی ۔ جناب والا ۔ میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

محکمہ آبپاشی و برقیات میں افسران کی سبکدوشی

*۲۲۷۳ - **چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ** ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) یکم جنوری ۱۹۷۲ء سے اب تک محکمہ آبپاشی و برقیات کے علیحدہ

علیحدہ کتنے گزیٹڈ و نان گزیٹڈ افسران ملازمت سے نا اہلی و بدعنوانی کے تحت سبکدوش کیے گئے ۔

(ب) مذکورہ بالا محکمہ کے کتنے افسران کے خلاف پولیس تفتیش مکمل کر چکی ہے اور ان میں سے کتنے افسران کے چالان عدالت کے سپرد کر دیے جائیں گے ؟

وزیر آبپاشی (چوہدری محمد انور سمہ) : (الف) ۵۶ گزیٹڈ ۔ ۶۴ نان گزیٹڈ جن میں سے ۶۴ گزیٹڈ اور ۳۲ نان گزیٹڈ مارشل لا ریگولیشن ۱۱۴ کے تحت نکالے گئے ۔

(ب) چھ کے چالان سپرد عدالت کر دیے گئے ہیں ۔ پانچ کے چالان سپرد عدالت کیے جا رہے ہیں ۔ ۳۸ کے چالان زیر غور ہیں اور اکیس میں الزام ثابت نہ ہونے کی وجہ سے مزید کارروائی ختم کر دی گئی ہے ۔

دریائے سندھ سے صوبہ پنجاب کو پانی کی فراہمی

***۲۲۷۵ - چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ** ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ان بیراجوں کے نام کیا ہیں جو دریائے اٹک (سندھ) سے پنجاب کو پانی مہیا کرتے ہیں ۔

(ب) ۱۹۶۶-۶۷ء میں بہاول پور سمیت پنجاب کو دریائے سندھ (اٹک) سے اوسطاً کتنے کیوسک پانی ملتا تھا اور آج کل کتنا مل رہا ہے ؟

وزیر آبپاشی (چوہدری محمد انور سمہ) : (الف) جناح بیراج ۔ چشمہ بیراج ۔ تونسہ بیراج ۔

(ب) ۱۹۶۶-۶۷ء میں اوسطاً ۱۲٬۶۳۰ کیوسک پانی دیا گیا تھا ۔ ۱۹۷۳ء میں اب تک یعنی جنوری ۱۹۷۳ء تک اوسطاً ۱۲۷۵۰ کیوسک پانی مل رہا ہے ۔

دریائے سندھ پر بیراجوں کے نام

*۲۲۷۶ - چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ - کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پنجند کے آگے دریائے سندھ پر کون کون سا بیراج واقع ہے ؟

وزیر آبپاشی (چوہدری محمد انور سمہ) : پنجند بیراج دریائے سندھ پر نہیں بلکہ ستلج - بیاس - راوی - چناب - جہلم کے سنگھم پر واقع ہے - تاہم اس کے نیچے دریائے سندھ پر بالترتیب گڈو - سکھر اور کوٹری بیراج واقع ہیں -

صوبہ پنجاب میں بارانی علاقوں کی سیرابی کے لیے سرکاری و پرائیویٹ

ٹیوب ویلوں کی تعداد

*۲۳۳۵ - شیخ محمد اصغر - کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) ۱۹۶۷ء میں پنجاب کے علاقے میں بارانی علاقوں کی سیرابی کے لیے کتنے سرکاری و پرائیویٹ ٹیوب ویل کام کرتے تھے اور آج کل کتنے ٹیوب ویل کام کر رہے ہیں -

(ب) مذکورہ بالا کتنے ٹیوب ویلوں کو بجلی فراہم کی گئی اور کتنے ڈیزل سے چلتے ہیں ؟

وزیر آبپاشی (چوہدری محمد انور سمہ) : (الف) محکمہ آبپاشی صوبہ پنجاب کے زیر انتظام بارانی علاقوں کی سیرابی کے لیے ۱۹۶۷ء میں کوئی ٹیوب ویل کام نہیں کرتا تھا آج کل ۷۱ ٹیوب ویل کام کر رہے ہیں - غیر سرکاری ٹیوب ویلوں کی تعداد محکمہ آبپاشی کو معلوم نہیں -

(ب) مذکورہ بالا تمام ٹیوب ویلوں کو بجلی فراہم کی گئی ہے ڈیزل سے کوئی ٹیوب ویل نہیں چل رہا -

---

محکمہ آبپاشی کی نئی اور زیر تعمیر سکیموں کی تعداد

*۲۳۳۷ - شیخ محمد اصغر - کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) محکمہ آبپاشی کی نئی اور زیر تعمیر سکیموں کی تعداد کتنی ہے جو ۱۹۷۲-۷۳ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچیں گی -

(ب) ان میں سے کون کون سی سکیم کس کس جگہ پر پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔

(ج) مذکورہ سکیموں کی تکمیل کے لیے کتنا سرمایہ رکھا گیا ہے۔ کتنا مرکزی حکومت نے دینے کا وعدہ کیا ہے اور کتنا سرمایہ اب تک صرف ہو چکا ہے؟

وزیر آبپاشی (چوہدری محمد انور سمہ): (الف) محکمہ آبپاشی کی نئی اور زیر تعمیر سکیموں کی تعداد ۴۷ ہے جو کہ ۱۹۷۲-۷۳ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچیں گی۔

(ب) مندرجہ ذیل سکیمیں پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی ہیں۔

(۱) جہلم کے حفاظتی بند کی تعمیر۔ ضلع جہلم۔

(۲) تعمیر بند برائے لالہ موسیٰ شہر ضلع گجرات۔

(۳) تعمیر سب ڈویژنل دفتر راول ڈیم ضلع راولپنڈی۔

(۴) تعمیر چکرالی مالنصب۔ ضلع شیخوپورہ۔

(۵) تریموں بیراج کالونی میں تین عدد ٹیوب ویل نصب کرنا ضلع جھنگ۔

(۶) ری ماڈلنگ پل بلوکی ہیڈ ضلع لاہور۔

(۷) لاما ٹیوب ویل سکیم ضلع رحیم یار خان۔

(۸) راج رحیم راجباہ ٹیوب ویل سکیم ضلع رحیم یار خان۔

(ج) مذکورہ سکیموں کی تکمیل کے لیے ۱۳۶٫۷۹ لاکھ روپے کی رقم موجودہ سال میں رکھی گئی ہے یہ تمام رقم مرکزی حکومت سے ملنے والے قرضے میں سے مہیا کی جا رہی ہے اس میں سے ۱۰۱٫۲۹ لاکھ روپے کی رقم اب تک صرف ہو چکی ہے۔

علاقہ تھل کی سیٹلمنٹ کے لیے محکمہ کی کارکردگی

*۲۳۹۶ - **مسٹر تاج محمد خان** - کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ علاقہ تھل کی سیٹلمنٹ کے لیے تقریباً ایک سال سے ایک نیا محکمہ کھولا گیا ہے۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ علاقہ کی سیٹلمنٹ پر ڈیڑھ کروڑ روپیہ خرچ کیا جائے گا۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ محکمہ اس علاقے میں کیا کام کرے گا۔ اس کی تفصیل ایوان کو بتائی جائے؟

وزیر مال (چوہدری محمد انور سمہ): (الف) جی نہیں کوئی نیا محکمہ نہیں کھولا گیا ہے بلکہ محکمہ سیٹلمنٹ نے تقریباً ایک سال سے علاقہ تھل میں سیٹلمنٹ کا کام شروع کیا ہے۔

(ب) جی نہیں خرچ اندازاً ۵۰ لاکھ روپے ہوگا۔

(ج) جزو ہائے (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں نہیں ہے۔

صوبہ پنجاب میں نئے ٹیوب ویلوں کی تنصیب

*۲۴۴۳ - **میاں محمد رفیع** - کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ۱۹۷۰ء و ۱۹۷۱ء اور ۱۹۷۲ء کے دوران حکومت اور پرائیویٹ حلقوں کی طرف سے آبپاشی کے لیے پنجاب میں کتنے ٹیوب ویل لگائے گئے۔ ان میں سے کتنے بجلی اور کتنے ڈیزل سے چلتے ہیں۔ نیز ان میں سے ایسے ٹیوب ویل کتنے ہیں جو ڈیزل کی کمی یا نایابی بجلی کے کنکشن نہ ہونے یا فالتو پرزہ جات کی نایابی کے باعث ناکارہ پڑے ہیں۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ بعض علاقوں میں ٹیوب ویل لگانے کے لیے حکومت نے کسانوں کی مالی امداد کی ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کس کس علاقہ میں کتنے کتنے ٹیوب ویل اس امداد سے لگائے گئے ہیں اور حکومت نے کن شرائط پر کتنی مالی امداد کی ہے؟

وزیر آبپاشی (چوہدری محمد انور سمہ): (الف) ۱۹۷۲ء-۱۹۷۱ء-۱۹۷۰ء کے دوران محکمہ آبپاشی حکومت پنجاب نے آبپاشی کے لیے کل آٹھ نئے ٹیوب ویل نصب کیے یہ تمام ٹیوب ویل بجلی سے چل رہے ہیں اور ان

میں سے کوئی ناکارہ نہیں ۔ پرائیویٹ حلقوں کی طرف سے لگائے گئے ٹیوب ویلوں کے اعداد سے محکمہ آبپاشی کا کوئی تعلق نہیں ۔

(ب) محکمہ آبپاشی کی جانب سے کوئی ایسی مالی امداد فراہم نہیں کی گئی ۔

مارشل لا ریگولیشن ۱۱۵ کے تحت زمینوں کی تقسیم

*۲۳۲۸ ۔ **مسٹر محمد حنیف خان** ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ مارشل لا ریگولیشن ۱۱۵ کے تحت حاصل کردہ زمینوں میں سے تحصیل مری کے ایسے افراد کو بھی زمینیں دی جائیں گی جن کے پاس اپنی کوئی زمین نہیں ۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر مال (چوہدری محمد انور سمہ) : MLR ۱۱۵ کے تحت ضلع راولپنڈی میں صرف چار ایکڑ رقبہ دستیاب ہوا تھا جو واگذارشدہ اراضی کے کاشت کاروں کو پیرا ۱۸ کے ذیلی پیرا (۱) ، (۲) کی منشاء کے مطابق تقسیم کیا جا چکا ہے ۔

تحصیل مری کی زمینیں

*۲۳۲۹ ۔ **مسٹر محمد حنیف خان** ۔ کیا وزیر مال نشان زدہ سوال نمبر ۱۱۳۸ پر جو ایوان میں ۲۲-۲-۱۹۷۳ء کو پوچھا گیا کے جواب کے حوالے سے از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل مری کی زمینیں پیداواری لحاظ سے کسی صورت میں بھی سیالکوٹ ، گجرات اور گوجرانوالہ وغیرہ کی زمینوں کے ہم پلہ نہیں ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل مری میں چند افراد کے علاوہ کسی کے پاس ساڑھے بارہ ایکڑ سے زیادہ زمین نہیں ۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ وہاں زمینیں پہاڑی علاقے میں واقع ہونے اور انتہائی قلیل مقدار میں ہونے کی وجہ سے جدید زرعی آلات پیداوار میں اضافہ کے لیے نہ استعمال میں لائے جاتے ہیں اور نہ ہی استعمال ہو سکتے ہیں ؟

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا مری تحصیل کو مارشل لا ریگولیشن سے مستثنیٰ کرنے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور ہے اگر ہے تو کب تک اس تجویز پر فیصلہ کیا جائے گا ؟

وزیر مال (چوہدری محمد انور سمہ) : (الف) ایسا موازنہ ممکن نہیں ہے کیونکہ ضلع گوجرانوالہ اور گجرات کے رقبہ جات جزواً نہری ہیں بہرکیف تحصیل مری میں زیادہ سے زیادہ پیداواری یونٹ ۶۰ ہیں اور گوجرانوالہ سیالکوٹ اور گجرات میں علی الترتیب ۷۵,۸۲ اور ۶۰ ہیں ۔ اس کے برعکس تحصیل مری میں کم سے کم پیداواری یونٹ ۲۱ ہیں اور گوجرانوالہ ۔ سیالکوٹ ۔ گجرات ۔ جہلم ۔ اور میانوالی میں علی الترتیب ۲۰ ، ۱۰ ، ۱۸ اور ۱۲ ہیں ۔

(ب) یہ درست ہے لیکن یہی حقیقت صوبہ کے دیگر اضلاع کے بارانی رقبوں پر بھی حاوی ہے ۔

(ج) پیداوار کے اضافہ کے لیے جدید الات زرعی میں سے بہت سے مری تحصیل میں بھی استعمال ہو سکتے ہیں ۔

(د) ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے ۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

دفعہ ۴۲ لینڈ ریونیو ایکٹ کے تحت انتقالات اراضی

۲۳ ۔ **حاجی محمد سیف اللہ خان** ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۷ء تا حال صوبہ میں کل کتنے انتقالات اراضی زیر دفعہ ۴۲ لینڈ ریونیو ایکٹ درج ہوئے ہیں اور ان میں سے (اول) کتنے انتقالات تاریخ اندراج سے تین ماہ کے اندر ریونیو افسران سے فیصلہ ہوئے ۔ (دوم) کتنے تاریخ اندراج سے تین ماہ کے بعد فیصلہ ہوئے ۔ (سوم) کتنے انتقالات تاریخ اندراج سے تین ماہ کے زائد عرصہ سے بقایا پڑے ہیں اور (چہارم) کتنے تاریخ اندراج سے تین ماہ سے کم

عرصہ کے تصفیہ طلب پڑے ہیں۔ جملہ تفصیل تحصیل وار اور سال وار بتائی جائے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لینڈ ریونیو ایکٹ ۱۹۶۷ء کی دفعہ (۱۰) ۴۲ کے تحت جو انتقال تاریخ اندراج سے تین ماہ کے اندر فیصلہ نہ ہو سکے اس کی اطلاع مع وجوہات تاخیر کلکٹر کو دینی ضروری ہے اور زیر دفعہ (۱۱) ۴۲ جو انتقال منظور یا فیصلہ ہو جائے اس کی اطلاع بائع کو دینی ضروری ہے۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبہ میں ایسے کتنے انتقالات کی رپورٹ زیر دفعہ (۱۰) ۴۲ و (۱۱) ۴۲ کلکٹر صاحب و بائع کو بالترتیب دی گئی ہے۔ تفصیل تحصیل وار سال وار بیان فرمائی جائے؟

وزیر مال (چوہدری محمد انور سمن): (الف) کل انتقالات جو زیر دفعہ ۴۲ لینڈ ریونیو ایکٹ درج ہوئے۔ ۲۱،۳۶،۷۳۷

(اول) تعداد انتقالات جو تاریخ اندراج سے تین ماہ کے اندر فیصلہ ہوئے۔ ۱۸،۴۷،۰۷۵

(دوم) تعداد انتقالات جو تاریخ اندراج سے تین ماہ کے بعد فیصلہ ہوئے۔ ۱،۴۲،۵۸۳

(سوم) تعداد انتقالات جو تاریخ اندراج سے تین ماہ سے زائد عرصہ سے پڑے ہیں۔ ۲۹،۴۸۱

(چہارم) تعداد انتقالات جو تاریخ اندراج سے تین ماہ سے کم عرصہ کے تصفیہ طلب ہیں۔ ۱،۱۸،۰۹۸

* تفصیل تحصیل وار و سال وار کے نقشہ جات لف ہذا ہیں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) اطلاع دی گئی ہیں تعداد انتقالات جن کی اطلاع کلکٹر کو دی گئی۔ ۳۴,۷۹۸

تعداد انتقالات جن کی اطلاع بائع کو دی گئی۔ ۶,۴۸,۴۲۵

* تفصیل تحصیل وار و سال وار نقشہ جات لف ہذا ہیں۔

---

* تفصیل آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

سردار نصراللہ خاں دریشک

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست سردار نصراللہ خاں دریشک صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I was not feeling well during last three days. My absence may kindly be excused from Monday to Wednesday(12th to 14th instant.)

مسٹر سپیکر۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

میر بلخ شیر مزاری

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست میر بلخ شیر مزاری صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I was out of Lahore. My absence may be excused from 12th March to 15th March. Thank you.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

رانا اقبال احمد خان

سیکریٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست رانا اقبال احمد خاں صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں مورخہ ۱۳-۳-۱۹۷۳ء سے ۱۵-۳-۱۹۷۳ء تک ضروری کام کی وجہ سے اسمبلی اجلاس میں شرکت نہ کر سکا۔ براہ کرم تین یوم کی رخصت منظور فرمائی جاوے۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

چوہدری محمد نواز ممبر صوبائی اسمبلی کو اسمبلی کے احاطہ میں گرفتار کرنے کی کوشش

مسٹر سپیکر ۔ اس سے پہلے جو پرولیج موشن پیش کی گئی تھی وہ میں پڑھتا ہوں ۔ میاں خورشید انور حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے خاص اہمیت کے حامل مسئلہ جو اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہے کو زیر بحث لانے کی تحریک پیش کرتے ہیں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ کل مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۷۳ء کو مسمی منظور حسین ایس ۔ ایچ ۔ او تھانہ کڑیانوالہ ضلع گجرات مع چند مسلح کنسٹیبلان نے اسمبلی Precinets کے اندر چوہدری محمد نواز ایم ۔ پی ۔ اے کو گرفتار کرنے کی کوشش کی اور انہیں کہا کہ میں آپ کو گرفتار کرنے آیا ہوں جس پر چوہدری محمد نواز ایم ۔ پی ۔ اے فوراً اسمبلی چیمبر کے اندر داخل ہو گئے ۔ ایس ۔ ایچ ۔ او مذکور کی یہ دیدہ دلیری اس معزز ایوان کی توہین ہے اور دفعہ ۷ قانون استحقاقات ممبران اسمبلی ۱۹۷۲ء کی صریحاً خلاف ورزی ہے جس سے اس ایوان اور معزز ممبر کے حقوق کی پامالی ہوئی ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ پورے ایوان کے حقوق کے تحفظ کی ذمہ داری جناب پر عائد ہوتی ہے ۔ اس لیے جناب سے پہلے بھی متعدد بار یہ درخواست کی گئی کہ از راہ کرم آپ حکومت کو اپنا اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے یہ فرمائیں کہ معزز اراکین کے ساتھ خاص طور پر حزب اختلاف کے ارکان کے ساتھ اپنا رویہ تبدیل کریں ۔ جناب والا ۔ جب کبھی بھی اس ایوان کے کسی رکن کے ساتھ زیادتی ہوئی تو حزب اختلاف نے سرکاری بینچوں پر بیٹھنے والے ارکان کا مکمل ساتھ دیا ۔ مجھے افسوس ہے کہ اپوزیشن کو ختم کرنے کے لیے ، اس کو پابند کرنے کے لیے ، اس کے کام میں رکاوٹیں ڈالنے کے لیے حکومت مختلف وقتوں پر مخالف حربے استعمال کرتی ہے ۔ چوہدری محمد نواز جو کہ اس معزز ایوان کے معزز رکن ہیں کے خلاف جو موجودہ اقدام ہے وہ اس سلسلے کی ایک کڑی ہے ۔ یہ صرف چوہدری محمد نواز کی عزت کا سوال نہیں بلکہ ہم تمام ارکان کے حقوق اور استحقاق کا مسئلہ ہے اور میں تمام ایوان کو جناب کے توسط سے اپیل کروں گا کہ اس نہایت سنگین

مسئلہ پر غور کیا جائے اور تدارک کے لیے ایسے اقدام کیے جائیں جن سے آئندہ کسی رکن کے ساتھ ایسی زیادتی نہ ہو سکے ۔ چوہدری محمد نواز نے مجھے بتایا ہے کہ پولیس نے ان کے خلاف بالکل جھوٹا غلط اور لغو مقدمہ بنایا ہے ۔

Mr. Speaker : Mian Sahib, that is actually not relevant. The relevancy is that some police officer entered the premises or made an attempt to enter the premises of the Assembly.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ جو تحریک استحقاق زیر بحث لائی جائے گی اس کے محرکات اور پس منظر کو آپ کی خدمت میں پیش کیا جائے گا تاکہ آپ فیصلہ کر سکیں کہ استحقاق مجروح ہوا ہے یا نہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ مجھے امید ہے کہ آپ چوہدری محمد نواز کو بولنے کا موقع دیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ کل میرے چیمبر میں تشریف لائے ۔ انہوں نے کہا کہ سیڑھیوں پر پولیس کا عملہ آ گیا اور وہ ان کو گرفتار کرنا چاہتے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ استحقاق کے موجودہ قانون کے تحت وہ اس معزز ایوان کے کسی ممبر کو گرفتار نہیں کر سکتے ۔ سیڑھیوں کے ساتھ ساتھ جو بھی آپ نے حلقہ تعین کر رکھا ہے وہ اس میں اس مقصد کے لیے داخل نہیں ہو سکتے ۔ یہ آپ کے اپنے اختیار میں ہے کہ اس قسم کے پولیس افسر کے خلاف کارروائی کی جائے اور اگر آپ ضروری سمجھیں تو پورے ایوان کی اس مسئلہ پر رائے لے لی جائے ۔ میرا خیال ہے کہ وہ سب متفق ہوں گے کہ اس قسم کے اہلکار کے خلاف جو اس قسم کے نازیبا اقدام کرتے ہیں زبردست کارروائی کی جائے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں بنیادی طور پر حکومتی پارٹی کے فاضل ارکان کی طرف سے اس بات کو مناسب سمجھتا ہوں کہ جہاں تک معزز ارکان کے استحقاقات کا تعلق ہے وہ کسی صورت میں پامال نہیں ہونے چاہئیں ۔ اس میں حکومت کی بھی بڑی ذمہ داری ہے اور وہ ضرور ہوتی ہے ۔ یہ بنیادی اصول کی بات ہے لیکن جہاں تک اس تحریک استحقاق کا تعلق ہے ایسا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا کہ اسمبلی کی سیڑھیوں میں کوئی بھی پولیس افسر یہ جرأت کر سکے کہ جناب سپیکر کی اجازت کے بغیر کسی فاضل رکن کے خلاف کوئی کارروائی کرے ۔

Section 7 of the Provincial Assembly of the Punjab Privileges Act, 1972 say'—

> No process, civil or criminal, shall be served upon a Member within the precincts of the Assembly Building except with the leave of the Speaker.

Mr. Speaker : Excuse me for interruption; The Secretary has received a letter—I do not know what it contains for being served on the honourable Member.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ مجھے اس بات کا علم ہے کہ اس تحریک استحقاق میں صرف یہ کہا گیا ہے کہ فاضل رکن کا استحقاق پامال ہوا ہے کہ پولیس کے ایس ۔ آئی نے اسمبلی بلڈنگ کے اندر سیڑھیوں پر آ کر ان کو گرفتار کرنے کی کوشش کی ۔

Section 2 (h) of this Act Says—

> precincts of the Assembly" means the Assembly Chamber's building, court yard and gardens appurtenant thereto, and includes the hall, member's lobbies, galleries, rooms of the Speaker Deputy Speaker, Minister and other Officers of the Government located in the Assembly building, committee rooms and the offices of the Assembly Secretariat.

جناب والا ۔ یہ جو جگہیں متعین کی گئی ہیں وہاں کسی جگہ پر بھی ایس ۔ آئی نے ایسی کوشش نہیں کی کہ فاضل رکن سے کوئی پوچھ گچھ بھی کی گئی ہو ۔ جہاں تک equality before law کا سوال ہے یا اصول ہے جو استحقاقات ایکٹ ہے یہ اس میں نہیں ہے لیکن اگر کوئی آدمی باہر جا کر جرم کرتا ہے اور اگر کسی کریمنل کیس میں کوئی فاضل رکن مطلوب ہے تو equality before law کے اصول کو مد نظر رکھا جاتا ہے ۔ بالفرض حزب اختلاف کی طرف سے یہ بات آئی ہے کہ کسی غریب کو مکان دینے کا سوال ہے اور اگر کوئی پرچہ درج ہے تو وہاں بھی equality before law کا اصول ہوگا اور اس کے علاوہ جو شخص بھی مطلوب ہو میں اس کے لیے گارنٹی نہیں کر سکتا ہوں ۔ لیکن اس بات کی گارنٹی کرتا ہوں کہ اسمبلی کی حدود میں پولیس کسی فاضل رکن کے ساتھ ایسی بات نہیں کر سکتی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ جناب وزیر قانون صاحب کے ان ارشادات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ انہوں نے یا تو تحریک استحقاق کو سمجھا نہیں اور یا وہ اس چیز سے بے خبر ہیں کہ جہاں اس ایوان اور اس کے کسی بھی ممبر کے حقوق کا ۔ اس کی عزت اور اس کے وقار کا سوال پیدا ہوتا ہے یہ ایک مسلمہ امر اور precedent ثابت ہو سکتا ہے کہ یہ ایوان ہمیشہ ایک اور ایک رہا ہے ۔ کبھی بھی اس چیز پر نہیں بٹا کہ کس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور کیوں زیادتی ہوئی ہے ۔ بلکہ ہر ممبر کے وقار کو اس ایوان کے ہر ممبر نے اپنا وقار سمجھا ہے ۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ اس تحریک استحقاق کو زیر غور لانے سے پہلے سب سے اولین چیز جو مدنظر رکھنی چاہیے وہ یہ ہے کہ کسی ایک گروپ ۔ کسی ایک پارٹی ۔ کسی ایک سرکل کے ممبر کی توہین نہیں ہوئی بلکہ یہ توہین سارے ایوان کی توہین ہوئی ہے (نعرہ ہائے تحسین) جب تک ہم یہ چیز ذہن نشین نہیں کریں گے تب تک ہم اس ایوان کے ممبران کے حقوق کا تحفظ نہیں کر سکتے ۔

جناب والا ۔ جو امر زیر بحث ہے میں جناب وزیر قانون کی اطلاع کے لیے عرض کروں کہ اسمبلی کی سیڑھیاں بلکہ اس پھاٹک سے لے کر مال روڈ کی حد تک جو باغ کا حصہ ہے یہ سارا اسمبلی کی premises میں واقع ہے ۔ استحقاق کی definition کی رو سے اس حصہ میں کوئی بھی سول یا criminal process کسی ممبر کو serve نہیں کیا جا سکتا تاوقتیکہ سپیکر کی اجازت حاصل نہ ہو ۔ سوال یہ ہے کہ کیا ایسا واقعہ نہیں ہوا ؟ میں کہتا ہوں کہ جناب وزیر قانون صاحب کس طرح وثوق سے کہہ سکتے ہیں اور ایک معزز ممبر کو جھٹلا سکتے ہیں کہ اسے قطعاً گرفتار کرنے کی کوشش نہیں کی گئی ۔ جب یہ مسئلہ ایوان میں زیر بحث آ رہا ہے اس میں کوئی بھی تحقیق نہیں ہوئی ۔ اس کے علاوہ جناب کو اچھی طرح علم ہے کہ فوراً بعد فاضل ممبر جناب کی خدمت میں حاضر ہوا کہ پولیس باہر کھڑی ہے اور اس نے گرفتاری کے لیے مجھے للکارا ہے اور مجھے کہا ہے کہ ہم تمہیں گرفتار کرنے کے لیے آئے ہیں اور میں بھاگ کر اندر آیا ہوں ۔ ان تمام واقعات کے ہوتے ہوئے کیا فاضل ایوان کا کوئی فاضل رکن یہ کہہ سکتا ہے کہ ایک فاضل رکن کے ساتھ

جب اس قسم کی کارروائی اس ایوان کی premises کے اندر ہوتی ہے اور ایک پولیس افسر کو یہ جرأت ہوتی ہے کہ وہ جس فاضل رکن کو چاہے آ کر گرفتار کر لے اور اس پر ہم خاموش تماشائی بنے رہیں (شیم - شیم) -

جناب والا - میں یہ کہتا ہوں کہ یہ واقعہ تو اسمبلی کی حدود کے اندر ہوا ہے - ہم نے تو فاضل رکن حزب اقتدار کے اس واقعہ کو تسلیم کر لیا تھا جب انہوں نے دفتر کے بارے میں صرف اتنا بتایا تھا کہ معزز رکن کو ایک افسر نے ملنے کی اجازت نہیں دی - ہم نے کہا یہ ہمارے وقار کا مسئلہ ہے ہم اس کی پوری کارروائی چاہتے ہیں - ہم تحقیقات چاہتے ہیں - ان کے خلاف ایکشن چاہتے ہیں حالانکہ ہمیں اس واقعہ کا کوئی پتا نہیں تھا جو اس ایوان کے باہر کا تھا - مگر فاضل رکن کی دیانت پر - فاضل رکن کے عہدے پر - فاضل رکن کی حیثیت پر ہم نے بلا چوں و چراں اعتماد کیا - آج آپ اس لیے بے اعتمادی کا اظہار کر رہے ہیں - اس لیے اس واقعہ کو جھٹلا رہے ہیں کہ فاضل ممبر حزب اختلاف سے تعلق رکھتے ہیں - جب وقار کا سوال آئے تو حزب اقتدار اور حزب اختلاف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ وہ اس ایوان کا مشترکہ مسئلہ ہے - عزت مشترک ہے - حقوق مشترک ہیں اور ہم سب برابر ہیں - اگر آپ نے اس ایوان کے وقار کو بحال رکھنا ہے - اس کے ممبران کے حقوق کا تحفظ کرنا ہے - ان کی عزت کو بچانا ہے تو یہ ہے equality before law یہ کوئی equality before law نہیں ہے کہ قانون شکنی آپ برداشت کریں - اگر equality before law کا آپ کو خیال نہ تھا تو پرولیج ایکٹ پاس کرتے وقت آپ دفعہ ۷ نہ رکھتے - جب آپ نے اس معزز ایوان میں دفعہ ۷ کو منظور کر لیا ہے تو اس کے بعد آپ کو حق نہیں پہنچتا کہ اس کی قانون شکنی کو برداشت کریں - یہ قطعاً ذہن سے نکال دیں کہ کس رکن کی توہین ہوئی ہے - آپ اس چیز کو سامنے رکھیں کہ اس ایوان کی توہین ہوئی ہے - ایک عوامی نمائندے کی توہین ہوئی ہے - یہ عوام کی توہین ہوئی ہے - قانون کی توہین ہوئی ہے - جب تک یہ جذبہ مد نظر نہیں رکھیں گے اس وقت تک آپ اس ایوان کے حقوق اور عوامی حاکمیت کو بحال نہیں کر

سکتے اور اس کی حفاظت نہیں کر سکتے ۔ میں جناب والا ۔ یہ گزارش کروں گا کہ یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے ۔ یہ ایک بہت اہم واقعہ ہے ۔ یہ آج ہم اس قسم کی مثال قائم کر دیں کہ ایک ایسے شخص کو جس نے اس قسم کی جرأت کی ہے کہ ایوان کے اندر ایک ممبر اجلاس attend کرنے کے لیے آتا ہے وہ اپنے آپ کو ہر لحاظ سے محفوظ سمجھتا ہے ۔ قانون اسے پورا تحفظ دیتا ہے ۔ قانون اس کو پوری آزادی دیتا ہے ۔ اس کو گفتار کی آزادی دیتا ہے ۔ عمل کی آزادی دیتا ہے اور پھر ایک پولیس افسر محض اس لیے باہر آ کر کھڑا ہو جائے کہ اب ممبر تو گرفتاری کے لیے محفوظ ہے ابھی یہ دروازے سے باہر نکلے گا تو ہم اسے گرفتار کر لیں گے ۔ تو کیا آپ کا یہ ایوان چل سکتا ہے ۔ کیا ممبران اپنے فرائض کی بجا آوری لا سکتے ہیں ۔ کیا آپ قانونی طور پر ان کا تحفظ کر سکتے ہیں ۔ equality before law یہ ہے کہ جو قانون آپ بنائیں اس کا تحفظ کریں ۔ اس کی implementation برابر ہو چاہے وہ غریب ممبر ہو ۔ equality before law یہ نہیں ہے کہ آپ یہ کہیں کہ عام آدمی کو اس کا فائدہ نہیں ہے تو ممبر کو کچل دیا جائے ۔ بلکہ equality before law کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کا قانون بن چکا ہے ۔ ایوان کا کوئی ممبر خواہ وہ کسی گوشے سے تعلق رکھتا ہو کسی پارٹی سے تعلق رکھتا ہو قانون اسے اسی طرح تحفظ دے جس طرح حزب اقتدار سے تعلق رکھنے والے ارکان کو تحفظ دیتا ہے ۔ یہ ہے equality before law اور یہ ہے اس کے معنی ۔ جناب والا ۔ یہ معاملہ بڑا سنگین ہے اور اس ایوان کے وقار پر براہ راست حملہ کیا گیا ہے اور ایسی جرأت کا مظاہرہ کیا گیا ہے جس کی مثال تاریخ میں کہیں نہیں ملتی اور ہمیں پتا ہے کہ یہ ممبر اپنے آپ کو بچانے کے لیے کتنی دیر تک اسمبلی میں محبوس رہا ہے اسے باہر نکلنے کی جرأت نہیں رہی ۔ وہ لیڈر آف دی اپوزیشن کے کمرے میں قیام پذیر رہا ہے خوف و ہراس اس حد تک ! لا قانونیت اس حد تک ! میں سمجھتا ہوں کہ یہ جبر و تشدد کسی بھی جمہوری ملک ، کسی بھی جمہوری علاقے ، کسی بھی جمہوری حکومت کے لیے روا نہیں ہے ۔ میں استدعا کروں گا کہ اگر میرے فاضل دوست وزیر قانون صاحب پہلے اس تحریک استحقاق کو نہیں سمجھ سکے تو اب مجھے یقین ہے کہ وہ

اس سے آگاہ ہو چکے ہوں گے ۔ لہذا وہ اس ایوان کے تحفظ کی خاطر پر زور مطالبہ کریں کہ یہ تحریک استحقاق آج ہی اسی وقت اس ایوان میں زیر غور لائی جائے ۔ اس پر فیصلہ ہو اور اس پولیس افسر کے خلاف فوراً کارروائی کی جائے ۔ ابھی ابھی اسی وقت اس کی معطلی کے احکامات جو صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہیں صادر کیے جائیں اور اس کے خلاف پوری کارروائی عمل میں لائی جائے ۔

وزیر قانون ۔ ذاتی نکتہ وضاحت ۔ جناب والا ۔ فاضل ممبر میاں خورشید انور صاحب نے جب یہ تحریک استحقاق پیش کی تھی اور ایک مختصر سا بیان ان کی طرف سے آیا تھا تو اس وقت یہ کہہ کر انہوں نے خود اس بات کا امتیاز پیدا کیا کہ یہ سب کچھ حزب اختلاف کے ممبران میں خوف و ہراس پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ یہ ان کے الفاظ ہیں جن سے انہوں نے امتیاز پیدا کرنے کی کوشش کی ۔ انہوں نے کہا کہ جبر و تشدد کیا جا رہا ہے اور خصوصاً حزب اختلاف کے ارکان کی اس طرف توجہ دلا دی ۔ جناب والا ۔ ہم نے کوئی امتیاز پیدا نہیں کیا ۔ میں نے یہ واضح طور پر عرض کیا تھا کہ تمام فاضل اراکین کے استحقاق ہیں ۔ ان کو کسی صورت میں عوامی حکومت پامال نہیں ہونے دے گی ۔ لیکن ساتھ ہی جناب والا ۔ میں نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ ایسا کوئی واقعہ جو تحریک استحقاق میں بیان کیا گیا ہے رونما نہیں ہوا ۔ میں نے بڑے وثوق سے تحقیق کرنے کے بعد یہ کہا ہے ۔ لیکن اس کے ساتھ میں یہ بھی عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ جہاں حکومت پر ذمہ داری ہے کہ وہ ہمارے استحقاق کا خیال کریں کہ پامال نہ ہوں ۔ وہاں اس ایوان کے تمام فاضل اراکین پر بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے وقار کو باہر عوام کے سامنے اچھے نام کے ساتھ رکھیں ۔ وہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جس طرح یہ تحریک استحقاق پیش کی گئی ہے ۔ اگر کسی فاضل رکن کے متعلق ضلع گجرات میں کریمنل کیسز ہیں اور وہاں بھی وہ مطلوب ہیں تو وہ ایسے cases کرتے وقت سوچ لیا کریں کہ اس طرح اس ایوان کے استحقاق پامال ہو رہے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : The House is called to order please. I did not permit the mover to deal with the subject. Rana Phool Khan, please resume your seat. I did not permit Mian Khurshid Anwar to touch the merits of the case. Iwon't permit any Member to deal with the merits of the subject.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب نے جو ارشادات فرمائے ہیں اس میں انہوں نے اتحاد کی بات کی ہے اور اس کے لیے مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے تمام فاضل اراکین متحد ہوں ۔ اگر وہ استحقاقات کے لیے متحد ہیں تو انہیں قانون سازی کے لیے بھی متحد ہونا چاہیے ۔ جناب والا ۔ میں اپنی بات ختم کرتا ہوں اور آخر میں یہ عرض کروں گا کہ میری اطلاعات کے مطابق کسی سب انسپکٹر نے نہ ایسی جرأت کی ہے اور نہ وہ کر سکتا ہے کہ کسی فاضل رکن سے اسمبلی کی ان جگہوں پر جن کے متعلق اپکٹ میں واضح طور پر بتلایا گیا ہے وہ کوئی پوچھ گچھ کر سکے ۔ اگر اس کے باوجود حزب اختلاف کے فاضل اراکین اس بات پر اصرار کرتے ہیں تو میں یہ عرض کروں گا کہ آپ ایک کمیٹی تین یا چار اراکین پر مشتمل بنا دیجیے اور وہ اس بات کی تحقیقات کرے اس کے بعد جو بھی صحیح بات ہوگی سامنے آ جائے گی ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ محترم وزیر قانون نے جو آخر میں فرمایا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہمارے استحقاقات کے عوض ہم سے سودے بازی کرنا چاہتے ہیں ۔ وہ ہمارا آئینی حق ہے اور ہم پر فرض ہے کہ ایک اچھے قانون کے لیے ہم ان کا ساتھ دیں ۔ جب ہم محسوس کریں کہ بری قانون سازی کر رہے ہیں تو ہم اس میں مزاحم ہوں ۔ قانون سازی کے کام کو استحقاق کے ساتھ منسلک کرنا بہت زیادتی ہوگی ۔

وزیر قانون ۔ آپ نے ان کو بولنے کی اجازت نہیں دی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب آپ تشریف رکھیں ۔ پوزیشن یہ ہے کہ آپ نے جو تجویز کی ہے اس کی دو صورتیں ہیں ایک صورت یہ ہے کہ ہاؤس بحث کرے اور دوسری صورت یہ ہے کہ اس کو استحقاقات کمیٹی کے پاس بھیجا جائے ۔

(interruiption)

Please listen. I don't want your comments or approval on that. I am just interpreting the rules ۔ رولز میں اس کی دو صورتیں ہیں

Either the House discusses this or if some member moves-either the mover or any one else-it goes to the Privileges committee. There is no such provision that it goes to a committee constituted of three mebers, five members, or eleven members.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood - I agree with you.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ اس کی اہمیت کے پیش نظر ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں نے پہلے فلور occupy کیا ہے ۔ کیونکہ میں نے سپیشل کمیٹی کی بات کی تھی ۔ میں ہی اب عرض کر رہا ہوں کہ اس کو پرولیج کمیٹی کے پاس بھیج دیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ یہ تحریک اپنی اہمیت کے اعتبار سے اس بات کی مستحق ہے کہ اس کو اس ایوان میں زیر بحث لایا جائے ۔ چونکہ اس سے پہلے متعدد مثالیں موجود ہیں کہ اس قسم کے سنگین مسائل کو ایوان میں زیر بحث لایا جاتا رہا ہے ۔ ان پر فیصلے بھی صادر کیے گئے ۔ جناب والا ۔ اس سے قطع نظر کہ مقدمے کی نوعیت کیا ہے اس کے merits پر میں بحث نہیں کر رہا ہوں کہ یہ سیاسی انتقامی کارروائی ہے یا اس کے پس منظر میں کوئی اور گھناؤنے عزائم ہیں یا اس کے پیچھے کوئی پر اسرار ہاتھ کام کر رہا ہے ۔

میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ صوبہ پولیس کی دست درازی کی زد میں اس حد تک آ چکا ہے کہ اس معزز ایوان کا گریبان تقدیس بھی اس کے ہاتھوں تار تار ہو رہا ہے ۔ جناب والا ۔ اس سے زیادہ شرمناک بات اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ ہمارے واضح استحقاق کو نظر انداز کرکے حکومت کے خاص اشاروں پر ہمیں ڈرانے اور دھمکانے کے لیے حزب اختلاف کے ارکان کے خلاف خوف و ہراس کی فضا پیدا کی جا رہی ہے ۔ مقصد یہ ہے کہ ہم یہاں پر آزادی خیال سے محروم کر دیے جائیں ۔ آزادی رائے سے محروم کر دیے جائیں اور وہ سب کچھ نہ کہہ سکیں جو عوامی نمائندے کی حیثیت سے ہمیں کہنا چاہیے ۔ عوام کی جانب سے ہم پر ترجمانی کا فرض عائد ہوتا ہے اور ہم اسے ہر قیمت پر پورا کریں گے ۔ جناب والا ۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس ایوان میں فوری طور پر اس مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے تاکہ ہم آئندہ کے لیے پولیس اور حکومت کے دوسرے ذمہ دار لوگوں پر یہ ثابت کر سکیں کہ ان کے ہاتھ ابھی اتنے دراز نہیں ہوئے ہیں کہ وہ اس ایوان کے حقوق اور وقار کو مجروح کر سکیں ۔ ایسے ہاتھ اگر آئندہ اٹھیں گے تو ہم انہیں توڑنے کی جرأت رکھتے ہیں ۔

Mr. Speaker : Please, I don't want any discussion now yes, leader of the opposition.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ جس فاضل ممبر کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے ۔ آپ اس کو موقع دیں کہ وہ کچھ وضاحت کر سکے ۔ ثانیاً یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بڑے افسوس کی بات ہے اور بڑے تاسف کی بات ہے کہ نواب احمد بخش کا کیس آپ کے سامنے ہے وہ یہاں کا نہیں بلکہ زیلوے کا واقعہ ہے ۔ جس سے در حقیقت کسی استحقاق کے مجروح ہونے کا سوال نہیں تھا جہاں تک کہ پرولیج ایکٹ کا تعلق ہے لیکن پھر بھی ہم نے اس میں یہ نہیں دیکھا کہ فاضل ممبر کس گروہ سے ، کس جماعت سے ، کس طرف سے تعلق رکھتا ہے ، آپ کے یمین سے تعلق رکھتا ہے ، آپ کے یسار سے تعلق رکھتا ہے یا آپ کے بائیں طرف بیٹھتا ہے یا آپ کے دائیں طرف بیٹھتا ہے ۔ ہم معزز ممبر کی عزت

اور اس کے وقار کی بحالی کے لیے ایک ہیں۔ آج مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ملک مختار احمد اعوان صاحب ایک ممبر کے ساتھ اتنی بڑی زیادتی اور دست درازی ہونے کے باوجود حکومت کی طرف سے مدافعت کر رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ کوئی واقعہ نہیں جس پر یہ واقعہ گزرا وہ آپ کی خدمت میں پیش ہوا اور سارے ایوان کو یہ معلوم ہے کہ اس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ اس کے باوجود وہ کہتے ہیں کہ یہ واقعہ نہیں ہوا۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Order Please. The House is adjourned for five minuts.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی پانچ منٹ کے لیے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر۔ کیا آج آدھ گھنٹہ ایوان کا وقت بڑھا دیا جائے؟

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ ویسے آپ نے تین تین گھنٹے ایوان کا وقت بڑھایا ہے اور ہم نے اعتراض نہیں کیا لیکن جمعہ کی وجہ سے بڑی تکلیف ہوتی ہے۔

آوازیں۔ ایوان کا وقت بڑھا دیا جائے۔

مسٹر سپیکر۔ ایوان کا وقت ساڑھے بارہ بجے تک بڑھایا جاتا ہے۔

اب ایوان کے سامنے دو تجاویز ہیں۔ پہلی تجویز جناب حاجی محمد سیف اللہ خان کی طرف سے آئی ہے کہ اسمبلی اس تحریک استحقاق پر غور کرے اور دوسری تجویز یہ آئی ہے کہ اس کو پرولیج کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

وزیر قانون۔ میری تجویز تھی کہ اس مسئلہ کو پرولیج کمیٹی کے سامنے پیش کر دیا جائے۔

رانا بھول محمد خان۔ جناب والا۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر ۔ پہلے یہ فیصلہ ہو جائے کہ دونوں میں سے کس تجویز پر عمل ہونا ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ میں اس کی مخالفت میں اپنے دلائل تو دے دوں کہ میں کیوں مخالفت کرتا ہوں ۔ جناب والا ۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہ کسی ایک رکن کا سوال نہیں ہے ، بلکہ یہ اس معزز ایوان کے وقار کا سوال ہے ۔ پولیس سے جب اس معزز ایوان کے ارکان اس ہاؤس کی سیڑھیوں پر محفوظ نہ رہے تو اس صوبے میں کوئی آدمی بھی محفوظ نہیں ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر ۔ میں اپنی اطلاع کے لیے جاننا چاہتا ہوں کہ آیا تحریک استحقاق کو عام بحث کے لیے منظور فرما لیا گیا ہے ۔ اگر آپ نے منظور نہیں کیا تو پھر اس طریقے سے جو اس پر ڈیڑھ گھنٹہ سے بحث ہو رہی ہے میں نہیں سمجھتا کہ رولز آف پروسیجر کے مطابق ہو رہی ہے ۔ اس پر رانا پھول محمد خان صاحب بولیں گے ۔ دوسرے فاضل اراکین بولیں گے جو تحریک استحقاق میاں خورشید انور نے پیش کی ہے ۔ اس پر بحث نہیں کی جا سکتی اور اسی وجہ سے اس ایوان میں کشیدگی اور بد مزگی پیدا ہوئی ہے ۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس پر مزید بحث کو روکا جائے اور اس امر پر فیصلہ کرایا جائے کہ جو تجویز مختار اعوان صاحب نے پیش کی ہے کہ آیا اس کو استحقاق کمیٹی کے پاس بھیجا جائے یا نہ بھیجا جائے ۔ اب اس پر تقاریر زیادہ بامقصد نہ ہوں گی ۔ میں اس پر آپ کا رولنگ چاہتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Mr. Rauf Tahir is in possession of the Floor.

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس صورت حال کے پیش نظر آپ اس بحث کو بند کریں اور ایوان کی رائے لی جائے ۔ مزید تلخیاں بڑھانے کی ضرورت نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ اس بحث کو بند کرانا چاہتے ہیں تو ضابطے کے مطابق تحریک آنی چاہیے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک ہاؤس کے سامنے پیش کرتا ہوں :

کہ اس معاملہ پر استصواب رائے کر لیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ استصواب رائے کے لیے مطالبہ کیا گیا ہے ۔ اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ اس معاملہ پر استصواب رائے کر لیا جائے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ آپ استصواب رائے اس لیے کرا رہے ہیں کہ اس معاملہ کو استحقاق کمیٹی کے پاس بھیجنا چاہیے یا ایوان میں زیر بحث آنا چاہیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ استصواب رائے اس پر ہے کہ مزید بحث نہ ہو ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پھر ایوان کے سامنے اس کو پیش کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ میاں خورشید انور کی طرف سے پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر ۵۹ پر استصواب رائے کر لیا جائے اور اسے اس ایوان میں زیر بحث لایا جائے ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

(قطع کلامیاں)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ہاؤس کی رائے چونکہ تقسیم ہو گئی ہے اس پر آپ کو abuse of powers کا حق نہیں ہے ۔ سارے سیشن میں صرف ایک دفعہ division demand کی گئی ہے ۔ آپ division کرائیں ۔ تاکہ ریکارڈ پر آ جائے کہ کون یہاں رکھنا چاہتے ہیں کون نہیں رکھنا چاہتے ۔

(قطع کلامیاں)

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ قائد ایوان نے تجویز کی تھی کہ یہ تحریک استحقاق ہاؤس میں ڈسکس ہونی چاہیے اور پرولیج کمیٹی کو نہ بھیجی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ بیگم ریحانہ سرور نے تجویز پیش کی تھی ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ نہیں ۔ یہ قائد ایوان نے تجویز پیش کی تھی ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ اس بات پر ووٹ کرا لیا جائے کہ کیا اس مسئلہ پر اس ہاؤس میں بحث کی جائے یا یہ معاملہ پرولیج کمیٹی میں بھیجا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ہم چاہتے ہیں کہ بات ریکارڈ میں آ جائے کہ کون اس کے حق میں ہے اور کون اس کے خلاف ہے ۔ کون وقار بچانا چاہتے ہیں اور کون نہیں بچانا چاہتے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ میں اس پر بحث کی اجازت نہیں دے سکتا جو اس کے حق میں ہیں وہ اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ہم نے ڈویژن ڈیمانڈ کی ہے ۔ جب ڈویژن کی ڈیمانڈ ہو جائے تو پھر ڈویژن کا ہونا لازمی ہو جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آواز سے یہ بڑا واضح ہے کہ فیصلہ ''نہیں'' والوں کے حق میں ہے ۔ ان حالات میں ڈویژن کا مطالبہ غیر مناسب ہے ۔ لیکن چونکہ ڈویژن کے لیے اصرار کیا جا رہا ہے اس لیے جو اس کے حق میں ہیں وہ اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ میری بھی request سن لیں اس کے بعد جو فیصلہ جناب کی مرضی ہو کریں ۔ جناب آپ فائنل اتھارٹی ہیں اور آپ کی رائے آخری ہے میں اس کو تسلیم کرتا ہوں لیکن میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ڈویژن کی ڈیمانڈ کس لیے اور کس مقصد کے لیے ہوتی ہے ۔ آپ اس کے اوپر رولنگ بھی دیکھ لیں اور اس کی وضاحت کر دیں پھر میں خاموش ہو جاؤں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب یہ uncertain ہو کہ اکثریت کس طرف ہے اس وقت ڈویژن طلب کی جاتی ہے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ پانچ آدمی بھی اگر ایک طرف ہوں تو وہ ڈویژن کا مطالبہ کر سکتے ہیں ۔ ڈویژن کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ ہر بات ریکارڈ پر آ جائے اور جو لوگ اعلانیہ ووٹ نہیں دینا چاہتے وہ آراء سے ووٹ دے سکیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ گزارش یہ ہے کہ میرا مطالبہ ڈویژن کا تھا ۔ کیونکہ پہلے جب نواب احمد بخش صاحب کی تحریک استحقاق آئی تھی تو اسی ہاؤس میں اس کو زیر غور لایا گیا تھا ۔ یہ سارے ہاؤس کے وقار کا سوال ہے ۔ ہم اس کو کمیٹی کے سپرد کرنے کی اجازت نہیں دیتے ۔ لہذا آپ اس پر ڈویژن کرائیں اور ارکان اسمبلی کی رائے معلوم کریں کہ آیا ان کے جذبات کیا ہیں ۔ ان کے خیالات کیا ہیں ۔

Mr. Speaker : Please see Schedule IV : Para (2), which says—

"But if the minority desires a Division, they will challenge the opinion by exclaiming. "The Ayes (or the Noes) have it" whereupon the person presiding, if satisfied that the demand for the Division is not an abuse of the rules, will order a Division to be held by uttering the word "Division" and shall direct that the Division bells be rung..."

اس میں پہلی بات بڑی conditional ہے ۔

خان امیر عبداللہ خان ۔ میں اس کو سمجھتا ہوں ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ جناب یہ پڑھ لیں کہ ڈویژن کن حالات میں کیا جاتا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کی توجہ ضابطہ ۱۷۸ (۱) کی طرف مبذول کراتا ہوں جس میں کہا گیا ہے :

> بلاسوائے اس صورت کے کہ یہ نہج دیگر اہتمام کیا گیا ہو ۔ سپیکر کی طرف سے پیش کیے گئے سوال پر ارکان کی آراء پہلی مرتبہ آوازوں کے ذریعے لی جا سکتی ہیں ۔ اگر اس سوال کے فیصلے کے بارے میں سپیکر کی رائے سے اختلاف کا اظہار کیا جائے تو وہ ہدایت کرے گا کہ گوشوارہ چہارم میں مندرجہ طریق کار کے مطابق آراء بذریعہ تقسیم معلوم کی جائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جناب یہ قاعدہ بالکل واضح ہے ۔ اس کے پہلے حصہ میں کہا گیا ہے کہ جب سپیکر کی رائے سے اختلاف کیا جائے اور ممبر ڈویژن کا مطالبہ کریں ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : آگے بھی پڑھیے نا "if in the opinion of the Speaker, the demand for a Division is an abu e of the rules....."

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ پہلی دفعہ ہے کہ سوال پر ارکان کی آراء پہلی مرتبہ آوازوں کے ذریعہ لی جا سکتی ہیں ۔ اگر سپیکر کی رائے یہ ہو کہ تقسیم آراء کا مطالبہ کرکے قواعد ہذا کا بے جا استعمال کیا جا رہا ہے تو وہ مخالف یا موافق ارکان کو باری باری اپنی جگہوں پر کھڑا ہونے کے لیے کہہ سکتا ہے ۔ جناب والا ۔ پہلی صورت میں اگر ڈویژن کا لازمی طور پر مطالبہ کیا جائے تو یہ لازمی ہے کہ ڈویژن ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کہاں لکھا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ اس میں بڑا واضح ہے اگر یہ صورت ہو تو پھر تو ڈویژن ہو ہی نہیں سکتی ۔ یعنی اگر آپ اس کو بائنڈنگ نہ کریں تو کسی صورت میں ڈویژن لازمی طور پر نہیں ہو سکتی ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Mr Speaker Sir, may I make a submission. If it were legislative measures then it was a different question, but where the privilege of a member is involved we expect that the members of this House will go to preserve the privilege of the member, and that is not a measure between the Government and the Opposition. Therefore, the Division claimed by us is on the precedent that we unanimously protected the privilege of a member on a previous occasion.

Mr. Speaker : This argument goes actually against the very objective which is being advanced.

جب قانون سازی کا مسئلہ ہو تو یہ بالعموم وہ حکومت کا معاملہ ہوتا ہے اور اس میں یہ دیکھنا بھی ضروری ہو جاتا ہے کہ کون ممبر کس طرف ووٹ دیتا ہے

اور ڈویژن سے یہی مقصد حاصل ہوتا ہے۔

It is exactly the argument which is against the object that you want to achieve where there is, it is not a matter of the party.

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ ادھر سے حزب اقتدار کے تین ارکان نے واضح طور پر اس بات کی حمایت کی ہے کہ اس ہاؤس کے وقار کو برقرار رکھنے کے لیے اس بحث کو اسی وقت یہاں ہونا چاہیے ۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ ادھر بھی اکثریت کی رائے یہی ہے کہ اس مسئلہ کو اسی وقت زیر بحث لایا جائے اور اس کا ثبوت ریکارڈ پر موجود ہے ۔ اس طرف سے جو ارکان تقریر فرما رہے تھے انہوں نے کہا تھا کہ اس ایوان میں اس کو اسی وقت زیر بحث لایا جائے ۔ ان میں ایک نام تو بیگم ریحانہ سرور صاحبہ کا آپ کو یاد ہوگا ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرے عزیز دوستوں کو جو آپوزیشن کے بنچوں پر بیٹھے ہوئے ہیں شاید یہ خیال ہے کہ ہماری پارٹی اس معاملے میں بٹی ہوئی ہے اور اسی لیے وہ غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ ڈویژن ہونی چاہیے اور کچھ لوگ ان کے ساتھ ووٹ کریں گے ۔ میں ان کو آپ کی وساطت سے بتانا چاہتا ہوں کہ وہ کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں ۔ پارٹی کی طرف سے وزیر قانون کا ایک واضح موشن ہے کہ یہ معاملہ پرولیج کمیٹی میں جائے ۔ اس کے بعد اگر آپ پسند فرماتے ہیں تو میں آپ کو یہ کہتا ہوں کہ ہم ڈویژن کے لیے تیار ہیں ۔ آپ اپنے طور پر دیکھ لیں کہ ڈویژن ہونی چاہیے یا نہیں ہونی چاہیے ۔

(قطع کلامیاں)

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ میں تھوڑا سا عرض کروں گا ۔ جناب حنیف رامے صاحب نے اپنی پارٹی کو اس لیے مجبور کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ ہمارا ساتھ نہ دیں ۔ ہمیں اس کا علم ہے ۔ جناب والا ۔ ہمیں ان کی طرف سے بالکل شبہ نہیں ہے ۔ ضمیر کے ایسے امتحانات ہوتے ہی رہتے ہیں کہ کون کس کے ساتھ دیتا ہے ۔

Mr. Speaker : I can't permit the discussion to proceed in that manner.

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ میں اپنے پوائنٹ آف آرڈر پر آتا ہوں ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔

ڈاکٹر حلیم رضا ۔ پوائنٹ آف آرڈر ——————

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ پہلے ہی پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں ۔

ڈاکٹر حلیم رضا ۔ بہت اچھا ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ چونکہ میں قانون دان نہیں ہوں ۔ جناب قانون کو بہتر جانتے ہیں ۔ اس پر آپ کو بڑی دسترس ہے ۔ میں اتنی عرض کروں گا کہ یہ جو ڈویژن کا مطالبہ ہو رہا ہے تو یہ ہمارے کھڑے ہونے کے بعد ہر وقت ہو سکتا ہے ۔ اس طرح پہلے سپیکر بھی گن سکتے تھے اور آپ کے بعد آنے والے بھی گن سکیں گے ۔ پھر یہ ڈویژن کا مطالبہ کس لیے رکھا گیا ہے ۔ یہ تو آسان طریقہ تھا ۔ ہم کو رجسٹر میں دستخط کرنے کی کیا ضرورت تھی ۔ آپ گن تو ہر وقت سکتے ہیں ۔ میری اتنی گزارش ہے کہ آپ بے شک دیکھ لیں تسلی کر لیں ۔ یقینی طور پر جب بھی ڈویژن کا مطالبہ کیا جائے ۔ جناب والا کو یہ ڈویژن کرنا پڑے گی ۔

Mr. Speaker : Alright, I accept the demand for division.

(قطع کلامیاں)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ایک چھوٹی سی گزارش ہے ۔ ۔ ۔ ۔

رانا پھول محمد خان ۔ اس ہاؤس کے وقار کا معاملہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : I can't permit speeches now.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اس ہاؤس کے وقار اور ماحول کو بہتر رکھنے کے لیے میں جناب قائم مقام قائد ایوان سے استدعا کروں گا کہ اس معاملے میں دو چیزیں دیکھ لیں۔۔۔۔

Mr. Speaker : I can't permit speeches.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اگر اس افسر کو معطل کر دیا جائے اور اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے پاس بھیج دیا جائے تو ایوان کا ماحول ٹھیک ہو جائے گا، سارا معاملہ ختم ہو جائے گا۔

مسٹر سپیکر ۔ بہت دیر کے بعد آپ نے یہ سوال اٹھایا ہے۔ ڈویژن کے مطالبہ کے بعد کوئی تجویز آ ہی نہیں سکتی۔ رائے شماری کے اختتام تک کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں اٹھایا جا سکتا۔ میں اب تقاریر کی اجازت نہیں دے سکتا۔

گھنٹیاں بجائی جائیں۔۔۔۔ گھنٹیاں بجنی شروع ہو گئیں۔۔۔

(قطع کلامیاں)

Will the Members resume their seats.

اب سوال یہ ہے :

کہ میاں خورشید انور کی طرف سے پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر ۹ ہ ایوان میں زیر غور لائی جائے۔

فیصلہ ''نہیں'' والوں کے حق میں ہے۔

آوازیں : فیصلہ ''ہاں'' والوں کے حق میں ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ ''ہاں'' والے میری دائیں طرف اور ''نہیں'' والے بائیں طرف تقسیم ہو جائیں۔ (وقفہ) مہربانی فرما کر ممبران تشریف رکھیں۔ ''ہاں'' والوں کے حق میں ۳۲ ووٹ آئے ہیں اور ''نہیں'' والوں کے حق میں ۶۵ ووٹ آئے ہیں۔ اس لیے فیصلہ ''نہیں'' والوں کے حق میں ہے۔

(گنتی کے بعد تحریک منظور نہیں کی گئی)

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں بطور احتجاج اپنی تحریک واپس لیتا ہوں ۔ ثابت ہو گیا ہے کہ چوہدری محمد نواز کو حکومت نے جان بوجھ کر گرفتار کیا ہے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ سپیکر جب بول رہا ہو تو درمیان میں بات نہیں کرنی چاہیے ۔ چونکہ یہ تحریک منظور ہو چکی ہے ۔ اس لیے واپس بھی نہیں ہو سکتی ۔ دوسری تحریک یہ کی گئی ہے کہ میاں خورشید انور کی تحریک استحقاق نمبر ۹۵ کو مجلس قائم برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کے سپرد کیا جائے ۔ اب اس کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں اس کو واپس لیتا ہوں اور بطور احتجاج ہم واک آؤٹ کرتے ہیں ۔ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : The report to come within three days.

میاں خورشید انور ۔ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ یہ ثابت ہو گیا ہے کہ حکومت نے جان بوجھ کر یہ قدم اٹھایا ہے ۔ ہم بطور احتجاج واک آؤٹ کرتے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : The House is adjourned.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ ایوان کا وقت آدھ گھنٹہ اور بڑھا دیا جائے ۔

(قطع کلامیاں)

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کروں گا کہ حزب اختلاف اپنے مقصد میں کافی کامیاب ہوئی ہے ۔ آج سارا دن کوئی قانون سازی نہیں ہو سکی ۔ اب تھوڑا سا وقت رہ گیا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ آپ اعلان کر چکے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں ہاؤس کو ملتوی کرنے کا اعلان کر چکا ہوں ۔

The House is adjourned. We shall re-assemble at 3.00 p.m. on Monday the 19th March, 1973.

(اسمبلی کا اجلاس ۱۹ مارچ ۱۹۷۳ء بروز سوموار ۳ بجے بعد دوپہر تک کے لیے ملتوی ہو گیا) ۔

کیفیت نامہ

(بحوالہ نشان زدہ سوال نمبر ۱۸۷۹)

کیفیت نامہ الف ۔ ضلع ڈیرہ غازی خان

۱ ۔ اللہ ڈیورہ وغیرہ پسران پیر بخش سکنہ گرمنہ وزیری تحصیل جامپور

۲ ۔ شاہ بخش ولد سوہا " " "

۳ ۔ غلام رسول ولد سوہا " " "

۴ ۔ بخش ولد گانمن " " "

۵ ۔ امان اللہ وغیرہ ولد پیر بخش " " "

۶ ۔ رسول بخش ولد ریپڑ " " "

۷ ۔ جانوں ولد علی بمبل " "

۸ ۔ خدا بخش وغیرہ پسران الہی بخش " "

۹ ۔ پیر بخش ولد عبدالرحمن سکنہ بیٹ آرائیں تحصیل راض پور

۱۰ ۔ زمان ولد عثمان " "

۱۱ ۔ محمد بخش ولد نظام " "

۱۲ ۔ سپرنیدنہ ولد غلام محمد سکنہ سید پور "

۱۳ ۔ غلام حسین ولد غلام محمد " "

۱۴ ۔ غلام سرور ولد کرم گسوہ " "

۱۵ ۔ غلام قادر ولد خان محمد " "

۱۶ ۔ غلام نبی ولد غلام حیدر " "

۱۷ ۔ غلام حیدر ولد غلام محمد " "

۱۸ ۔ نذر حسین ولد محمود " "

۱۹ ۔ سرور خان ولد غلام محمد " "

۲۰ ۔ فرید بخش وغیرہ ولد پٹھان محمد پورہ "

۲۱ - رسول بخش وغیرہ کوٹلہ شیر محمد کچہ تحصیل راض پور

۲۲ - لال محمد ولد سوہانرا " "

۲۳ - کالو ولد اسماعیل " "

۲۴ - غلام سرور ولد شیرن کوٹلہ شیر محمد تحصیل راض پور

۲۵ - غلام محمد ولد فرید بخش " "

۲۶ - محمد ولد امام " "

۲۷ - کامی ولد امام بخش " "

۲۸ - اکبر ولد حبیب " "

۲۹ - پیراندتہ ولد عبدالرحمن " "

۳۰ - غوث بخش ولد بدھو " "

۳۱ - صدیق محمد وغیرہ پسران غوث بخش "

۳۲ - غلام مصطفیٰ ولد نون " "

۳۳ - جیجا ولد حسین " "

۳۴ - اکبر ولد حبیب " "

۳۵ - عبدالغنی وغیرہ - پسران بنو " "

۳۶ - غلام مصطفے ولد نورن " "

۳۷ - عبدالغنی وغیرہ پسران بنو " "

۳۸ - غوث بخش ولد نمو " "

۳۹ - عبدالقادر ولد غلام حسین " "

۴۰ - میرا دتہ وغیرہ پسران عبدالرحمن "

۴۱ - احمد بخش ولد خدا بخش " "

۴۲ - حاجی ولد خدا بخش " "

۴۳ - اکبر ولد حبیب " "

۴۴ - صدیق محمد وغیرہ پسران غوث بخش "

۴۵ - جمعہ ولد حسین " "

۴۶ - اکبر ولد حبیب کوٹلہ بشر محمد کچہ تحصیل راجن پور

۴۷ - غلام حیدر ولد علی " "

۴۸ - صدیق محمد وغیرہ پسران غوث بخش "

۴۹ - اکبر ولد حبیب " "

۵۰ - فتح ولد حکیم سکنہ محمد پور چک جنوبی تحصیل تونسہ

۵۱ - سوہا نیرہ ولد اللہ بخش " "

۵۲ - عبداللہ ولد یوسف " "

۵۳ - قادر بخش ولد غلام محمد " "

۵۴ - عطا محمد ولد حیدر " "

۵۵ - غلام فرید ولد حیدر " "

۵۶ - رانجھا ولد جمعہ " "

۵۷ - محمد حیات " "

۵۸ - داد ولد لعل مٹھی وال "

۵۹ - شیرا ولد عظیم " "

۶۰ - بشیرا ولد عظیم	"	"
۶۱ - حق نواز ولد رمضان	"	"
۶۲ - تاجو ولد بخش	"	"
۶۳ - خدا بخش ولد حیدر	"	"
۶۴ - احمد ولد محمود	"	"
۶۵ - احمد ولد کالو	"	"
۶۶ - بنگل ولد کوڑا	پونی	
۶۷ - سوہا نیرہ	"	"
۶۸ - وسا یا ولد حسین	"	"
۶۹ - تارہ ولد حکیم سکنہ چونی تحصیل تونسہ		"
۷۰ - قادرہ ولد حیات	"	"
۷۱ - غلام حسین ولد بخش سکنہ چونی تحصیل تونسہ		
۷۲ - عثمان ولد فضل	"	"
۷۳ - رب نواز ولد نواز	"	"
۷۴ - حسو ولد کوڑا	"	"
۷۵ - دوست محمد ولد تگہ	"	"
۷۶ - سدا ولد نور	"	"
۷۷ - محمد نواز ولد سوہن	"	"
۷۸ - محمد ولد سلطان	"	"
۷۹ - فیض محمد ولد ڈیوایا	"	"
۸۰ - نورا ولد حیدر	"	"

۸۱ - حیدر ولد ڈیوریا سکنہ چونی تحصیل تونسہ
۸۲ - محمد نواز ولد احمد " "
۸۳ - شیرن ولد نورن " "
۸۴ - سلطان ولد حیدر " "
۸۵ - حسو ولد داد " "
۸۶ - دتہ ولد وارگا " "
۸۷ - اللہ ڈیوریا " "
۸۸ - محمد ولد جمعہ " "
۸۹ - شیرا ولد تگہ " "
۹۰ - فقیرہ ولد بخش " "
۹۱ - ڈیوایا ولد حسو " "
۹۲ - حسو ولد گلاب سکنہ بہی تحصیل تونسہ شریف
۹۳ - افضل ولد بخشو " "
۹۴ - غلام محمد ولد لعل " "
۹۵ - امان اللہ ولد محمد بخش " "
۹۶ - صدو ولد محمد بخش " "
۹۷ - شیر محمد ولد لعل " "
۹۸ - عیدہ ولد غلام رسول " "
۹۹ - خاتو داد ولد غلام رسول "
۱۰۰ - عطا محمد ولد اللہ رکھیہ "
۱۰۱ - جمعہ ولد سکندو " "
۱۰۲ - قادر ولد غلام رسول " "
۱۰۳ - واحد بخش ولد سہراب "
۱۰۴ - رمضان ولد جمال تھل جلووالی تونسہ شریف

۱۰۵ - حسو ولد محمد " "

۱۰۶ - اللہ دتہ ولد محمد " "

۱۰۷ - غلام سرور ولد محمد " "

۱۰۸ - کرم ولد حسو سکنہ بہی تحصیل تونسہ شریف (جلووالی)

۱۰۹ - محمد ولد خانہ " " "

۱۱۰ - غلام صدیق ولد فتح " " "

۱۱۱ - عبداللہ ولد فتح " " "

۱۱۲ - غلام حسین ولد علی " " "

۱۱۳ - سائوں ولد فتح " " "

۱۱۴ - محمد بخش ولد منہا " " "

۱۱۵ - غلام محمد ولد خودار " " "

۱۱۶ - غلام حسن ولد برخوداد سکنہ جلووالی تحصیل تونسہ

۱۱۷ - اللہ داد ولد محمد " "

۱۱۸ - خدا بخش ولد خیر محمد " "

۱۱۹ - گل محمد ولد پیر بخش " "

۱۲۰ - بخشو ولد شمشیر " "

۱۲۱ - حسین ولد نور سکنہ گدرمی "

۱۲۲ - حبیب ولد اللہ وسایا سکنہ درخواست جمال خان

۱۲۳ - یارو ولد کمال " "

۱۲۴ - خادم وغیرہ پسران رحیم بخش "

۱۲۵ - سوہاوا ولد خیرا سکنہ چک دوداڑہ "

۱۲۶ - نذیر احمد ولد چراغ دین "

۱۲۷ - منو ولد پائندی سکنہ چک بھرگنہ "

۱۲۸ - شیرن ولد سونا " "

۱۲۹ - پند خان ولد گلن چک شگر "

۱۳۰ - عتیق وغیرہ پسران خدا بخش "

۱۳۱ - حیات ولد میرن "

۱۳۲ - بلد ولد مرزا درخواست جمال خان

۱۳۳ - محمد ولد دودہ " "

۱۳۴ - گھنہ ولد حیات " "

۱۳۵ - پالدھی ولد نصیر " "

۱۳۶ - الہی بخش ولد اللہ بخش "

۱۳۷ - فقیرہ ولد کبیر " کچھ یاور

۱۳۸ - لقمان ولد بلوچ سکنہ کچھ یاور تحصیل تونسہ

۱۳۹ - رسولا ولد اماموں " "

۱۴۰ - بچہ ولد غونثو سکنہ کچھ یاور تحصیل راجن پور

۱۴۱ - حیدر بخش " "

۱۴۲ - غلام رسول وغیرہ " "

۱۴۳ - دین محمد ولد شاہمیر " "

۱۴۴ - گگو ولد قابل " "

۱۴۵ - " " " "

۱۴۶ - پہلوان ولد مکھن " "

۱۴۷ - کائمو ولد خیرو " "

۱۴۸ - حیات ولد بلوچ " "

۱۴۹ - غلام رسول ولد بشیر " "

۱۵۰ - بخش ولد قادر " "

۱۵۱ - کائمو ولد خیرو " "

۱۵۲ - ولی محمد ولد مرزا " "

۱۵۳ - میراں بخش ولد طیب " "

۱۵۴ - گدو ولد پنا " "

۱۵۵ - ہاشم وغیرہ " "

۱۵۶ - گل بہار ولد پوت " "

۱۵۷ - لقمان ولد کپڑہ " "
۱۵۸ - کریموں ولد منوں " "
۱۵۹ - کالو ولد وریام " "
۱۶۰ - کریموں ولد منوں " "
۱۶۱ - رحمان ولد گاجی " "
۱۶۲ - غلام رسول ولد بشیر " "
۱۶۳ - محمد ولد رمضان " "
۱۶۴ - الاہو وغیرہ سکنہ کچھ یارور شاہ تحصیل راجن پور
۱۶۵ - سلطان ولد گامی " "
۱۶۶ - پیر بخش ولد اللہ داد " "
۱۶۷ - ساون ولد جاڑا " "
۱۶۸ - بچھو ولد عیسیٰ " "
۱۶۹ - بلد ولد گلشن " "
۱۷۰ - ماچھن ولد محمد " "
۱۷۱ - محمد رمضان وغیرہ " "
۱۷۲ - ماچھن ولد اللہ بخش " "
۱۷۳ - حاصل ولد خدا بخش " "
۱۷۴ - رحمان ولد گاجی " "
۱۷۵ - صابو ولد گوند " "
۱۷۶ - پیر بخش ولد اللہ داد " "
۱۷۷ - " " " "
۱۷۸ - بلد ولد گھمن " "
۱۷۹ - بلدول ولد شریف " "
۱۸۰ - پہلوان ولد مکھن " "
۱۸۱ - بگہ ولد قابل " "
۱۸۲ - مہینوال ولد وریام " "
۱۸۳ - بدھو ولد دوسہ " "
۱۸۴ - سوہاندا ولد سوت " "
۱۸۵ - طیب ولد شیر " "

۱۸۶ - رحمان ولد گاجی	سکنہ کچھ یاور شاہ	تحصیل راجن پور
۱۸۷ - ودھیلا ولد بخش	"	"
۱۸۸ - موجلہ ولد گونہ	"	"
۱۸۹ - بدھو ولد دوسہ	"	"
۱۹۰ - کالو ولد وریام	"	"
۱۹۱ - پہلوان ولد مکھن	"	"
۱۹۲ - بدھو ولد دوسہ	"	"
۱۹۳ - سلیمان ولد گاجی	"	"
۱۹۴ - منوں ولد وریام	"	"
۱۹۵ - حسین ولد ہاشمیر	"	"
۱۹۶ - مسٹھ ولد دتو	"	"
۱۹۷ - کانمو ولد خیرو	"	"
۱۹۸ - حسن ولد گاجی	"	"
۱۹۹ - بخشن ولد قادر بخش	"	"
۲۰۰ - بچہ ولد غوتو	"	"
۲۰۱ - رسول بخش ولد الہو	"	"
۲۰۲ - گیشہ ولد پناہ	"	"
۲۰۳ - مہینوال ولد وریام	"	"
۲۰۴ - غلام شریف ولد پہلوان	"	"
۲۰۵ - کالو ولد صیام	"	"
۲۰۶ - غلام رسول ولد شیرہ	"	"
۲۰۷ - صامو ولد گھرنسہ	"	"
۲۰۸ - کانھیو ولد شیرو	"	"
۲۰۹ - پھیرو ولد تلسن	"	"
۲۱۰ - رستم ولد پہلوان	"	"
۲۱۱ - امیر بخش ولد سانوں	"	"
۲۱۲ - بڈھا ولد جاڑا	"	"
۲۱۳ - امیر بخش ولد صوبہ	"	"

۲۱۴ - غلام محمد ولد رستم	"	"
۲۱۵ - غلام حیدر ولد رستم	"	"
۲۱۶ - غلام قادر ولد دلن	"	"
۲۱۷ - جیون ولد بلوچا	"	"
۲۱۸ - ماچھن ولد محمد	"	"
۲۱۹ - غلام حیدر ولد طیب	"	"
۲۲۰ - مبارک ولد سلطان	"	"
۲۲۱ - غلام رسول ولد شیرو	"	"
۲۲۲ - پیر بخش	"	"
۲۲۳ - نواب ولد غنی	"	"
۲۲۴ - اللہ بخش ولد حسین	"	"
۲۲۵ - اللہ بخش ولد حسین	"	"
۲۲۶ - گاہی ولد کھلی	"	"
۲۲۷ - امان اللہ ولد بدھو	"	"
۲۲۸ - نور احمد ولد نبی بخش	"	"
۲۲۹ - غوث بخش ولد نبی بخش	"	"
۲۳۰ - قادر بخش ولد اللہ بخش	"	"
۲۳۱ - نذر حسین ولد پہلوان	"	"
۲۳۲ - بچہ ولد غوثو	"	"
۲۳۳ - پوسنہو ولد گجن	"	"
۲۳۴ - صالح محمد ولد طیب	"	"
۲۳۵ - مکھن ولد احمد بخش	"	"
۲۳۶ - گیلا ولد پناہ	"	"
۲۳۷ - بھنگی ولد گجن	"	"
۲۳۸ - جاڑا ولد علی دوست	"	"
۲۳۹ - بشیرا ولد بخشو	"	"
۲۴۰ - پوہوا ولد گجن	"	"
۲۴۱ - گامن ولد کھنڈا	"	"

۲۴۲ - بھاول ولد پراتی " "
۲۴۳ - نبی بخش ولد غوثو " "
۲۴۴ - غلام فرید ولد پہلوان " "
۲۴۵ - راضی ولد نبی بخش " "
۲۴۶ - سہراب ولد رستم " "
۲۴۷ - غلام سرور ولد پہلوان " "
۲۴۸ - بچایا ولد شانگل " "
۲۴۹ - غلام فرید ولد پہلوان " "
۲۵۰ - ٹلن ولد پھیرکی " "
۲۵۱ - رستم ولد پہلوان " "
۲۵۲ - پہلوان ولد مکھن " "
۲۵۳ - غلام فرید وغیرہ پسران پہلوان " "
۲۵۴ - وسایا ولد اللہ داد " "
۲۵۵ - بالچھ ولد رستم " "
۲۵۶ - الہی بخش وغیرہ پسران شاہداد " "
۲۵۷ - بہار ولد سہینوال " "
۲۵۸ - لطیف ولد مزار " "
۲۵۹ - رسول بخش ولد ہولان " "
۲۶۰ - سہینوال ولد وریام " "
۲۶۱ - سہینوال ولد وریام " "
۲۶۲ - پناہ ولد گیلا " "
۲۶۳ - بدھو ولد جوٹہ " "
۲۶۴ - پھیرکی ولد بان " "
۲۶۵ - راضی ولد غوثو " "
۲۶۶ - ترکھولی ولد چھلو " "
۲۶۷ - سبزل ولد براتی " "
۲۶۸ - رکنی ولد بیگو " "
۲۶۹ - ترکھلی ولد چھلو " "

۲۷۰ - سانولہ ولد منگل	"	"
۲۷۱ - جوریا ولد دلہ	"	"
۲۷۲ - صابو ولد گوٹہ	"	"
۲۷۳ - الاہو ولد بخشہ	"	"
۲۷۴ - قادرہ ولد دین	"	"
۲۷۵ - سونہ ولد گونہ	"	"
۲۷۶ - مچھرو ولد گونہ	"	"
۲۷۷ - منگو ولد گونہ	"	"
۲۷۸ - کانجو ولد خیرو	"	"
۲۷۹ - صابو ولد گونہ	"	"
۲۸۰ - بگہ ولد قابل	"	"
۲۸۱ - منگھر ولد کریماں	"	"
۲۸۲ - راضی ولد غوثو	"	"
۲۸۳ - سونا و گونا پسران منگو	"	"
۲۸۴ - فقیرہ ولد کبیر	"	"
۲۸۵ - قاسو ولد گونہ	"	"
۲۸۶ - محلو ولد بخشہ	"	"
۲۸۷ - الہی بخش ولد بخشہ	"	"
۲۸۸ - بدھا ولد جاڑا	"	"
۲۸۹ - بدھو ولد دادلہ	"	"
۲۹۰ - جوریا ولد دلہ	"	"
۲۹۱ - مبارک ولد سلطان	"	"
۲۹۲ - نیال ولد مبارکہ	"	"
۲۹۳ - حیات ولد بلوچ	"	"
۲۹۴ - بدر ولد محمد بخش	"	"
۲۹۵ - بہار ولد دادو	"	"
۲۹۶ - ساون ولد جاڑا	"	"
۲۹۷ - بڈھا ولد جاڑا	"	"

۲۹۸ - ہوتھاں وغیرہ پسران امام بخش " "
۲۹۹ - حسن ولد دلہ " "
۳۰۰ - منن ولد بخشہ " "
۳۰۱ - رحم علی ولد ہاشم " "
۳۰۲ - واحد وغیرہ پسران رسول بخش " "
۳۰۳ - پیروزدین ولد مہینوال " "
۳۰۴ - بخشہ ولد دلشاد " "
۳۰۵ - حسو ولد حاری " "
۳۰۶ - احمد ولد شیر علی " "
۳۰۷ - قاسم ولد رانجھا " "
۳۰۸ - کھڈو ولد بچہ " "
۳۰۹ - نذر ولد پہلوان " "
۳۱۰ - رکن ولد بیگو " "
۳۱۱ - وسایا ولد اللہ داد " "
۳۱۲ - برنی ولد پراتی " "
۳۱۳ - " " " "
۳۱۴ - " " " "
۳۱۵ - بالچھ ولد چھوک " "
۳۱۶ - عبدالرحمن ولد موسیٰ " "
۳۱۷ - پہلوان ولد مکھن " "
۳۱۸ - نور ولد احمد " "
۳۱۹ - بچہ ولد غوثو " "
۳۲۰ - رستم ولد پہلوان " "
۳۲۱ - گبھی ولد پوپھو " "
۳۲۲ - رستم ولد پہلوان " "
۳۲۳ - فضل ولد غنی " "
۳۲۴ - نذر حسین ولد پہلوان " "
۳۲۵ - سبزل ولد براتی " "

۳۲۶ - سبزل ولد براتی " "
۳۲۷ - بہادر ولد پہاڑو " "
۳۲۸ - گامن ولد کنڈو " "
۳۲۹ - راضی ولد مراد " "
۳۳۰ - بدھو ولد دوسہ " "
۳۳۱ - اللہ بخش ولد حسین " "

ضلع مظفر گڑھ کیفیت نامہ "ب"

۱ - یوسف ولد فتح محمد چک نمبر 313/TDA تحصیل لیہ
۲ - بوٹا ولد شاہ محمد " "
۳ - کرم دین ولد خدا بخش " "
۴ - محمد بخش ولد نورنگ چک نمبر 161/T "
۵ - علم دین گودیا (ولد) " 160/TDA پی "
۶ - عاشق ولد الف دین " "
۷ - اللہ جوایا ولد بڈھا 419/TDA "
۸ - شیر محمد ولد علی محمد " "
۹ - تاج دین ولد عبدالعزیز 119/TDA "
۱۰ - ہدایت ولد منگل " "
۱۱ - اللہ بخش ولد کوڑا " "
۱۲ - غلام حیدر ولد قادر بخش " "
۱۳ - شبیر ولد علی محمد 120/TDA "
۱۴ - صدیق ولد علی محمد " "
۱۵ - محمد حسین ولد اسماعیل 119/TDA "
۱۶ - رشید ولد شیر محمد " "
۱۷ - علی محمد ولد اسماعیل " "
۱۸ - محمد [illegible] ولد عبدالعزیز 120/TDA "

۱۹ - اسماعیل ولد علی محمد	"	"	
۲۰ - بشیر ولد نظام دین	"	"	
۲۱ - اسلم ولد علی محمد	120/TDA	"	
۲۲ - علی محمد ولد صدیق چک نمبر	119/TDA	تحصیل لیہ	
۲۳ - صادق ولد ڈھونڈا	"	"	
۲۴ - محمد حسن ولد نعمت علی	120/TDA	"	
۲۵ - محمد شفیع ولد حسن دین	"	"	
۲۶ - صدیق ولد دانشمند	"	"	
۲۷ - عبدالمجید ولد ابراہیم	"	"	
۲۸ - سراج دین ولد بیلی	"	"	
۲۹ - رمضان ولد نبی بخش	"	"	
۳۰ - عبدالعزیز ولد ابراہیم	"	"	
۳۱ - برکت ولد کالو	"	"	
۳۲ - خادم حسین ولد غلام حیدر	"	"	
۳۳ - محمد رمضان ولد غلام حیدر	"	"	
۳۴ - صادق علی شاہ ولد امام علی شاہ	"	"	
۳۵ - اسلم ولد ابراہیم	"	"	
۳۶ - بشیر ولد نرائن	"	"	
۳۷ - غلام نبی ولد فضل دین	"	"	
۳۸ - فتح محمد ولد نبی بخش	"	"	
۳۹ - فتح محمد ولد لال	"	"	
۴۰ - عبدالعزیز ولد حیدر بخش	"	"	
۴۱ - حاکم علی ولد ابراہیم	"	"	
۴۲ - اشرف علی ولد محمد علی	"	"	
۴۳ - دیبا ولد روڑا	"	"	
۴۴ - مہنگا ولد وساوا	"	"	
۴۵ - فیض محمد ولد عبدالعزیز	"	"	
۴۶ - سردار ولد موسیٰ	"	"	

۴۷ - یونس ولد ڈھونڈا " "
۴۸ - عبدالکریم ولد نبی بخش 119/TDA "
۴۹ - صالح محمد ولد اللہ بخش سکنہ بیٹ شاہلی خیان تحصیل علی پور
۵۰ - " " "
۵۱ - محمد رمضان ولد کھنڈو " "
۵۲ - ولی محمد ولد احمد بخش " "
۵۳ - منظور " " "
۵۴ - خدا بخش ولد احمد بخش " "
۵۵ - محمد رمضان ولد کھنڈو " "
۵۶ - امام بخش ولد احمد بخش " "
۵۷ - اللہ دتہ ولد وسایا " "
۵۸ - پیر بخش ولد چھتہ " "
۵۹ - گل محمد ولد وسایا " "
۶۰ - سوہا ولد الہی بخش " "
۶۱ - اللہ دتہ ولد الہی بخش " "
۶۲ - لعل ولد الہی بخش " "
۶۳ - اللہ دتہ ولد الہی بخش " "
۶۴ - غلام سرور ولد غلام حسین " "
۶۵ - غلام سرور " " "
۶۶ - غلام حیدر ولد غلام حسین " "
۶۷ - غلام حیدر وغیرہ ولد غلام حسین " "
۶۸ - اللہ وسایا ولد فقیرا " "
۶۹ - غلام فرید ولد غلام حسین " "
۷۰ - غلام حیدر وغیرہ ولد غلام حسین " "
۷۱ - غلام حیدر وغیرہ ولد غلام حسین " "
۷۲ - وسایا ولد فقیرا " "
۷۳ - رحمان ولد اللہ بخش " "
۷۴ - پیر بخش ولد امام بخش " "

۷۵ - خدا بخش ولد غلام حسین " "
۷۶ - گل محمد ولد تگہ " "
۷۷ - خدا بخش ولد غلام حسین " "
۷۸ - فیض بخش ولد اللہ دیوایا " "
۷۹ - غلام محمد ولد خدا بخش " "
۸۰ - پیر بخش ولد چھتہ " "
۸۱ - اللہ یار ولد دین محمد " "
۸۲ - کریم بخش وغیرہ ولد سیرن سکنہ انڈی نہانی "
۸۳ - چھتہ ولد مامون " "
۸۴ - رحیم بخش ولد سیرن " "
۸۵ - کریم بخش ولد سیرن " "
۸۶ - خدا بخش ولد رمضان " "
۸۷ - " " " " "
۸۸ - نبی بخش ولد غلامن " "
۸۹ - محمد افضل ولد کریم بخش " "
۹۰ - پنہ لعل پسران احمد بخش " "
۹۱ - غلام رسول ولد خدا بخش " "
۹۲ - اللہ سوایا ولد نبی بخش سکنہ بھنبڑی تحصیل علی پور
۹۳ - نور محمد ولد خیر محمد سکنہ چھپ شاہ "
۹۴ - عبداللہ ولد اللہ ڈتہ " "
۹۵ - شیرا ولد حسن سکنہ خانپور تلوکہ "
۹۶ - مہر ولد عظیم " "
۹۷ - مکھون ولد خود سکنہ نصرت پور "
۹۸ - سردارو وغیرہ ولد خور " "
۹۹ - رحمہ وغیرہ ولد گہنہ " "
۱۰۰ - جمیر علی ولد حمد سکنہ ڈنگہ گوری "
۱۰۱ - واحد بخش ولد علی محمد " "
۱۰۲ - اللہ بخش شاہ ولد چراغدین " "

۱۰۳ - ولی دین ولد نور محمد " "
۱۰۴ - کریم بخش ولد دودہ " "
۱۰۵ - اللہ بخش ولد امام بخش " "
۱۰۶ - اللہ وسایا ولد غلام رسول " "
۱۰۷ - نوازش علی ولد عمر علی پنڈہ اسحاق "
۱۰۸ - خدا بخش ولد حاجی بیلے والا "
۱۰۹ - گل محمد ولد محمد " "
۱۱۰ - گل محمد رحیم بخش پسران محمد " "
۱۱۱ - نور احمد ولد قادر بخش سکنہ بیٹ واڑیانوالہ "
۱۱۲ - لالو ولد بخش " "
۱۱۳ - پیر بخش ولد علی نواز " "
۱۱۴ - لعل ولد بخش " "
۱۱۵ - تتھو ولد سوبھا " "
۱۱۶ - جمعہ ولد حاجی " "
۱۱۷ - عظیم بخش ولد میرن " "
۱۱۸ - عبدالرحمن ولد محمد نواز " "
۱۱۹ - غلام حسین ولد چانن " "
۱۲۰ - امیر ولد پلیر " "
۱۲۱ - عبدالعزیز ولد بچو " "
۱۲۲ - " " "
۱۲۳ - قادر بخش ولد حسن " "
۱۲۴ - خدا بخش ولد حسن " "
۱۲۵ - واحد بخش ولد حسن " "
۱۲۶ - الہی بخش ولد محمد " "
۱۲۷ - کرم حسین ولد بلو " "
۱۲۸ - کریم بخش ولد پیرن سکنہ بنھمبڑی تحصیل علی پور

ضلع ملتان کیفیت لائسنس ج

۱ ۔ کرم فرید پسران امیر	سکنہ جراحی	تحصیل خانیوال
۲ ۔ حق نواز وغیرہ	سکنہ 6/99L	"
۳ ۔ حبیب ولد اسماعیل	جراحی 15/8/L	"
۴ ۔ سلطان وریام ولد اکبر	"	"
۵ ۔ کرم فرید پسران امیر	"	"
۶ ۔ مراتب شاہ ولد برکت علی	"	"
۷ ۔ داوا ولد شایدا	"	"
۸ ۔ محمد باقر شاہ ولد برکت علی	"	"
۹ ۔ سید حسن ولد برکت علی	"	"
۱۰ ۔ کاظم علی شاہ ولد فضل شاہ	"	"
۱۱ ۔ احمد ولد علاول	"	"
۱۲ ۔ فاضل ولد ہاشم	"	"
۱۳ ۔ نور محمد ولد فاضل	"	"
۱۴ ۔ محمد علی ولد نور محمد	"	"
۱۵ ۔ ریاض حسین شاہ ولد فضل شاہ	"	"
۱۶ ۔ وریام ولد بصارا	"	"
۱۷ ۔ اللہ بخش ولد نواز	"	"
۱۸ ۔ محمد ولد دتو	"	"
۱۹ ۔ شیرا ولد اشرف	"	"
۲۰ ۔ پہلوان ولد شارہ	"	"
۲۱ ۔ بصارا ولد شاہراہ	"	"
۲۲ ۔ " "	"	"
۲۳ ۔ حامون ولد متا	"	"
۲۴ ۔ وریام ولد اسماعیل	"	"
۲۵ ۔ طالب حسین شاہ ولد فضل حسین شاہ سکنہ جراحی تحصیل خانیوال		
۲۶ ۔ رضا شاہ ولد برکت علی شاہ	"	"

۲۷ ۔ عاشق حسین ولد اللہ دتہ سکنہ ڈیرہ جنڈ تحصیل لودھراں
۲۸ ۔ محمد عاشق ولد گل محمد " "
۲۹ ۔ جنڈو خان ولد احمد خان " "
۳۰ ۔ گل محمد ولد دلاور خان " "
۳۱ ۔ عنایت علی ولد رحمت علی " "
۳۲ ۔ ابراہیم نذیر احمد پسران سلیمان " "
۳۳ ۔ واحد بخش ولد پیر بخش سکنہ دستی "
۳۴ ۔ خدا بخش ولد مولوی " "
۳۵ ۔ غلام محمد ولد محمد بخش " "
۳۶ ۔ محمد بخش ولد ریحان " "
۳۷ ۔ سلطان ولد سجاول " "
۳۸ ۔ غلام محمد ولد اللہ دتہ سکنہ رائے پور تحصیل ملتان
۳۹ ۔ غلام قادر ولد اللہ دتہ سکنہ دورگان پور تحصیل لودھراں
۴۰ ۔ عیسیٰ خاں ولد پیرن خان " "
۴۱ ۔ اللہ بخش ولد محمد " "
۴۲ ۔ احمد بخش ولد رحیم بخش " "
۴۳ ۔ محمد شریف ولد الٰہی بخش " "
۴۴ ۔ کوڑا ولد خدا بخش " "
۴۵ ۔ اللہ بخش وغیرہ پسران شاہرہ سکنہ مصطفیٰ آباد تحصیل وہاڑی
۴۶ ۔ اللہ بخش ولد سجاول " "
۴۷ ۔ سکندر یار پسران رحیم " "
۴۸ ۔ در محمد صادق پسران پہلوان سکنہ مصطفیٰ آباد تحصیل وہاڑی
۴۹ ۔ شیر ولد ملا " "
۵۰ ۔ شیرا محمود پسران سوہامزا " "
۵۱ ۔ سلطانو ولد دلاور " "
۵۲ ۔ اللہ بخش وغیرہ پسران شاکرہ " "
۵۳ ۔ اللہ بخش وغیرہ " "
۵۴ ۔ اللہ بخش ولد سجاول " "

۵۵ - در محمد وغیرہ	"	"
۵۶ - سکندر وغیرہ	"	"
۵۷ - "	"	"
۵۸ - سجاول ولد زیارت	"	"
۵۹ - شیر وغیرہ	"	"
۶۰ - سلیمان ولد شادہ	"	"
۶۱ - شیرا محمود پسران سوہاترا	"	"
۶۲ - صادق محمد پسران "	"	"
۶۳ - صوبہ وغیرہ پسران شاہمند	"	"
۶۴ - " " "	"	"
۶۵ - " " "	"	"
۶۶ - محمد وغیرہ	"	"
۶۷ - ممتاز ولد غلام رسول	"	"
۶۸ - منظور وغیرہ	"	"
۶۹ - لال وغیرہ	"	"
۷۰ - " "	"	"
۷۱ - نواب وغیرہ	"	"
۷۲ - یوسف وغیرہ	"	"
۷۳ - مقبوضہ آبپاشی کندگان و مقبوضہ شارع عام	"	"
۷۴ - عبدالکریم ولد امام بخش	"	"
۷۵ - اللہ یار ولد غلام رسول	"	"
۷۶ - حسن شاہ ولد بڈھن شاہ	"	"
۷۷ - اللہ دیویا ولد خدا بخش	"	"
۷۸ - غلام رسول ولد اللہ ڈیوایا	مقبوضہ شارع عام لبنی منھو تحصیل شجاع آباد	
۷۹ - محمد رمضان ولد لالو	" "	"
۸۰ - محمد حسین ولد جنڈوڑ	"	"
۸۱ - اللہ بخش ولد قادر بخش	"	"

۸۲ - تاج احمد ولد سلطان احمد	"	"	"
۸۳ - محمد اسلم ولد امیر	499-L	"	خانیوال
۸۴ - رمضان ولد اجاب	"	"	"
۸۵ - بشیر وغیرہ پسران چنگڑ	"	"	"
۸۶ - خادم حسین ولد جعفر	"	"	"
۸۷ - رستم ولد سبیلو	"	"	"
۸۸ - محمد ولد فرید	"	"	"
۸۹ - میر داد ولد لال	"	"	"
۹۰ - سعید ولد عاشق	سکنہ ڈیرہ چنٹہ	تحصیل لودھراں	
۹۱ - قادر بخش ولد محمد علی	"	"	
۹۲ - غلام ولد نور محمد	"	"	
۹۳ - عبداللہ وغیرہ پسران علی حیدر	"	"	
۹۴ - عبداللہ ولد یوسف	"	"	
۹۵ - اللہ وسایا ولد محمد بخش	"	"	
۹۶ - محمد نواز خان ولد بہادر خان	لینی	"	
۹۷ - احمد بخش ولد قادر بخش	ردینی غوث الملک	"	
۹۸ - اللہ دتہ وغیرہ پسران رحیم بخش	"	"	
۹۹ - اللہ دتہ ولد نور	"	"	
۱۰۰ - سوہاوہ ولد سردار بخش	سکنہ رائے پور	تحصیل ملتان	
۱۰۱ - گل محمد ولد اللہ دیوایا	"	"	
۱۰۲ - غلام فرید ولد جاپتو	سکنہ دوگا پور	تحصیل لودھراں	
۱۰۳ - فرزند علی ولد شیر خان	"	"	
۱۰۴ - نور محمد ولد کریم بخش	"	"	
۱۰۵ - کریم بخش	"	"	
۱۰۶ - محمد بخش ولد رحیم بخش	"	"	
۱۰۷ - خدا بخش ولد گامون	"	"	
۱۰۸ - سوہاوہ ولد نور	"	"	

۱۰۹ - ابراہیم ولد سکندر	سکنہ مصطفیٰ آباد	تحصیل وہاڑی
۱۱۰ - حسین ولد مودا	"	"
۱۱۱ - سکندر ولد سجاول	"	"
۱۱۲ - تازو وغیرہ پسران سردارا	"	"
۱۱۳ - اللہ بخش وغیرہ پسران شاہرہ	"	"
۱۱۴ - خان محمد ولد سجاول	"	"
۱۱۵ - در محمد وغیرہ پسران پہلوان	"	"
۱۱۶ - سکندر وغیرہ پسران رحیم	"	"
۱۱۷ - ابراہیم ولد سیکندو	"	"
۱۱۸ - حسین ولد معمورا	"	"
۱۱۹ - زمان ولد محمود	"	"
۱۲۰ - اکبر ولد کمرام	"	"
۱۲۱ - ابراہیم ولد امام بخش	"	"
۱۲۲ - سکندر ولد سجاول	"	"
۱۲۳ - شیر ولد ملا	سکنہ مصطفیٰ آباد	تحصیل وہاڑی
۱۲۴ - طالب حسین	"	"
۱۲۵ - فرید ولد نتھو	"	"
۱۲۶ - اللہ یار ولد بادر	"	"
۱۲۷ - اسماعیل ولد عظیم	"	"
۱۲۸ - محمد نواز ولد دارا	"	"
۱۲۹ - محمد یعقوب ولد اسماعیل	"	"
۱۳۰ - محمد شریف ولد شیرا	"	"
۱۳۱ - صادق وغیرہ پسران محمد	"	"
۱۳۲ - شریف ولد فقیر محمد	"	"
۱۳۳ - غلام رسول ولد صوبہ	"	"
۱۳۴ - جان محمد ولد اللہ بخش	"	"
۱۳۵ - محمد ولد احمد	"	"
۱۳۶ - فتح محمد ولد نورا	"	"

۱۳۷ - محمد شریف محمد افضل پسران پٹھانہ	"	"
۱۳۸ - منظور ولد حبشر	"	"
۱۳۹ - منظور ولد دلاور	"	"
۱۴۰ - سلطان ولد منظور	"	"
۱۴۱ - مختار ولد رجب	"	"
۱۴۲ - نازو ولد چنوں	"	"
۱۴۳ - لال ولد شہانہ	"	"
۱۴۴ - اسماعیل ولد رجب علی	"	"

تفصیل

(بحوالہ غیر نشان زدہ سوال نمبر ۲۳)

سرگودھا ڈویژن

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	ب	ج ۱	ج ۲
سرگودھا	سرگودھا	۱۹۶۷ء	۱۴۲۱	۱۳۵۴	۶۷	–	–	جی ہاں		
	بھلوال	"	۷۹۲	۵۷۵	۲۱۷	–	–			
	شاہ پور	"	۵۲۹	۳۹۱	۱۳۸	–	–			
	خوشاب	"	۴۳۲۸	۴۳۷۶	۵۲	–	–			
	میزان		۷۱۷۰	۶۶۹۶	۴۷۴	–	–			
	سرگودھا	۱۹۶۸ء	۵۷۶۵	۶۳۲۷	۴۳۸	–	–			
	بھلوال	"	۳۰۰۳	۲۵۹۲	۴۰۶	–	–			
	شاہ پور	"	۲۲۸۲	۱۸۸۳	۳۹۳	–	–			
	خوشاب	"	۲۳۳۸	۲۲۱۲	۱۲۶	–	–			
	میزان		۳۳۸۸	۱۲۰۴	۱۳۶۸	–	–			
	سرگودھا	۱۹۶۹ء	۷۵۱۴	۷۱۸۲	۳۳۲	–	–			
	بھلوال	"	۴۵۹۵	۴۰۲۰	۵۷۵	–	–			

۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۵/۶	[illegible]	۶	۸	ب	
	شاه پور	"	۳۲۳۹	۱۹۳۶	۳۰۳	-	-			
	خوشاب	"	۳۷۳۹	۲۳۶۴	۲۸۵	-	-			
	میزان	"	۱۸۰۹۷	۱۶۶۰۲	۱۳۹۵	-	-			
سرگودها	سرگودها	۱۹۷۰ء	۶۶۸۰	۵۶۰۶	۲۰۷۳	-	-	جی ہاں		
	بهلوال	"	۶۵۳۱	۳۰۷۹	۳۶۲	-	-			
	شاه پور	"	۲۰۰۵	۱۸۸۳	۱۳۹	-	-			
	خوشاب	"	۷۳۲۲	۶۹۶۹	۹۷۳	-	-			
	میزان	"	۱۹۶۶۵	۱۷۵۱۷	۲۱۳۸	-	-			
	سرگودها	۱۹۷۱ء	۶۸۳۰	۶۳۳۶	۳۹۳	-	-			
	بهلوال	"	۳۱۳۹	۲۷۸۷	۳۵۲	-	-			
	شاه پور	"	۲۳۶۵	۲۱۱۰	۲۳۵	-	-			
	خوشاب	"	۹۸۵۷	۸۳۸۳	۱۳۰۳	-	-			
	میزان	"	۲۲۲۲۱	۱۹۸۲۷	۲۳۹۳	-	-			
	سرگودها	۱۹۷۲ء	۶۷۹۳	۶۳۶۵۱	۱۰۷۱	-	-			
	بهلوال	"	۳۱۳۱	۳۳۸۸	۶۳۵	-	-			
۱	شاه پور	"	۲۷۶۰	۱۸۲۷	۵۸۸	۸۵	۲۵۹			

تفصیل

۳۶۵۲

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	ج
	خوشاب	"	۴۹۰۰	۴۷۳۳	۱۶۷	–	–		
	میزان		۱۸۵۹۴	۱۵۵۳۰	۶۴۶۴	۱۶۵	۳۳۵	۱ ۲	
جھنگ	جھنگ	۱۹۶۷ء	۱۱۴۱	۸۶۴	–	–	۲۷۷	جی ہاں	۳۱۵
	چنیوٹ	"	۵۰۳	۴۲۹	–	–	۷۴		۱۱۴ –
	شورکوٹ	"	۵۳۱	۴۰۲	–	–	۱۲۹		۱۰۵ –
	میزان		۳۱۷۵	۱۴۹۵	–	–	۴۸۰		۵۳۶ –
	جھنگ	۱۹۶۸ء	۴۸۸۵	۴۶۹۵	–	–	۹۰		۵۲۲ –
	چنیوٹ	"	۳۱۳۴	۳۳۴۹	–	–	۱۹۰		۴۳۶ –
	شورکوٹ	"	۳۸۴۳	۳۷۶۴	–	–	۸۹		۶۲۲ –
	میزان		۱۰۸۶۷	۱۰۶۰۸	–	–	۳۵۹		۱۶۲۷ –
	جھنگ	۱۹۶۹ء	۵۶۰۶	۵۴۰۸	–	–	۲۰۲		۸۶۵ –
	چنیوٹ	"	۳۳۰۶	۳۳۴۳	–	–	۶۳		۵۳۰ –
	شورکوٹ	"	۲۹۷۹	۲۹۲۶	–	–	۵۳		۹۶۵ –
	میزان		۱۲۸۹۱	۱۲۶۷۷	–	–	۳۱۸		۲۳۲۰ –
	جھنگ	۱۹۷۰ء	۵۶۴۹	۵۴۳۹	–	–	۳۱۰		۹۷۹ –
	چنیوٹ	"	۳۲۶۳	۳۱۸۵	–	–	۲۹		۱۷۰۷ –

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	ب	ج ۱	ج ۲
	شورکوٹ	"	۲۳۲۱	۲۳۶۳	—	—	۵۸		—	۱۰۴۲
	میزان		۱۱۳۳۱	۱۰۹۷۷	—	—	۳۳۵		—	۳۷۲۸
جھنگ	جھنگ	۱۹۷۲ء	۴۷۶۶	۴۶۳۸	—	—	۱۰۸	جی ہاں	—	۵۹۹
	چنیوٹ	"	۴۷۶۲	۴۵۸۷	—	—	۱۷۵		—	۲۳۳۰
	شورکوٹ	"	۲۰۳۲	۱۹۷۵	—	—	۴۷		—	۹۷۳
	میزان		۱۱۵۹۰	۱۱۰۵۳۰	—	—	۳۳۵		—	۳۱۰۲
	جھنگ	۱۹۷۲ء	۴۸۳۰	۴۷۵۱	—	۳	۸۶		۳	۱۹۲
	چنیوٹ	"	۳۲۷۳	۳۲۳۰	—	۲۳	۲۹		۲۳	۸۳۵
	شورکوٹ	"	۱۳۶۸	۱۳۰۱	—	۲	۶۶		۲	۱۰۱۵
	میزان		۹۳۸۲	۹۲۷۳	—	۲۹	۱۸۱		۳۹	۳۶۵۲
لائل پور	لائل پور	۱۹۹۷ء	۳۲۰۸	۱۹۱۹	۴۵	۴۸	۱۱۹۵		۴۸	—
	سمندری	"	۵۲۴	۲۹۱	—	—	۲۳۳		—	—
	ٹوبہ ٹیک سنگھ	"	۳۵۶۹	۲۱۰۸	۳۲	۲۷	۴۶۲		۲۷	—
	جڑانوالہ	"	۹۹۸	۶۳۰	۴۳	۵۳	۲۷۲		۵۳	—
	میزان		۷۳۰۸	۵۹۳۸	۱۲۷	۱۲۸	۲۱۳۲		۱۲۸	—

تفصیل

۱	۲	۳								
								ج		
							جی ہاں	۱		۲
	سمندری	۱۹۶۸ء	۵۳۳۷	۵۹۴۸	-	۶۶	۳۲۳		۶۶	-
	ٹوبہ ٹیک سنگھ	"	۱۰۷۸۹	۱۰۰۳۱	۵۳	۱۶۵	۵۳۵		۱۲۸	-
	جڑانوالہ	"	۶۶۲۱	۳۰۵۱	۱۳۲	۴۳	۳۹۴		۴۳	-
	لائل پور	"	۱۳۲۸۱	۱۲۵۵۰	۱۹۲	-	۵۰۹		-	-
	میزان		۳۶۰۲۸	۳۳۵۵۸	۳۰۹	۲۷۷	۱۷۹۳		۲۳۷	-
لائل پور	سمندری	۱۹۶۹ء	۵۹۱۲	۵۵۳۰	۶۶	-	۳۱۹		-	-
	ٹوبہ ٹیک سنگھ	"	۹۹۴۴	۸۶۹۰	۱۴۹	۱۲	۱۹۳		۱۲	-
	جڑانوالہ	"	۷۱۱۲	۶۳۹۵	۱۳۹	۴۰	۴۳۸		۴۰	-
	لائل پور	"	۱۳۶۲۱	۱۳۳۷۵	۱۲۰	۱۰	۱۶۵		۱۰	-
	میزان		۳۵۶۸۹	۳۳۰۹۰	۴۷۴	۵۳	۱۰۳۲		۵۳	-
	سمندری	۱۹۷۰ء	۴۷۷۷	۴۴۳۳	-	۱۷	۲۲۷		۱۷	-
	ٹوبہ ٹیک سنگھ	"	۶۵۲۱	۵۲۶۸	۳۳	۷	۲۱۳		۷	-
	جڑانوالہ	"	۷۴۸۱	۷۲۲۵	۶۷	۱۷	۳۶۲		۱۷	-
	لائل پور	"	۱۱۶۸۰	۱۱۴۸۴	-	-	۱۹۶		-	-
۱	میزان	-	۳۲۵۵۹	۳۱۴۳۰	۱۰۰	۵۱	۹۹۸		۵۱	-

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	ب	ج
								جی ہاں	۱
	سندری	۱۹۷۱ء	۳۹۳۲	۳۷۹۳	۸	۱۲	۱۱۹		۱۲
	ٹوبہ ٹیک سنگھ	"	۹۶۱۷	۶۳۰۲	۳۰	۴۲	۲۴۳		۴۲
	جڑانوالہ	"	۶۰۱۴	۵۲۴۸	۱۷۵	۵۸	۳۳۳		۵۸
	لائل پور	"	۱۰۸۰۱	۱۰۲۱۶	۳۹	۱۰	۵۳۶		۱۰
	میزان	"	۲۷۳۶۴	۲۵۷۵۹	۲۵۲	۱۲۲	۱۲۳۱		۱۲۲
لائل پور	سندری	۱۹۷۲ء	۳۶۷۴	۳۵۸۸	-	۱۴	۷۲		۱۴
	ٹوبہ ٹیک سنگھ	"	۶۲۴۱	۴۰۴۱	۲۶۰	۲۴	۱۳۲		۲۲
	جڑانوالہ	"	۵۹۲۷	۵۶۰۲	۱۹۲	۴	۲۲۹		۴
	لائل پور	"	۱۱۳۹۴	۹۷۱۴	۱۸۳	۳۰۶	۱۰۹۱		۳۰۶
	میزان	"	۲۷۲۳۶	۲۴۹۹۵	۴۰۱	۴۷۶	۱۵۲۴		۴۳۶
میانوالی	جیلوالی	۱۹۶۷ء	۷۳۳	۵۸۹	۲۰	۳۵	۵۸		۳۵
	بھکر	"	۸۷۵	۷۵۵	-	-	۱۲۳		-
	عیسیٰ خیل	"	۸۳۳	۷۳۰	۵۴	۴	۳۶		۴
	میزان		۲۴۳۶	۲۰۸۱	۷۲	۳۹	۲۴۳		۳۹
۱	میانوالی	۱۹۶۸ء	۶۰۴۸	۵۶۰۴	۶۲	۸۴	۳۱۸		۸۴

تفصیل

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	ب	۱۰	۱۱
								جی ہاں		
	بھکر	”	۳۰۰۷	۳۸۵۷	—	—	۱۵۰		—	—
	عیسیٰ خیل	”	۳۱۶۷	۳۰۵۷	۱۷۰	—	۳۰		—	—
	میانوالی		۱۲۳۲۲	۱۱۵۱۸	۲۳۲	۸۳	۵۰۸		—	۸۳
	میانوالی	۱۹۶۹ء	۹۲۸۰	۵۷۳۸	۵۸	۶۳	۳۲۱		—	۶۳
	بھکر	”	۳۶۳۳	۳۸۰۳	—	—	۳۰		—	—
	عیسیٰ خیل	”	۳۳۱۵	۳۱۲۷	۶۲	۲	۱۲۳		—	۲
	میانوالی		۱۳۴۲۸	۱۲۶۶۸	۱۲۰	۶۵	۵۷۵		—	۶۵
میانوالی	میانوالی	۱۹۷۰ء	۳۰۵۲	۵۱۹۹	۹۲	۷۲	۷۱۳		—	۷۲
	بھکر	”	۴۹۶۷	۲۹۱۶	—	—	۵۱		—	—
	عیسیٰ خیل	”	۲۹۴۴	۲۵۸۷	۱۲۳	۱۸۳	۵۱		—	۱۸۳
	میانوالی		۱۱۴۶۳	۱۰۲۰۷	۱۹۰	۲۵۵	۸۱۶		—	۲۵۵
	میانوالی	۱۹۷۱ء	۶۵۵۳	۵۸۳۳	۴۵	۵۱	۶۲۲		—	۵۱
	بھکر	”	۳۰۳۸	۲۹۵۷	—	—	۸۱		—	—
	عیسیٰ خیل	”	۲۹۳۵	۲۷۱۸	۱۷۳	۳۴	۱۰		—	۳۹
	میانوالی		۱۲۰۲۶	۱۱۵۰۸	۳۶۸	۸۵	۲۱۵		—	۸۵

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	ب	ج	
								جی ہاں	۱	۲
میالوالی		۱۹۷۲ء	۵۸۸۸	۳۵۵۲	۳۶	۳۳۱	۹۵۹		۳۳۱	-
بھکر		"	۲۵۳۶	۲۳۶۹	-	-	۶۳		-	-
عیسیٰ خیل		"	۲۱۶۹	۱۹۲۵	۳۴	۸۳	۱۲۶		۸۳	-
میزان			۱۰۵۹۳	۸۹۳۶	۷۰	۳۲۵	۱۱۳۹		۳۲۵	-
میزان سرگودھا ڈویژن			۳۸۶۰۲۸	۳۵۶۲۲۹	۱۲۹۰۳	۲۲۳۷	۱۳۶۳۸			

تفصیل

۱۹۷۰ء

ایسے انتقالات جو تین ماہ کے اندر فیصلہ نہ ہو سکیں ان کی فرداً فرداً اطلاع فوداً فرداً
۴۹ تفصیل رپورٹ کلٹر ضلع کو ارسال نہیں کی جاتی بلکہ ماہ وار میٹنگ ریونیو افسران میں

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
نام ضلع	نام تحصیل	نام سال از کل انتقالات ۴۲	انتقالات فیصلہ	انتقالات فیصلہ	انتقالات زائد	انتقالات فیصلہ (ب)
		۲۱ اکتوبر لینڈ ریونیو	شدہ اندر تین ماہ	شدہ بعد از	از تین ماہ	طلب کم زر درست
		۱۹۶۷ء	ایکٹ درج شدہ تاریخ اندراج	تین ماہ	فیصلہ طلب	تین ماہ ہے
	شیخوپورہ شیخوپورہ ۱۹۶۷ء	۲۴۶۷	۱۹۰۵	۳۱۶	۱۱۷	۱۲۹
	فیروزوالا ،،	۲۴۸۰	۱۲۱۷	۱۱۷۶	۴۱	۴۶
	ننکانہ صاحب ،،	۵۴۳	۴۸۱	۳۵	۴	۱۸
میزان ضلع		۵۴۹۰	۳۶۰۸	۱۵۲۷	۱۶۲	۱۹۳
	شیخوپورہ ۱۹۶۸ء	۹۶۳۲	۸۱۱۲	۱۱۸۲	۱۴۹	۱۸۹
	فیروزوالا ،،	۸۳۳۵	۴۱۲۲	۴۰۴۵	۷۷	۹۱
	ننکانہ صاحب ،،	۲۶۹۸	۲۵۵۸	۱۰۳۰	۱۲	۲۵
میزان ضلع		۲۰۶۶۵	۴۷۹۲	۵۲۳۰	۲۳۸	۳۰۵
	شیخوپورہ ۱۹۶۹ء	۹۷۱۴	۸۴۰۶	۹۷۸	۱۶۱	۱۶۹
	فیروزوالا ،،	۷۹۷۳	۳۹۷۱	۳۹۳۲	۲۹	۳۱
	ننکانہ صاحب ،،	۳۱۹۲	۳۰۷۵	۷۸	۷	۳۲
میزان ضلع		۱۹۸۷۹	۱۵۴۵۲	۴۹۹۸	۱۹۷	۲۳۲
	شیخوپورہ ۱۹۷۰ء	۹۷۸۲	۸۵۷۷	۸۹۱	۱۵۲	۱۶۲
	فیروزوالا ،،	۸۰۷۹	۴۰۲۱	۳۹۹۷	۲۳	۲۷
	ننکانہ صاحب ،،	۳۸۳۵	۳۷۱۲	۷۳	۸	۵۱
میزان ضلع		۲۱۶۰۶	۱۶۳۱۰	۹۳۶۲	۱۸۳	۲۳۰
	شیخوپورہ ۱۹۷۱ء	۹۸۳۷	۸۶۱۷	۸۷۶	۱۸۷	۱۸۷

میں ایسے جملہ انتقالات کی ریونیو رقبہ‌وار تعداد میں ہو یہ زیر بحث آتی ہے۔ انتقالات زبانی فریقین کی حاضری میں تصدیق ہوتے ہیں ہر ایک انتقال میرے صادر شدہ کلیم کا محض متعلقہ بائع کو مہیا نہیں کیا جاتا۔

ڈپٹی کمشنر نے لکھا ہے کہ بورڈ آف ریونیو اس اطلاع کے لیے ایک فارم تجویز کرنا منظور کیا تھا لیکن وہ تاحال موصول نہیں ہوا ہے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
	فیروزوالہ	"	۴۲۲۳	۳۵۱۶	۳۳۴۶	۱۷۰	۱۹۱	
	نکالہ صاحب	"	۳۷۶۶	۳۶۰۸	۸۳	۵	۷۰	
میوان ضلع			۲۰۸۳۶	۱۵۷۳۱	۴۳۰۵	۳۴۲	۴۳۸	
شیخوپورہ شیخوپورہ		۱۹۷۲ء	۹۹۶۳	۸۶۷۳	۹۲۳	۱۷۳	۱۹۳	
فیروزوالہ		"	۷۴۳۹	۳۳۷۲	۲۶۷۵	۶۹۷	۷۰۵	
نکالہ صاحب		"	۲۶۸۲	۲۵۲۶	۲۷	۴	۱۲۵	
میوان ضلع			۲۰۹۴	۱۴۵۷۲	۳۶۲۵	۸۷۳	۱۰۲۳	
سیالکوٹ سیالکوٹ		۱۹۶۷ء	۲۷۳۵	۱۷۲۲	۱۲۵	۱۵۲	۷۵۶	
ڈسکہ		"	۲۵۷۰	۲۰۰۰	۳۸۷	۹۱		۲۵۷
پسرور		"	۱۰۵۵	۷۹۸	-	-		۱۳۹
نارووال		"	۸۵۳	۶۰۲	۸۵	۲۹		۵۰۳
شکرگڑھ		"	۱۷۰۳	۸۹۱	۲۹۶	۱۲		۱۷۹۷
میوان ضلع			۸۹۲۷	۶۰۳۳	۹۰۲	۱۹۳		۸۱۲
سیالکوٹ سیالکوٹ		۱۹۶۸ء	۷۷۳۳	۶۳۵۰	۱۴۷	۲۱۹		۱۸۴
ڈسکہ		"	۵۲۶۸	۴۱۰۳۰	۱۰۳۹	۲۹۰		۲۷۸
پسرور		"	۵۷۰۵	۵۱۳۸۵	-	۱۸۹		

۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
نارووال	"	۲۹۸۸	۲۵۱۹	۲۶۱	۴۹	۱۵۹
شکرگڑھ	"	۶۵۰۳	۴۶۴۱	۱۲۸۰	۲۸۳	۳۰۰
میزان ضلع		۲۸۴۰۸	۲۲۸۷۲	۲۷۳۷	۸۶۶	۱۸۳۴
سیالکوٹ	۱۹۶۹ء	۷۷۱۱	۶۸۲۷	۸۲	۱۶۹	۶۳۳
ڈسکہ	"	۶۶۶۱	۵۷۶۷	۶۴۴	۳۱	۲۱۹
پسرور	"	۵۷۴۱	۴۹۲۹	۱۲۶	۶۳	۸۳۰
نارووال	"	۳۷۷۰	۳۰۴۹	۴۰۹	۵۵	۲۵۷
شکرگڑھ	"	۴۷۸۰	۳۳۳۶	۹۷۸	۱۹	۴۱۸
میزان ضلع		۲۸۸۷۱	۲۴۹۰۸	۲۲۴۹	۳۳۷	۲۳۸۷
سیالکوٹ سیالکوٹ	۱۹۷۰ء	۱۱۹۶۴	۱۱۳۰۰	۲۸	۸۷	۵۴۹
ڈسکہ	"	۱۰۲۸۲	۴۱۸۴	۱۷۲۰	۶۷	۳۱۱
پسرور	"	۱۱۳۸۹	۱۰۷۵۸	۵۸	۵	۶۶۸
نارووال	"	۶۸۶۲	۵۶۰۵	۵۹۱	۱۸۶	۴۸۰
شکرگڑھ	"	۸۶۸۶	۷۲۴۱	۹۴۷	۲	۴۹۶
میزان ضلع		۳۹۱۸۳	۴۳۰۸۸	۳۳۴۴	۳۴۷	۲۴۰۴
سیالکوٹ	۱۹۷۱ء	۱۰۹۷۳	۸۲۸۵	۴۲۶	۷۴۸	۱۵۱۴

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
	ڈسکہ	"	۸۸۹۱	۷۱۱۰	۱۲۱۹	۶۱	۵۰۱
	پسرور	"	۱۰۷۸۹	۹۷۷۱	-	۷	۱۰۰۱
	نارووال	"	۴۶۴۵	۳۴۴۸	۳۹۱	۲۰۰	۶۰۶
	شکرگڑھ	"	۶۲۹۶	۴۳۴۷	۱۲۱۲	۵۰	۵۸۷
	میزان ضلع		۳۱۵۸۴	۳۳۰۶۱	۳۲۴۸	۱۰۶۶	۴۲۰۹
	سیالکوٹ	۱۹۷۲ء	۱۰۳۵۷	۸۲۲۹	۵۲۶	۱۰۸۷	۴۱۵
	ڈسکہ	"	۶۷۲۲	۵۱۱۰	۹۶۶	۳۶	۶۰۰
	پسرور	"	۱۲۱۲۳	۱۰۷۶۳	-	۵۶	۱۳۰۵
	نارووال	"	۵۴۴۷	۴۱۲۱	۴۳۱	۲۰۹	۶۷۶
	شکرگڑھ	"	۱۰۳۷۱	۶۴۲	۲۰۰۵	۱۷۸	۳۳۶
	میزان ضلع		۳۶۰۰۱	۲۸۹۶۵	۲۱۲۸	۹۵۷۶	۳۳۳۲
	گوجرانوالہ گوجرانوالہ	۱۹۶۷ء	۳۳۹۶	۲۱۹۵	۷۰۳	۱۷۰	۴۲۸
	حافظ آباد	"	۹۲۱۱	۹۷۷۰	۲۰۰۹	۱۷	۲۲
	وزیر آباد	"	۶۵۸۶	۲۲۰۹	۷۱۱	۲۷۳	۲۹۳
	میزان ضلع		۸۲۹۳	۵۳۷۵	۱۶۳۳	۳۶۰	۸۴۳
	گوجرانوالہ	۱۹۶۸ء	۱۸۵۷۹	۱۳۵۳۰	۴۵۵۰	۲۶۰	۶۵۸

تفصیل

۳۹۹۱

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
	حافظ آباد	"	۳۷۶۳	۲۱۰۸	۴۲۷	۱۸۳۰
	وزیر آباد	"	۳۵۱۱	۱۲۷۱	۱۳۰۶	۳۱۷
	میزان ضلع		۲۴۸۴۳	۱۶۵۲۰	۶۲۴۳	۸۸۱
	گوجرانوالہ	۱۹۶۹ء	۱۷۸۸۰	۱۲۲۴۷	۴۶۸۱	۵۳۰
	حافظ آباد	"	۲۹۱۵	۲۶۷۰	۱۳۰	۲۷
	وزیر آباد	"	۳۸۴۹	۱۳۲۸	۱۳۳۵	۶۹۱
	میزان ضلع		۲۴۶۴۶	۱۶۲۴۶	۵۸۴۶	۱۲۴۸
	گوجرانوالہ	۱۹۷۰ء	۱۶۶۳۰	۱۳۶۶۰	۴۶۹۰	۷۴۱
	حافظ آباد	"	۳۳۲۷	۲۰۲۹	۱۶۳	۱۷۸
	وزیر آباد	"	۳۴۳۱	۱۲۰۵	۱۱۲۳	۵۹۶
	میزان ضلع		۲۶۳۸۸	۱۷۷۶۷	۵۹۷۶	۱۵۱۵
	گوجرانوالہ	۱۹۷۱ء	۱۸۰۳۵	۱۰۷۷۳	۴۹۲۵	۷۹۲
	حافظ آباد	"	۳۷۹۳	۳۳۱۱	۲۵۱	۱۶۳
	وزیر آباد	"	۱۸۳۹	۱۰۷۵	۸۹۶	۴۹۸
	میزان ضلع		۲۴۶۶۷	۱۵۱۵۹	۶۰۷۲	۱۴۵۳

						۸۴
						۳۳
						۵۰۷
						۱۲۰۹
						۶۲۲
						۸۷
						۵۹۵
						۱۳۰۴
						۵۳۹
						۸۴
						۵۰۷
						۱۱۳۰
						۱۵۴۵
						۶۸
						۳۴۰
						۱۹۸۳

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
	گوجرانوالہ	۱۹۷۲ء	۱۹۷۳۹	۱۳۶۱۰	۴۶۶۴	۶۱۹	۸۵۶
	حافظ آباد	"	۳۷۴۱	۳۱۱۹	۳۵۳	۱۷۲	۹۷
	وزیر آباد	"	۳۶۶۷	۱۳۷۸	۱۲۸۵	۵۷۶	۳۲۸
	میزان ضلع		۲۷۱۵۷	۱۸۱۰۷	۶۳۰۲	۱۳۶۷	۱۳۸۱
لاہور	لاہور	۱۹۶۷ء	۰۹۲۷	۷۸۲	۹۵	۶	۴۲
	جوئیاں	"	۲۰۳۸	۴۵۰۳	۲۰۰۱	۱۳	۳۲۰
	قصور	"	۳۰۱۳۷	۹۹۱۱	۹۷۷	۸	۴۸
	میزان ضلع		۱۳۱۰۲	۱۲۱۹۶	۴۶۸	۲۸	۴۱۰
	لاہور	۱۹۶۸ء	۰۴۵۰۵	۳۹۳۹	۵۰۱	۸	۶۰
	جوئیاں	"	۰۷۱۴۸	۶۰۴۲	۹۹۵	۹	۱۳۲
	قصور	"	۱۰۶۳۴۸	۸۸۴۹	۱۸۱۰	۲۰	۲۹۹
	میزان ضلع		۲۲۰۸۱	۱۸۳۵۷	۳۳۷۹	۴۷	۳۰۱
لاہور	لاہور	۱۹۶۹ء	۳۹۶۹	۳۲۵۸	۹۲۳	۱۰	۷۸
	جوئیاں	"	۰۳۸۱۰	۲۳۴۰	۷۰۸	۱۲	۱۴۰
	قصور	"	۱۷۵۰	۹۳۸۱	۲۳۹۱	۲۸	۸۸
۱	میزان ضلع	۱	۲۳۵۲۹	۱۹۳۹	۳۲۸۲	۵۰	۲۸۸

تفصیل ۳

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
	لاہور	۱۹۶۰ء	۵۲۳۸	۴۶۳۷	۶۲	۴	۵۸
	جوڑیاں	"	۶۲۷۹	۵۹۱۷	۳۳۱	۲۷	۴۲۳۰
	قصور	"	۹۷۸۶	۷۹۶۲	۱۷۱۲	۲۳	۹۰
	میزان ضلع		۲۱۶۱۳	۱۸۳۹۶	۲۷۸۳	۶۳	۵۷۲
	لاہور	۱۹۷۱ء	۳۲۷۶	۲۸۲۲	۳۸۷	۱۱	۵۹
	جوڑیاں	"	۶۰۵۶	۵۰۰۷	۴۸۲	۱۷	۵۳۰
	قصور	"	۹۰۹۵	۷۳۴۳	۱۶۵۸	۲۳	۷۰
	میزان ضلع		۱۸۴۱۷	۱۵۱۷۳	۲۵۲۷	۵۱	۶۶۶
	لاہور	۱۹۷۲ء	۳۷۸۶	۳۲۴۶	۴۵۸	۱۲	۷۰
	جوڑیاں	"	۷۰۱۷	۶۲۰۳	۳۷۱	۲۱	۳۲۲
	قصور	"	۹۷۸۹	۹۱۲۸	۵۷۳	۲۷	۹۱
	میزان ضلع		۲۰۵۹۲	۱۸۵۷۷	۱۳۰۲	۶۰	۵۵۳
	میزان کل لاہور ڈویژن		۵۵۶۹۸۱	۴۲۹۲۰۷	۸۵۱۵۵	۱۳۵۹۵	۲۹۰۲۳

ملتان ڈویژن

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
ڈویلپمنٹی بلاک	تونسہ	۱۹۶۷ء	۷۴۹	۵۳۵۰	—	—	۲۶۴	ضروری	—	۴۰۱
		۱۹۶۸ء	۲۰۱۴	۱۸۸۳۲	—	—	۱۳۱۰	"	—	۱۸۴۱
		۱۹۶۹ء	۳۸۴۲	۳۶۲۲۱۰	—	۹۶	۱۵۰	"	۹۱	۳۶۰۹
		۱۹۷۰ء	۳۹۰۷	۳۹۰۷۰	—	—	—	"	—	۲۹۹۹
		۱۹۷۱ء	۳۱۷۴	۳۶۳۳۲	—	—	۳۳	"	—	۲۴۰۹
		۱۹۷۲ء	۲۷۸۸	۲۷۴۷	—	—	۴۱	"	—	۲۳۱۸
	میزان تحصیل تونسہ		۱۶۸۴۴	۱۵۸۳۴	—	۹۱	۴۱۹	"	۹۱	۱۵۳۷۷
	ڈیرہ غازی خان	۱۹۶۷ء	۳۰۱۹	۲۵۸۸	—	—	۴۳۱	"	—	۱۹۱۴
		۱۹۶۸ء	۸۹۳۶	۷۴۳۱۸	—	—	۷۱۸	"	—	۵۹۹۴
		۱۹۶۹ء	۹۴۷۴	۹۷۷۸	—	—	۱۹۶	"	—	۷۶۷۵

تفصیل

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
		۱۹۷۰ء	۷۷۱۳	۷۱۱۳	-	-	۶۰۰	"	-	۵۹۱۱
		۱۹۷۱ء	۱۱۵۴۸	۱۱۲۹۵	-	۸	۲۴۵	"	-	۹۸۷۰
		۱۹۷۲ء	۷۴۲۹	۷۱۳۷	۸	-	۲۸۴	"	۸	۵۹۰۲
میزان تحصیل ڈیرہ غازی خان			۴۷۷۱۹	۴۵۲۲۹	۸	۸	۲۴۷۴	"	۸	۳۷۲۹۹
ڈیرہ غازی خان	راجن پور	۱۹۶۷ء	۸۸۴	۶۹۱	-	-	۱۹۳ ضروری ہے		-	-
		۱۹۶۸ء	۲۷۵۷	۲۶۴۱	-	-	۱۱۶	"	-	۴۸۸
		۱۹۶۹ء	۳۸۵۸	۳۴۲۵	۷۸	-	۵۵	"	۷۸	۲۳۰۱
		۱۹۷۰ء	۲۷۱۷	۲۶۴۳	-	-	۷۴	"	-	۲۹۹۹
		۱۹۷۱ء	۱۹۵۱	۱۸۹۴	-	-	۵۷	"	-	۱۱۰۴
		۱۹۷۲ء	۲۲۸۸	۲۲۱۹	-	-	۶۹	"	-	۱۳۰۷
میزان تحصیل راجن پور			۱۴۱۵۵	۱۳۵۱۳	۷۸	-	۵۶۴	"	۷۸	۹۱۹۹
	جام پور	۱۹۶۷ء	۸۰۴	۶۴۷	-	-	۱۶۰	"	-	۳۰۹
		۱۹۶۸ء	۲۲۸۹	۲۲۰۵	-	-	۸۴	"	-	۱۹۱۱
		۱۹۶۹ء	۲۳۵۸	۳۲۳۴	۷۲	-	۵۲	"	۷۲	۲۸۵۷

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
		۱۹۷۰ء	۳۸۸۲	۳۷۲۷	—	—	۱۵۵	"	—	۲۹۰۸
		۱۹۷۱ء	۳۴۹۷	۳۴۳۸	—	—	۵۹	"	—	۲۸۰۳
		۱۹۷۲ء	۳۶۶۰	۳۵۱۲۰	—	—	۱۴۸	"	—	۳۱۰۱
میزان تحصیل جام پور			۱۲۴۹۳	۱۶۷۶۳	۷۲	—	۶۵۸	"	۷۲	۱۳۹۰۰
ساہیوال	اوکاڑہ	۱۹۶۷ء	۱۳۶۸	۷۳۶	—	۱۱۵	۵۰۷	"	—	—
		۱۹۶۸ء	۶۶۳۴	۶۱۱۸	۱۱۵	—	۴۰۱	"	۱۲۵	—
		۱۹۶۹ء	۷۱۵۶	۷۰۸۲	—	—	۷۳	"	—	—
		۱۹۷۰ء	۵۵۷۹	۷۳۸۲	—	۴	۹۳	"	—	—
		۱۹۷۱ء	۷۸۷۸	۷۳۱۲۰	۴	۱	۴۱	"	۴	—
		۱۹۷۲ء	۴۴۵۳	۴۲۱۷	۱	—	۳۵	"	—	—
	چنوری	۱۹۷۳ء	۵۸۶	۵۵۹	—	—	۲۷	"	—	—
میزان تحصیل اوکاڑہ			۳۰۶۵۴	۲۹۱۱۶	۱۲۰	۱۲۰	۱۱۹۸		۱۲۰	—
ساہیوال		۱۹۶۷ء	۲۴۰۰	۲۰۰۴	—	۲۴	۳۷۲	"	۲۴	—
		۱۹۶۸ء	۹۹۱۷	۹۵۴۰	۲۴	—	۳۵۳	"	—	—
		۱۹۶۹ء	۹۱۹۷	۹۸۴	—	—	۱۱۶	"	—	—
		۱۹۷۰ء	۱۰۲۰۴	۱۹۱۰	—	۱۴	۲۸۰	"	—	—

تفصیل

۴۶۶۴

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
		۱۹۷۱ء	۸۸۱۲	۸۲۳۵	۲۳	۲۵	۳۳۹	"	۱۵	—
		۱۹۷۲ء	۷۹۵۳	۷۸۴۳	۲۵	—	۱۲۲	"	—	—
	جنوری	۱۹۷۳ء	۹۰۶	۷۷۶	—	—	۱۳۰	"	—	—
میزان تحصیل ساہیوال			۳۹۱۹۰	۳۷۳۶۵	۵۳	۵۳	۱۷۰۹	"	۵۳	—
	دیپالپور	۱۹۶۷ء	۷۶۷	۵۰۸	—	۲۸	۲۳۱	"	—	۲۸
		۱۹۶۸ء	۳۲۷۳	۳۰۱۸	۲۸	—	۲۲۸	"	—	—
		۱۹۶۹ء	۳۲۱۰	۳۱۴۳	۶	—	۶۱	"	—	—
		۱۹۷۰ء	۳۸۸۳	۳۰۹۲	—	—	۳۱	"	—	—
		۱۹۷۱ء	۳۷۰۷	۳۶۸۸	—	—	۳۹	"	—	—
		۱۹۷۲ء	۳۰۳۶	۲۹۲۹	۸	۲	۱۰۷	"	—	۲
	جنوری	۱۹۷۳ء	۳۲۷	۱۳۷	—	۳	۱۸۶	"	—	—
میزان تحصیل دیپالپور			۱۹۳۳۳	۱۸۳۸۵	۳۲	۳۳	۸۷۳	"	—	۳۳
	پاکپتن	۱۹۶۷ء	۲۰۹۳	۲۰۰۵	—	۳	۱۸۳	"	—	۳
		۱۹۶۸ء	۴۹۱۵	۴۷۰۶	۳	—	۲۰۶	"	—	—
		۱۹۶۹ء	۸۵۲۹	۸۵۲۳	۲	—	۳	"	—	—
		۱۹۷۰ء	۴۹۱۹	۴۶۹۷	—	—	۲۲	"	—	—

۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
							جی ہاں ج ج
	۱۹۷۱ء	۸۱۱۸	۸۰۴۰	—	۳	۵۵	۳ — " —
	۱۹۷۲ء	۷۲۱۹	۷۱۳۴	۵	۴	۷۶	— — " —
جنوری	۱۹۷۳ء	۸۸۴	۷۶۲	۲	۲	۱۱۸	— — " —
میزان تحصیل پاکپتن		۴۲۲۷۶	۳۱۸۷۸	۱۲	۱۲	۶۶۴	۶ — " —
مظفرگڑھ لیہ	۱۹۶۷ء	۲۷۴۹	۱۷۲۴	۵۰۵	۷		۲۲۵۲
	۱۹۶۸ء	۴۳۲۳	۲۱۱۱۳	۸۰۴	۱۰۳	۳۴۰۴	۱۰۳ ۱۹۳۲
	۱۹۶۹ء	۳۱۱۶	۲۰۸۴	۸۹۵	—	۱۳۷	— ۱۰۸۸
	۱۹۷۰ء	۳۲۴۲	۲۳۱۷	۸۲۵	—	—	— ۲۱۶۰
	۱۹۷۱ء	۳۹۹۱	۲۸۸۵	۷۷۸	—	۳۵۵	— ۱۷۵۸
	۱۹۷۲ء	۲۵۳۳	۱۵۹۶	۴۸۷	—	۴۴۰	— ۱۳۵۶
میزان تحصیل لیہ		۱۷۴۳۲	۱۱۶۴۲	۴۳۹۴	۱۰۳	۱۲۸۶	۱۰۳ ۱۱۴۶۵
مظفرگڑھ مظفرگڑھ	۱۹۷۰ء	۴۹۰۴	۴۶۴۳	—	—	۲۶۱	— ۳۰۹۶
	۱۹۷۱ء	۴۹۹۲	۴۲۵۹	—	—	۴۳۳	— ۲۸۳۸
	۱۹۷۲ء	۴۱۷۵	۴۰۶۲	—	۱	۱۱۲	۲۴۰۸
میزان تحصیل مظفرگڑھ		۲۳۵۹۹	۱۲۳۶۷	—	۱	۴۴۰۱	۱۰۳ ۱۴۷۶

تفصیل

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	ب ۱۰ جی ہاں ج	۱۱ ج
	علی پور	۱۹۶۷ء	۳۴۶	۱۹۹	۷۴	—	۷۳	—	۱۸۲
		۱۹۶۸ء	۱۷۷۱	۱۴۶۷	۱۶۶	—	۱۳۸	—	۱۰۸۸
		۱۹۶۹ء	۱۷۶۵	۱۵۸۰	۱۸۰	—	۵	—	۱۱۷۴
		۱۹۷۰ء	۲۱۴۸	۱۹۵۵	—	—	۱۹۳	—	۱۳۰۴
		۱۹۷۱ء	۴۳۱۹	۴۲۲۹	—	—	۹۰	—	۲۸۱۸
مظفرگڑھ	علی پور	۱۹۷۲ء	۳۲۶۵	۲۹۶۶	—	—	۲۹۹		۱۹۲۸
	میزان تحصیل علی پور		۱۳۶۱۴	۱۲۳۹۶	۴۲۰	—	۷۹۸		۹۵۴۴
	کوٹ ادو	۱۹۶۷ء	۸۳۲	۴۱۷	۱۱۶	۲۹۹		۲۹۹	۳۴۸
		۱۹۶۸ء	۶۰۸۲	۲۹۷۲	۸۹۷	۲۱۳		۲۱۳	۲۵۷۸
		۱۹۶۹ء	۳۷۸۵	۳۰۱۸	۳۸۹	—	۳۷۸	—	۲۲۷۲
		۱۹۷۰ء	۴۱۹۴	۲۳۹۲	۸۲۹	۹۷۳		۹۷۳	۲۱۵۴
		۱۹۷۱ء	۳۲۶۶	۲۵۱۸	۷۰۲	—	۴۶	—	۲۱۵۶
		۱۹۷۲ء	۴۲۷۲	۲۳۱۲	۱۰۳۲	۳۵۶	۸۷۲	۳۵۶	۲۲۳۰
	میزان کوٹ ادو		۲۰۶۳۱	۱۳۶۲۹	۳۹۶۶	۱۸۴۱	۱۱۹۶	۱۸۴۱	۱۷۷۳۸

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
								جی ہاں	ج	خ
ملتان	ملتان	۱۹۶۷ء	۲۳۲۵	۲۱۲۸	۱۹۷	—	—		—	۱۶۱۲
		۱۹۶۸ء	۶۳۲۹	۵۹۶۴	۳۶۵	—	—		—	۴۷۱۸
		۱۹۶۹ء	۶۸۶۵	۶۳۹۲	۴۷۳	—	—		—	۳۵۲۴
		۱۹۷۰ء	۷۰۵۳	۶۸۴۲	۲۱۱	—	—		—	۴۳۰۸
		۱۹۷۱ء	۶۵۰۶	۶۱۸۶	۳۲۰	—	—		—	۳۱۱۸
		۱۹۷۲ء	۷۰۳۸	۶۴۹۸	۵۴۰	—	—		—	۳۲۱۸
		۱۹۷۳ء	۱۷۵۳	۱۴۳۳	۱۱۲	۵	۲۰۳		۵	۱۴۲۱
میزان تحصیل ملتان			۳۷۸۶۹	۳۰۴۴۳	۲۲۱۸	۵	۲۰۳		۵	۲۱۹۱۷
	وہاڑی	۱۹۶۷ء	۴۵۵	۳۱۰	۴۵	—	—		—	۱۵
		۱۹۶۸ء	۲۸۹۶	۲۸۴۸	۵۵	—	—		—	۵۴۲
		۱۹۶۹ء	۳۲۳۱	۳۱۷۰	۹۱	—	—		—	۵۸۴
		۱۹۷۰ء	۳۱۱۹	۳۰۶۹	۵۰	—	—		—	۹۱
		۱۹۷۱ء	۳۶۹۱	۳۶۹۱	۵۰	—	—		—	۸۸
		۱۹۷۲ء	۳۴۸۶	۳۴۸۶	—	—	—		—	۳۷

تحصیل

۳۹۷۱

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	ب	ج	-	
								جی ہاں		+	۲۱۷۰
	جنوری ۱۹۷۳ء	۵۹۳۷	۵۹۳۷	۵۷۸۵	۳۰۰	۳	۸۰			=	۸
میزان تحصیل وہاڑی		۱۷۳۷۲	۱۷۳۷۲	۱۷۶۰۲	۲۹۱	۱	۸			-	۱۳۷۷
ملتان لودھران	۱۹۶۷ء	۱۳۱۷	۱۳۱۷	۱۲۸۲	۳۵	-	-			-	۷۱۰
	۱۹۶۸ء	۴۲۶۳	۴۲۶۳	۴۲۲۳	۳۱	-	-			-	۲۱۲
	۱۹۶۹ء	۶۳۰۳	۶۳۰۳	۶۳۳۸	۳۶	-	-			-	۱۵۹۳
	۱۹۷۰ء	۶۰۷۵	۶۰۷۵	۶۰۴۲	۳۳	-	-			-	۱۷۰۱
	۱۹۷۱ء	۵۶۶۰	۵۶۶۰	۵۶۴۲	۱۸	-	-			-	۱۵۴۳
	۱۹۷۲ء	۴۵۰۷	۴۵۰۷	۴۲۸۰	۲۷	-	-			-	۱۵۲۹
	جنوری ۱۹۷۳ء	۱۱۲۷	۱۱۲۷	۹۸۴	-	۶	۱۵۷			-	۸۴۰
میزان تحصیل لودھران		۲۹۳۵۴	۲۹۳۵۴	۲۹۰۰۱	۱۹۰	۶	۱۵۷			-	۱۰۷۲۹
ملتان	میلسی ۱۹۶۷ء	۶۲۹	۶۲۹	۵۵۳	۷۶	-	-			-	۱۵
	۱۹۶۸ء	۱۵۴۰	۱۵۴۰	۱۴۸۴	۶۶	-	-			-	۳۵
	۱۹۶۹ء	۳۱۰۶	۳۱۰۶	۳۰۱۸	۸۷	-	-			-	۱۱۴۳
	۱۹۷۰ء	۲۶۵۵	۲۶۵۵	۲۵۸۳	۱۰۲	-	-			-	۱۱۰۱
	۱۹۷۱ء	۲۵۴۴	۲۵۴۴	۲۴۸۸	۴۶	۳	۳			-	۱۱۷۶

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	ب	ج
								جی ہاں ۱	۲
		۱۹۷۲ء	۲۵۰۵	۲۴۱۹	۸۶	—	—	—	۱۵۸۴
		جنوری ۱۹۷۳ء	۳۵۸	۳۳۲	۴۰	۵	۱۱	—	۵۰
میزان تحصیل مہلسی			۱۳۳۳۷	۱۲۷۵۷	۵۵۴	۵	۱۱	—	۵۱۰۴
ملتان	خانیوال	۱۹۶۷ء	۱۸۵۰	۱۶۷۳	۱۷۷	—	—	—	۸۱۰
		۱۹۶۸ء	۵۸۰۰	۵۵۳۲	۴۶۲	—	—	—	۱۸۲۶
		۱۹۶۹ء	۴۶۵۴	۵۴۳۱	۲۱۳	—	—	—	۳۴۴۸
		۱۹۷۰ء	۸۲۶۳	۶۰۵۵	۲۰۵	—	—	—	۳۸۵۶
		۱۹۷۱ء	۵۹۹۲	۵۷۵۳	۲۳۹	—	—	—	۴۴۴۲
		۱۹۷۲ء	۵۱۷۰	۴۹۵۴	۲۱۶	—	—	۴	۴۳۴۶
		جنوری ۱۹۷۳ء	۱۱۱۷	۱۰۴۰	—	۴	۲۳	۴	۱۱۸
میزان تحصیل خانیوال			۳۱۸۶۴	۳۰۲۵۱	۱۵۱۸	۴	۲۳	۴	۱۸۸۶۶
	کبیروالہ	۱۹۶۶ء	۱۱۴۸	۱۰۲۷	۱۲۱	—	—	—	—
		۱۹۶۸ء	۴۸۲۵	۴۳۴۸	۴۸۰	—	—	—	—
		۱۹۶۹ء	۵۵۸۶	۵۴۵۵	۱۳۱	—	—	—	—
		۱۹۷۰ء	۳۷۱۲	۳۵۱۲	۱۰۲	—	—	—	—

تفصیل

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	ب جی ہاں	ج ۱	۲
		۱۹۷۱ء	۳۵۸۱	۳۴۸۱	۰۰۱	–	–		–	–
		۱۹۷۲ء	۲۶۴۷	۲۳۲۶	۳۲۱	–	–		–	–
	جنوری تا فروری	۱۹۷۳ء	۹۰۵	۸۰۸	–	۶	۹۰		۶	–
	میزان تحصیل کبیر والہ		۲۲۴۰۴	۲۰۹۵۴	۱۳۵۴	۶	۹۰		۶	–
	شجاع آباد	۱۹۶۷ء	۱۹۴۴	۱۹۱۰	۳۴	–	–		–	۱۴۲۲
		۱۹۶۸ء	۴۸۹۵	۴۶۲۷	۴۸	–	–		–	۲۶۵۱
		۱۹۶۹ء	۵۴۰۶	۵۳۰۴	۱۰۲	–	–		–	۱۲۹۴
		۱۹۷۰ء	۵۱۸۰	۵۰۹۳	۸۷	–	–		–	۱۵۴۲
		۱۹۷۱ء	۵۲۱۷	۵۱۵۲	۶۵	–	–		–	۱۴۲۱
		۱۹۷۲ء	۴۷۷۰	۴۷۳۶	۳۴	–	–		–	۱۸۱۰
	جنوری تا فروری	۱۹۷۳ء	۱۳۲۵	۱۱۷۶	۲۲	۱	۱۲۶		۱	۹۸۸
	میزان تحصیل شجاع آباد		۲۸۷۳۷	۲۸۷۹۸	۴۱۲	۱	۱۲۶		۱	۱۰۳۵۶
	کل میزان ملتان ڈویژن		۴۴۹۱۹۶	۴۱۹۲۶۲	۱۵۷۵۵	۲۱۹۲	۱۱۹۸۷			

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	ب	ج
								جی ہاں ۱	۲
بہاولپور	بہاولپور	۱۹۶۷ء	۵۵۹	۴۹۳	-	۶۶	-	۶۶	۴۹۳
		۱۹۶۸ء	۱۹۲۶	۱۶۳۸	۶۶	۲۲۲	-	۲۲۲	۱۷۰۴
		۱۹۶۹ء	۱۷۷۴	۱۳۴۲	۲۲۲	۲۱۲	-	۲۱۲	۱۵۶۴
		۱۹۷۰ء	۲۱۷۱	۱۷۲۵	۲۱۲	۲۳۴	-	۲۳۴	۱۹۳۷
		۱۹۷۱ء	۲۵۰۰	۱۸۳۱	۲۳۴	۵۳۵	-	۵۳۵	۲۰۶۵
		۱۹۷۲ء	۲۶۲۱	۱۶۰۲	۵۳۵	۴۷۴	-	۴۸۴	۲۱۳۷
	میزان تحصیل بہاول پور		۱۱۶۵۳	۸۶۳۱	۱۲۶۹	۱۷۵۳	-	۱۳۵۳	۹۹۰۰
	احمد پور شرقیہ	۱۹۶۷ء	۶۳۷	۲۰۰	-	۴۳۷	-	۴۳۷	۲۰۰
		۱۹۶۸ء	۱۹۸۶	۱۴۱۳	۴۳۷	۱۳۶	-	۱۳۶	۱۸۵۰
		۱۹۶۹ء	۲۸۸۲	۲۴۳۶	۱۳۶	۳۱۰	-	۳۱۰	۲۵۷۳
		۱۹۷۰ء	۳۷۶۵	۳۳۵۰	۳۱۰	۱۰۵	-	۱۰۵	۳۶۶۰
		۱۹۷۱ء	۵۴۴۰	۳۶۶۴	۱۰۵	۱۶۷۱	-	۱۶۷۱	۳۷۶۹
		۱۹۷۲ء	۴۴۸۰	۱۷۰۵	۱۶۷۱	۱۱۰۴	-	۱۱۰۴	۳۳۷۵
	میزان		۱۹۱۹۰	۱۲۷۶۸	۲۶۵۴	۳۷۶۳	-	۳۷۶۳	۱۵۴۲۷

تفصیل

۳۹۷۵

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	ب جی ہاں	ج ۱	ج ۲
حاصل پور		۱۹۶۷ء	۴۰۳	۳۵۰	۰	۵۳	–		۵۳	۳۵۰
		۱۹۶۸ء	۲۸۳۵	۲۴۴۳	۵۳	۳۳۹	–		۳۳۹	۲۴۹۶
		۱۹۶۹ء	۱۹۵۷	۱۲۳۵	۳۳۹	۸۳	–		۸۳	۱۵۷۴
		۱۹۷۰ء	۲۴۲۵	۲۱۴۹	۸۳	۱۹۷	–		۱۹۷	۱۲۳۲
		۱۹۷۱ء	۲۲۰۱	۱۹۳۳	۱۹۷	۷۱	–		۷۱	۲۱۳۰
		۱۹۷۲ء	۲۷۴۶	۲۳۰۳	۷۱	۳۳۲	–		۳۲۲	۲۳۷۴
میزان			۱۲۲۷۱	۱۰۲۱۳	۷۴۳	۱۰۱۵	–		۱۰۱۵	۱۱۱۵۶
بہاولنگر	بہاولنگر	۱۹۶۷ء	۸۲۷	۵۳۴	۲۰۶	۲۰	۶۷		۸۷	۷۶۰
	منچن آباد	،،	۲۶۶	۱۲۴	۱۹	۷۶	۴۹		۱۲۵	۱۴۱
	فورٹ عباس	،،	۳۲۲	۳۲۲	–	–	–		–	۳۲۲
	چشتیاں	،،	۳۴۳	۲۴۰	–	–	۱۰۳		۱۰۳	۲۴۰
میزان			۱۷۵۸	۱۲۲۰	۲۲۲	۹۶	۲۱۹		۳۱۵	۱۴۴۳
	بہاولنگر	۱۹۶۸ء	۴۳۵۷	۳۷۳۳	۴۸۰	۵۴	۱۳۰		۱۸۴	۴۱۷۳
	منچن آباد	،،	۱۹۸۰	۶۸۵	۵۵۳	۴۸	۵۹۹		۷۲۲	۱۲۳۸
	فورٹ عباس	،،	۲۰۴۳	۲۰	–	–	–		–	۲۰۲۳

۴۶۷۶

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	ب	ج
								جی ہاں ۱	۲
	چشتیاں	”	۱۳۰۹	۱۲۱۹	-	-	۹۰	۷۲۲	۱۲۳۸
	میزان		۹۳۶۹	۴۶۳۰	۱۰۱۳	۲۰۱	۶۱۵	۱۰۱۶	۸۶۵۳
	بہاولنگر	۱۹۶۹ء	۵۶۲۲	۳۳۹۵	۱۹۶۲	۹۵	۱۷۰	۲۶۵	۵۳۵۷
	منچن آباد	”	۲۷۷۷	۱۸۵۹	۶۲۳	۲۷۸	۲۱۹	۳۹۷	۲۳۸۰
	فورٹ عباس	”	۳۶۲۶	۳۳۱۴	۱۲	-	-	-	۳۳۲۶
	چشتیاں	”	۱۳۲۲	۱۲۷۸	۳۳	-	۱۰۰	۱۱۰	۱۳۱۲
	میزان		۱۳۲۴۷	۹۹۳۳	۲۳۳۱	۳۷۳	۴۹۹	۸۷۲	۱۲۳۷۵
	بہاولنگر	۱۹۷۰ء	۳۷۵۳	۲۸۲۳	۷۰۲	۹۲	۱۳۶	۲۲۸	۳۵۲۶
	منچن آباد	”	۱۶۱۳	۳۲۳	۴۷۸	۱۰۳	۳۱۰	۴۱۳	۱۲۰۱
	فورٹ عباس	”	۲۹۹۱	۲۹۶۷	۳۳	-	-	-	۲۹۹۱
	چشتیاں	”	۱۸۲۹	۱۷۱۱	۱۲	-	۱۰۰	۱۰۰	۱۷۲۹
	میزان		۱۰۱۸۶	۸۲۶۵	۱۲۲۲	۱۹۵	۵۳۶	۷۳۱	۹۳۳۷
بہاولنگر	بہاولنگر	۱۹۷۱ء	۳۷۷۵	۵۶۵۲	۱۰۳۶	۳۰	۳۷	۷۷	۳۹۹۳
	منچن آباد	”	۱۳۰۷	۵۳۶	۲۵۷	۳۳۳	۲۷۱	۵۱۳	۷۹۳
	فورٹ عباس	”	۲۹۳۷	۲۶۳۳	۳	۵	۳	-	۲۶۳۷

تفصیل

۱			۳		۵۰	۶	۸		ب	ج	
									جی ہاں		
	پشتیاں	”	۱۵۹۲	۱۵۰۸	۱۲	-	۷۲	۷۲		۱۵۳۰	
	میزان		۹۳۲۱	۷۳۴۰	۱۳۱۸	۲۷۳	۳۹۰	۶۴۳		۸۹۵۳	
بہاولنگر	بہاولنگر	۱۹۷۲ء	۲۰۹۷	۹۷۶۱	۲۵۳	۲۶	۵۷	۸۳		۲۰۱۴	
	منچن آباد	”	۰۷۴	۵۰۶	۱۴۱	۵۹	۶۸	۱۲۷		۶۴۷	
	پشتیاں	”	۱۵۲۲	۱۴۳۸	۲	-	۷۳	۸۲		۲۰۱۴	
	فورٹ عباس	”	۲۱۴۷	۲۱۱۷	-	۲	۲۸	۳۰		۲۱۱۷	
	میزان		۶۵۴۰	۵۸۲۲	۳۹۶	۸۷	۲۳۵	۳۲۲		۶۲۱۸	
رحیم یار خان	رحیم یار خان	۱۹۶۷ء	۶۵۵	۵۳۱	-	۳۰	۹۳	۲۳		۳۵۱	
	خان پور	”	۴۱۰	۳۳۹	-	۱۳	۵۸	۷۱		۳۳۹	
	صادق آباد	”	۴۳۷	۳۱۶	-	-	۱۲۱	۱۲۱		۳۱۶	
	لیاقت پور	”	۳۹۷	۲۸۷	-	-	۱۱۰	۱۱۰		۲۸۷	
	میزان		۱۸۹۹	۱۴۷۳	-	۴۳	۳۸۳	۴۲۶		۱۴۷۳	
رحیم یار خان	رحیم یار خان	۱۹۶۸ء	۳۵۷۵	۲۹۲۹	۳۴	۴۸	۵۳۸	۴۲۶		۱۴۷۳	
	خان پور	”	۱۹۲۱	۱۳۸۹	-	۱۳۰	۴۰۲	۵۳۲		۱۳۸۹	
۱	صادق آباد	”	۲۰۴۳	۱۶۴۰	۳۱	۷	۴۴۵	۳۵۲		۱۳۶۱	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸ جی ہاں ۱	۸ جی ہاں ۲
	لیاقت پور	"	۲۰۶۸	۱۳۹۱	-	-	۶۱۷	۱۳۹۱
	میزان		۹۵۱۷	۷۳۷۵	۶۵	۱۸۵	۲۰۷۷	۷۴۴۰
	رحیم یار خان	۱۹۶۹ء	۲۸۴۴	۳۷۸۷	-	۳۱	۱۰۵۷	۳۷۸۷
	خان پور	"	۲۸۶۸	۱۲۶۴	-	۳۷	۱۶۰۴	۱۲۶۴
	صادق آباد	"	۲۹۲۱	۲۳۶۶	۳۰	۲۳	۴۲۸	۲۳۹۶
	لیاقت پور	"	۲۸۵۴	۱۱۴۰	-	-	۱۶۹۴	۱۱۴۰
	میزان		۱۳۶۸۷	۸۸۲۷	۳۰	۹۱	۴۷۸۰	۸۷۶۰
	رحیم یار خان	۱۹۷۰ء	۳۹۵۰	۳۱۹۹	۱۷	۲۳	۷۳۴	۳۲۱۶
	خان پور	"	۱۵۵۸	۹۲۴	-	-	۶۳۴	۹۲۴
	صادق آباد	"	۳۱۴۸	۲۸۳۰	۲۷	۶	۲۹۱	۲۸۶۷
	لیاقت پور	"	۳۹۰۴	۳۰۸۰	۱۵	-	۸۰۹	۳۰۹۵
	میزان		۱۲۵۶۰	۱۰۰۳۳	۵۹	۲۹	۲۴۶۸	۱۰۰۹۲
رحیم یار خان	رحیم یار خان	۱۹۷۱ء	۳۰۱۲	۳۱۰۱	۹	۹۷	۹۰۳	۳۱۰۹
۱	خان پور	"	۳۲۹۶	۳۵۴۲	۲۵	۷۰	۷۵۹	۲۵۳۷

تفصیل

۳۶۷۹

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	ب	ج	
								جی ہاں		
								۱۰	۱۱	
صادق آباد		"	۲۹۴۹	۲۶۵۶	—	۳	۲۶۰	۲۹۳	۲۶۵۶	
لیاقت پور		"	۳۲۴۷	۲۳۴۰	۱۵	—	۸۹۲	۸۹۲	۲۳۵۵	
میزان			۱۳۳۰۴	۱۰۴۰۹	۴۸	۱۷۰	۲۶۷۸	۲۸۴۷	۱۰۶۵۸	
رحیم یار خان	۱۹۷۲ء		۳۲۲۳	۲۰۱۵	۵۰	۲۸۲	۸۷۶	۱۱۵۸	۲۰۶۵	
صادق آباد		"	۲۲۵۴	۱۸۱۰	۱۲۰	۵۸	۲۷۴	۴۳۲	۱۸۲۴	
لیاقت پور		"	۲۵۷۳	۱۲۱۰	۱۷	۲۰	۴۲۶	۴۴۶	۲۱۲۷	
خان پور		"	۳۰۵۴	۱۲۰۰	—	—	۸۵۴	۸۵۴	۱۲۰۰	
میزان			۹۲۰۴	۶۲۲۵	۷۹	۳۶۰	۲۵۳۰	۲۸۹۰	۷۲۱۶	
میزان کل بہاولپور ڈویژن			۱۵۳۵۵۸	۱۱۶۲۰۵	۱۱۶۵۵	۸۵۸۴	۱۷۱۱۴			

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	ب ۸	ج ۹
							جی ہاں ۱	۲
گجرات	گجرات	۱۹۶۷ء	۳۷۳۸	۸۲۲۲	۴۸	۲۰	۱۱۷۸	۲۰	۹۶۵
	کھاریاں	"	۴۳۰۵	۲۹۵۳	۲۵	—	۱۳۲۶	—	۵۲۵
	چھالیہ	"	۱۹۷۳	۱۳۰۲	۲۰	—	۵۵۰	—	۸۶۶
	میزان		۱۰۰۱۵	۳۸۷۸	۶۳	۲۰	۳۰۵۴	۲۰	۱۹۴۳
	گجرات	۱۹۶۸ء	۱۶۷۸۴	۱۵۹۳۱	۹۳	۱۳	۷۱۷	۱۳	۱۱۶۹
	کھاریاں	"	۱۶۲۳۰	۱۳۳۳۲	۶۲	—	۱۳۳۲	—	۱۵۵۵
	چھالیہ	"	۱۰۳۱۱	۹۷۴۹	۷۰	—	۳۹۲	—	۱۲۸۷
	میزان		۴۳۳۲۵	۳۰۱۲۶	۲۲۵	۱۳	۲۳۴۱	۱۳	۲۹۷۲
	گجرات	۱۹۶۹ء	۱۳۲۳۱	۱۲۲۹۷	۵۲۳	—	۸۰۰	—	۱۱۸۰
	کھاریاں	"	۲۱۳۴۳	۱۸۴۴۸	۵۲۵	—	۲۷۸۴	—	۱۷۵۸
	چھالیہ	"	۱۰۸۳۰	۱۰۳۵۷	۲۱۷	۲۵	۳۴۲	۲۵	۱۴۷۷
	میزان		۳۶۳۰۸	۳۱۳۹۲	۹۶۶	۲۵	۲۳۲۵	۲۵	۴۲۳۵
	گجرات	۱۹۷۰ء	۱۶۱۸۳	۱۲۳۹۱	۲۴۳۲	۳۹۳	۸۶۰	۳۹۶	۱۱۳۰
	کھاریاں	"	۱۷۹۵۴	۱۵۰۳۳	۱۹۲۶	۱۲۶	۸۷۱	۱۲۶	۱۹۰۳
	چھالیہ	"	۸۶۲۸	۵۳۵۸	۵۶۳	۸۳	۳۹۳	۸۳	۱۳۱۳
	میزان		۴۲۷۵۳	۳۴۸۸۳	۳۱۳۳	۶۰۶	۲۱۲۳	۶۰۶	۴۳۳۶
گجرات	گجرات	۱۹۷۱ء	۱۴۰۲۸	۱۰۰۲۸	۳۳۳۴	۱۸۹	۴۷۷	۱۸۹	۱۱۹۵
	کھاریاں	"	۱۱۵۱۰	۹۹۲۶	۱۰۲۵	۱۳۰	۳۲۹	۱۳۰	۱۸۳۴

تفصیلی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	ب	ج
							جی ہاں	۱	۲
	پھالیہ	"	۷۹۶۸	۶۷۰۶	۹۴۲	۴۴	۲۷۳	۴۴	۱۸۰۲
	میزان		۳۳۵۰۶	۲۶۶۶۰	۵۳۰۱	۳۶۳	۱۱۸۲	۳۶۳	۴۸۳۱
	گجرات	۱۹۷۲ء	۱۰۲۱۵	۷۲۶۰	۱۹۴۱	۲۳۲	۷۸۱	۲۳۳	۸۸۱
	کھاریاں	"	۹۲۸۴	۷۷۰۶	۵۸۲	۴۲۲	۵۷۲	۴۲۲	۱۶۷۲
	پھالیہ	"	۷۸۵۰	۶۸۵۵	۴۱۶	۱۰۲	۴۷۴	۱۰۲	۱۶۰۱
	میزان		۲۷۳۴۹	۲۱۸۲۴	۲۹۴۱	۷۵۷	۱۸۲۷	۷۵۷	۴۱۵۴
راولپنڈی	راولپنڈی	۱۹۶۷ء	۱۵۲۹۴	۱۳۹۱۳	—	۱۷	۱۴۶۴	۱۷	۷۴۱۱
	گوجر خان	"	۸۰۵۹	۷۳۷۱	—	۶	۶۸۲	۶	۴۱۲۳
	کہوٹہ	"	۲۳۳۷	۲۱۸۱	—	—	۲۵۶	—	۱۲۷۰
	کوہ مری	"	۲۵۱۰	۲۲۳۷	—	—	۲۷۳	—	۱۲۶۹
	میزان		۲۸۳۰۰	۲۵۶۰۲	—	۲۳	۲۶۷۵	۲۳	۱۴۰۷۲
	راولپنڈی	۱۹۶۸ء	۱۴۶۱۹	۱۰۷۰۸	۱۷	۵۲	۳۸۴۲	۵۲	۵۸۰۶
	گوجر خان	"	۷۳۸۲	۶۵۵۹	۶	۱	۱۴۱۴	۱	۳۹۷۵
	کہوٹہ	"	۴۲۱۸	۳۷۵۰	—	—	۴۶۸	—	۶۱۱۶
	کوہ مری	"	۲۱۴۸	۱۷۷۸	—	—	۳۶۲	—	۹۸۱
	میزان		۲۸۹۵۸	۲۲۷۹۵	۲۳	۵۳	۶۰۸۸	۵۳	۱۲۸۷۸
راولپنڈی	راولپنڈی	۱۹۶۹ء	۱۵۳۷۰	۱۲۶۱۹	۵۲	۴	۲۶۹۵	۶	۴۸۱۰
	گوجر خان	"	۸۸۰۳	۷۵۹۱	۱	—	۱۲۱۱	—	۴۲۹۲
	کہوٹہ	"	۳۷۱۳	۳۲۴۱	—	—	۴۷۲	—	۱۹۱۲

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	ب جی ہاں ۱	ج ۲
	گوہ مری	"	۲۷۰۴	۲۱۲۸	-	۶۶	۵۱۳	۶۹	۱۳۹۴
	میزان		۳۰۵۹۰	۲۵۵۷۹	۵۳	۷۰	۴۸۸۸	۷۲	۱۴۴۲۳
	راولپنڈی	۱۹۷۰ء	۱۵۳۴۰	۱۳۱۲۴	۶	-	۳۲۱۰	-	۸۳۳۱
	گوجر خان	"	۳۸۵۱	۷۳۲۱	-	-	۹۳۰	-	۳۱۹۳
	کہوٹہ	"	۳۵۶۱	۳۱۱۹	-	-	۳۹۲	-	۱۹۶۵
	گوہ مری	"	۳۵۸۲	۳۰۹۹	۶۶	-	۴۱۷	-	۱۱۸۱
	میزان		۳۱۷۸۴	۲۶۷۶۳	۷۲	-	۴۹۴۹	-	۷۰۱۰
	راولپنڈی	۱۹۷۱ء	۱۱۱۳۶	۹۳۷۳	-	۶۲	۱۷۰۱	۶۶	۵۱۲۳
	گوجر خان	"	۶۷۴۴	۴۳۶۲	-	۳۱۳	۲۰۶۷	۳۱۳	۲۲۱۴
	کہوٹہ	"	۳۳۸۸	۲۸۲۱	-	۳	۵۳۴	۳	۱۵۴۰
	گوہ مری	"	۲۵۶۸	۱۹۷۴	-	۹۷	۴۹۷	۹۷	۱۰۷۳
	میزان		۲۳۸۳۶	۱۸۵۶۰	-	۴۷۵	۴۸۰۱	۴۷۵	۹۹۵۰
راولپنڈی	راولپنڈی	۱۹۷۲ء	۲۲۲۱	۱۹۲۹	۵۵	۱۰	۲۲۷	۱۰	۱۲۲۷
	گوجر خان	"	۲۳۴۶	۱۸۲۳	۳۱۳	-	۲۱۰	-	۱۰۱۷
	کہوٹہ	"	۶۴۶	۵۷۵	۳	۴	۶۵	۴	۳۶۰
	گوہ مری	"	۶۳۲	۳۹۸	۹۷	۴	۱۴۴	۴	۳۸۱
	میزان		۵۸۴۵	۴۷۲۵	۴۶۸	۱۷	۶۳۵	۱۷	۲۸۸۵
جہلم	جہلم	۱۹۶۷ء	۲۲۱۶	۲۱۷۳	-	-	۴۳	-	۲۱۷۳
	چکوال	"	۲۷۰۹	۲۴۹۴	-	۱۹	۱۹۳	۱۹	۲۴۹۴

تفصیل

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	ب جی ہاں ۱	ج ۲
	پنڈ دادن خاں	"	۱۰۱۰	۹۲۹	۲۲	–	۵۹	–	۹۲۹
	میزان		۵۹۳۲	۵۵۹۶	۲۲	۱۹	۲۹۵	۱۹	۵۵۹۶
	جہلم	۱۹۶۸ء	۸۲۹۳	۸۱۷۸	–	۳۲	۸۳	۳۲	۸۱۷۸
	چکوال	"	۸۳۷۵	۸۲۶۳	۱۹	۳۶	۱۱۷	۳۶	۸۲۰۳
	پنڈ دادن خاں	"	۵۸۶۳	۵۸۱۲	–	۳۳	۱۸	۲۳	۵۸۱۲
	میزان		۲۲۸۳۱	۲۲۱۹۳	۱۹	۱۰۱	۲۱۸	۱۰۱	۲۲۱۹۳
	جہلم	۱۹۶۹ء	۸۹۳۶	۸۷۶۶	۳۲	۱۴	۱۲۴	۱۴	۸۷۶۶
	چکوال	"	۹۵۴۰	۹۲۱۴	۳۶	۵۰	۲۴۰	۵۰	۹۲۱۴
	پنڈ دادن خاں	"	۳۴۸۹	۳۳۱۱	۳۳	۲۳	۲۲	۲۳	۳۳۱۱
	میزان		۲۲۸۶۵	۲۲۲۹۱	۱۰۱	۸۷	۳۸۶	۸۷	۲۲۲۹۱
جہلم	جہلم	۱۹۷۰ء	۱۱۸۰۸	۱۱۵۳۹	۱۴	۷	۲۴۸	۷	۱۱۵۳۹
	چکوال	"	۱۰۱۸۳	۶۵۶۹	۵۰	۸۲	۴۸۲	۸۲	۹۵۶۹
	پنڈ دادن خاں	"	۶۴۳۷	۶۳۴۴	۲۳	–	۷۰	–	۶۳۴۴
	میزان		۲۸۴۲۸	۲۷۴۰۲	۸۷	۸۹	۸۰۰	۸۹	۲۷۴۵۲
	جہلم	۱۹۷۱ء	۹۱۰۴	۸۹۴۰	۷	۸	۱۴۹	۸	۸۹۴۰
	چکوال	"	۹۰۱۳	۸۸۲۴	۸۲	۱۸	۹۵	۱۲	۸۸۲۴
	پنڈ دادن خاں	"	۴۵۲۶	۴۴۷۵	–	۲	۴۹	۲	۴۴۷۵
	میزان .		۲۲۹۴۳	۲۲۲۳۹	۸۹	۲۲	۲۹۳	۲۲	۲۲۲۳۹

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	ب	ج	
								جی ہاں		
	جہلم	۱۹۷۲ء	۷۳۷۷	۷۳۲۵	۸	۱۲	۱۳۲	۱۲	۷۳۲۵	
	چکوال	"	۱۰۳۱۹	۱۰۳۳۱	۱۴	۹	۸۰	۶	۱۰۳۳۱	
	پنڈ دادن خان	"	۲۹۳۳	۲۸۳۶	۲	۲۹	۷۰	۲۶	۲۸۳۶	
	میزان		۲۰۸۳۱	۲۰۴۸۲	۴۲	۳۳	۲۸۵	۴۳	۲۰۰۸۲	
کیمبل پور	کیمبل پور	۱۹۶۷ء	۱۴۷۵	۱۴۴۳	۴۶	۲	۹۹	۲۶	۱۳۳۳	
	فتح جنگ	"	۷۰۵	۶۸۷	۱۱	۱	۷	۱۱	۶۸۵	
	پنڈی گھیب	"	۱۲۷۳	۱۲۰۷	۱۹	۱	۴۷	۱۹	۱۲۰۷	
	تلہ گنگ	"	۱۰۲۷	۹۷۳	۱۵	۱	۳۷	۱۵	۹۷۳	
	میزان		۴۴۶۳	۴۲۰۱	۷۰	۵	۱۸۷	۷۰	۴۲۰۱	
کیمبل پور	کیمبل پور	۱۹۶۸ء	۷۷۸۹	۷۱۳۹	۱۴۳	۳	۵۰۳	۱۴۳	۷۱۳۹	
	فتح جنگ	"	۳۳۰۳	۳۲۱۶	۲۷	۱	۶۰	۲۷	۳۲۱۶	
	پنڈی گھیب	"	۵۷۸۳	۵۹۲۷	۶۸	۳	۲۸۳	۶۸	۵۶۲۷	
	تلہ گنگ	"	۵۰۶۲	۴۸۵۳	۵۲	۲	۱۵۳	۵۲	۴۸۵۲	
	میزان		۲۲۱۳۵	۲۱۹۳۵	۶۹۰	۱۰	۱۰۳۳	۲۴۰	۲۰۸۳۵	
	کیمبل پور	۱۹۶۹ء	۱۰۹۰۳	۱۰۳۵۲	۱۳۰	-	۳۴۸	۳۲۷	۱۰۳۵۲	
	فتح جنگ	"	۳۱۰۸	۳۹۶۲	۴۳	-	۹۱	۲۳	۴۰۹۲	
	پنڈی گھیب	"	۵۵۳۵	۵۳۰۷	۵۰	-	۱۷۸	۵۰	۵۳۰۷	
	تلہ گنگ	"	۵۳۱۲	۵۱۲۳	۳۲	-	۱۵۷	۲۲	۵۱۲۳	
	میزان۸	"	۲۴۸۴۰	۲۳۹۸۳	۲۴۳	-	۷۷۳	۲۴۳	۲۳۹۴۲	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	ب	ج
								جی ہاں	
	کیمبل پور	۱۹۷۰ء	۱۳۳۹۱	۱۲۹۵۰	—	—	۴۳۱	—	۱۲۹۵۰
	فتح جنگ	"	۲۸۷۵	۲۸۴۳	—	—	۳۲	—	۲۸۴۳
	پنڈی گھیب	"	۵۳۰۱	۴۹۹۴	—	—	۳۰۷	—	۴۹۲
	تلہ گنگ	"	۴۶۶۵	۴۵۲۸	—	—	۱۳۷	—	۴۵۲۸
	میزان		۲۶۲۳۶	۲۵۳۱۵	—	—	۹۱۷	—	۲۵۳۱۵
کیمبل پور	کیمبل پور	۱۹۷۱ء	۱۰۸۲۸	۱۰۸۱۴	—	۶	۳۰۸	—	۱۰۵۱۴
	فتح جنگ	"	۲۰۶۳	۲۰۳۲	—	۱	۳۰	—	۲۰۳۲
	پنڈی گھیب	"	۴۳۶۴	۳۶۹۹	۲۰۵	۲۳	۴۳۷	۲۰۵	۳۶۹۹
	تلہ گنگ	"	۳۲۸۶	۳۲۴۷	—	—	۳۹	—	۳۲۴۹
	میزان		۲۰۵۴۱	۱۹۴۹۲	۲۰۵	۳۰	۸۱۴	۲۰۵	۱۹۴۹۲
	کیمبل پور	۱۹۷۲ء	۹۲۹۹	۹۱۳۳	—	۹	۱۵۷	—	۹۲۵۱
	فتح جنگ	"	۱۳۶۵	۱۳۳۸	—	۲	۲۵	—	۱۳۳۸
	پنڈی گھیب	"	۳۷۹۳	۳۳۱۱	۲۱۰	۱۳	۲۵۹	۲۱۰	۳۱۱۳
	تلہ گنگ	"	۲۷۸۴	۲۷۴۳	۲	—	۳۹	۲	۲۷۴۳
	میزان		۱۷۲۴۱	۱۶۵۲۵	۲۱۲	۲۳	۴۸۰	۲۱۲	۱۶۹۴۵
	میزان کل راولپنڈی ڈویژن		۵۹۰۹۷۴	۵۲۹۱۷۲	۱۶۶۱۴	۲۸۵۳	۴۵۳۳۵		

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس سوم

سوموار - ۱۹ مارچ ۱۹۷۳ء

(دو شنبہ ۱۳ صفر المظفر ۱۳۹۳ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ۳ بجے بعد دوپہر منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاۗءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَي الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ۝ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰي شَاكِلَتِهٖ ۭ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ۝

بنی اسرائیل ۱۵ — رکوع ۱۰ — آیت ۸۱ تا ۸۴

اور (اے پیغمبر) کہہ دو کہ حق آگیا اور باطل نابود ہوگیا بلاشبہ باطل نابود ہونے والا ہی ہے۔ اور ہم قرآن کے ذریعے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مسلمانوں کے لئے شفا اور رحمت ہے البتہ ظالموں کے حق میں تو اس سے نقصان ہی بڑھتا ہے۔ اور جب ہم انسان پر فضل و انعام کرتے ہیں تو روگردانی کرنے لگتا ہے اور پہلوتہی کرتا ہے اور جب اسے سختی پہنچتی ہے تو بالکل مایوس ہو جاتا ہے۔ کہدو! کہ ہر شخص اپنے اپنے طریق کے مطابق عمل کرتا ہے۔ پس تمہارا پروردگار اس شخص سے خوب واقف ہے جو سب سے زیادہ راہِ راست پر ہے۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

پوائنٹ آف آرڈر

ایوان میں کورم کا پورا نہ ہونا

Allama Rehmat Ullah Arshad : Point of order. The House is not in quorum.

Mr. Speaker: Let there be a count ..... count was taken ..... The House is not in quorum. Let the bells be rung ....., The bells rang for five minutes ..... There is a no quorum, the House is adjourned for 15 minutes.

(The House then adjourned for 15 minutes at 3.45 p.m.)

(التوا کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ہاؤس میں کورم نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ گنتی کی جائے ..... گنتی کی گئی ..... کورم پورا نہیں ہے ۔

اب ایوان کی کارروائی ۲۰ مارچ ۱۹۷۳ء ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اسمبلی کا اجلاس ۲۰ مارچ ۱۹۷۳ء بروز منگل ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گیا)

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس سوم

منگل - ۲۰ مارچ ۱۹۷۳ء

(۱۴ شنبہ - ۱۴ صفرالمظفر ۱۳۹۳ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا - مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے -

---

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۭ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ۙ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

پ ۲۶ - س ۴۹ - ع ۱۳ - ایت ۶ تا ۸

مسلمانو! اگر کوئی بدکردار شخص تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا کرو کہ (مبادا) کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہونچا دو پھر تم کو اپنے کئے پر نادم ہونا پڑے اور جان رکھو کہ تم میں اللہ کے رسولؐ موجود ہیں اگر اکثر باتوں میں وہ تمہارا کہا مان لیا کریں۔ تو تم مشکل میں پڑ جاؤ۔ لیکن اللہ نے ایمان کو تمہارے لیے محبوب بنا دیا اور اس کو تمہارے دلوں میں سجا دیا۔ اور کفر، گناہ اور نافرمانی سے تم کو بیزار کر دیا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو راہِ ہدایت پر ہیں، یہ فضل و انعام اللہ کی طرف سے ہے۔ اور اللہ جاننے والا، حکمت والا ہے۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

مسٹر سپیکر : وقفہ سوالات ۔

وزیر مال (چوہدری محمد انور سمہ) : جناب والا ! نشان زدہ سوال نمبر ۲۲۷۰ کے جواب جزو (الف) میں ضلع لائل پور کے کل رقبہ کے اعداد و شمار جو ایکڑوں میں دیئے گئے تھے وہ پہلے ۲۳۳۷۰ تھے اس کی بجائے ۲۳۳۷۶۲ تصحیح فرما لی جائے ۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع ڈیرہ غازی خان میں پہاڑی نالوں سے سیراب ہونے والی زمین

*۷۲۸ - **نواب زادہ سردار عطا محمد خان لغاری :** کیا وزیر اشتمال اراضی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا حکومت اس امر سے آگاہ ہے کہ ضلع ڈیرہ غازی خان میں پہاڑی نالوں سے سیراب ہونے والے پچادہ خطوں میں اشتمال اراضی کرانے کے سلسلے میں بارسوخ لوگ ناخواندہ چھوٹے زمینداروں کو ناانصافیوں اور دھاندلیوں کا نشانہ بنا سکتے ہیں ۔ کیونکہ وہاں پر سروپا اور پائنہ کھیتوں کی مالیت کی تشخیص ممکن نہیں ۔ اگر ایسا ہی ہو تو کیا حکومت از راہ کرم یہ ہدایت جاری کرے گی کہ جب تک مذکورہ خطوں کے ۶۰ فی صد مالکان اراضی اشتمال اراضی عمل میں لانے کی درخواست نہ کریں اس وقت تک وہاں پر اراضی کا اشتمال عمل میں نہ لایا جائے ؟

وزیر اشتمال اراضی (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : ۱ ۔ یہ درست ہے کہ ضلع ڈیرہ غازی خان کا پچادہ کا علاقہ رود کوہی سے سیراب ہوتا ہے اور مالکان زمین کو پیچیدہ قسم کے حقوق آبپاشی حاصل ہیں جو کہ سروپا اور پائنہ کہلاتے ہیں ۔

پچادہ کے علاقہ میں اشتمال اراضی کا کام ۵۱ فی صد مالکان زمین کی رضامندی سے شروع کیا گیا تھا جن کی مجموعی ملکیت اراضی ۵۱ فی صد سے زیادہ ہے ۔

۲ ۔ دوران اشتمال اراضی کھیتوں کی کشتوار حیثیت تبدیل نہیں کی

جاتی اس لئے سروپا اور پائنہ کے حقوق آبپاشی وسیع پیمانے پر متاثر نہیں ہوتے۔

۳۔ اشتمال اراضی کی سکیم کا مسودہ مشاورت کمیٹی سے مشورہ کے بعد تیار کیا جاتا ہے۔ جسے مالکان زمین نامزد کرتے ہیں اس لئے چھوٹے مالکان کے ساتھ اثر و رسوخ والے لوگوں کی طرف سے نا انصافی کا کوئی امکان نہیں۔

۴۔ ۵۱ فیصد کی حد اشتمال اراضی کے آرڈیننس کے تحت مقرر کی گئی ہے جو کہ کثرت رائے کی حیثیت رکھتی ہے۔

سردار محمد عاشق : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ مشاورتی کمیٹی کا انتخاب متعلقہ محکمہ کے آفیسر اے۔ سی اور پٹواری خود کرتے ہیں۔ اس میں چند بڑے بڑے زمیندار اور با اثر لوگ ہوتے ہیں۔

وزیر اشتمال اراضی : ایسی بات نہیں ہے۔ تمام مالکان اراضی اور زمیندار ایک مرکزی جگہ پر جمع ہو جاتے ہیں اور وہ اس مشاورتی کمیٹی کا انتخاب کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ماضی کی حکومتیں ایسا کیا کرتی ہوں۔ لیکن اب ایسا نہیں ہوتا۔ اگر کوئی ایسا واقعہ فاضل ممبر کے علم میں ہے تو وہ اب تک کیوں خاموش رہے ہیں وہ فوراً میرے نوٹس میں لائیں تاکہ میں ایسے افسران کے خلاف کارروائی کر سکوں۔

سردار محمد عاشق : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آپ نے یہ طریقہ کار وضع فرما دیا ہے کہ موقع پر مشاورتی کمیٹی تشکیل دی جائے۔ کیا ایسے احکام اس سے پہلے کر دیئے ہیں ؟

وزیر اشتمال اراضی : عام طور پر یہ ہوتا تھا کہ مالکان کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے انکی نمائندگی زیادہ آ جاتی ہے۔ خواہ چھوٹا مالک یا بڑا مالک وہ اپنی مرضی سے نمائندے منتخب کرتے ہیں لیکن اس کے لئے سب کی رضامندی ضروری ہے۔

چوہدری امان اللہ لک : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ " پیچیدہ قسم کے حقوق آبپاشی" سے ان کی کیا مراد ہے ؟

وزیر اشتمال اراضی : در اصل اس کا مطلب وہی لوگ سمجھتے ہیں جو ڈیرہ غازی خان کے علاقوں میں رہتے ہیں یا انہوں نے اس علاقے کو دیکھا ہو ۔ اس ضمن میں گذارش کر دوں کہ وہاں پہاڑ کے اوپر کے دامن میں جو لوگ چھوٹے چھوٹے بند باندھ کر پانی اکٹھا کر لیتے ہیں ان کو سروپا کہتے ہیں اور جو پائنہ ہیں وہ پہاڑ کے نیچے دامنوں میں اس قسم کے بند باندھ لیتے ہیں اور پانی جمع کرتے ہیں ۔ اس سے وہ اپنی زمینیں کاشت کرتے ہیں اس طرح پانی کے حصول میں فرق ہو جاتا ہے اور زمین کے محل وقوع کے مطابق اور جہاں کہیں پانی زیادہ دستیاب ہو اس زمین کی حیثیت زیادہ ہوتی ہے اس لئے لوگوں نے مختلف بند بنائے ہوتے ہیں اور مجھے کبھی موقع ملا تو میں نائب لیڈر حزب اختلاف کو وہ علاقہ دکھاؤں گا ۔

جرائم پیشہ افراد کی اصلاح کی سکیم کے تحت کاشت کے لئے دی ہوئی زمین کے مالکانہ حقوق

*۱۴۵۵ - میاں خورشید انور : کیا وزیر نو آبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چالیس سال قبل وہاڑی تحصیل کے چک نمبر 19/WB ، 21/WB ، 23/WB کی زمین جرائم پیشہ افراد کی اصلاح کی سکیم کے تحت کاشت کے لئے دی گئی تھی۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو صوبہ کے تمام حصوں میں کل کتنا رقبہ اس سکیم کے تحت دیا گیا ۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ یہ سکیم اب ختم ہو چکی ہے ۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کافی عرصہ سے یہ رقبہ پوری طرح آباد ہو چکا ہے ۔

(ہ) کیا حکومت اس رقبہ کے حقوق ملکیت متعلقہ کاشت کاروں کو دینے کے لئے تیار ہے ۔

(و) اگر جزو (ہ) کا جواب اثبات میں ہے تو کب تک ان کو حقوق ملکیت مل سکیں گے ۔

(ز) اگر جزو (ہ) کا جواب نفی میں ہے تو ایسا نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر نوآبادیات (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) صوبہ کے تمام حصوں میں تقریباً ۳۴۰۰ ایکڑ رقبہ اس سکیم کے تحت الاٹ شدہ ہے ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) جی ہاں ۔

(ہ) جی نہیں ۔

(و) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

(ز) کیونکہ جن شرائط پر ان جرائم پیشہ افراد کو زمین الاٹ کی گئی تھی ان میں حقوق ملکیت دینے کی کوئی شق موجود نہیں ہے البتہ پندرہ سال یا اس کے بعد مستقل مزارعت اور وراثت کے اہل قرار دینے کی سند عطا کی جا سکتی ہے بشرطیکہ ان کا چال چلن اچھا رہا ہو اور تمام شرائط کی پابندی کی ہو ۔

میاں خورشید انور : کیا وزیر موصوف ارشاد فرمائیں گے کہ جب مزارعین کو حقوق ملکیت دیئے جا رہے ہیں تو ان لوگوں نے کیا قصور کیا ہے جنہوں نے ۴۰ سال تک ان غیر آباد رقبوں کو آباد کیا ۔ اس پر محنت کی اور آباد ہوئے ۔ کیا یہ مناسب نہیں ہو گا کہ ان کو بھی سرکاری ریٹ پر یہ رقبے دے دیئے جائیں ؟

Mr. Speaker : It is a matter of policy and it is not a supplementary question.

میاں خورشید انور : جناب وہ جواب دے رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں ان کا پابند نہیں ہوں ۔

میاں خورشید انور : جناب والا ! میں نے پالیسی کے متعلق عرض کی ہے کہ کیا وہ یہ پالیسی بدلنے کے لئے تیار ہیں کہ نہیں ۔ چالیس سال سے وہ لوگ غیر آباد زمین کو آباد کر کے وہاں بیٹھے ہوئے ہیں ۔

Mr. Speaker : I do not want speeches over that.

آپ سوال کریں ۔

سردار محمد عاشق : جناب والا ! کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ جن تین چکوک کا سوال میں ذکر کیا گیا ہے ۔ وہاں آج تک حکومت نے کتنے قیدیوں کو مزارعت اور وراثت کے اہل قرار دے کر سندیں عطا فرمائی ہیں اور ان سندوں سے فائدہ کیا ہے ؟

مسٹر سپیکر : فائدے والی بات تو آپ بعد میں پوچھیں ۔

وزیر نوآبادیات : جناب سپیکر ! اس کے لئے علیحدہ سوال کیا جائے تا کہ میں اعداد و شمار فراہم کر سکوں ۔ ویسے میرا خیال ہے کہ فاضل ممبر اپنے ذہن میں واضح نہیں ہیں ۔ وہ جرائم پیشہ لوگ تھے ۔

سردار محمد عاشق : آپ نے ان کو سدھارنے کے لئے یہ طریقہ اپنایا تھا اس لئے ان میں سے کتنے جرائم پیشہ افراد سدھر گئے ہیں جن کو آپ نے سندیں عطا فرمائیں ؟

وزیر نو آبادیات : اس کے لئے علیحدہ سوال کریں ۔

میاں خورشید انور : کیا یہ درست ہے کہ یہ تمام لوگ سدھر گئے ہیں اسی لئے یہ سکیم ختم کی گئی ہے ؟

وزیر نوآبادیات : اس کے متعلق تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ ان لوگوں کی کیفیت کیا ہے اور آج کل ان کی عادات کیا ہیں ۔ لیکن جو سوال آپ نے کیا ہے یا جو آپ کے ذہن میں خاکہ ہے میں اس کو کیبنٹ کے سامنے رکھوں گا تا کہ ہم اس بات پر غور کریں کہ چالیس سال سے وہاں لوگ قابض ہیں ۔ کیا ہم ان کو مالکانہ حقوق دے سکتے ہیں ؟

میاں خورشید انور : شکریہ ۔

چوہدری امان اللہ لک : میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کروں گا کہ کیا چال چلن کی سند کے لئے کوئی حد مقرر کی گئی تھی کہ کتنے سال تک ان کا چال چلن اچھا ہونا چاہیے ؟

مسٹر سپیکر : جواب میں یہ چیز موجود ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : نہیں ۔ جناب والا ! میں عرض کروں کہ ابتدائی سکیم جس کے تحت ان کو زمین الاٹ کی گئی تھی اس میں جو شرائط درج تھیں میں اس کے متعلق پوچھ رہا ہوں ۔ اس کی وضاحت فرما دیں ۔

وزیر نوآبادیات : حکومت نے دیکھا کہ کچھ جرائم پیشہ لوگ تھے ۔ کچھ جرائم پیشہ قومیں تھیں کیوں کہ ان کے پاس سوائے مویشی چوری کرنے کے یا اسی قسم کی حرکات کرنے کے اور کوئی کاروبار نہیں تھا ان کو مختلف خطوں میں زمین عطا کی گئی تا کہ ان کو ایک ذریعہ معاش دیا جائے ۔ وہاں رہ کر وہ محنت کریں اور اچھے چال چلن کا ثبوت دیں ۔ اس کے لئے اگر ۱۵ سال تک ان کے خلاف کوئی چوری کی واردات کا الزام نہیں آتا تھا تو ان کے متعلق یہ فیصلہ ہوا تھا کہ انہیں بے دخل نہیں کیا جائے گا اور انہیں وراثت کا حق بھی ہو گا یعنی انہیں موروثی مزارع کا درجہ دے دیا گیا تھا اور جیسے میں نے عرض کیا ہے میں یہ مسئلہ کیبنٹ کے سامنے رکھوں گا کہ وہ لوگ جو چالیس سال وہاں آباد ہیں اور ان زمینوں پر قابض ہیں ہم ان کو کن شرائط پر حقوق ملکیت دے سکتے ہیں ۔

میاں خورشید انور : کیا سیاسی جرائم پیشہ افراد کی بحالی کے لئے بھی کوئی قدم اٹھانے کا ارادہ ہے ؟

Mr. Speaker : That is not a supplementary. This is being done under an Act which relates to the criminal tribes.

میاں خورشید انور : جناب وہ شور مچا رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : ان کے متعلق قانون بنوائیے ۔

سید ناظم حسین شاہ : جناب والا ! کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ جرائم پیشہ لوگوں سے کون کونسی قومیں وابستہ ہیں ؟

سردار صغیر احمد : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ سوال کے حوک کو اس سکیم کے تحت زمین ملی ہوئی ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ اگلا سوال ۔ مسٹر نذر حسین منصور ۔

مویشی پال سکیم کے تحت کاشت کاروں کو اراضی کی الاٹمنٹ

*۱۶۸۲ ۔ مسٹر نذر حسین منصور : کیا وزیر نو آبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) حکومت نے جو اراضی مویشی پال سکیم کے تحت کاشت کاروں کو الاٹ کی تھی ۔ اس میں سے کتنی اراضی قابل کاشت ہو چکی ہے اور کتنی ابھی قابل کاشت نہیں ہوئی ۔

(پ) جو اراضی ابھی تک قابل کاشت نہیں ہو سکی اس کو قابل کاشت بنانے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے ؟

وزیر نوآبادیات (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : (الف) ۱۲۲۳۸ ایکڑ ۳ کنال اور ۱ مرلہ اراضی مویشی پال سکیم کے تحت الاٹ کی گئی تھی اس میں سے ۷۴۳۲ ایکڑ ۷ کنال اور ۸ مرلہ اراضی قابل کاشت ہو چکی ہے اور ۴۸۰۵ ایکڑ ۳ کنال اور ۱۳ مرلہ اراضی ابھی تک قابل کاشت نہیں ہو سکی ۔

(ب) جن شرائط پر یہ اراضی تقسیم کی گئی ہے اس میں وقت کا کوئی تعین نہیں ہے کہ کتنی مدت میں تمام اراضی کو قابل کاشت کرنا ہوگا ۔ یہ عطیہ دار کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ جتنی جلدی ہو سکے اس اراضی کو قابل کاشت بنائیں ۔ مزید برآں کچھ رقبہ جانوروں کے لئے بطور چراگاہ وغیرہ بھی چھوڑنا پڑتا ہے ۔ اگرچہ اس کے لئے کوئی قانونی پابندی نہیں ۔

سردار محمد عاشق : کیا وزیر موصوف وضاحت فرمائیں گے کہ جو رقبہ مویشی پال سکیم کے تحت الاٹ کیا جاتا ہے اس میں سے جن لوگوں نے زمینیں آباد کر لی تھیں کیا ان کو حقوق ملکیت دے دیئے گئے ہیں ؟

وزیر نو آبادیات : آپ کا سوال واضح نہیں ہے ۔

سردار محمد عاشق : جو رقبہ گورنمنٹ کی طرف سے مویشی پال سکیم کے تحت بہت عرصہ پہلے الاٹ کیا گیا تھا کافی لوگوں نے اسے آباد کر لیا ہے ۔ کیا حکومت نے ان لوگوں کو حقوق ملکیت دے دیئے ہیں ؟

وزیر نوآبادیات : اس کے متعلق میرے پاس اطلاع نہیں ہے ۔ آپ لیا سوال کریں میں اس کے متعلق معلومات فراہم کر کے آپ کو جواب دے دوں گا ۔

مسٹر نذر حسین منصور : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ جن زرعی اور معاشی مقاصد کے لئے یہ اراضی الاٹ کی گئی تھی کیا وہ مقاصد اور وہ مفادات اس سکیم کے تحت حاصل ہوئے ہیں ۔ دوسرے کیا موجودہ حکومت اس سکیم سے مطمئن ہے ؟

مسٹر سپیکر : آپ کا ایک سوال ہو گیا ہے ۔ دوسرا سوال پھر کسی مناسب موقع پر کر لیں ۔

مسٹر نذر حسین منصور : یہ تو ضمنی سوال ہے ؟

مسٹر سپیکر : دو ضمنی سوال اکٹھے نہیں کئے جا سکتے ۔ ایک سوال کا جواب آ جانے کے بعد اگر ضرورت ہوئی تو آپ دوسرا سوال کریں ۔

مسٹر نذر حسین منصور : اب میرا ضمنی سوال ہے کہ موجودہ مویشی پال سکیم میں جن مقاصد کے تحت زمین الاٹ کی گئی تھی وہ مقاصد پورے ہوئے ہیں ۔

وزیر نوآبادیات : اس سکیم کے تحت کل ہم نے ۱۲۲۴۸ ایکڑ زمین الاٹ کی اور جیسے کہ اعداد و شمار سے ظاہر ہے اس میں سے ۷۴۳۲ ایکڑ زمین آباد ہوئی ہے اور ۴۸۰۵ ایکڑ ابھی زمین ایسی ہے جو آباد نہیں ہوئی ۔ یہ بہت بڑے اعداد و شمار ہیں ۔ میں جناب سپیکر کی وساطت سے فاضل ممبر کا شکر گزار

ہو کہ انھوں نے اس طرف ہماری توجہ دلائی ہے میں یہ انکوائری بھی کروں گا کہ یہ زمین آج تک آباد کیوں نہیں ہوئی اور اگر اس پر وہ لوگ آباد کرنے کے قابل نہیں ہیں تو پھر ہم اس کے متعلق دیکھیں گے کہ کیوں نہ وہ زمین ان سے ضبط کر لیں اور دوسرے حق داروں کو دے دیں ۔

میاں خان محمد : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ یہ اراضی صرف نمبرداروں کو پالنے کے لئے الاٹ کی گئی تھی ؟

وزیر نو آبادیات : نہیں ۔ میرا خیال ہے کہ فاضل ممبر اس بات پر غور نہیں کر رہے کہ وہ زمین جو نمبرداروں کو دی گئی تھی سانڈ پال سکیم کے تحت اس میں نمبرداروں کو خصوصی مراعات نہیں دی گئی تھیں عام لوگوں کو بھی زمینیں دی گئی تھیں جیسے کہ جھنگ میں اور دوسرے اضلاع میں زمینیں الاٹ کی گئی ہیں ۔

کنور محمد یاسین خان : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ جو زمین قابل کاشت ہو چکی ہے اس کے مالکانہ حقوق دینے کا گورنمنٹ کوئی ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر نوآبادیات : اس کے متعلق ہم پالیسی بنائیں گے اور اس پر غور کریں گے ۔ اسے کیبنٹ میں سامنے رکھیں گے اور آپ کے مشورے سے طے کریں گے ۔

خان محمد ارشد خان : کیا وزیر موصوف از راہ کرم یہ فرمائیں گے کہ جو زمین قابل کاشت ہو چکی ہے اس پر مویشی رکھنے کی پابندی ہے ؟ اس پر کتنے مویشی رکھنے پڑتے ہیں ؟

وزیر نوآبادیات : اصل سکیم کے مطابق تو یہ ضروری تھا ۔ لیکن اب یہ چیکنگ نہیں کی گئی اور ظاہر ہے کہ ماضی میں تو یہ محض مراعات کے طور پر چند لوگوں کو اس طرح کی زمینیں الاٹ کی گئیں ۔ جیسے میں نے دیکھا کہ بہت سی زمین غیر آباد ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی چیکنگ کی جائے گی کہ ان لوگوں نے جن کو ہم نے یہ زمینیں الاٹ کی تھیں ، انھوں نے مطلوبہ

اور مقررہ تعداد میں مویشی پال رکھے ہیں یا نہیں ۔ اگر کسی نے کوئی کوتاہی کی ہوگی تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی ۔

سردار صغیر احمد : کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ سابقہ زرعی اصلاحات کے مطابق جو زمین بڑے زمینداروں سے لی گئی تھی پھر انہیں لوٹا دی گئی لائیو سٹاک فارمز وغیرہ کے لئے لیز پر دے دی گئی ۔ کیا یہ رقبہ بھی اس تعداد میں شامل ہے ؟

وزیر نوآبادیات : یہ سوال اس کے ساتھ متعلقہ تو نہیں لیکن موجودہ زرعی اصلاحات میں ہم نے وہ تمام زمین واپس لینے کا فیصلہ کیا ہے ۔

ملک ثناء اللہ خان : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ مویشی پال سکیم کے جو اچھے اور زرخیز رقبے تھے وہ با اثر لوگوں اور افسران نے خود اپنے نام اور اپنے عزیزوں کے نام الاٹ کرا لیتے تھے ؟

وزیر نو آبادیات : ان کے نام میرے پاس نہیں ہیں لیکن شکایات سنی گئی ہیں ۔ اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس کی انکوائری کرائی جائے کہ وہ کون لوگ ہیں ؟

راجہ محمد افضل خان : زمیندار سے مطلب غریب زمیندار ہے یا جو صاحب ثروت ہیں جن کو زمین الاٹ ہوئی ؟

وزیر نوآبادیات : میں ویسے پہلے جواب دے چکا ہوں ان افسروں کے نام میرے پاس نہیں ہیں ۔ میں یہ انکوائری کراتا ہوں ۔ اگر فاضل ممبر یہ سوال دوبارہ پوچھیں تو کسی آئندہ سیشن میں اس کا جواب بھی دے دیا جائے گا ۔ لیکن انکوائری ضرور کی جائے گی کہ وہ کون لوگ ہیں ' ان کی کیا حیثیت ہے ۔

راجہ محمد افضل خان : بالکل معمولی سی چیز ہے جن لوگوں کے ذرائع آمدن موجود ہیں کیا ان میں سے ایسے لوگ تو نہیں ہیں جن کو زمین الاٹ ہوئی ۔ دوسرے ذرائع آمدن کے علاوہ وہ بڑی پنشنیں بھی لے رہے ہیں جائیدادیں بھی ہیں ان کو بھی یہ زمین دی گئی ہے ۔

وزیر نوآبادیات : جناب سپیکر ! یہ علیحدہ سوال کر دیں ، انشاءاللہ تعالیٰ اس کے مطابق میں جواب دے دوں گا ۔

مسٹر ناصر علی خان بلوچ : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ آیا اب بھی حکومت مویشی پال سکیم کے تحت زمین دینے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر نوآبادیات : آئندہ کے لئے نہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ چونکہ سابقہ قانون کے مطابق یہ زمین الاٹ کی گئی تھی لیکن چراگاہ کے لئے مخصوص رقبہ متعین نہیں کیا گیا تھا اور اب لوگ غیر آباد رقبہ کے سہارے مویشی پال رہے ہیں ۔ تو کیا حکومت اس پر غور کرنے کے لئے تیار ہے کہ چراگاہ کے لئے مخصوص رقبہ متعین کرے اور باقی کو آباد کرنے کے احکامات جاری کرے ؟

وزیر نوآبادیات : جناب سپیکر ! یہ بڑا صحیح سوال ہے ۔ ہم یقیناً کیبنٹ کی منظوری کے لئے اس کو رکھیں گے کہ وہ کچھ رقبہ چراگاہ کے لئے ضرور رکھیں اگر وہ چراگاہ نہیں رکھیں گے تو لوگ مویشی اور بھیڑیں کیسے پالیں گے ۔

ملک اللہ دتہ : کیا وزیر موصوف وضاحت فرمائیں گے کہ ایوبی دور دے اندر بارہ بارہ مربعے بھینس پال سکیم دے اتے جہڑے کہ جاگیرداراں تے آفیسرز رشتہ داراں نوں دتے گئے سن ۔ کیا کوئی سکیم ایسی ہے کہ اونہاں کولوں اوہ زمین واپس لے کے مزارعیں نوں ، جنہاں کول اک انچ وی زمین نہیں ہے ، اونہاں نوں اوہ زمین تقسیم کیتی جائے ؟

وزیر نوآبادیات : جناب سپیکر ! فاضل ممبر نے بڑا صحیح سوال کیتا اے ۔ اور ایہہ واقعی ٹھیک اے کہ پرانیاں حکومتاں نے اس قسم دیاں دھاندلیاں اس قسم دیاں کنبہ پروریاں نال زمیناں الاٹ کرا لئیاں سن ۔

مسٹر سپیکر : کیا آنریبل منسٹر قومی زبان استعمال کریں گے ؟

وزیر نوآبادیات : یہ اس لئے کہ فاضل ممبر نے پنجابی میں سوال کیا ہے ، شاید وہ پنجابی ہی سمجھتے ہوں -

مسٹر سپیکر : وہ اردو بھی سمجھتے ہیں -

وزیر نوآبادیات : میں فاضل ممبر کو یہ یقین دلاتا ہوں جیسا کہ میں پہلے دو تین سوالات کے جواب میں یقین دھانی کرا چکا ہوں کہ ان تمام افراد کے اتے پتے بھی معلوم کئے جائیں گے کہ وہ کون لوگ ہیں ، ان کی حیثیت کیا ہے اور وہ رقبے کو کیوں پورا آباد نہیں کر رہے اس کے متعلق اگر کوئی ممبر یہ سوال کریں گے تو میں اس ہاؤس کے سامنے اس کا جواب بھی پیش کر دوں گا -

---

اردو ناولوں اور کتابوں پر پابندی

*۱۷۲۰ - شیخ محمد اصغر : کیا وزیر اطلاعات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ حکومت نے سال ۱۹۷۲ء کے دوران جن اردو ناولوں اور کتابوں کی اشاعت اور خرید و فروخت پر پابندی لگائی ان کے نام اور تعداد کیا ہیں نیز ان ناولوں اور کتابوں پر پابندی لگانے کی وجوہات کیا تھیں ؟

وزیر اطلاعات (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : ۱۹۷۲ء کے دوران ۴ کتابیں اور کتابچے بوجوہ پریس اور پبلیکیشنز آرڈیننس ۱۹۶۳ء کے تحت ضبط کئے گئے ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے -

۱ - معیار الانبیاء

اس کتاب میں ایسا مواد موجود تھا جو مذہبی تفرقہ بازی کی نشان دہی کرتا تھا -

۲ - بنو ہاشم اور بنو امیہ کی قرابت داریاں

اس کتابچہ میں بھی ایسا مواد موجود تھا ، جو مختلف فرقوں میں دل آزاری کا باعث تھا -

۳ - جب اندرا جوان تھی

اس کتاب میں ہندوستان کی وزیر اعظم کے خلاف کیچڑ اچھالنے کی کوشش

کی گئی تھی اور ان کی ذات سے متعلق ایسے نازیبا مواد سے پر تھی جو اخلاق اور قانونی طور پر قابل مواخذہ تھی ۔

۴ ۔ بد دیانت نو طبقات سے پاکستان کو اسلام کے ذریعے نجات دلائی جائے

یہ کتاب نہ صرف ابہام سے پر تھی بلکہ فحش غیر مہذب اور ہتک آمیز مواد سے ملوث تھی ۔

سردار صغیر احمد : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ یہ کتاب "جب اندار جوان تھی" کس صاحب نے لکھی تھی ؟

وزیر اطلاعات ، مصنف کا نام تو میرے پاس نہیں ہے البتہ میں پوچھ کر آپ کو بتا سکوں گا ۔

چوہدری امان اللہ لک : کیا وزیر موصوف ان کتابوں کی ایک ایک کاپی ممبران اسمبلی کو مہیا کر سکیں گے ۔

مسٹر سپیکر : یہ کوئی سپلمنٹری سوال نہیں ہے ۔

چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ : جن ناولوں اور رسالوں سے نوجوانوں کا اخلاق تباہ ہوا ہے اور ہو رہا ہے ان پر بھی کوئی پابندی لگائی جائے گی ؟

مسٹر سپیکر : سوال بڑا specific تھا یہ اس کا سپلمنٹری نہیں ہے ۔

چوہدری غلام قادر : کیا وزیر موصوف از راہ کرم فرمائیں گے کہ ایسی مخرب اخلاق کتابیں چھاپنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ؟

وزیر اطلاعات : اس کے متعلق میں معلوم کروں گا ، ویسے میں نے بڑے سخت احکام جاری کئے ہیں ۔ پچھلے دنوں یہاں ایک تحریک التوا بھی آئی تھی جو جناب لیڈر آف دی اپوزیشن نے پیش کی تھی ۔ اس کے جواب میں میں نے کہا تھا کہ جتنی بھی ایسی کتابیں لکھنے والے ہیں جن میں فحش ، غیر مہذب یا اس قسم کا مواد ہو جس سے خون خرابے کا خطرہ ہو ان کے خلاف سخت کارروائی کریں گے ، یقیناً ان کے خلاف کارروائی کی گئی ہو گی ۔ لیکن اگر آپ آئندہ سوال کریں تو میں اس کا جواب دے دوں گا ۔

راجہ محمد افضل خان : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ جو کتاب اندار گاندھی کے متعلق آپ نے بند کی ہے اس کے بدلے میں ہندوستان کے اندر حضورؐ کی شان کے خلاف اور اسلام کے خلاف جو کتابیں لکھی جا رہی ہیں ، کیا انہوں نے بھی یہ قدم اٹھایا ہے کہ وہ بند کر دیں ۔

مسٹر سپیکر : یہ ضمنی سوال نہیں بنتا ہے ۔

پیپلز ورکس پروگرام کے تحت غریب لوگوں کے لئے مکان بنانا

*۱۸۴۱ (ب) ۔ محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر : کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت پیپلز ورکس پروگرام کے تحت غریب لوگوں کے لئے مکان بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہے تو کیا حکومت سابقہ فوجی افراد کے لئے بھی کوئی کوٹا مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : حکومت پیپلز ورکس پروگرام کے تحت غریب لوگوں کے لئے پلاٹ مہیا کرنے کا منصوبہ تیار کر رہی ہے سابقہ فوجی افراد یا دیگر لوگوں کے لئے کوٹا مقرر کرنے کے لئے تا حال کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا ۔

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر : میرا سوال خالصتاً سابقہ فوجی افراد کو مکانات فراہم کرنے کے متعلق تھا ۔ لیکن جواب سے مجھے نا امیدی ہوئی ہے ۔

(اس مرحلے پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

کالونیوں کی تعمیر

*۱۸۴۲ ۔ محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر : کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ملتان امپروومنٹ ٹرسٹ نے تقریباً ۱۹ نئی کالونیاں

تعمیر کی ہیں اور انہیں میونسپل کمیٹی کے حوالہ کر دیا ہے تاکہ وہ ان کی دیکھ بھال کریں ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ بستیوں کی موجودہ حالت میونسپل کمیٹی ملتان کے دیگر علاقوں سے بھی بدتر ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کیا ان کی حالت کو بہتر بنانے کا کوئی پروگرام ہے ۔

(ج) کیا ان بستیوں کے باشندگان کو رہائشی پلاٹس کی بھاری قیمتوں کے عوض موجودہ دور کی ہر ممکن سہولتیں بہم پہنچانے کا جو وعدہ کیا گیا تھا کیا وہ وعدہ ایفاء ہو گیا ہے ۔

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ادارہ کمرشل لائن پر چلایا جا رہا ہے ۔ جو غریب باشندگان سے سستے داموں زمین خرید کر یہی زمین سو گنا زیادہ قیمت پر بیچ دیتا ہے جسے دوبارہ خرید کرنا غریب عوام کے بس کی بات نہیں ۔

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ نئی سکیمیں (مثلاً بوسن روڈ سکیم اور نیو ملتان سکیم) مذکورہ ادارہ کے زیر غور ہیں ۔

(و) اگر ملتان میں مزید کالونیاں بسانے کی گنجائش ہی نہیں تو کیا یہ ادارہ توسیعی منصوبوں سے گریز کرنے کا ارادہ رکھتا ہے ؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : (الف) ملتان امپروومنٹ ٹرسٹ نے تا حال ۷ سکیمیں تعمیر کی ہیں جن میں سات سکیمیں تکمیل کے بعد ٹاؤن امپروومنٹ ٹرسٹ ایکٹ ۱۹۲۲ء کے سیکشن ۵۵ کے تحت میونسپل کمیٹی ملتان کو دیکھ بھال و مرمت کے لئے منتقل کر دی ہیں میونسپل کمیٹی اب ان ۷ سکیموں کی ذمہ دار ہے ۔

(ب) ان بستیوں کی موجودہ حالت میونسپل کمیٹی ملتان کے دیگر علاقوں سے نہ خراب ہے نہ بہتر ۔

(ج) جی ہاں ۔ وسائل کے مطابق قانون کے تحت امپروومنٹ ٹرسٹ تمام ترقیاتی سکیموں کو مکمل کرتا ہے ۔ اور بستیوں کے باشندگان کو ہر ممکن سہولتیں بہم پہنچاتا ہے ۔

(د) جی نہیں ۔ یہ درست نہیں ہے ۔ جب ایک سکیم ٹاؤن امپروومنٹ ٹرسٹ ایکٹ کے تحت صوبائی حکومت منظور کرتی ہے تو کاغذات پسند اکیوزیشن کلکٹر (جو کہ آج کل اسسٹنٹ کمشنر ہیں) کو اوارڈ کے لئے بھیجے جاتے ہیں ۔ کلکٹر صاحب مذکورہ مالکان کو اپنا نقطۂ نظر پیش کرنے کی پوری سہولتیں مہیا کرنے کے بعد اپنا اوارڈ دیتے ہیں مالکان اس اوارڈ کے خلاف سول عدالت میں اپیل کر سکتے ہیں ۔ پلاٹ خریدنے والوں کو زمین بیچتے وقت ترقیاتی اخراجات کو ملحوظ رکھا جاتا ہے اگر اخراجات سے زیادہ رقم وصول ہو تو زائد رقم عوام کے لئے ضروری سہولتیں مہیا کرنے اور شہر کی حالت بہتر بنانے خرچ کی جاتی ہے کسی کمرشل ادارے کی طرح اس کا مقصد منافع کمانا نہیں ۔

(ہ) جی ہاں ۔

(و) شہر کی بڑھتی ہوئی آبادی کے مد نظر توسیعی منصوبوں کا بنانا ضروری ہے ۔ اور مناسب موقع پر ضرورت کے مطابق ایسا کیا جائے گا ۔

لاہور کے مدرسین کے لئے رہائشی سہولتیں

*۱۸۸۴ ۔ مسٹر فدا حسین : کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا حکومت مدرسین اور خصوصاً لاہور کے مدرسین کو ۱۶۰۰ ایکڑ سکیم ملتان روڈ لاہور میں صحافیوں کی طرح رہائشی سہولتیں مہیا کرے گی ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : سولہ سو (۱۶۰۰) ایکڑ ۔ ملتان روڈ سکیم مندرجہ ذیل اقسام کے لئے حصہ ۔ کوٹا مقرر کرنا صوبائی حکومت کے زیر غور ہے ۔

(۱) صوبائی اور مرکزی سرکاری ملازمین ۔

(۲) فوجی کوٹا (حصہ) ۔

(۳) ادیب ۔ شاعر اور صحافی وغیرہ ۔ جو ایک دو ۔ اور چار اقسام میں آتے ہوں ۔

(م) خود مختار اور نیم مختار ادارے ۔

سرکاری سکولوں اور کالجوں میں کام کرنے والے مدرسین سرکاری ملازمین کی قسم میں شامل ہیں ۔ اور ان کو صوبائی اور مرکزی سرکاری ملازمین کے حصہ میں سے پلاٹ فروخت کرنے کے لئے غور ہوگا ۔

فتح پور روڈ پر ایم اے عزیز صاحب اور دیگر صاحبان کی اراضیات کا سولہ سو ایکڑ سکیم سے اخراج

*۱۸۹۳ ۔ **مسٹر احسان الحق پراچہ** : کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یکی ٹھٹھی کے قریب فتح پور روڈ پر ایم اے عزیز صاحب اور دیگر صاحبان کی اراضیات پر مشتمل ٹی پی سکیم جو حکومت کی طرف سے منظور شدہ ہے کا ایک حصہ ۱۶۰۰ ایکڑ سکیم میں غلطی سے شامل کر لیا گیا ہے جب کہ ۱۶۰۰ ایکڑ سکیم اور ٹی پی سکیم کے اس حصے کے درمیان براہ راست کوئی سڑک یا رابط سڑک موجود نہیں ہے ۔

(ب) آیا مکان اراضی کی یاد داشتوں پر لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ نے اپنی غلطی کو محسوس کرتے ہوئے متذکرہ سکیم میں ترمیم کر دی ہے ؟

(ج) اگر محولہ بالا (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہو تو ۱۶۰۰ ایکڑ سکیم میں سے حکومت کی منظور شدہ ٹی پی سکیم کی اراضی کو جدا کر دینے کے سلسلے میں حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : (الف) مسٹر ایم ۔ اے عزیز وغیرہ کی زمین کا وہ حصہ ٹاؤن پلاننگ کی سکیم میں آتا ہے ۔ ملتان روڈ سکیم میں اس وجہ سے لیا گیا ہے ۔ تا کہ سمن آباد اور ملتان روڈ سکیم کو ملایا جا سکے ۔

(ب) لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ ٹاؤن پلاننگ سکیم کے رقبہ کو ملتان روڈ سکیم میں اس کی اصل شکل میں شامل کر لیا ہے ۔ مالکان رقبہ نے یہ درخواست

گی کہ ان کے رقبہ کو ملتان روڈ سکیم سے نکال دیا جائے۔ لیکن اس مرحلہ پر یہ ممکن نہیں تھا ۔ یہ صورت حال لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کے ٹاؤن پلیز صاحب ان لوگوں پر ۳-۱-۷۳ کو واضح کر دی تھی ۔ ان لوگوں کو یہ نہیں بتایا گیا ۔ کہ چوہدری کالونی (ایم ۔ اے عزیز وغیرہ رقبے کی ٹاؤن پلاننگ سکیم) ملتان روڈ سکیم سے بالکل ملحق ہے ۔ اور اس کالونی کے اہالیان کو برائے نام خرچے پر لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کی خدمات حاصل ہو جائے گی ۔ لیکن درخواست کنندگان نے لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کی خدمات سے مستفید ہونے کے بارے میں کوئی دلچسپی نہ دکھائی بلکہ اس بات پر زور دیا کہ ان کی کالونی کو سکیم سے نکال دیا جائے ۔

(ج) ٹرسٹ کی میٹنگ جو ۲۶-۳-۷۳ کو ہو رہی ہے فیصلہ کیا جائے گا کہ مالکان کو کس قدر رعایت دی جائے کیونکہ وہ ٹرسٹ کی خدمات سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہتے ۔

تحصیل میلسی کے مواضعات فدہ اور ڈھوڈھ میں اشتمال اراضی

*۱۹۱۴ قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ کیا وزیر اشتمال اراضی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) تحصیل میلسی کے چند با اثر جاگیرداروں نے اپنے مواضعات خاص کر فدہ اور ڈھوڈھ میں اشتمال نہیں ہونے دی ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان مواضعات میں ہندو ہراہرٹی تھی جو مہاجروں کو ایک دو اور چار ایکڑوں کے حساب سے الاٹ ہوئی ۔

(ج) کیا ان مواضعات میں اشتمال کرانے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے تاکہ چھوٹے مالکان اراضی جن میں اکثریت مہاجرین کی ہے کی حفاظت کی جا سکے ؟

وزیر اشتمال اراضی (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : (الف) موضع ڈھوڈھ کا اشتمال اراضی ہو چکا ہے ۔ کسی موضع کا اشتمال اراضی بالعموم اس وقت کیا جاتا ہے جب کوئی مالک اراضی اشتمال اراضی کرانے کے لئے حسب ضابطہ درخواست گذارے اور موضع کے کم از کم ۵۱ فی صد زمینداران اشتمال اراضی کرانے کے خواہشمند ہوں اور ان کا رقبہ بھی موضع کے کل رقبہ کا اکیاون فیصد سے کم نہ ہو ۔ کیونکہ یہ شرائط موضع ڈھوڈھ میں پورے ہو گئے ہیں ۔ اس لئے اس کا اشتمال مکمل ہو چکا ہے ۔ جہاں تک موضع فدہ کا سوال ہے وہاں کے مالکان نے کوئی درخواست برائے اشتمال اراضی نہیں گذاری ہے ۔ جب بھی ایسی درخواست وصول ہوئی تو حسب ضابطہ مالکان کی رضامندی دریافت کرنے کے بعد کارروائی اشتمال شروع کی جائے گی ۔

(ب) یہ درست ہے کہ ان مواضعات میں متروکہ جائداد تھی جو مہاجر دعویداران کو الاٹ ہوئی ۔ موضع فدہ میں ۱۷۹ دعویداران کو متروکہ اراضی الاٹ ہوئی ۔ لیکن یہ غلط ہے کہ ہر دعویدار کو ایک دو اور چار ایکڑ کے حساب سے الاٹ ہوئی ۔

(ج) موضع ڈھوڈھ کا اشتمال اراضی ہو چکا ہے ۔ جہاں تک موضع فدہ کا تعلق ہے جیسے کہ پہلے بتایا جا چکا ہے مالکان کی درخواست موصول ہونے پر اس گاؤں میں اشتمال اراضی کے لئے مناسب کارروائی کی جائے گی ۔

سردار صغیر احمد : کیا وزیر موصوف جواب "الف" میں یہ تصحیح فرمائیں گے کہ اشتمال اراضی کے لئے دو شرائط رکھی گئی ہیں مثلاً ۵۱ فیصد تعداد مالکان یا ۵۱ فیصد اراضی کا ہونا ۔ ان میں سے کوئی ایک شرط کافی ہے ۔ دونوں شرائط ضروری نہیں ہیں ؟

وزیر اشتمال اراضی : دونوں شرائط ہم پوری کرتے ہیں ۔ اس میں ذرا وضاحت کر دوں ۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ایک گاؤں میں ایک فرد واحد کے

پاس ۵۱ فیصد زمین ہو اور باقی اس کے مقابلے میں ۹۹ فیصد لوگ ۴۹ فیصد اراضی کے مالک ہوں ۔ اگر وہ نہیں چاہیں گے تو ایک آدمی کے کہنے پر ہم اشتمال نہیں کریں گے ۔

کنور محمد یاسین خان : کیا وزیر موصوف میری اس بات سے اتفاق فرمائیں گے کہ ان پر دو مواضعات میں بڑے بڑے زمیندار ہیں اور وہ غریب آدمیوں کو انتقال اراضی نہیں کرانے دیتے ۔ اگر وہ تمام ۵۱ فیصد لوگ جناب کو درخواست دے دیں تو کیا آپ حکم فرمائیں گے کہ دوسرے موضع میں بھی اشتمال اراضی ہو ؟

وزیر اشتمال اراضی : یہ درست ہے کہ کئی جگہ ایسی پیچیدگی پیدا ہوتی ہے ۔ لیکن بہر صورت ہم موقع پر جا کر دیکھتے ہیں کہ اصل صورت حال کیا ہے اور جناب سپیکر میں فاضل ممبر اور ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ کبھی بھی کسی چھوٹے مالک کو جس کی حیثیت کم ہے اس کے حقوق کو قطعاً کسی بڑے آدمی کے تحت ضائع ہونے نہیں دیا جائے گا ۔ خراب ہونے نہیں دیا جائے گا اور نہ ایسا ہو رہا ہے ۔ آج کل اشتمال اراضی کے کام میں مکمل تحفظ حاصل ہے چھوٹے مالکان کے حقوق کی مکمل نگہداشت کی جا رہی ہے ۔

سردار محمد عاشق : جناب والا ! وزیر موصوف نے ابھی سردار صغیر احمد صاحب کے سوال کے جواب میں یہ بتایا ہے کہ کچھ گاؤں ایسے ہیں جہاں لوگ ۵۱ فیصد سے زیادہ اراضی کے مالک ہیں ۔ تو کیا اس موجودہ زرعی اصلاحات کے بعد بھی ایسے گاؤں پنجاب میں ہیں جہاں کے لوگ اتنے بڑے رقبے کے مالک ہیں ؟

وزیر اشتمال اراضی : جناب سپیکر ! میں نے صرف ایک مثال دی تھی ۔ ویسے کسی خاص موضع کا نام مجھے یاد نہیں ۔ اگر وہ چاہیں تو میں پتہ کر سکتا ہوں ۔ شاید کچھ قصبات ایسے ہوں جہاں ایک مالک کے پاس نصف سے زیادہ اراضی ہو ۔ اس کے لئے اگر علیحدہ سوال دے دیں تو میں جواب دے دوں گا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : آپ کا سوال بنیادی سوال سے متعلق نہیں اس کے لئے آپ علیحدہ سوال دے دیں ۔

میاں منظور احمد موہل : کیا وزیر موصوف اس بات کی وضاحت فرمائیں گے جیسا کہ انہوں نے خود کہا ہے کہ اگر ایک آدمی کا رقبہ ۵۱ فیصد سے زیادہ ہو تو جو لوگ اکثریت میں ہوں گے وہ اپنا مطالبہ منوا نہیں سکیں گے۔ اس بارے میں کیا کوئی تجویز زیر غور ہے کہ ۵۱ فیصد تعداد پر ہی انحصار کر لیا جائے۔ رقبے کی ڈیمانڈ نہ کی جائے کیونکہ ایک تو ہم چھوٹے مالکان اراضی کی تعداد کے متعلق کہتے ہیں۔ دوسری طرف ۵۱ فیصد اراضی کی شرط بھی اس میں لگا رکھی ہے۔

وزیر اشتمال اراضی : جناب سپیکر! میں فاضل ممبر کا سوال سمجھ چکا ہوں۔ میں ہاؤس کے تمام ممبران سے استدعا کروں گا کہ اگر کوئی ایسے مخصوص چکوک یا مواضعات ہوں جہاں اس قسم کے مشاہدات ان کے سامنے ہوں تو یقیناً ان چھوٹے مالکان کو فائدہ پہنچانے کے لئے ان کے حقوق کی نگہداشت کے لئے موجودہ گورنمنٹ قانون میں ضروری ترمیم بھی کرنے سے گریز نہیں کرے گی۔

موضع کوٹلی مہتمم تحصیل میلسی میں اشتمال اراضی

***۱۹۱۵ - قاضی محمد اسماعیل جاوید۔** کیا وزیر اشتمال اراضی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ موضع کوٹلی مہتمم تحصیل میلسی میں اشتمال اراضی کے وقت متعلقہ عملہ نے مائی غلام جنت بیوہ کی تقریباً دس ایکڑ اراضی ایک جاگیردار سلطان محمود ہورانہ کے چک میں شامل کر دی جس کا قبضہ مذکورہ جاگیردار کو دے دیا گیا ہے۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ بیوہ کو ایک نمبردار سنبل خاں کی زمین اشتمال کے وقت کاغذات میں دی گئی مگر اس کا قبضہ بیوہ کو نہ دیا گیا۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس بیوہ کو اشتمال اراضی میں ملنے والی زمین کا قبضہ

دلوانے کو تیار ہے اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر اشتمال اراضی (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : (الف) اشتمال اراضی کے وقت کچھ تبدیلیاں ناگزیر ہیں اور دونوں اطراف سے اپیلیں ہوتی ہیں ۔ اب حتمی طور پر مسماۃ غلام جنت کو اراضی کا قبضہ مؤرخہ ۱۳-۱-۷۳ کو دیا جا چکا ہے ۔

(ب) یہ درست ہے کہ سنبل خان اور مسماۃ غلام جنت نے بوقت اشتمال اراضی پلاٹوں کا تبادلہ کیا اور اس وقت بوجہ مقدمہ مسماۃ غلام جنت کو قبضہ نہ دلایا جا سکا ۔

(ج) مسماۃ غلام جنت کو اس کی دختر مسماۃ زیب الٰہی کی موجودگی میں قبضہ اراضی مذکور مؤرخہ ۱۳-۱-۷۳ کو حتمی طور پر دیا جا چکا ہے ۔ فریقین اب اپنے کھاتہ جات سے پوری طرح مطمئن ہیں ۔

کنور محمد یاسین خاں : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ اس کا قبضہ اس بیوہ کو اس لئے دیا گیا ہے کہ اس ہاؤس میں اس کیس کے متعلق قاضی محمد اسمعیل جاوید صاحب نے سوال دے دیا تھا اس سے کوئی فریاد نہیں سنی گئی ۔ اس قسم کے ہزاروں کیسز ایسے ہیں جہاں غریب عورتیں پریشان ہیں ۔

وزیر اشتمال اراضی : جناب سپیکر ! ہو سکتا ہے یہ بات صحیح ہو ۔ اگرچہ یہ میرے سامنے نہیں ۔ سوالات کرنے کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے اور ہمیں عوام نے اس لئے منتخب کر کے یہاں بھیجا ہے کہ اب ان کے علاقے کی جو مشکلات ہیں ۔ جو حکومت کی اور اس کے کارندوں کی فروگزاشت ہوں اس کو وزیر متعلقہ کے سامنے ۔ گورنمنٹ کے سامنے اور اس ہاؤس کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ کسی کی حق تلفی نہ ہو ۔ اگر ایسے بھی ہوا ہے تب بھی میں جناب سپیکر اس فاضل ممبر کا ممنون ہوں ۔ بہر صورت اس عورت کو اس کی اراضی کا قبضہ دیا جا چکا ہے لیکن چونکہ اپیل زیر سماعت تھی اس لئے جو انہوں نے بتایا ہے کہ پہلے فیصلہ نہیں دیا جا سکا اب میں اس بات کا پتہ کروں گا کہ کس تاریخ

کو قاضی صاحب نے ہاؤس میں سوال پیش کیا اور کس تاریخ کو ان کی اپیل کا فیصلہ ہوا ہے اگر اس میں خاصا فرق ہوا اور قابل مواخذہ ہوا تو ایسے آفسران کے خلاف کارروائی ضرور کی جائے گی ۔

سردار محمد عاشق : کیا وزیر موصوف وضاحت فرمائیں گے کہ اشتمال میں ایسی کوئی گنجائش ہے کہ جس گاؤں کا اشتمال ہو جائے اس کی فیس اشتمال زمیندار ادا کر دیں تو بغیر درخواست کے اسی وقت محکمہ خود بخود زمینداروں کو قبضہ دلا دے ۔

وزیر اشتمال اراضی : جہاں اشتمال کا کام ہو رہا ہو وہاں بڑی اپیلیں ہوتی ہیں ۔ جہاں زیادہ دھاندلیاں ہوں وہاں زیادہ اپیلیں ہوتی ہیں ۔ جہاں عملہ خوش اسلوبی اور دیانتداری سے کام کرے جس طرح ایڈوائزری کمیٹی اگر متفقہ طور پر منتخب کی جائے تو وہاں کم اپیلیں ہوں گی ۔ جہاں اپیلیں ہوتی ہیں تو اس پر stay order ہو جاتا ہے اور جب تک جوڈیشیل فیصلہ نہیں ہو جاتا اس وقت تک قبضہ نہیں دلا سکتے ۔ لیکن اب یہ کوشش کی جاتی ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ ماضی کے مقابلہ میں اب جو کام اشتمال اراضی کا ہو رہا ہے اس میں بہت کم اپیلیں ہوتی ہیں ۔ جہاں سے یہ شکایت ہو میں انکی کارکردگی اسی طرح متعین کرتا ہوں کہ وہاں کے لوگ کم سے کم اپیلیں دائر کریں اور وہ پوری طرح سے مطمئین ہوں ۔ انشا اللہ آپ دیکھیں گے کہ اس میں جو بے ضابطگی کرے گا ۔ اس کو کبھی معاف نہیں کیا جائے گا ۔

جناب والا ! یہ کیس جس کے متعلق سوال زیربحث ہے اس کے متعلق بھی پتا کراؤں گا ۔ اگر اپیل کے باوجود ۔ فیصلے کے باوجود قبضہ نہیں دیا تو یہ بہت بڑی کوتاہی ہے ۔

خان محمد ارشد خان ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم اس امر کی طرف توجہ فرمائیں گے کہ تحصیل ساھیوال میں ۶۱ - ۱۹۶۰ میں اشتمال ارضی ہوا تھا اس وقت سے لے کر آج تک متعدد لوگ ایسے گھوم رہے ہیں جن کو ابھی تک قبضہ نہیں ملا ۔ اگر میں چند ایک مثالیں آپ کے علم میں لاؤں تو کیا اس پر کوئی کارروائی ہو سکے گی ؟

وزیر اشتمال اراضی : جناب سپیکر ! بہر صورت یہ عوامی مفاد کا سوال ہے ۔ میں ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ جو بھی اشتمال کے متعلق شکایت ہوگی اس کو رفع کیا جائے گا ۔ ماضی میں جہاں بڑی دھاندلیاں ہوئی وہاں میں نے کئی اشتمال توڑ دیئے لیکن کچھ لوگ ہائی کورٹ میں چلے گئے اور انہوں نے stay orders حاصل کرلئے اور وہ غریب لوگ جو پہلے سے پریشانی میں گرفتار تھے ہم ان کو فوری طور پر فائدہ نہ پہنچا سکے ۔ جب ہائی کورٹ سے فیصلہ ہو جاتا ہے انشاءاللہ جن لوگوں نے یا بڑے بڑے لوگوں نے بھی عملہ کے ساتھ مل کر بد دیانتی کی ہے ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی اور عملے کی جہاں بھی شکایت آئی ہے میرا خیال ہے سب سے زیادہ اگر سزا دی گئی ہے یا افسران معطل کئے گئے ہیں تو وہ محکمہ اشتمال میں میں نے کئے ہیں۔ اب تک میں تقریباً ۳۰ افسران کو معطل کر چکا ہوں اور ان کے خلاف کارروائی جاری ہے ۔

مسٹر منور خان : جناب سپیکر ! جہاں تک اشتمال اراضی کا تعلق ہے مالکان کے اندر رقبہ کی تبدیلی کے علاوہ جو مزارعین اس رقبہ پر کاشت کر رہے ہوتے ہیں ۔کیا وزیر متعلقہ ان کے بارے میں بتا سکیں گے کہ اشتمال اراضی ہونے کے بعد ان مزارعین کی پوزیشن بھی تبدیل کی جاتی ہے یا قبضہ کے لحاظ سے ان کو تحفظ وہی دیا جاتا ہے ۔

وزیر اشتمال اراضی : جناب سپیکر ! مزارعین کے حقوق کا مکمل تحفظ کیا جاتا ہے اور جو مزارع قابض ہو وہ صرف اشتمال کی وجہ سے بے دخل نہیں ہوتا ۔

مسٹر منور خان : میں جناب وزیر متعلقہ کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ جہاں پر اشتمال اراضی ہو رہا ہے وہاں اکثر مزارعین کو بھی بے دخل کیا جاتا ہے ۔اس لئے اس چیز کا نوٹس لیا جائے کہ مالکان کا رقبہ تو ٹرانسفر ہو جائے ۔ ان کی حقوق ملکیت ٹرانسفر ہو جائے لیکن مزارعین کو ان کی زمین پر قابض رہنے دیا جائے ۔

وزیر اشتمال اراضی : جناب سپیکر ! میں اس ہاؤس کے تمام فاضل ممبران سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنے اپنے علاقے کے ایسے کیسز کے متعلق معلومات مجھے فراہم کریں اور جہاں ایسی زیادتی ہو رہی ہے اس کا تدارک کیا جائے گا ۔

لیکن میں حیران ہوں کہ آج تک کسی فاضل ممبر نے مجھے آگاہ نہیں کیا جو بڑے افسوس کی بات ہے ۔

رانا پھول محمد خان : کیا وزیر متعلقہ یہ فرمائیں گے کہ کیا یہ درست نہیں ہے کہ قانون اشتمال اراضی کے تحت جب ایک مالک کی زمین کسی دوسرے مربع میں چلی جاتی ہے تو اس کے مزارع بھی ساتھ ہی منتقل ہو جاتے ہیں وہ بے دخل نہیں ہوتے ۔

وزیر اشتمال اراضی : وہ بے دخل نہیں ہوتے ۔ ان کے حقوق کا پورا پورا تحفظ کیا جاتا ہے ۔ مالک کے تحت ہی مزارع ہوتے ہیں ۔

سردار محمد عاشق : اگر ایسا نہیں ہوگا تو آنے والے دوسرے زمینداروں کو تو سخت نقصان ہے ۔ ایک مزارع زمین پر تیس یا چالیس سال سے قابض ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : وزیر صاحب نے آپ کو جواب دے دیا ہے ۔

سردار محمد عاشق : جناب والا ! یہ دوسرا سوال ہے جس طرح انہوں نے فرمایا ہے کہ مزارعین کو زمین پر قابض رہنے دیا جائے اس طرح ایک بڑا زمیندار جس کے مزارع بیس بیس سال یا چالیس سال سے زمین پر قابض ہیں وہ زمین اشتمال میں چلی جاتی ہے کیا وہ کسی کو پھنسا جائے گا ؟

وزیر اشتمال اراضی : جناب سپیکر ! میں نے مزارعین کے متعلق پورا یقین دلایا ہے ۔ کہ زمین ان کے پاس رہتی ہے ۔ میں جناب کی وساطت سے اس معزز ایوان کے معزز ممبران سے عرض کروں گا کہ یہ بڑا ضروری ہے کہ تمام سوالات کے جوابات ہاؤس میں دیئے جائیں ۔ اس لئے اس وقت کو ضرور مد نظر رکھیں ۔ میں چاہتا ہوں کہ ہر سوال کا جواب دوں اور ہاؤس کو مطمئن کروں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اس سوال پر کافی بحث ہو چکی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب سپیکر ! میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کروں گا کہ کیا کنسالیڈیٹڈ ایکٹ ۱۹۶۰ میں کوئی ایسی پرویژن موجود ہے ۔ جس میں مزارعین کا تحفظ کیا گیا ہو ۔

چوہدری غلام قادر : نہیں ایسی کوئی پروویژن نہیں ہے ۔

وزیر اشتمال اراضی : جناب سپیکر ! یہ ضمنی سوال نہیں ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : میرے فاضل دوست گھبرائیں نہیں ۔ چوہدری غلام قادر صاحب اور دوسرے فاضل دوست کیوں اتنی agitation کر رہے ہیں ۔ میں عرض کروں گا کہ میں نے پڑھا ہوا ہے ۔ میں نے بار بار point out کیا ہے ۔

وزیر اشتمال اراضی : جناب سپیکر ! میں وہ ایکٹ یا رولز چوہدری امان اللہ لک صاحب کے ساتھ لیکر بیٹھ جاوں گا اس میں اگر کوئی خامی ہوئی تو اس کو فوری طور پر یہاں اسمبلی میں لے آئیں گے ۔ اور اس خامی کو رفع کر دیا جائے گا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : ایک بات میں ہاؤس کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ سوالات کے وقفہ میں دیکھنے میں آیا ہے کہ ایک مخصوص نوعیت یا ایک خاص موضع کے متعلق سوال ہوتا ہے تو اس پر ضمنی سوالات بھی اسی موضع تک یا اس تحصیل تک محدود رہیں ان کو سارے صوبہ پر ۔ پورے قانون تک یا جنرل پالیسی تک نہیں لے جا سکتے اور اسی طرح سے جو جنرل پالیسی کا سوال ہوگا اس کو کسی مخصوص موضع تک نہیں لے جا سکتے ۔ آئندہ جو بھی آپ سوال کریں اس چیز کو ضرور سامنے رکھیں ۔ پالیسی کے متعلق جو سوال ہوگا ۔ یا جنرل نوعیت کا ہوگا اس پر آپ جنرل بحث کریں جب کہ آپ مخصوص نوعیت کا سوال کریں تو وہاں پر زیادہ سوالات کی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔

چوہدری غلام قادر : نکتہ اطلاع ۔ جناب والا ! میں چوہدری امان اللہ لک صاحب کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا کہ میں اس ایکٹ میں ان کو وہ دفعہ دکھا سکتا ہوں جس میں لکھا ہوا ہے کہ مزارع ساتھ ہی اس زمین پر منتقل ہو جائے گا جس زمین پر وہ پہلے قابض تھا ۔ اگر زمین تبدیل ہوگئی تو مزارع تبدیل نہیں ہوگا ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! یہ بڑا اہم سوال ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ انفرادی سوال کے علاوہ بہت ضروری ہے ممکن ہے کہ ہم اس نکتہ پر

پہنچ سکیں ۔ میں جناب کی وساطت سے عرض کروں گا کہ جو اراضی تبدیل کی جاتی ہے یا کسی کو نیا پلاٹ دیا جاتا ہے اس کے بعد وہ تمام حقوق ختم کر دیئے جاتے ہیں ۔ اگر حکومت اس پر غور کرے اور اس پرویژن کو thrash out کرے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ مزارعین کے مفاد میں ہوگا ۔ یہ چیز بالکل واضح نہیں ہے اس لئے عرض کروں گا کہ اگر وزیر موصوف اس پر غور فرما سکے تو زیادہ بہتر ہوگا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : آپ منسٹر صاحب کے کمرے میں مل لیں ۔

بے گھر افراد کو احاطہ جات کی فراہمی

***۱۹۳۱ ۔ قاضی محمد اسماعیل جاوید :** کیا وزیر نو آبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ تحصیل میلسی کے بعض چکوک میں احاطہ جات کی زمین مقامی زمینداروں نے مقامی پٹواریوں سے مل کر پٹہ پر لے رکھی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت مذکورہ احاطہ جات بے گھر لوگوں کو دینے کے متعلق غور کرے گی ؟

وزیر نوآبادیات (چوہدری ممتاز احمد کا ہلوں) : جی نہیں ۔

کنور محمد یاسین خان : کیا وزیر موصوف اس بات سے اتفاق فرمائیں گے کہ بڑے بڑے زمینداروں نے ۱۰ سالہ ٹینڈر سکیم کے تحت کافی سرکاری اراضی لی ہوئی ہے کیا اس چیز کے پیش نظر چھوٹے زمینداروں کو بھی اراضی دینے کے سوال پر غور کیا جائے گا ؟

وزیر نو آبادیات : جناب سپیکر یہ پالیسی کا سوال ہے ۔ اس میں میعاد رکھی ہوئی ہوتی ہے ۔ جہاں جہاں میعاد ختم ہو رہی ہے ہم ان کو اراضی نہیں دے رہے لیکن جو مزارعین جن جن مقامات پر قابض ہیں ہماری کوشش ہے کہ ان کو بیدخل نہ کیا جائے اور وہ وہیں بیٹھے رہیں جس اراضی پر وہ قابض ہیں ۔

اخبارات و رسائل کو نیوز پرنٹ کی فراہمی

*۲۰۴۴ - چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ : کیا وزیر اطلاعات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) سقوط ڈھاکہ سے پہلے پنجاب کے روزناموں "ہفت وار" "اور ماہوار" اخبارات جرائد و رسائل کے لئے نیوز پرنٹ کہاں سے مہیا کیا جاتا تھا -

(ب) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں کوئی نیوز پرنٹ تیار کرنے والی مل فیکٹری یا کارخانہ نہیں ہے - اگر کوئی کارخانہ ہے تو اس کا نام اور پتہ کیا ہے -

(ج) کیا حکومت صوبہ میں کوئی نیوز پرنٹ فیکٹری لگانے یا لگوانے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر اطلاعات (چوہدری مختار احمد کاہلوں) : (الف) - سقوط مشرق پاکستان سے قبل پنجاب سے شائع ہونے والے اخبارات ، رسائل و جرائد کیلئے نیوز پرنٹ کھلنا اور کرنا فلی ملز سے مہیا کیا جاتا تھا -

(ب و ج) جی نہیں - کیونکہ نیوز پرنٹ مرکزی حکومت کے دائرہ کار میں ہے -

جناب سپیکر ! میں آپ کی اجازت سے بتادوں کہ اس کے متعلق خاصی خط و کتابت ہو رہی ہے اور یہ چیز مرکزی حکومت کے زیر غور ہے کہ مغربی پاکستان میں موزوں مقام پر نیوز پرنٹ کی فیکٹری یا مل قائم کی جا سکے تا کہ نیوز پرنٹ کی کمی دور ہو سکے اور اس کی feasibility report اور پلاننگ بڑی تیزی سے ہو رہی ہے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر : وقفہ سوالات اب ختم ہوتا ہے -

میاں خورشید انور : کیا وزیر موصوف ارشاد فرمائیں گے کہ روز نامہ

اخبار "آزاد" ، "نوائے وقت" اور "آفاق" کو ان کی ضرورت سے کم کوٹا کیوں دیا جا رہا ہے ؟

وزیر اطلات و نوآبادیات : جناب والا ! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : میں نے اعلان کر دیا ہے کہ وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے ۔

وزیر اطلاعات : نوائے وقت کو سب سے زیادہ کوٹا دیا جا رہا ہے ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی : جناب سپیکر ! میں ایک پوائنٹ پر وضاحت چاہتا ہوں کہ کیا قومی سطح پر اس ضمن میں کوئی اہم سکیم ہے تاکہ نیوز پرنٹ کی کمی دور کی جا سکے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر : آپ منسٹر صاحب کو علیحدہ ان کے کمرے میں مل لیں اور دریافت فرما لیں ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی : جناب والا ۔ تابش صاحب انہیں علیحدہ کمرے میں ملا کرتے ہیں لیکن ہمیں تو ضرورت محسوس نہیں ہوتی ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : کرنل صاحب ایوان کا وقت بہت قیمتی ہے آپ اس کا خیال رکھا کریں ۔

شیخ عزیز احمد : جناب والا ! میرے ایک سوال نمبر ۲۲۱۷ کا جواب موصول نہیں ہوا کیا اس کو آئندہ لیسٹ میں شامل کیا جائے گا ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر : اگر جواب میز پر رکھا گیا ہے تو آپ کو جواب کی کاپی دے دی جائے گی بصورت دیگر اگلی ٹرن پر آجائے گا ۔

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

چک نمبر ۱۵۷ شمالی ضلع سرگودھا میں اراضی پر ناجائز قابضین

*۲۱۴۳ ۔ سردار صغیر احمد : کیا وزیر نو آبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ چک نمبر ۱۵۷ شمالی تحصیل و ضلع سرگودھا میں رقبہ تعدادی ۱۶ ایکڑ مربع ۵۶ و ۴۷ حکومت کی ملکیت تھا اور ۱۹۴۷ء سے پہلے رقبہ مذکور نیلامی میں احمد خان ولد صاحب خان قوم بھٹی ساکنان دیہہ نے خریدا تھا ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ رقبہ متذکرہ کی رقم ادا نہ ہونے کے باعث نیلامی منسوخ ہو گئی تھی ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نیلامی کو منسوخ ہوئے ۲۰ سال سے زائد گذر چکے ہیں اور متذکرہ رقبہ ابھی تک شخص مذکور کے قبضہ میں ہے ۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ رقبہ متذکرہ کی مالیت ایک لاکھ روپے سے زائد ہے اور کبھی بھی اسے بذریعہ ٹنڈر پٹہ پر نہیں دیا گیا ۔

(ہ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس معاملہ میں ضروری تحقیقات کر کے قصورواران کے خلاف مناسب کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور رقبہ متذکرہ سے ناجائز قبضہ ختم کر کے اسے اپنی تحویل میں لینے کو تیار ہے ؟

وزیر نو آبادیات (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : مطلوبہ کوائف ڈپٹی کمشنر سرگودھا کمشنر سے اکھٹے کئے جا رہے ہیں موصول ہونے پر پیش خدمت کر دئے جائیں گے چونکہ واقعہ بیعہ ۱۹۴۶ء کا ہے اس لئے پرانی فائلیں فراہم کئے جانے میں کچھ دقت ہو رہی ہے ۔ البتہ اس معاملہ کے متعلق انکوائری اور نیلام گرینده کے خلاف اجراء نوٹس کے فوری احکام صادر کر دیئے گئے ہیں ۔

نمبر داروں کو مالکانہ حقوق کی عطائیگی

*۲۱۴۶ ۔ **سردار غلام عباس خان گادھی** : کیا وزیر نوآبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ۱۹۴۳ء سے پہلے نمبرداروں کو جو رقبہ جات نمبرداری مربع کی صورت میں دئے گئے تھے ان کے مالکانہ حقوق متعلقہ زمینداروں کو دینے کا حکم دیا گیا تھا ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ حکم کے مطابق نمبرداروں نے ان مربع جات کے مالکانہ حقوق لے لئے تھے ۔

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ کچھ نمبرداروں کو ان رقبہ جات کے مالکانہ حقوق نہیں دئے گئے اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجہ تھی ۔

(د) جزو (ج) میں مندرج ان نمبرداروں کے نام اور سکونت کیا ہے جو تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ سے تعلق رکھتے ہیں اور کیا حکومت ان مالکانہ حقوق دینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر نو آبادیات (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : (الف) جی ہاں ۔ لیکن سرکاری احکامات کے مطابق وہی نمبردار حقوق ملکیت حاصل کرنے کے حق دار تھے جو کہ مورخہ ۱۵ مارچ ۴۸ء کو لینڈ ریونیو رولز کے مطابق جدی نمبر دار تھے ۔

(ب) جی ہاں بشرطیہ وہ مستحق تھے ۔

(ج) جی ہاں ۔ کیونکہ سرکاری احکامات کے مطابق وہ حقوق جدی ملکیت حاصل کرنے کے حق دار نہیں تھے ۔

(د) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ایسے نمبرداروں کی تعداد ۳۷ ہے جن کی فہرست الف ہے ۔ ان غیر مستحق نمبرداروں کو حقوق ملکیت دینے کا حکومت کوئی ارادہ نہیں رکھتی ۔

نام نمبرداران متعلقہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ جن کو تا حال حقوق ملکیت نہیں ملے :

نمبر شمار	نمبر چک	نام نمبردار	کیفیت
۱-	۳۴۵ ج ب	شکرالدین نمبردار	
۲-	۴۰۱ " "	محمد مراد نمبردار	
۳-	۴۲۹ " "	محمد نمبردار	
۴-	۴۳۳ " "	مراتب علی نمبردار	
۵-	۴۳۴ " "	غلام حیدر نمبردار	
۶-	۳۲۹ گ ب	فضل محمد نمبردار	
۷-	۳۳۱ " "	محمد فتیح نمبردار	
۸-	۴۰۵ ج ب	محمد عبداللہ نمبردار	
۹-	۲۶۰ گ ب	فرید خاں نمبردار	
۱۰-	۵۱۲ " "	پہلوان نمبردار	
۱۱-	۵۱۳ " "	مسوداللہ نمبردار	
۱۲-	" " "	محمد نواز نمبردار	
۱۳-	۵۱۵ " "	شیر محمد نمبردار	
۱۴-	" " "	محمود نمبردار	
۱۵-	۱۸۸ " "	خان محمد نمبردار	
۱۶-	۱۶ " "	بہادر نمبردار	

نمبر شمار	نمبر چک	نام نمبردار	کیفیت
-۱۷	۷۴۱ " "	مختار حسین نمبردار	
-۱۸	" " "	حبیب خان نمبردار	
-۱۹	۷۴۶ " "	علاول نمبردار	
-۲۰	" " "	باہلک نمبردار	
-۲۱	۷۳۳ " "	پہلوان نمبردار	
-۲۲	" " "	حاصل نمبردار	
-۲۳	۷۴۲ " "	شیر نمبردار	
-۲۴	۶۶۲ گ ب	حامد نمبردار	
-۲۵	۶۷۳ " "	باقر حسین نمبردار	
-۲۶	۶۸۴ " "	مسعود احمد نمبردار	
-۲۷	۶۸۵ " "	علی محمد نمبردار	
-۲۸	۲۷۵ " "	تاج خان نمبردار	
-۲۹	۶۸۵ " "	اسماعیل نمبردار	
-۳۰	۶۶۱ " "	فاضل محمد خان نمبردار	
-۳۱	۶۸۶ " "	پیر ناصرالدین شاہ نمبردار	
-۳۲	۶۸۲ گ ب	افتخار احمد نمبردار	
-۳۳	۷۴۷ " "	سیرا نمبردار	
-۳۴	۷۴۷ " "	حسو نمبردار	
-۳۵	۷۴۹ " "	وریام نمبردار	
-۳۶	۶۹۰ " "	علم‌الدین نمبردار	
-۳۷	۶۹۲ " "	منظور حسین نمبردار	

نمبرداروں کو نصف درجہ اراضی سالڈ پال سکیم کے تحت الاٹمنٹ

*۲۱۴۷ ۔ سردار غلام عباس خان گاڈھی : کیا وزیر نو آبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ۷۲-۱۹۷۱ء میں حکومت نے نمبرداروں کو نصف نصف مربع اراضی سالڈ پال سکیم کے تحت الاٹ کی تھی ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ نصف سے زیادہ نمبرداروں کو یہ رقبہ الاٹ ہو چکا ہے اور بقایا نمبرداروں کو الاٹ نہیں ہوا ہے ۔

(ج) جن نمبرداروں کو الاٹ نہیں ہوا ہے ان کی صوبہ پنجاب میں کتنی تعداد ہے ۔

(د) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جن نمبرداروں کو رقبہ نہیں ملا ہے ان کی فہرست مع نام و گاؤں مہیا کی جائے ۔

(ہ) جن نمبرداروں کو رقبہ نہیں ملا کیا حکومت ان کو رقبہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر نو آبادیات (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : (الف) جی نہیں ۔ سالڈ پال سکیم کے تحت الاٹمنٹیں مورخہ ۲۸ مارچ ۶۳ء سے ۱۲ مئی ۷۱ تک کی درمیانی مدت میں کی گئی تھی ۔

(ب) جی نہیں ۔ صرف ۹۴۶ نمبرداروں کو ساڑھے بارہ ایکڑ کے حساب سے سرکاری اراضی الاٹ کی گئی تھی ۔

(ج) ۳۸۳۴ ۔

(د) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ۶۵ نمبردار ایسے ہیں جن کی فہرست الف ہے ۔

(ہ) موجودہ نمبرداری سکیم بہت سی خرابیوں کی وجہ سے فی الحال معطل ہے ۔ حکومت اس معاملے پر غور کر رہی ہے ۔ ابھی اس سلسلہ میں کوئی فیصلہ نہیں ہوا ۔

صوبہ پنجاب میں سینما گھروں کی تعداد

*۲۱۷۸ - ڈاکٹر محمد صادق ملہی : کیا وزیر اطلاعات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبہ بھر میں کتنے سینما گھر ہیں -

(ب) کیا حکومت مزید سینماؤں کی تعمیر کی اجازت دینے کے لئے تیار ہے -

(ج) کیا سینما ہالوں کو تفریحی مقاصد کے علاوہ کسی اور قسم کے تعمیری کاموں میں بھی لایا جا رہا ہے یا لانے کی کوئی تجویز زیر غور ہے -

وزیر اطلاعات (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : (الف) ۳۰۵ -

(ب) جی ہاں -

(ج) جی نہیں -

صحافیوں اور وکلاء کے لئے کالونی کی تعمیر

*۲۲۸۳ (الف) - چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ - کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صحافیوں اور وکلاء کے لئے کالونی بنانے کا اعلان کیا ہے - اگر ایسا ہے تو اس مقصد کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے ؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : (الف) محکمہ ہذا نے تا حال صحافیوں اور وکلاء کے لئے کالونی بنانے کا کوئی پروگرام مرتب نہیں کیا - اس ضمن میں جناب گورنر صاحب کے احکامات کے مطابق ہاؤسنگ سکیم شروع ہونے پر فوری اقدامات کئے جائیں گے -

---

اضافی بستوں کے مکینوں کو مالکانہ حقوق کی عطائیگی

*۲۲۸۵ - ڈاکٹر حلیم رضا : کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا حکومت ہیلاز کالونی نمبر ۲ سمن آباد لاہور

اور دیگر اضافی بستیوں کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : جی ہاں۔ جہاں تک سی اور ڈی قسم کے قطعات یا کوارٹروں کا تعلق ہے اس ضمن میں ضلعی حکام کو پہلے ہی ہدایت کر دی گئی ہوئی ہے کہ وہ پلاٹ جو کہ مہاجرین کو مفت الاٹ کئے گئے تھے ان کو مالکانہ حقوق دے دئے جائیں۔ بشرطیکہ وہ تمام شرائط مندرجہ معاہدہ الاٹمنٹ کو پورا کرتے ہوں۔ کوارٹروں کی قطعی قیمت بھی ضلعی دفتر کو بتا دی گئی ہے اور ان کے مالکانہ حقوق دینے کے لئے بھی ہدایت جاری کر دی گئی ہیں۔

جہاں تک اے اور بی قسم کے قطعات نیز ایسے سی اور ڈی قسم کے قطعات جو کہ مقامی باشندگان کو الاٹ کئے گئے تھے ان کی قطعی قیمت مقرر کرنا باقی ہے اور اس مقصد کے لئے آخری اخراجات حصول اراضی اور دیگر ترقیاتی کام حاصل کئے جا رہے ہیں۔ جونہی یہ اخراجات دستیاب ہو گئے ان قطعات کی قطعی قیمتیں بھی مقرر کرکے مالکانہ حقوق دینے کے لئے ہدایات ضلعی حکام کو جاری کر دی جائیں گی۔

ڈی ٹائپ لائل پور کے مکینوں سے متروکہ زمین کی قیمت کی ادائیگی

*۲۲۸۸۔ ڈاکٹر حلیم رضا : کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لائل پور میں ڈی ٹائپ کوارٹروں کے مکینوں سے کہا گیا تھا کہ متروکہ زمین کی قیمت ان سے نہیں لی جائے گی اور اب قیمت زمین بمہ سود در سود وصول کرنے کے احکامات جاری کئے جا چکے ہیں۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اب ان کوارٹروں کی قیمت بھی بڑھا دی گئی ہے۔

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : (الف) جی ہاں ۔ ماضی میں ڈی ٹائپ کے قطعات اور کوارٹروں کی زمین مرکزی حکومت کی ہدایت کے مطابق مہاجرین کو مفت الاٹ کی جاتی تھی اور ان کی زمین کی قیمت اور ترقیاتی کاموں کے اخراجات مرکزی حکومت مہیا ٹیکس فنڈ سے ادا کرتی تھی جس کی وصولی مالی سال ۶۳ - ۱۹۶۲ء سے اب تک ہو چکی ہے ۔ اس کو مد نظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت نے مستقبل میں ایسے قطعات کی قیمت جون ۱۹۶۷ء سے وصول کرنے کا فیصلہ کیا تھا ۔ اس کے مطابق جن الاٹیوں نے معاہدہ نہیں کیا تھا یا جنہوں نے قبضہ تا جون ۱۹۶۷ء حاصل نہیں کیا تھا ان سے بھی زمین کی قیمت اور ترقیاتی کاموں کے اخراجات وصول کئے جا رہے ہیں ۔

(ب) جی نہیں ۔ بلکہ عارضی قیمت کو ہی قطعی آخری مقرر کر دیا گیا ہے ۔

ڈی ٹائپ لائل پور کے الاٹیوں سے جرمانہ کی وصولی

*۲۲۹۰ ۔ **ڈاکٹر حلیم رضا** : کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ لائل پور میں ڈی ٹائپ کوارٹرز کی اصل قیمت پندرہ سو دس روپے مقرر تھی لیکن سابقہ حکومتوں کی نا اہلی کی وجہ سے الاٹیوں سے رقوم وصول نہ کی جا سکیں اور اب ان لوگوں سے ایک ہزار روپیہ بطور جرمانہ وصول کیا جا رہا ہے ۔ اگر یہ درست ہے تو یہ جرمانہ وصول کرنے کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : یہ درست ہے کہ لائل پور میں ڈی ٹائپ کوارٹرز کی قیمت ۱۵۰۹۰۵ روپے مقرر کی گئی تھی جو الاٹیوں سے اقساط میں وصول کی جا رہی ہے ۔ لیکن یہ درست نہیں کہ کس نا اہلی کی وجہ سے الاٹیوں سے رقوم وصول نہ کی جا سکیں دراصل ایک ہزار روپیہ فی کوارٹر جرمانہ کا فیصلہ ناجائز قابضین سے الاٹمنٹ کو توثیق کے لئے اور سرکاری جائداد پر ناجائز قبضہ کے رجحان کو روکنے کے لئے کیا گیا تھا ۔ اس ضمن میں ابھی تک وصولی نہیں کی گئی ۔

اخبارات کے ڈیکلریشن کے حصول کے لئے درخواستوں کی تعداد

*۲۳۱۰ - شیخ محمد اصغر : کیا وزیر اطلاعات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) ہفت روزہ و روز نامہ اخبارات کے ڈیکلریشن کے حصول کے لئے اس وقت حکومت کے پاس کتنی درخواستیں زیر غور ہیں -

(ب) مذکورہ درخواستیں -

(۱) کس کس کی طرف سے -

(۲) کس کس ہفت روزہ اور روز نامہ کے لئے اور -

(۳) کس کس تاریخ سے زیر غور ہیں ؟

وزیر اطلاعات (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : (الف) ہفت روزہ اور روز نامہ اخبارات کے ڈیکلریشن کے حصول کے لئے اس وقت حکومت پنجاب کے پاس علی الترتیب ۳۷ اور ۱۲ درخواستیں زیر غور ہیں -

(ب) فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے -

روزنامے

نمبر شمار	نام اخبار	کس کس کی طرف سے	تاریخ درخواست دائر کردہ دفتر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ	تاریخ زیر غور
1 -	انگریزی روز نامہ "Morning News" لاہور	جناب مظفر قادر - ۶۲ شاہ جمال روڈ لاہور -	۱۸ مئی ۱۹۷۲	۳۰ اکتوبر ۱۹۷۲ء
2 -	پیام قائد - لاہور	جناب عمر دراز خان - ۲۶ سی ریلوے روڈ لاہور -	۱۱ اپریل ۱۹۷۰	۹ مارچ ۱۹۷۲ء
3 -	تجارتی رہبر - لائلپور	جناب عتیق الرحمٰن - کچہری بازار - لائل پور -	ـــــ	۱۷ اگست ۱۹۷۱ء
4 -	زم زم - لاہور	جناب عنصر صابری $\frac{۸}{54}$ میکلوڈ روڈ لاہور -	۲۸ جولائی ۱۹۷۱	۲۹ فروری ۱۹۷۲ء

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایران کی نیز پر رکھے گئے ہیں۔

5 -	پوشی ۔ لائل پور	جناب علی محمد ماہی ۔ یونیورسٹی روڈ ۔ لائل پور ۔	۷ اپریل ۱۹۷۱	۱۲ فروری ۱۹۷۲ء
6 -	اعلان ۔ ملتان	ملک عبدالرحمن ۔ وارڈ خونی برج ۔ ملتان ۔	ـــــ	۱۱ جنوری ۱۹۷۲ء
7 -	زمین ۔ بہاولپور	جناب ادیب واثقی ۔ محلہ کاجل پور ۔ بہاول پور ۔	۲ اکتوبر ۱۹۷۱	۴ مارچ ۱۹۷۲ء
8 -	ملت ۔ ملتان	سردار عبدعلیم ۔ کچہری روڈ ۔ ملتان ۔	۲۴ مئی ۱۹۷۲ء	۲۷ مئی ۱۹۷۲
9 -	عوام ۔ لاہور	جناب خلیق قریشی ۔ فضل بلڈنگ کوپر روڈ لاہور۔	۱۳ ستمبر ۱۹۷۲ء	۱۸ ستمبر ۱۹۷۲
10 -	نیا دور ۔ راولپنڈی	نواب الحق N—67 شاہراہ پہلوی مری روڈ راولپنڈی	۲ مئی ۱۹۷۲ء	۶ مئی ۱۹۷۲ء
11 -	Revolution (انقلاب)	محمد پرویز کلزار ۲۰ باغ و بہار راولپنڈی	۱۶ مارچ ۱۹۷۲ء	۴ جولائی ۱۹۷۲ء
12 -	ملت ۔ لاہور	سردار عبدالعلیم ۔ ۴ کولنر روڈ لاہور ۔	۹ جنوری ۱۹۷۲ء	۹ جنوری ۱۹۷۲ء

ہفت روزہ اخبارات

نمبر شمار	نام اخبار	کس کس کی طرف سے	تاریخ درخواست دائر کردہ دفتر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ	تاریخ زیر غور
1 -	تصویر وطن - لاہور	محمد رفیق ڈوگر - ۹ کوئنز روڈ لاہور -	۱۶ نومبر ۱۹۷۲ء	۹ مارچ ۱۹۷۳ء
2 -	پاکستان - لاہور	خواجہ شوکت علی گارڈی ٹرسٹ بلڈنگ لاہور -	۳۰ ستمبر ۱۹۷۲ء	۱۱ اکتوبر ۱۹۷۲ء
3 -	خاتون - لاہور	- ایضاً -	- ایضاً -	- ایضاً -
4 -	پکچر پوسٹ - لاہور	- ایضاً -	- ایضاً -	- ایضاً -
5 -	پبلک آئی - لاہور	جناب ظفر اللہ رانا ۷۴ شاہراہ فاطمہ جناح لاہور -	۲۲ مارچ ۱۹۷۲ء	۲۷ مارچ ۱۹۷۲ء

6 -	جگنو ۔ لاہور	جناب الطاف حسین راشد ۔	۲ اگست ۱۹۷۲ء	۲ اگست ۱۹۷۲ء
7 -	نگار ۔ لاہور	جناب فخر الزماں 178/C ماڈل ٹاؤن لاہور ۔	۲۱ مئی ۱۹۷۲ء	۱۹ ستمبر ۱۹۷۲ء
8 -	وائس ۔ لاہور	۔ ایضاً ۔	۔ ایضاً ۔	۔ ایضاً ۔
9 -	نظام نو ۔ لاہور	ایم ڈی ۔ فاروق 113/C ماڈل ٹاؤن لاہور ۔	۱۰ جنوری ۱۹۷۲ء	۸ جولائی ۱۹۷۲ء
10 -	نئی آواز ۔ لاہور	سید ہمراز حسین زیدی منزل چوہان روڈ کرشن نگر لاہور	۲۷ دسمبر ۱۹۷۱ء	۳۰ مئی ۱۹۷۲ء
11 -	قیادت ۔ اسلام آباد	جناب انور حسین صلوت 1174/B رمنا ۳ ۔ ۱ ۔ ۶ اسلام آباد	۲۷ مارچ ۱۹۷۲ء	۱۲ مئی ۱۹۷۲ء
12 -	جرس ۔ گجرات	جناب طارق جاوید چوہدری سرکار روڈ گجرات ۔	۲۶ جنوری ۱۹۷۲ء	۲۸ مارچ ۱۹۷۲ء
13 -	خدمت ۔ لائل پور	مولوی نذیر احمد گرلیڈ ہوٹل کچہری بازار لائلپور	۱۱ نومبر ۱۹۷۱ء	۱۲ فروری ۱۹۷۲ء
14 -	امن لائل پور	حافظ محمد اکرام گلی نمبر ۶ فرید گنج لائل پور ۔	۱۳ اکتوبر ۱۹۷۲ء	۵ اکتوبر ۱۹۷۲ء

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو اخبار کی میز پر رکھے ہیں

۴۲۳

نمبر شمار	نام اخبار	کس کس کی طرف سے	تاریخ درخواست دائر کردہ دفتر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ	تاریخ زیر غور
15 -	المرتضیٰ رحیم یارخاں	شیخ عبدالغنی شاد اونڈ سینما روڈ رحیم یار خان -	------	یکم جولائی ۱۹۷۲ء
16 -	صدائے مشرق ملتان	جناب حمیدالدین قریشی مکان نمبر ۵۹۹ محلہ سادات دہلی گیٹ ملتان	------	۲۹ جنوری ۱۹۷۳ء
17 -	ضرب کلیم اڈیرہ غازیخاں	میاں محمد حسین راجن پور ڈیرہ غازی خان -	۷ اکتوبر ۱۹۷۲ء	۱۰ جنوری ۱۹۷۲ء
18 -	حقیقت - مظفر گڑھ	جناب غلام مرتضیٰ ہاشمی - لیہ ضلع مظفر گڑھ -	۱۴ مارچ ۱۹۷۲ء	۱۲ ستمبر ۱۹۷۲ء
19 -	عوامی راج - ساہیوال	ڈاکٹر جاوید عاشق سوز - جنرل سیکرٹری - پیپلز پارٹی احاطہ بیدیاں - ساہیوال -	۲۴ اکتوبر ۱۹۷۲ء	۳ جنوری ۱۹۷۳ء

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے ۴۸۳۳

20 -	آغاز سرگودھا	جناب اے ۔ غفور ۔ مکان نمبر ۱ ۔ بلاک نمبر ۱۲ ۔ سرگودھا	-----	۲۸ جولائی ۱۹۷۲ء
21 -	سیل رواں۔ چیچہ وطنی	ادریس قمر۔ بلاک نمبر ۱۱ ۔ چیچہ وطنی۔ ضلع ساہیوال	۳۰ مئی ۱۹۷۳ء	۱۸ اکتوبر ۱۹۷۲ء
22 -	شاہد ۔گوجرانوالہ	جناب زیڈ سلیم بٹ ۔ اندرون شیخوپورہ گیٹ فضل دین سٹریٹ گوجرانوالہ	۲۰ جولائی ۱۹۷۱	۲ اگست ۱۹۷۲ء
23 -	الجمیت ۔گوجرانوالہ	جناب عبدالمتین زاہد ۔ جامع مسجد شیرانوالہ ۔ گوجرانوالہ	۳ اگست ۱۹۷۱ء	۹ نومبر ۱۹۷۱ء
24 -	پیپلز ۔ بہاولپور	جناب فاروق احمد لودھی ۔ ممتاز کالونی ہسپتال روڈ ۔ بہاولپور ۔	۴ جنوری ۱۹۷۲ء	۲۱ مارچ ۱۹۷۲ء
25 -	سرخ سویرا ساہیوال	چوہدری محمد عظیم پاکپتن بازار ساہیوال ۔	۱۴ دسمبر ۱۹۷۲ء	۹ فروری ۱۹۷۱ء
26 -	محاذ ۔ ملتان	شہزادہ سلیم پاشا ۔ ۱۹۰ ۔ وارڈ ہستی نمبر ۹ ۔ باغبان نواں شہر ۔ ملتان	۱۱ اپریل ۱۹۷۲ء	۲۶ اپریل ۱۹۷۲ء

نمبر شمار	نام اخبار	کس کس کی طرف سے	تاریخ درخواست دائر کردہ دفتر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ	تاریخ زیر غور
27 -	اخوان - ملتان	جناب ایم - اے ظفر اعوان - ۹۳ - نصرت روڈ - ملتان چھاؤنی -	۳۰ مارچ ۱۹۷۲ء	۶ اپریل ۱۹۷۲ء
28 -	اخبار پاکستان - ملتان	سید مظفر اقبال - ۲۷۴ - شمس آباد کالونی - ملتان	۲۰ جون ۱۹۷۲ء	۱۷ جولائی ۱۹۷۲ء
29 -	راہ حق - شیخوپورہ	جناب محمد اسحاق ساگر - چک نمبر ۴۲ ضلع شیخوپورہ	-----	۱۸ جنوری ۱۹۷۳ء
30 -	نیا دور - شیخوپورہ	جناب محمد صدیق راہی - پرانا شہر شیخوپورہ -	-----	۸ جنوری ۱۹۷۳ء
31 -	مسلم نیوز - لائل پور	جناب ایم رشید - ۱۵ غلام آباد کالونی - لائل پور -	-----	۱۸ دسمبر ۱۹۷۲ء
32 -	الشاہین - لائل پور	جناب محمد اقبال - 405/A - طارق آباد - لائل پور -	-----	۶۹ مئی ۱۹۷۲ء
33 -	جنش - راولپنڈی	جناب محمد اصغر - مکان نمبر M/1620 امر پورہ راولپنڈی	------	۱۹ مئی ۱۹۷۲ء

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے ۴۷۳۵

34 -	ترکش - راولپنڈی	شیر احمد - سپاہی - مکان M/1160 گلی نمبر ۵۶ - محلہ نیو امر پورہ راولپنڈی	۲۸ دسمبر ۱۹۷۱ء	----
35 -	جذبات جہلم	جابر آزاد - تحصیل روڈ جہلم -	۲۳ فروری ۱۹۷۲ء	۴ اپریل ۱۹۷۲ء
36 -	راز داں گجرات	محمد فاروق - نثار تسکین سندھوہلڈنگ ٹمپل بازار گجرات	۲۲ دسمبر ۱۹۷۲ء	۲۳ دسمبر ۱۹۷۱ء
37 -	تلوار - ساہیوال	چوہدری محمد سرور - (D/900) فرید ٹاؤن ساہیوال -	----	۲ جون ۱۹۷۲ء

بیوگان یتامیٰ اور غرباء کو محکمہ اوقاف کی طرف سے امداد

*۲۳۳۱ - شیخ محمد اصغر : کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اوقاف کی آمدنی سے بیوگان یتامیٰ اور غرباء کو امداد دی جاتی ہے -

(ب) اگر ایسا ہے تو کتنے بیوگان یتامیٰ اور غرباء کو اوقاف کی آمدن سے پنجاب بھر میں ۱۹۷۲-۷۳ء کے دوران مفت یا بطور قرض حسنہ مالی امداد دی گئی - علاوہ ازیں اس امداد کی شرائط کیا تھیں اور آئندہ مالی سال میں کتنی امداد دینے کا ارادہ ہے ؟

وزیر اوقاف (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : (الف) جی ہاں مگر محدود پیمانے پر جیسا کہ جزو (ب) میں درج ہے -

(ب) ۱۹۷۲-۷۳ء کے دوران کل بائیس اشخاص کو مفت امداد دی گئی جس کی مجموعی رقم مبلغ ۱۸٬۵۰۰٫۰۰ روپے بنتی ہے - اس امداد کی تفصیل حسب ذیل ہے -

نمبر شمار	امداد جن کو دی گئی	تعداد	کل رقم
۱	متولیان و ان کی بیوگان	۱۳	۱۴٬۵۴۰٫۰۰
۲	غربا و بیوگان	۸	۲٬۹۴۰٫۰۰
۳	مختلف افراد	۱ (نو مسلم)	۱٬۰۰۰٫۰۰

اس امداد کی کوئی شرائط نہیں تھیں اور صرف مستحق افراد کو ان کی ضرورت کو مد نظر رکھ کر دی گئی تھی - سال ۱۹۷۲-۷۳ء میں کسی کو قرض حسنہ نہیں دیا گیا - آئندہ مالی سال میں اس مد میں روپیہ ضرور رکھا جائے گا مگر اس کی تفصیلات ابھی طے ہونا باقی ہیں -

جعل سازی سے پلاٹوں کی الاٹمنٹ

*۲۳۷۳ ۔ سردار محمد عاشق : کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پیپلز کالونی اور غلام محمد آباد کالونی لائل پور میں کچھ لوگوں کے نام جعل سازی سے پلاٹ الاٹ ہو چکے ہیں ۔

(ب) اگر جزو الف کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ درست ہے کہ مندرجہ بالا الاٹمنٹ کی رد و بدل سرکاری ملازمین نے کی ہے ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ایسے اہلکاروں کے خلاف کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : (الف) جی ہاں ایسا صرف ایک واقعہ ۱۹۶۰ء میں نوٹس میں آیا تھا ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) متعلقہ اہلکاروں کے خلاف تحقیقات اور قانونی کارروائی پہلے ہی عمل میں لائی جا چکی ہے ۔ ان میں سے ایک کو عدالت مجاز نے چار سال قید با مشقت دی اور مبلغ ۵۰۰۰۰ روپیہ جرمانہ بھی کیا ۔

زمینداروں سے شاہی مسجد فنڈ کی وصولی

*۲۳۷۴ ۔ سردار محمد عاشق : کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب زمینداروں سے معاملہ کی وصولی کے ساتھ شاہی مسجد فنڈ وصول کرتی رہی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو زمینداروں سے کل کس قدر رقم وصول کی گئی اور یہ کس سال سے کس سال تک وصول کی جاتی رہی -

(ج) مذکورہ فنڈ میں سے کل کتنی رقم شاہی مسجد پر خرچ کی گئی اور کتنی رقم باقی ہے -

(د) اگر کوئی رقم بقایا ہے تو وہ کتنی ہے اور کس مد میں جمع ہے ؟

وزیر اوقاف (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : (الف) موجودہ حکومت پنجاب نے مالیہ کے ساتھ بادشاہی مسجد فنڈ وصول نہیں کیا - البتہ آزادی سے پہلے کی حکومت پنجاب بادشاہی مسجد فنڈ مالیہ کے ساتھ وصول کرتی رہی -

(ب ، ج اور د) بادشاہی مسجد فنڈ ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۵ء تک وصول ہوتا رہا - اس وقت محکمہ اوقاف کا وجود ہی نہیں تھا اور اس فنڈ کے حسابات موجودہ محکمہ اوقاف کی تحویل میں نہیں آئے - اسی وجہ سے وصول شدہ ، خرچ شدہ اور بقایا رقوم کے اعداد و شمار فراہم نہیں کئے جا سکتے -

---

صوبہ پنجاب میں فحش لٹریچر کی فروخت

*۲۴۰۹ - ڈاکٹر محمد صادق ملہی - کیا وزیر اطلاعات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبہ پنجاب میں فحش لٹریچر کھلے عام فروخت ہو رہا ہے ؟

وزیر اطلاعات (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : اخبارات میں ایسی خبریں ضرور شائع ہوئی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ فحش لٹریچر فروخت ہو رہا ہے اس سلسلہ میں مناسب کاروائی کے احکامات جاری کئے جا چکے ہیں -

سیٹلائٹ ٹاؤن میں پلاٹوں اور مکانوں کے الاٹیوں کو مالکانہ حقوق کی عطائیگی میں تاخیر

*۲۴۵۱ ۔ مسٹر احسان الحق پراچہ : کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ پنجاب کے سیٹلائٹ ٹاؤنوں میں ایسے پلاٹوں اور تعمیر شدہ مکانوں کے الاٹیوں کو مالکانہ حقوق عطا کرنے میں تاخیر کی وجوہ کیا ہیں جن کے تمام واجبات ادا کردئے گئے ہیں اور تمام شرائط و قیود کی تعمیل بھی کر دی گئی ہے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ الاٹیوں کو مالکانہ حقوق سات سال کے بعد عطا کئے جانے تھے لیکن ابھی تک ان کو مالکانہ حقوق عطا نہیں کئے گئے ؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : (الف) تاخیر کی وجہ حصول و ترقیاتی اراضی کے حتمی اخراجات کے عدم تعین کی وجہ ہے ۔ اور معاہدہ الاٹمنٹ کی رو سے قطعی قیمت کے تعین نہ ہونے کی صورت میں حکومت مالکانہ حقوق ملتوی کر سکتی ہے ۔ حتمی قیمت کے تعین کا معاملہ زیر غور ہے ۔

'سی ، اور 'ڈی ، قسم کے قطعات جو غریب مہاجرین کو مفت الاٹ کئے گئے تھے ۔ انہیں مالکانہ حقوق تفویض کرنے کے لئے ہدایات جاری کر دی گئی ہیں ۔

(ب) درست ہے ۔ بشرطیکہ تمام شرائط مندرجہ معاہدہ الاٹمنٹ کی تعمیل ہو چکی ہو تاخیر کی وجہ جزو 'الف ، میں واضح کی گئی ہے ۔

سالڈ پال سکیم

*۲۴۷۶ ۔ مسٹر محمد صادق : کیا وزیر نو آبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ سابقہ حکومت نے جو ساڑھے بارہ ایکڑ رقبہ سالڈ پال سکیم پر

صرف چکوک کے نمبرداروں کو الاٹ کیا تھا وہ رقبہ حکومت ان سے واپس لیکر مزارعین میں تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر نو آبادیات (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : یہ معاملہ از سر نو اعلیٰ سطح پر زیر غور ہے ۔ اور عنقریب فیصلہ ہوگا ۔ سر دست سکیم معطل ہے ۔

ضلع ساہیوال میں مویشی پال سکیم پر سرکاری اراضی کی الاٹمنٹ

*۲۴۹۹ ۔ میاں خان محمد : کیا وزیر نو آبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ضلع ساہیوال میں مویشی پال سکیم پر کتنی سرکاری اراضی الاٹ کی گئی ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مویشی پال سکیم پر الاٹ شدہ اراضی صرف نمبرداروں کو دی گئی ہے ۔

(ج) یہ سکیم کب نافذ ہوئی اور دسمبر ۱۹۷۰ء میں اور اس کے بعد اس سکیم کے تحت مذکورہ ضلع میں یحییٰ خان کے دور کے اختتام تک کتنی الاٹمنٹیں ہوئیں ۔

(د) دسمبر ۱۹۷۰ء سے قبل اس سکیم کے تحت کل کتنی الاٹمنٹیں کی گئیں ؟

وزیر نو آبادیات (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : (الف) ضلع ساہیوال میں کل ۳۶۱-۷-۴ کنال ایکڑ اراضی مویشی پال سکیم میں الاٹ کی گئی ہے ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) یہ سکیم ۱۹۶۰ء میں نافذ ہوئی ۔ دسمبر ۱۹۷۰ء میں اور اس کے بعد اس سکیم کے تحت مذکورہ بالا ضلع میں یحییٰ خان کے دور کے اختتام تک کسی کو کوئی اراضی الاٹ نہیں ہوئی ۔

(د) دسمبر ۱۹۷۰ء سے قبل اس سکیم کے تحت کل چھ الاٹمنٹیں کی گئی۔

ادارہ "عمومی ہاؤسنگ سوسائٹی" کا غریب اور سادہ لوح عوام کو لوٹنا

*۲۵۰۰ ۔ ڈاکٹر حلیم رضا : کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ لائلپور میں ادارہ "عمومی ہاؤسنگ سوسائٹی" غریب اور سادہ لوح عوام کو پلاٹ آسان قسطوں میں دلانے کے بہانے سے لوٹ رہا ہے۔

(ب) کیا وزیر موصوف اس امر سے آگاہ ہیں کہ محکمہ ہاؤسنگ لائلپور کے اہل کاران جعلی الاٹمنٹ چٹیں جاری کر کے سادہ لوح عوام سے ہزاروں روپیہ لوٹ رہے ہیں۔

(ج) کیا وزیر موصوف اس امر سے آگاہ ہیں کہ لائلپور کی اضافی بستیوں میں با اثر افراد نے سرکاری زمین پر محکمہ ہاؤسنگ کی ملی بھگت سے مکانات تعمیر کر لئے ہیں ؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : ہاؤسنگ اینڈ سٹیلمنٹ ایجنسی اور اس کے ضلعی دفتر لائلپور کے ریکارڈ کے مطابق ایسے کسی ادارے کا وجود نہیں۔

محکمہ کے کسی اہلکار نے الاٹمنٹ کی جعلی چٹیں جاری نہیں کی ہیں۔

لائلپور کی اضافی بستیوں کے بعض قطعات پر نا جائز قبضے ہوئے ہیں اور ایسے قابضین کو بیدخل کرنے کے لئے با ضابطہ محکمانہ کارروائی کی گئی کچھ کو بیدخل نہ کیا جا سکا کیونکہ انہوں نے دیوانی عدالتوں سے حکم امتناعی حاصل کرلئے لیکن عدالتی کارروائی میں باضابطہ محرومی کی جا رہی ہے۔

سینماؤں میں بلیو پرنٹ فلموں کے چلانے پر پابندی

*۲۵۰۱ ۔ ڈاکٹر حلیم رضا : کیا وزیر اطلاعات اس امر سے آگاہ ہیں کہ لاہور میں بالخصوص اور پنجاب کے اکثر شہروں کے سینما گھروں میں "بلیو پرنٹ" فلمیں چل رہی ہیں جو مغرب اخلاق ہیں اور ان کا دکھانا قانوناً جرم ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس سلسلے کی روک تھام کے لئے کیا اقدام اٹھائے گئے ہیں ؟

وزیر اطلاعات (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : اخباری اطلاعات اور عوام کی طرف سے براہ راست موصول شدہ شکایات سے معلوم ہوا ہے کہ سینما گھروں میں عریاں اور فحش فلموں کی نمائش تعزیرات پاکستان اور ویسٹ پاکستان سینما ٹو گراف رولز ۱۹۶۲ء کے تحت جرم ہے تمام ڈپٹی کمشنرز کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ عریاں اور فحش فلموں کی نمائش کے سد باب کے لئے قانون کے تحت سخت اقدامات کئے جائیں ۔ اطلاع موصول ہونے پر سینما گھروں پر چھاپے مارے جائیں اور معقول شہادت ملنے پر قانون کے تحت سخت سزا دی جائے ۔ اس مہم کے لئے عوام کا تعاون بھی حاصل کیا جائے گا اور ہر جگہ ایک خاص افسر اس کام پر مامور کیا جائے گا ۔ جس کے نام ، پتہ اور ٹیلیفون نمبر کی وسیع پیمانے پر تشہیر کی جائے گی تاکہ عوام اس کے براہ راست رابطہ پیدا کر سکیں ۔

چک نمبر ۴۴ جنوبی تحصیل سرگودھا میں غریب عوام کو احاطہ جات کی فراہمی

*۲۵۰۸ ۔ سردار صغیر احمد : کیا وزیر نوآبادیات از راہ کرم فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سرگودھا ڈویژن میں اسسٹنٹ کمشنر احاطہ جات مقرر ہو گئے ہیں ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ وہاں کے غریب عوام خاص طور پر معین طبقہ کو اپنے احاطہ جات نہ ہونے کی وجہ سے بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت چک نمبر ۴۴ جنوبی تحصیل سرگودھا میں غریب عوام کو احاطہ جات دینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر رکھتی ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر نوآبادیات (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : (الف) پنجاب کے چار ڈویژن یعنی سرگودھا ، ملتان ، بہاولپور اور لاہور میں اسسٹنٹ کمشنر احاطہ جات مقرر کئے جا رہے ہیں ۔

(ب) دیہی علاقہ کے معینان ، چھوٹے مالک اور کھیت مزدور جو زراعت کو اپنا ذریعہ معاش رکھتے ہیں ان سب کو رہنے کے لئے سرکاری چکوک میں سرکاری رقبہ پر احاطہ جات مہیا کرنے کی سکیم تیار کی جا رہی ہے ۔

(ج) جواب (ب) میں شامل ہے ۔

پنجاب کے دینی مدارس اور درسگاہوں کی تعداد

*۲۵۴۴ ۔ شیخ محمد اصغر : کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پنجاب کے ایسے دینی مدارس اور درس گاہوں کی تعداد کیا ہے جن کو اوقاف سے گرانٹ ملتی ہے اور ان میں کس کس مکتبہ فکر کے علماء اکرام لیکچر دینے آتے ہیں ۔

وزیر اوقاف (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : پنجاب کے جن دینی مدارس اور درسگاہوں کو محکمہ اوقاف نے ۷۲-۱۹۷۱ء میں گرانٹ دی تھی ۔ ان کی تعداد پندرہ (۱۵) ہے ۔ ان درسگاہوں اور مدارس میں عموماً اسی مکتبہ فکر کے علماء کرام لیکچر دیتے ہیں ۔ جو کہ ان اداروں کا مسلک ہے ۔

محکمہ اوقاف کے چلنے والے فلاحی اور اصلاحی اداروں پر خرچ

*۲۵۴۵ ۔ شیخ محمد اصغر : کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پنجاب کے محکمہ اوقاف کے سٹاف اور اس کے زیر انتظام چلنے والے فلاحی اور اصلاحی اداروں پر سال ۱۹۷۲ء میں کس قدر رقم خرچ کی گئی ؟

وزیر اوقاف (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : محکمہ اوقاف پنجاب کے عملہ اور اس کے زیر انتظام چلنے والے فلاحی اور اصلاحی اداروں پر سال ۱۹۷۲ء (از یکم جنوری تا ۳۱ دسمبر) میں کل ۵۶۶۰۷۴۴ روپے خرچ ہوئے۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

عباسیہ کالونی تحصیل لیاقت پور میں چراگاہوں کے لئے رقبہ

۲۶ - **حاجی محمد سیف اللہ خان** : کیا وزیر نو آبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) عباسیہ کالونی تحصیل لیاقت پور میں کل کتنا رقبہ چراگاہوں کے لئے منظور شدہ ہے۔ اور آیا رقبہ مختص کرنے کا بھی مقصد ہوتا ہے۔

(ب) مذکورہ تحصیل کے ہر چک کے ساتھ کتنا کتنا رقبہ بطور چراگاہ منظور شدہ ہے۔ تفصیل چراگاہ چک وار معہ رقبہ چک متعلقہ بیان فرمائی جائے۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ عباسیہ کالونی مذکور کے چکوک کے ایسے رقبہ جات کو حال ہی میں بغیر مشتہری وغیرہ مستاجری پر نیلام کر دیا گیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو یہ اقدام کس قانون اور کس کے حکم کے تحت کیا گیا ہے۔

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو ان رقبہ جات کی تفصیل چک وار معہ نام مستاجر و زر مستاجری فی ایکڑ بیان کی جائے۔

(ہ) کیا حکومت چراگاہوں کی مستاجری کو جو قطعی معمولی زر ثمن پر نیلام کی گئی ہے منسوخ کرنے کے لئے تیار ہے؟

وزیر نو آبادیات (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : (الف) ۸۷۹ ایکڑ ۵ کنال ۷ مرلے چراگاہوں کا رقبہ توسیع آبادی کے لئے مختص ہوتا

ہے ۔ لیکن اس کو بجائے غیر مزروعہ رکھنے کے عارضی کاشت پر تھوڑی میعاد کے لئے پٹہ پر دیا جاتا ہے ۔

(ب) گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے ۔

(ج) یہ درست نہیں ہے ۔ ربیع ۱۹۷۳ء کے لئے محکمہ نے گورنمنٹ کی ہدایات کے مطابق ۷۷ ایکڑ ۴ کنال رقبہ پٹہ پر باقاعدہ مشتہری کروا کر دیا ۔

نام چک	نام مستاجر	زر مستاجری فی ایکڑ
(د) (۱) ۵۔ عباسیہ	تاج دین ولد چراغ دین	۱۰۰۵۰ روپے
(۲) ۸۔ عباسیہ	عبدالرشید سراجدین پسران عبدالعزیز	۱۰۰۰۰ روپے
(۳) ۱۸۔ عباسیہ	شوکت ہمایوں ولد محمد عمر	۱۰۰۰۰ روپے
(۴) ۲۴۔ عباسیہ	غلام علی ولد ماہی	۱۰۰۰۰ روپے
(۵) ۳۲۔ عباسیہ	اکبر علی ولد غلام محمد	۱۰۰۰۰ روپے
(۶) ۳۸۔ عباسیہ	مرزا ولد محمد خاں	۲۰۰۰۰ روپے

باقی ماندہ چکوک میں چراگاہ کا رقبہ کوئی شخص بھی بولی پر لینے پر رضامند نہ ہوا ۔ اسسٹنٹ کمشنر لیاقت پور کی اطلاع کے مطابق لوگ اس شرط پر زیادہ رقم ادا کرنے کے لئے تیار تھے کہ پٹہ کی میعاد ۳ یا ۵ سال کر دی جائے ۔ سابقہ ریکارڈ ظاہر کرتا ہے کہ ۱۹۶۶ء میں ان چکوک میں چراگاہ رقبہ چار روپے اور پانچ روپے فی ایکڑ کے حساب سے ۵ سالہ پٹہ پر نیلام ہوا تھا نیلام شدہ چراگاہ کا رقبہ بیشتر ''غیر ممکن ہے'' ۔

مندرجہ بالا چکوک میں نیلام شدہ چراگاہ کا بیشتر رقبہ ''بنجر قدیم'' یا '' غیر ممکن '' ہے چک نمبر ۳۸ عباسیہ کا رقبہ '' نہری'' ہے ۔

(ہ) ان حالات میں یہ سوال پیدا نہیں ہوتا ہے ۔

S. No.	Chak	Area reserved for Charagah	Name of the Lessee	Rate Per acre	Remarks
1.	5/Abbasia	20-0-0	Taj Din s/o Chiragh Din	Rs. 10.50	
2.	6/Abbasia	4-2-0	—	—	No bid.
3.	8/Abbasia	17-0-0	Abdul Rashid, Siraj Ahmad s/o Abdul Aziz	Rs. 10/-	
4.	9/Abbasia	1-5-7	—	—	No bid
5.	10/Abbasia	13-6-0	—	—	No bid
6.	11/Abbasia	17-0-0	—	—	No bid
7.	12/Abbasia	5-0-0	—	—	No bid
8.	13/Abbasia	11-4-0	—	—	No bid
9.	14/Abbasia	15-1-14	—	—	No bid
10.	15/Abbasia	14-7-10		—	No bid

11.	18/Abbasia	7-4-0	Shaukat Hamayanu s/o Muhammad Umar	Rs. 10/-	No bid
12.	21/Abbasia	21-0-0	—	—	No bid
13.	24/Abbasia	6-0-0	Ghulam Ali s/o Mahi	Rs. 9/-	No bid
14.	25/Abbasia	13-5-6	—	—	No bid
15.	26/Abbasia	6-4-0	—	—	No bid
16.	27/Abbasia	13-5-6	—	—	No bid
17.	28/Abbasia	23-0-0	—	—	No bid
18.	29/Abbasia	19-0-0	—	—	No bid
19.	30/Abbasia	28-5-0	—	—	No bid
20.	33/Abbasia	18-0-14	—	—	No bid
21.	32/Abbasia	15-0-0	Akbar Ali s/o Ghulam Muhammad	Rs. 10/-	
22.	37/Abbasia	24-0-0	—	—	No bid
23.	38/Abbasia	12-0-0	Mirza s/o Mohd Khan	Rs. 30/-	

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

۴۷۲۷

S. No.	Chak	Area reserved for Charagah	Name of the Lessee	Rate Per acre	Remarks
24	39/Abbasia	8-3-1	—	—	No bid
25.	40/Abbasia	4-5-14	—	—	No bid
26.	41/Abbasia	8-5-6	—	—	No bid
27.	42/Abbasia	17-0-0	—	—	No bid
28.	43/Abbasia	14-5-18	—	—	No bid
29.	44/Abbasia	17-2-0	—	—	No bid
30.	45/Abbasia	12-0-0	—	—	No bid
31.	46/Abbasia	13-5-6	—	—	No bid
32.	47/Abbasia	16-0-0	—	—	No bid
33.	48/Abbasia	13-5-6	—	—	No bid
34.	49/Abbasia	12-0-0	—	—	No bid

35.	63/Abbasia	26-0-0	—	—	No bid
36.	67/Abbasia	34-0-0	—	—	No bid
37.	50/Abbasia	8-0-0	—	—	No bid
38.	75/Abbasia	26-0-0	—	—	No bid
39.	76/Abbasia	26-0-0	—	—	No bid
40.	77/Abbasia	26-0-0	—	—	No bid
41.	78/Abbasia	26-0-0	—	—	No bid
42.	79/Abbasia	26-0-0	—	—	No bid
43.	80/Abbasia	26-0-0	—	—	No bid
44.	81/Abbasia	26-0-0	—	—	No bid
45.	82/Abbasia	26-0-0	—	—	No bid
46.	83/Abbasia	26-0-0	—	—	No bid
47.	84/Abbasia	8-5-6	—	—	No bid
48.	85/Abbasia	26-0-0	—	—	No bid

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

۴۷۴۹

S. No.	Chak	Area reserved for Charagah	Name of the Lessee	Rate Per acre	Remarks
49.	86/Abbasia	17-0-0	—	—	No bid
50.	87/Abbasia	24-0-0	—	—	No bid
51.	88/Abbasia	23-3-16	—	—	No bid
52.	89/Abbasia	12-0-0	—	—	No bid
	Total				

Sd/-
Deputy Commissioner,
Rahimyar Khan.

اراکین اسمبلی کی رخصت

سید کاظم علی شاہ کرمانی

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست سید کاظم علی شاہ کرمانی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I could not attend the session of the Assembly from 13th to 16th instant due to illness. I may please be sanctioned leave for four days Thanks.

مسٹر ڈپٹی سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

شیخ محمد اقبال

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست شیخ محمد اقبال صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

مودبانہ گذارش ہے کہ بندہ نے اپنے عزیزوں اور قریبی رشتہ داروں کو جو حج سے واپس آ رہے ہیں ، کراچی لینے کے لئے جانا ہے ۔ مہربانی فرما کر مورخہ ۲۰-۳-۷۳ تا ۲۲-۳-۷۳ تک رخصت عطا فرمائی جاوے کیونکہ بندہ اسمبلی کے اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکتا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : سوال یہ ہے :-

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

میاں غلام فرید چشتی

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست میاں غلام فرید چشتی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں بروز جمعہ ۱۶ مارچ کو اسمبلی کی کارروائی میں حاضر نہیں ہو سکا ۔ رخصت عطا فرمائی جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

محترمہ ناصرہ کھوکھر

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست محترمہ ناصرہ کھوکھر صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

With due respect I beg to state that on account of unavoidable circumstances I was unable to attend the Assembly session on 19th March, 73. Therefore kindly grant me leave for the said day and oblige.

مسٹر ڈپٹی سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری جمیل حسن خان منج

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست چوہدری جمیل حسن خان منج صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

Due to certain unavoidable circumstances I could not attend the

Assembly session on 19-3-73.
Please excuse my absence.

مسٹر ڈپٹی سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

خان محمد یار خان لشاری

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست خان محمد یار خان لشاری صاحب ممبر اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں بوجہ بخار مورخہ ۱۹-۳-۷۳ کے اجلاس
اسمبلی میں شرکت نہیں کر سکتا لہذا مجھے
اس دن کی رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مجلس قائمہ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

کیپٹن احمد نواز خان : جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں

کہ میاں خورشید انور رکن صوبائی اسمبلی
پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر ۵۹
مورخہ ۱۶-۳-۷۳ کے بارے میں مجلس برائے

قواعد و انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ
پیش کرنے کی مدت میں ۳ اپریل ۱۹۷۳ء
تک توسیع کی جائے ۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے :

کہ میاں خورشید انور رکن صوبائی اسمبلی
پنجاب کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر
۵۹ مورخہ ۱۶-۳-۷۳ کے بارے میں
مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات
کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۳ اپریل
۱۹۷۳ء تک توسیع کی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

چوہدری امان اللہ لک ممبر صوبائی اسمبلی کو چوہدری محمد نواز ایم پی اے کے چھپانے کے الزام میں نا معلوم افراد کی طرف سے ٹیلیفون پر دھمکیاں

مسٹر سپیکر : اب تحریک استحقاق نمبر ۵۸ کو لیتے ہیں ۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرتے ہیں کہ کل مورخہ ۱۵-۳-۷۳ کو جب اسمبلی کا اجلاس ختم ہوا اور میں اپنی رہائش گاہ پر پہنچا تو مجھے متعدد نا معلوم افراد کے ٹیلی فون آئے جن میں دھمکیاں دی گئیں کہ چوہدری محمد نواز ایم پی اے گجرات جس کی گرفتاری گجرات پولیس کو مطلوب ہے کو پیش کرو یا اس کا پتہ بتاؤ ورنہ تمام تر ذمہ داری آپ پر ہوگی چونکہ پولیس اس کو گرفتار کرنے کے لئے اسمبلی میں بھی گئی تھی جو فرار ہو گیا اور مجھ پر چوہدری محمد نواز کو چھپانے کا الزام عائد کیا اور دھمکیاں دی گئیں ۔ اس

واقعہ سے مجھے سخت ذہنی پریشانی اور بے عزتی ہوئی ہے۔ مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے۔

This is referred to the Committee on Rules of Procedure and Privileges. Report to come within a fortnight.

چوہدری فرزند علی ایم پی اے کو رہائش کے کرایہ کی عدم ادائیگی

مسٹر سپیکر: اب چوہدری فرزند علی صاحب کی ایک تحریک استحقاق ہے۔ جس کی مجھے سمجھ نہیں لگی شاید وہ مختصر بیان میں سمجھا سکیں۔ فرماتے ہیں کہ کیا یہ درست ہے کہ مجھے سابقہ اجلاس کا رہائش کا کرایہ حکومت نے ادا نہیں کیا جب کہ میں نے آئی ڈی سی ریسٹ ہاؤس کو اپنی جیب سے ادا کر چکا ہوں۔

ریسٹ ہاؤس مذکورہ وزیر قانون جناب ملک مختار احمد اعوان صاحب کے حکم سے حاصل کر کے دیا گیا تھا۔ کرایہ وصول نہ ہونے سے میرے حق کو پامال کیا گیا ہے۔

I will look into this matter.

وزیر قانون ملک مختار احمد اعوان کی طرف سے میاں خورشید انور ایم پی اے پر بے بنیاد الزام تراشی

مسٹر سپیکر: میاں خورشید انور حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے اور خاص اہمیت کے حامل مسئلہ پر جو اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک پیش کرتے ہیں مسئلہ یہ ہے کہ "روزنامہ وفاق، مورخہ ۱۹ مارچ ۷۳ء میں شائع شدہ خبر کے مطابق وزیر قانون ملک مختار احمد اعوان نے وہاڑی کے جلسہ عام میں مجھ پر بے بنیاد الزام تراشی کی ہے اور غلط بیانی سے کام لیا ہے کہ میں نے ان کی روانگی سے قبل انہیں ٹیلی فون پر کہا تھا کہ وہ میرے خلاف جلسے میں کچھ نہ کہیں حالانکہ میں نے ایسا کوئی ٹیلی فون نہیں کیا تھا۔ اس کے علاوہ وزیر موصوف نے مجھ پر الزام لگایا ہے کہ میں وہاڑی میں بے گھروں کو بیکانات مہیا کرنے میں

مزاحم ہو رہا ہوں جب کہ حکومت نے اس وقت تک وہاڑی میں کسی قسم کی ہاؤسنگ سکیم منظور نہیں کی ۔ مزید برآں وہاڑی کالونی ایریا ہے جہاں ارد گرد تمام اراضی سرکاری ملکیت ہے ۔ اس کے علاوہ انہوں نے زیر بحث مسودہ قانون حصول اراضی کے بارے میں بھی جلسہ عام میں تنقید کی ہے کہ میں اور میرے ساتھی اس کی منظوری میں رکاوٹیں پیدا کر رہے ہیں ۔ اس طرح انہوں نے میرے اور اس ایوان کے ممبران کو اپنے فرائض کی بجا آوری سے روکنے کی کوشش کی ہے جس سے میرے اور اس ایوان کے حقوق کی پامالی ہوئی ہے ۔

اس میں سے میں صرف اتنی اجازت دے رہا ہوں کہ جو آپ نے ان کو ٹیلی فون پر کہا کہ آپ ان کے خلاف جلسے میں کچھ نہ کہیں دوسرے یہ کام ان کا ہے وہ خود لوگوں کو اپنے اعتماد میں لے سکتے ہیں ۔ بے شک آپ ان کے ساتھ اتفاق نہ کریں ۔ آپ کو شاید پتہ نہیں کہ وہ کیا قانون بنانا چاہتے ہیں اور آپ کون سی رکاوٹ قانون میں پیدا کر رہے ہیں تو یہ ایک opinion کی بات ہے ۔

میاں خورشید انور : جناب والا ! گذارش یہ ہے کہ میں نے ملک صاحب سے ٹیلی فون پر کوئی بات نہیں کی ۔ وزیر صاحب نے اس کے بعد وہاں ایک اور زیادتی کی ہے کہ میں یہاں اس مسودہ قانون حصول اراضی کے سلسلے میں رکاوٹ بنا ہوا ہوں ۔ جناب والا میں نے چند تجاویز پیش کی تھیں جن میں سے ایک منظور ہو گئی تھی تو اس کے علاوہ جتنی زیر بحث ترامیم ہیں میں ان میں کوئی رکاوٹ نہیں بنا ہوا اور نہ رکاوٹ بننے کا کوئی سوال پیدا ہوتا ہے ۔ جناب والا ! حزب اختلاف کو نہایت ضروری آئینی حق حاصل ہے کہ وہ اپنی ترامیم پیش کرے ۔ یہ حکومت کا کام ہے کہ وہ ان کو تسلیم کرے یا نہ کرے ۔ یہ الزام لگانا کہ ہم رکاوٹ بنے ہوئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کے ساتھ اور خاص طور پر حزب اختلاف کے ساتھ سخت زیادتی ہے ۔ تیسرے وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے کہ وہاڑی میں آبادی کے سلسلے میں میں رکاوٹ بنا ہوا ہوں اور اس مسودہ قانون کی وہاں ضرورت نہیں ہے ۔ جناب والا ! شہر کے ارد گرد کوئی نجی ملکیت نہیں اور وہ ساری کی ساری زمین گورنمنٹ کی ملکیت ہے ۔ اگر ملک صاحب وہاں حکم دیتے کہ وہ لوگوں میں سرکاری رقبہ تقسیم کر دیں تو وہ حکم دے سکتے تھے کیونکہ

وہاں کے لئے کسی قانون بنانے کی ۔ کسی زمین کو acquire کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے ۔ اور نہ ہی وہاں نجی ملکیت ہے اس لئے میں اس معزز ایوان سے درخواست کروں گا کہ وہ اس بات کا نوٹس لیں ۔ میں جب اس معزز ایوان میں قانون سازی کے سلسلے میں مصروف تھا تو ملک صاحب نے اس کا غلط سیاسی فائدہ اٹھایا اور غلط قسم کے الزامات لگائے ۔ ان کا یہ فرمانا کہ میں نے ان کو ٹیلیفون پر درخواست کی ہے اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ پہلے تو یہاں ہاؤس میں زیادتی کی گئی اور پھر میں کس منہ سے ان کو ٹیلیفون کرتا ۔

مسٹر سپیکر : میں نے آپ کی گفتگو شروع کرنے سے پہلے یہ وضاحت کر دی ہے کہ کسی بھی سیاسی پارٹی کے رکن کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ دوسری پارٹی کے رکن پر سیاسی تنقید کرے ۔ اس لئے تحریک استحقاق میں اس حصہ کو میں entertain نہیں کر رہا ہوں ۔ لیکن یہ بات کہ انہوں نے ٹیلیفون پر کوئی بات کہی ہے یا نہیں کہی ہے اور آپ نے اس کا ذکر کیا ہے جس کا وہ انکار کر رہے ہیں ۔ ملک مختار احمد صاحب آپ اس سلسلے میں کچھ کہنا چاہتے ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! میں آپ کی خدمت میں گزارش کرنا چاہتا تھا کہ آپ کا ارشاد بالکل صحیح ہے کہ جہاں تک کسی سیاسی جماعت کے کسی رکن کا تعلق ہے وہ اپنے خیالات کا اظہار کر سکتا ہے ۔ اور ملک صاحب کو بھی اس کی اجازت ہونی چاہیے کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں اور دوسری پارٹی اور جماعتوں پر تنقید کریں ۔ لیکن آپ کو اس تحریک کے اس حصے کو بھی نظر انداز نہیں کرنا ہوگا کہ جو کام ہم اس ایوان کے اندر کرتے ہیں یا جو کام اس ایوان کے اندر ہونا چاہیے اس پر باہر جا کر جلسوں میں تنقید کرنا کسی فاضل رکن کے حق کی پامالی ہو سکتی ہے ۔ آپ اس حصہ کو بھی سامنے رکھیں ۔ جناب والا ! میں نے جناب کی خدمت میں یہ گزارش نہیں کی کہ کسی قانون پر تنقید نہیں کر سکتے بلکہ یہ کہنا کہ فلاں ممبر اس قانون سازی میں مزاحم ہو رہا ہے ۔ وہ تمہارا دشمن ہے اس سے اس ایوان کا وقار مجروح ہوتا ہے ۔

مسٹر سپیکر : اسمبلی سے باہر کوئی یہ کہنا چاہے کہ حکومت نے جو قانون پیش کیا ہے ہم اس کے مخالف ہیں ۔ اس سے حکومت جو کرنا چاہتی

ہے ، وہ ulterior motive سے ہے یا کوئی اچھا motive ہے اس طرح آپ کی تنقید کے دروازے بھی بند ہو جائیں گے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! میں بصد احترام گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ شاید میں اپنا مقصد نہیں سمجھا سکا ۔ ایک تو یہ کہنا کہ حکومت یہ کام کر رہی ہے اور یہ کام غلط ہے یا یہ کہنا کہ اپوزیشن اس میں مزاحمت کر رہی ہے لیکن کسی فرد یا رکن کا نام لے کر کہنا کہ وہ اس میں مزاحمت کر رہا ہے ۔ تمہیں یہ فائدہ نہیں پہنچے گا یہ بات غلط ہے ۔ جب کہ بات بھی ایوان کی ہو ۔

مسٹر سپیکر : علامہ صاحب ۔ جمہوریت اس امر کی اجازت نہیں دیتی ۔ جو ایوان میں ہوتا ہے وہ عوام کے سامنے جاتا ہے ۔

People are the final arbiter.

وزیر قانون : جناب والا ! فاضل رکن میاں خورشید انور نے جس اخبار کا حوالہ دیا ہے میں سمجھتا ہوں اس اخبار کی رپورٹنگ صحیح نہیں ۔ صرف ایک اخبار کا حوالہ دیا گیا ہے ۔ باقی اخبار بھی میرے پاس موجود ہیں ۔ اس وقت ملتان کے تمام لوکل اخبار میں ساتھ لایا ہوں جن میں میری تقریر verbatim چھپی ہوئی ہے ۔ میں نے کہیں نہیں کہا ہے کہ میاں خورشید انور نے مجھے ٹیلیفون پر کہا ہے کہ آپ وہاں جا رہے ہیں اور میرے خلاف وہاں کوئی بات نہ کریں ۔ میں جناب پھر اس معزز ایوان کے سامنے انکار کر رہا ہوں اور یہ بات حقیقت پر مبنی ہے کہ میں نے ایک لفظ بھی ایسا نہیں کہا ۔

جناب والا : اس کے ساتھ ساتھ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ میں میاں خورشید انور صاحب کا احترام کرتا ہوں ۔ ہم یہاں سب قانون سازی کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں اور یہاں پارلیمانی آداب کو سامنے رکھ کر بحث کی جاتی ہے ۔ میں نے ان کی ذات کے خلاف ایک لفظ بھی وہاں جلسہ میں نہیں کہا اور نہ ہی ان کا نام تک لیا ہے ۔

میاں خورشید انور : جناب والا ! میں اپنی تحریک واپس لیتا ہوں اور وزیر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

وزیر مال چوہدری محمد انور سمہ کی طرف سے
علامہ رحمت اللہ ارشد کو دھمکی

مسٹر سپیکر : علامہ رحمت اللہ ارشد حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے متعین اور فوری اہمیت کے حامل مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتے ہیں جو اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ مشرق ۱۷ مارچ ۱۹۷۳ء میں یہ شائع ہوا ہے کہ مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۷۳ء کی کارروائی میں چوہدری محمد انور سمہ صاحب وزیر مال نے مجھے دھمکی دی "یہاں کیا کھڑے باتیں کرتے ہو باہر نکلیں میں دیکھ لوں گا" ۔ چوہدری محمد انور سمہ کی اس دھمکی سے میرا اور اس معزز ایوان کا وقار مجروح ہوا ہے اور چوہدری صاحب کی اس دھمکی کا مطلب یہ ہے کہ میں اس اسمبلی کے اندر آزادی سے کام نہ کر سکوں ۔ حالانکہ بطور عوامی نمائندہ مجھے یہ حق حاصل ہے کہ میں پوری آزادی کے ساتھ اپنے خیالات اور اپنی رائے کا اظہار کروں ۔

پیشتر اس کے کہ وزیر اعلیٰ صاحب ارشاد فرمائیں میں اس بات کی وضاحت کر دوں کہ چونکہ اسمبلی کی کارروائی کے متعلق کہا گیا ہے اس لئے میں اس کو ٹیپ اور رپورٹ سے تصدیق کرنا چاہتا ہوں ۔

وزیر اعلیٰ ۔ (مسٹر معراج خالد) : یہ درست ہے آپ تصدیق فرما لیں ۔ جناب والا ! سارے دوست اور جناب علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب بھی اس بات پر متفق ہیں کہ ہم سب نے مل جل کر اس معزز ہاؤس کے وقار کو بحال رکھنا ہے اور بڑھانا ہے ۔ اس لئے اگر دو تین روز کی مہلت دی گئی تو اس دوران تصدیق ہو جائے گی اور انشاءاللہ جو غلط فہمی پیدا ہوئی ہے وہ دور کرنے کی کوشش کی جائے گی ۔ مجھے امید ہے کہ علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب میرے ساتھ اتفاق فرمائیں گے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! قائد ایوان بہت کم تشریف لاتے ہیں وہ آج حسن اتفاق سے تشریف لائے ہیں اور انہوں نے مجھے اپیل کی ہے

میرے لئے یہ ناممکن ہوگا کہ ان کی اپیل کو مسترد کر دوں ۔ آپ مہربانی فرما کر اس تحریک استحقاق کو ملتوی فرما دیں ۔ لیکن معاملہ اتنا سنگین ہے جس کو ملک صاحب معمولی سمجھ رہے ہیں ۔ ان کی خدمت میں عرض کرنی چاہتا ہوں کہ یہ معاملہ بہت سنگین ہے اور اس کے نتائج اس ہاؤس کے اندر بھی اس ہاؤس کے باہر بھی بہت سنگین ہوں گے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ایم پی اے کے پلاٹ کی رحیم یار خان میں ضبطگی

مسٹر سپیکر : علامہ رحمت اللہ ارشد حال ہی میں وقوع پذیر اور فوری اہمیت کے ایک خاص مسئلہ پر تحریک استحقاق پیش کرتے ہیں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ جناب وزیر اوقاف نے مورخہ ۲۶ فروری ۷۳ء ہاؤسنگ بل پر تقریر کرتے ہوئے یقین دلایا کہ ''میں یہ بھی آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ جب ہمارا بل ایکٹ بن جائے گا ۔ جب یہاں جس شہر میں بھی زمین acquire کی جائے گی تو سب سے پہلے جو اس سائیڈ پر لوگ بیٹھے ہیں ان کی زمین لی جائے گی (نعرہ ہائے تحسین) کیونکہ یہ کار خیر ہے اور اس کار خیر میں ہم بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہتے ہیں'' ۔

اس واضح یقین دہانی کے باوجود حال ہی میں یعنی ۱۴ یا ۱۵ مارچ کو حکومت نے رحیم یار خان شہر میں مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب ایم ۔ پی ۔ اے کے پلاٹ ضبط کر لئے ہیں ۔ اس ایوان کا وقار مجروح ہوا ہے ۔

میں اس تحریک استحقاق کو entertain نہیں کر رہا ہوں ۔ جہاں تک لینڈ ایکوزیشن بل کا تعلق ہے جو ہمارے سامنے زیر غور ہے اس میں ضبطگی کی کوئی provision نہیں ہے ۔ اگر کوئی پلاٹ ضبط کیا گیا ہے تو وہ لینڈ ایکوزیشن بل کے تحت نہیں آئے گا ۔ اس لئے انہوں نے جو یقین دہانی اس ایوان میں کرائی تھی وہ undertaking violate نہیں ہوتی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! اس ایوان میں وزیر اوقاف نے جو undertaking دی تھی اس کو اس کی معنویت میں آپ سوچیں اور اس کی

سپرٹ میں آپ دیکھیں ان کے کہنے کا مطلب یہ نہیں تھا کہ اس ایکٹ کے ماتحت acquire نہیں کریں گے ۔ در اصل وہ political victimization کے متعلق بیان فرما رہے تھے ۔ آپ ان کی عبارت کے سیاق و سباق کو دیکھئے وہ یہ کہہ رہے تھے کہ جب بھی باری آئی ہم اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے ۔ آپ سارے context میں اس کارروائی کو دیکھیں جو میں نے آپ کی خدمت میں پیش کی ہے ۔ اس میں واضح طور پر وہ یقین دہانی کرانا چاہتے تھے کہ political vitcimization نہیں ہوگی ۔ سیاسی طور پر انتقام نہیں لیا جائے گا ۔ کھلی ہوئی سیاسی مفاہمت ہے لیکن جب وہ اس بل کی یہاں مخالفت کر رہے ہیں ان کی لاکھوں روپے کی زمین ضبط کر لی گئی ہے ۔

جناب منظور احمد سوہل : جناب والا ! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ اس بل سے قبل ہی حسن محمود صاحب نے خوب تیاری کی تھی انہوں نے جب بحث شروع کی تھی تو اس دن انہوں نے اعلان کیا تھا کہ میری کسی شہر کے قریب کوئی اراضی نہیں ہے ۔ کسی طرح میں اس بل کی زد میں نہیں آتا ہوں اور آج یہ سن کر بڑی حیرانگی ہوئی کہ ان کا رحیم یار خاں کے قریب پلاٹ کہاں سے آ گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود : on a point of peronal explanation جناب میری کوئی سکنی زمین اس قسم کی نہیں ہے جو لینڈ ایکوزیشن ایکٹ کے تحت آ سکتی ہو ۔

میرے والد صاحب کے دو کوٹھیوں کے پلاٹ تھے ۔ جن کی چار دیواری کھنچوائی جا چکی تھی ۔ کوٹھیاں ہم نے ابھی بنانی تھیں ۔ اس پورے شہر کی بنیاد میں نے رکھی تھی ۔ اس پورے شہر کو آباد میں نے کیا ہے وہ پلاٹ بغیر کسی نوٹس کے ضبط کئے گئے ہیں وہ لوگ یہاں سے گئے ہیں ۔ اس کے علاوہ اور بھی چیزیں ہو رہی ہیں وہ میں آپ کے چیمبر میں بتا دوں گا یہاں کہنا نہیں چاہتا میں نے واضح طور پر یہ کہا تھا کہ حکومت میرے خلاف

جو بھی اقدام کرنا چاہے کرے نہ وہ مجھے خرید سکتی ہے نہ مجھے دبا سکتی ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر : آپ تشریف رکھیں ۔ چوہدری صاحب جو undertaking آپ نے لینڈ ایکوزیشن بل کے سلسلے میں دی تھی کیا وہ violation ہوئی ہے ۔

وزیر نو آبادیات :جناب والا ! مجھے اپنی پوزیشن واضح کرنے کی اجازت دی جائے ۔ جیسا کہ جناب قائد حزب اختلاف نے کہا ہے میں نے یہ کہا تھا کہ جب یہ بل جو زیر غور ہے ایکٹ بن جائے گا تو جہاں ہمیں کہیں زمین کی ضرورت ہوئی اس کے لئے ہم ایک سکیم بنائے ہیں سکیم کے تحت یہ نہیں ہوتا کہ ایک ایکڑ یہاں سے لے لیں ۔ چار مرلے وہاں سے لے لیں دس مرلے تیسری جگہ سے لے لیں وہ سکیم اکٹھی ہو گئی جو نصف مربع و مربعے تین مربعے چار مربعے پندرہ بیس مربع پر مشتمل ہوگی ۔ کیوں کہ ممبران کی اکثریت کا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی سے ہے اس لئے ان لوگوں کی زیادہ زمین آئے گی ۔ جہاں تک political victimization کا تعلق ہے میں علامہ صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ہرگز کسی قسم کا سیاسی انتقام نہیں لینا چاہتے لیکن ہماری سپرٹ یہ ہے کہ جنہوں نے کئی سالوں سے خالی پلاٹ لے رکھے ہیں اور عوام کے حقوق ضبط کر رکھے ہیں وہ ہم ضرور واپس لیں گے اگر یہ سیاسی انتقام ہے تو ضرور لیں گے ۔

مسٹر سپیکر : میاں خورشید انور صاحب کی یہ تحریک استحقاق ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : on a point of personal explanation جناب والا ! وزیر موصوف نے کہا ہے کہ قائد حزب اختلاف نے کہا ہے ۔ جہاں تک ان بنچوں پر بیٹھنے والوں کا تعلق ہے ہم اس میں آپ کے حامی ہیں آپ امرا سے لے کر غریبوں کو زمین دیں لیکن میں جو نقطہ نظر پیش کر چکا ہوں وہ یہ ہے کہ ان لوگوں کی رضا مندی ہونی چاہیے جن لوگوں سے آپ زمین لینا چاہتے ہیں ۔ دوسرے انہوں نے یہ کہا ہے کہ انہوں نے

عوام کے حقوق غصب کئے ہیں - یہ زمین مخدوم زادہ صاحب نے گورنمنٹ سے خریدی تھی اور انھوں نے یہ زمین کوٹھیاں بنانے کے لئے رکھی ہوئی تھی -

وزیر نو آبادیات : قانون کے خلاف کسی کی کوئی زمین نہیں لی گئی - اور اب بھی جو کچھ ہو رہا ہے قانون کے مطابق ہو رہا ہے -

Mr. Speaker : I am not allowing any discussion. Now, we come to motion No. 64 by Mian Khurshid Anwar, and I withhold my consent. There is a motion by Haji Muhammad Saifullah Khan about quorum. I withhold my consent because it is not a privilege motion.

Haij Mahmmad Saifullah Khan : Sir, I want to say something about its admissibility.

Mr. Speaker : I have withheld my consent because it is not a privilege motion. It is upto the Members whether they choose to attend the House or not.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! یہ ایوان اپنا ایک وقار رکھتا ہے اور جہاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ ممبران آئیں یا نہ آئیں -

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب میں نے consent with hold کر لی ہے - اس کے متعلق اپنی وجوہات میں نے دے دی ہیں -

---

تحاریک التوائے کار

تحصیل شکرگڑھ میں جنگی متاثرین کی طرف سے بحالیات کے افسران کی بدعنوانیوں کے خلاف تا دم مرگ بھوک ہڑتال کا نوٹس

مسٹر سپیکر : چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے کہ تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ میں جنگی متاثرہ افراد میں سخت بے چینی اور اضطراب

پایا جاتا ہے۔ روز نامہ مساوات اخبار لاہور کی اشاعت مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۷۳ء کے مطابق جنگی متاثرین سخت بے انصافیوں کا شکار ہو چکے ہیں اور ایک جلسہ عام میں متفقہ طور پر یہ قرار داد پاس ہوئی کہ اگر ان کی نا انصافیوں کا ازالہ نہ ہوا تو سینکڑوں متاثرین جنگ گورنر ہاؤس کے سامنے تادم مرگ بھوک ہڑتال کریں گے۔ اس خبر کے مطابق ممبران جائزہ کمیٹی نے سفید فارموں پر دستخط اور انگوٹھے لگوا کر اپنی مرضی کے کلیم منظور کرائے اور بحالیات کے افسران پر شدید بد عنوانیوں کے الزامات عائد کئے گئے ہیں مسئلہ چونکہ سنگین نوعیت اختیار کر چکا ہے اس پر بحث کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی فرمائی جائے۔

اس پر ایوان میں بحث ہو چکی ہے۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا میں اتفاق کرتا ہوں اور مجھے یاد ہے کہ اس ضمن میں دو تحاریک التوائے کار پیش ہوئیں تھیں جو ایک ایم این اے صاحب کے بیان کے متعلق تھی اس کے بعد جناب حنیف رامے صاحب کی یقین دہانی تھی ان کی یقین دہانی کے باوجود خبریں مساوات میں چھپی ہیں وہ بڑی الارمنگ ہیں۔

میاں منظور احمد موہل : جناب والا ! اس سلسلہ میں آپ اپنی رائے کا اظہار کر چکے ہیں اور رول ۶۵ (سی) واضح ہے کہ ایک تحریک التوائے کار پر دوبارہ اس ایوان میں بحث نہیں ہو سکتی۔

Mr. Speaker : Let him explain a little so that I may finally decide it.

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! مجھے اس میں کوئی انتقامی کارروائی مقصود نہیں ہے۔ ایک واقعہ کو سنگین قرار نہیں دیا جا سکتا کہ یقین دہانی کے باوجود لوگ گورنر ہاؤس کے سامنے بھوک ہڑتال کرنے پر مجبور ہیں وہاں بے چینی ویسے ہی موجود ہے جیسی پہلے تھی کیا اس کو خلاف ضابطہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ کیا وہ continuous action ہے ؟

مسٹر سپیکر : recent occreurence continuous action نہیں ہو سکتا۔

It is, therefore, ruled out of order.

مسٹر سپیکر : میاں خورشید انور کی تحریک التوا نمبر ۴۲۴ لاہور میں دوماہ کے لئے جلسے کرنے اور جلوس نکالنے پر پابندی سے متعلق ہے ۔ اسی سلسلہ میں سید ذاہش الوری کی تحریک التوا نمبر ۴۲۸ اور چوہدری امان اللہ لک کی تحریک التوا نمبر ۴۳۸ بھی ہے ۔ اب میں میاں خورشید انور کی تحریک ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

ضلع لاہور میں جلسے اور جلوس پر پابندی

مسٹر سپیکر : میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے ضلع بھر میں دو ماہ کے لئے جلسے کرنے ۔ جلوس نکالنے ۔ پانچ یا پانچ افراد سے زائد افراد کے اجتماع اور نعرہ بازی پر پابندی لگا دی ہے جلسے اور جلوس ایک جمہوری قوم کا پیدائشی حق ہے ۔ ڈپٹی کمشنر لاہور کے اس حکم سے عوام میں سخت غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ۔ یہ سچ ہے کہ ضلع لاہور میں دفعہ ۱۴۴ لگائی گئی ہے ۔ یہ محض اسلئے کیا گیا ہے کہ جلسے اور جلوسوں کی تعداد اس حد تک ہو گئی تھی کہ انتظامی مشینری کے پاس اتنی سکت نہیں تھی کہ فوری طور پر ہر جگہ مناسب کارروائی کر سکتی دفعہ ۱۴۴ اس لئے لگائی گئی ہے کہ انتظامیہ کو اطلاع ہو جائے کہ کہاں پر جلسہ کرنا ہے ۔ اس میں مقررین کی تعداد کتنی ہو گی اور جلسہ کس وقت ہوگا ۔ صرف یہ پابندی لگائی گئی ہے لیکن انتظامیہ کی اجازت سے جلسہ کیا جا سکتا ہے ۔ اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ کسی آزادی میں کوئی خلل اندازی کی گئی ہو ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! وزیر قانون صاحب کا یہ فرمانا کہ دفعہ ۱۴۴ کے باوجود ڈپٹی کمشنر صاحب کی اجازت سے جلسہ کیا جا

سکتا ہے تو اس کے اندر ہی provide کیا گیا ہے ۔ یہ کوئی نئی دفعہ ۱۴۴ نہیں ہے نہ ہی یہ ان کی نئی شفقت ہے ۔ دفعہ ۱۴۴ میں ہوتا ہے کہ ڈپٹی کمشنر کی اجازت سے جلسہ ہو سکتا ہے ۔ اصل بات تو یہ تھی کہ آزادی تقریر پر جو پابندی اور قدغن لگائی گئی ہے اس کو زیر بحث لانا مقصود ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ! بعض اوقات ban لگا دیا جاتا ہے کہ جلسہ جلوس ہو ہی نہیں سکتا ایسا کوئی ban اس ضلع میں نہیں لگایا گیا ۔ یہ تو محض ڈپٹی کمشنر صاحب کو ایک اطلاع فراہم کرنی ہے کہ فلاں جگہ پر جلسہ ہوگا ۔ فلاں مقررین ہوں گے اور فلاں وقت پر ہوگا تاکہ جو بھی مناسب کارروائی انتظامیہ نے کرنی ہے وہ کر سکے ۔ جتنی بھی تعداد میں پولیس فورس موجود ہے اس کے مطابق adjustment کی جا سکے تا کہ کوئی ایسی صورت حال پیدا نہ ہو جس سے امن و امان میں کوئی خلل اندازی ہو ۔

مسٹر سپیکر : میں اس تحریک التوا کو با ضابطہ قرار دیتا ہوں جو اس کے حق میں ہیں وہ اپنی اپنی نشتوں میں کھڑے ہو جائیں ۔

سید قابش الوری : جناب سپیکر ۔ ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ یہ وہ آزادی ہے جو مارشل لاء میں ہم کو دی گئی تھی اور اس میں بھی اس طرح سے پابندی عائد کی گئی تھی ۔

Mr. Speaker : The count was taken...It falls short as it does not get the required rumber of votes.

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! اس پر ہمیں بولنے کی اجازت کیوں نہیں دی گئی ؟

مسٹر سپیکر : اگر یہ تحریک منظور ہو جاتی تو آپ دو گھنٹے تک اس پر بحث کر سکتے تھے ۔

میاں خورشید انور : جناب ۔ کیا ہمارے بولنے پر بھی پابندی ہے ؟

Mr. Speaker : Now we go on to the legislative business,

رانا پھول محمد خان : جناب - ابھی بہت تحاریک التوا باقی پڑی ہوئی ہیں -

مسٹر سپیکر : رانا صاحب - میں اس امر کی وضاحت کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ ٹھیک ہے کہ بہت سی تحاریک التوائے کار موجود ہیں اگر اپوزشن اور حزب اقتدار کا یہ معاہدہ موجود ہے کہ ما سوائے اس کے کہ جو سراسر بے معنی اور غلط قسم کی تحاریک التوا کار ہوں باقیوں کو میں ایوان میں پڑھوں تو یہ کارروائی اسی طرح ہو سکتی ہے کہ روز ۸ یا ۱۰ تحاریک التوائے کار ایوان میں پڑھوں اور ان پر جو بھی فیصلہ ہونا ہے وہ ہو جائے - میں نے اپنے آپ پر یہ ذمہ داری عائد کی ہے جس کی رولز میں کوئی پروویژن نہیں ہے - اب مجھے ان تحاریک کو regulate کرنا پڑتا ہے اگر آپ اس پر متفق نہیں ہیں تو میں ان کو کل dispose of کر دوں گا - میں ان کو چیمبر میں بیٹھ کر دیکھ لوں گا -

رانا پھول محمد خان : جناب والا ! گزارش یہ ہے کہ بہت سی تحاریک التوائے کار ایسی ہوتی ہیں جن کا زیر غور لایا جانا بہت ضروری ہوتا ہے -

مسٹر سپیکر : جو تحاریک التوائے کار غیر ضروری ہوتی ہیں فاضل ارکان وہ پیش نہ کیا کریں آپس میں بیٹھ کر طریق کار کا فیصلہ کر لیں - لیکن معاہدے کے مطابق مجھ پر جو ذمہ داری ہے میں اس بات کی اجازت نہیں دے سکتا کہ سارا دن ایسی تحاریک التوائے کار پر ہی بحث ہوتی رہے جن میں سے بیشتر بنیادی طور پر تحاریک التوائے کار ہی نہیں بنتیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! آپ کا ارشاد بالکل بجا ہے - یہ آپ کی مہربانی ہے اور ہم اس کے لئے آپ کے شکر گذار ہیں اور جو طریقہ کار چل رہا ہے اسی طریقہ کار کو آپ اپنائیں - رانا پھول محمد خان کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ بعض تحاریک التوا اس قسم کی ہوتی ہیں کہ اگر وہ فوری طور پر پیش ہو جائے تو حکومت اس پر متوجہ ہو جاتی ہے اور کوئی صحیح قدم بھی اٹھا لیتی ہے اس تحریک کو پیش کرنے کی افادیت بھی ہوتی ہے - اور اگر اس میں تاخیر ہو جائے اور وقت گذر جائے تو وہ بات ختم ہو جاتی

ہے پھر اس کا فائدہ نہیں رہتا ۔ ایسی تحاریک کو آپ از راہ کرم چلے لے لیا کریں اور باقی جو آپ کا طریق کار ہے وہ بالکل ٹھیک ہے ۔

مسٹر سپیکر : آپ نے یہ دیکھا ہوگا پچھلے ہفتے میں کم از کم چار یا پانچ تحریک التوائے کار ایسی تھیں جن کا نمبر بہت پیچھے تھا اور پہلے لے لی گئی تھیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : ٹھیک ہے جناب والا ۔

رانا پھول محمد خان : جناب سپیکر ۔ میں نے کل لائلپور کے متعلق ایک تحریک بھیجی تھی جس میں ایک ایس ایچ او کو محمد شاہ رنگیلا ظاہر کیا گیا تھا ۔

مسٹر سپیکر : وہ کل آ جائے گی پھر میں اس کو دیکھ لونگا کہ وہ کس نمبر پر ہے ۔

راجہ محمد افضل خان : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! میں نے ایک تحریک ۱۶ تاریخ کو پیش کی تھی جو عوامی میلے کے متعلق تھی جو ۲۵ تاریخ ہو رہا ہے ۔ اگر یہ تحریک بر وقت پیش نہ ہوئی تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ۔

مسٹر سپیکر : راجہ صاحب ۔ میں ضابطے کے مطابق اس کی اجازت دونگا ۔ آپ کو یہ بڑی اہم نظر آتی ہے لیکن میرے نقطہ نظر سے وہ اس معیار پر پوری نہیں آتی جو ایک تحاریک التوائے کار کا معیار ہوتا ہے میں اس کو بہرحال ایوان میں پیش کرونگا ورنہ اگر آپ میری ذاتی رائے پوچھیں تو میں آپ کو ابھی بتا دیتا ہوں کہ اسمیں جو تحریک التوائے کار کی مقتضیات ہیں ان میں سے ایک بھی اس تحریک میں موجود نہیں ۔ تو ان حالات میں اس کو بھی اگر آپ ترجیح دینا چاہیں تو میں کیا کہہ سکتا ہوں اب ہم قانون سازی کا کام شروع کرتے ہیں ۔ شیخ عزیز احمد ۔

مسودۂ قانون

مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء

(بحث جاری)

حاجی محمد سیف اللہ خان : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ یہ قانون سازی جو اس ایوان کے زیر غور ہے وہ subjudice ہوگئی ہے اور اس کے متعلق عدالت عالیہ مغربی پاکستان میں ایک رٹ پٹیشن دائر ہو چکی ہے جو admit ہو گئی ہے تو اس کے بارے میں جناب والا کو بھی نوٹس جاری ہو گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : کیا اس میں لینڈ ایکوی‌زیشن بل آف ۱۹۷۳ء کو بھی چیلنج کیا گیا ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : جی ہاں میرے پاس کاپی موجود ہے ۔

مسٹر سپیکر : اس میں stay order کا ذکر ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : میں عرض کرتا ہوں کہ ۔۔۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Let me hear it. I do not want any interruption when I am speaking.

حاجی محمد سیف اللہ خان : اس رٹ پیٹشن میں جو ہائی کورٹ میں دائر ہوئی خاص طور پر ایکوی‌زیشن آف لینڈ کے متعلق چیلنج کیا گیا ہے ۔ میں جناب کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ اس رٹ پیٹشن کے پیرا ۱۵ ، جزو ۱۵ ، میں خالص ایکوی زیشن آف لینڈ کے متعلق ذکر ہے ۔

Mr. Speaker : Is it only a statement or has it been challenged ?

حاجی محمد سیف اللہ خان : اس میں ایک تو جناب کو چیلنج کیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : اس کی سمری کرنے کی بجائے آپ اس کو پڑھیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : میں پڑھ دیتا ہوں ۔ کم از کم جو کچھ میں پڑھنا چاہتا ہوں اس کی وضاحت تو کرنے دیں ۔

مسٹر سپیکر : پوائنٹ آف آرڈر تو بڑا precise اور مختصر ہونا چاہیے ۔ اس طرح نہیں ہوتا جیسا آپ کر رہے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : رولز میں کہیں نہیں لکھا ہوا کہ پوائنٹ آف آرڈر مختصر ہونا چاہیے ۔ میں بھی دکھا سکتا ہوں کہ پوائنٹ آف آرڈرز دس دس صفحے تک بھی کئے گئے ہیں اور ان کے فیصلے بیس بیس صفحات پر مشتمل ہوتے ہیں ؟

مسٹر سپیکر : فیصلے کی بات ٹھیک ہے ۔ آپ اس کو پڑھ دیجئے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : اس میں جناب والا ! یہ واضح طور پر لکھا ہے :

> That the Punjab Acquisition of Land (Housing) Ordinance, 1973 being post-Interim Constitution legislation is void ab initio having been enacted and being enacted in violation of the command of Article 72. For instances, it offends against the fundamental right of equality before law...

مسٹر سپیکر : اس بل کے متعلق ہی بتائیں جس کا آپ ذکر کر رہے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : کیا وہ enact ہو چکا ہے ؟

Mr. Speaker : It is the Ordinance which is being discussed.

Haji Muhammad Saifullah Khan : The law is being enacted and it is for the law and for the particular clauses of the law which resemble to that Ordinance which has been enacted...

Mr. Speaker : That is not my worry. My worry is whether this Bill, which is now being legislated, ...has been challenged.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ۔ اس آرڈیننس کو جو بل کی شکل عارضی طور پر چھ ماہ کے لیے میں re-enact ہو چکا ہے اس قانون سازی کے ذریعہ اس کو مستقل کیا جا رہا ہے ۔

Mr. Speaker : I cannot take notice of any such thing. Is there a challenge to the capacity of this. House to enact this Bill ? If that is there I may consider it, and if it is not there I am not going to entertain this point of order.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, the particular subject which has been covered by this very bill and the clauses of the Ordinance which have been enacted by this Assembly are one and the same.

Mr. Speaker : I do'nt agree with that.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جہاں تک جناب والا کا یہ سوال ہے کہ کیا اس بارے میں stay order جاری ہو چکا ہے ، تو اس سلسلے میں میں گذارش کروں گا کہ اس بل کے sub-judice ہو جانے کے بعد یہ ادارہ اس پر بحث کرنے کا مجاز ہی نہیں رہا ۔

Mr. Speaker : This bill not subjudice. You have not read a single word where from it could even be deducted that this bill is subjudice, or that it has been challenged by anybody in the High Court. There is not a word to that effect. Therefore, I cannot entertain this point of order.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! اس ضمن میں ایک اور سوال پیدا ہوا ہے جس کے متعلق میں رولنگ چاہوں گا ۔ اگر معاملہ عدالت میں subjudice ہو جائے تو کیا اس کے لیے stay order ہونا ضروری ہے ۔

Mr. Speaker : No court has any authority or jurisdiction over this House. This House is an independent institution created by the Constitution (Applause) to carry out its own function. It could be that out of mere respect, to show our respect and regard to the judicial institutions I could have entertained that point of order and given my

decision. But as from the para that has been read it is very clear that this bill is not even mentioned in the writ petition, therefore, the point of order does not arise.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, when a matter becomes subjudice it is under the rules that no motion shall be discussed. It is clear in the rules and according to the rules we are bound to comply with them. What you have said is that this House is sovereign : that is all right, but when a matter becomes subjudice, it cannot be discussed in this House.

مسٹر سپیکر : اس کے متعلق یہ کہیں نہیں آیا ہے کہ matter subjudice ہو تو بل discuss نہیں ہو سکتا ۔ میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ کئی ایسے قوانین بھی جن کو ہائی کورٹ نے ultra vires قرار دیا ہے وہ ایوان میں زیر غور آئے ۔ اس میں جو پروویژن ultra vires تھی اس کو قانون اور ضابطہ کے اندر لا کر پاس کیا گیا ۔

There cannot be any such bar against the House.

The Assembly is a creation of the Constitution and it is required to perform its functions.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, is the enactment or passing of a bill subject to a motion or is it a barred motion Sir ?

Mr. Speaker : Now we go on to the discussion of the bill.

حاجی محمد سیف اللہ خان : ویسے بل کے لیے موشن ہوا کرتی ہے یا beyond موشن ہوا کرتا ہے ؟

Can it be treated within the subject of a motion Sir ?

Mr. Speaker : I do not want these arguments.

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Sir, neither the proceedings of this House can be challenged in any court nor any stay can be brought against the proceedings of this

House except when there is something inconsistant with the provisions of the Constitution. Only then the court can intervene to interpret the constitutional matter.

Mr. Speaker: This bill has not even been mentioned in that writ petition.

Chaudhry Muhammad Yaqoob Awan: Thish as not yet been converted into a law, therefore, it cannot be challenged Sir.

Mr. Speaker: I say it has not even been mentioned in the writ petition. Whether the High Court has jurisdiction is hypothetical. Then question has not arisen.

بیگم ریحانہ سرور (شہید): آدھا گھنٹہ حاجی سیف اللہ نے ضائع کیا ہے۔

رانا پھول محمد خان: جناب والا! ۴۲ دن گذرنے کے بعد ان موجودہ آرڈیننسوں کی میعاد ختم ہو جاتی تھی۔

Mr. Speaker: That is not relevant to the present bill.

(قطع کلامیاں)

شیخ عزیز احمد: جناب والا! میں اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود: شکریہ۔

(ضمن ۱۵)

مسٹر سپیکر: اب بل کی ضمن ۱۵ ایوان کے زیر غور ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان: جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں:

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۱۵ حذف کر دی جائے۔

مسٹر سپیکر: تحریک پیش کی گئی ہے۔

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۱۵ حذف کر دی جائے۔

چوہدری ممتاز احمد کاہلوں : جناب والا ! میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! کلاز ۱۵ اس طرح سے ہے کہ ۔

اراضی حاصل کرتے وقت یا اس کا معاوضہ تعین کرتے وقت یا قانون ہذا کے دیگر مقاصد کو روبہ عمل لاتے وقت کلکٹر ۔

(الف) تحریری حکم کے ذریعے کسی شخص سے یہ مطالبہ کرنے کا مجاز ہوگا کہ وہ کسی ایسی اراضی کے بارے میں جس کی تصریح حکم میں کی گئی ہو اپنی معلومات مہیا کرے

اور

(ب) اراضی میں داخل ہو یا کسی شخص کو اختیار دے کہ وہ اراضی میں داخل ہو اور ایسی کارروائی کرے جو ضروری ہو ۔

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Sir, this amendment should be ruled out because under Rule 169 (3) it gives the effect of a negative vote.

مسٹر سپیکر : کس چیز کو negative کر دے گی ۔

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : It gives a negative sense to the whole bill.

مسٹر سپیکر : اگر کوئی آد می انفارمیشن ہی نہ دے ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) : اس کلاز میں پاورز بتائی گئی ہیں ۔ اگر یہ کلاز حذف کر دی جائے گی تو ان کا idea negetive ہو جائے گا ۔

مسٹر سپیکر : idea کس طرح negative ہو جائے گا اس کی وضاحت کریں ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) : قاعدہ ۱۶۹ کے تحت negative vote بنتی ہے۔

مسٹر سپیکر : کیا یہ ترمیم بل کو یا پہلی پروویژن کو یا objectives کو negative کرتی ہے ۔

What is its application.

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Mr. Speaker, Sir, I draw your attention to Clause 15 of the bill.

> When acquiring any land or determining any compensation therefor or carrying out any other purpose of this Act the Collector may—
>
> (a) require any person by order in writing to furnish such information in his possession relating to any land as may be specified in the order ; and
>
> (b) enter or authorise any person to enter upon land and take such action as may be necessary.

اب اس کلاز میں کلکٹر کی functions اور پاورز بتائی گئی ہیں ۔ حاجی صاحب چاہتے ہیں کہ سیکشن ۱۵ کو سرے سے ہی ختم کر دیا جائے ۔ اس سیکشن کو اگر حذف کر دیا جائے تو کلکٹر کی پاورز جو ہیں وہی نہیں رہتیں ۔ جب پاورز نہیں ہوں گی تو وہ functions کیا کرے گا ۔ کیونکہ functions پچھلے section میں پاس ہو چکی ہیں اسلئے powers کی کلاز کو ختم کرنا ممکن نہیں ۔

مسٹر سپیکر : پاورز پہلے آچکی ہیں ۔ آپ کا اعتراض کیا ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) : جناب یہ negative vote ہے ۔

چوہدری محمد یعقوب اعوان : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! کلاز ۱۵ consequential پرویژن ہے ۔ اس میں صرف mode دیا ہوا ہے ۔ پہلی پرویژن جو ہم پاس کر چکے ہیں اس کے بعد اس کو consider کرنا لازمی ہے ۔ میرے فاضل دوست اس میں ترمیم اگر دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں ۔ لیکن اس کو حذف کرنے کے متعلق ترمیم پیش نہیں کر سکتے ۔

Mr. Speaker : How would it frustrate earlier provisions.

چوہدری محمد یعقوب اعوان : نہیں اگر کلکٹر پہلی پرویژن کے تحت acquire کر سکتا ہے ۔ تو میں عرض کروں گا کہ اس کے بعد acquire کرنے کے لئے جو prescribed mode ہے وہ اس کلاز میں آتا ہے ۔

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Sir I am just explaining, because in Clause 7 the functions of the collector are given and we have already passed Clause 7. Now if we don't pass Clause 15, the very object of Clause 7 fails.

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر : آپ اپنا پوائنٹ جاری رکھیں ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) : جناب والا ! کلاز سات میں کلکٹر کے functions بتائے گئے ہیں ۔

which has already been passed. It means that this amendment is absolutely baseless, because in Clause 15 powers of the Collector are given. When we have already passed the functions of the Collector, how can we negative. It gives the effect of a negative vote.

functions تو آپ نے پاس کر دئے powers آپ دینا نہیں چاہتے تو یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔

Because it make Section 7 negative.

رانا پھول محمد خان : ترمیم آسکتی ہے کہ اس کو حذف کردیا جائے۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : He is right, Sir.

مسٹر سپیکر : مخدوم صاحب نے تو ان کو سرٹیفکیٹ دے دیا ہے کہ ان کا اعتراض ٹھیک ہے۔

(قطع کلامیاں)

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! کلاز ۵ کو اگر ان تمام کلازز کی روشنی میں دیکھا جائے جو اس کے ماقبل ہم پاس کر چکے ہیں یا جو بعد میں زیر غور آئی ہیں تو یہ واضح طور پر اندازہ ہو جائے گا کہ یہ کلاز قطعی طور پر superfluous ہے۔ اس کی قطعاً ضرورت نہیں ہے میں حیران ہوں کہ آخر اس بل میں ککٹر کو اتنا زیادہ powerful بنانے کی کیوں کوشش کی جا رہی ہے کہ کوئی لفظ باقی نہیں چھوڑا جا رہا۔ کوئی سطح باقی نہیں چھوڑی جا رہی۔

جناب والا۔ سیکشن ۴ جو ہم پہلے پاس کر چکے ہیں اس کے بعد کلاز ۶ اور ۷ کی موجودگی میں میں نہیں سمجھتا کہ اس کلاز ۱۵ کی ضرورت کوئی باقی رہ گئی ہو۔ اس کلاز ۱۵ کے تحت آپ ڈپٹی کمشنر کو یہ اختیارات دے رہے ہیں کہ وہ جس کو چاہے اس زمین کے اندر داخل ہونے کا پروانہ راہ داری جاری کر سکے اور جس سے چاہے جس قسم کی معلومات چاہے اس سے حاصل کر سکے۔ میں کہتا ہوں کہ وہ کون سی ایسی پاورز اور اختیارات ہیں جو آپ اسے نہیں دے چکے اور جن کے دینے کی اس بل میں یا اس ایکٹ میں ابھی گنجائش باقی ہے۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ قانون ہمیشہ concise ہونا چاہئے۔ لیجسلیشن کے دائرے کے اندر ہونا چاہئے۔ اختیارات اس حد تک ہونے چاہیں کہ جس کو جائز طریقے سے استعمال کیا جا سکے۔ میں حیران

ہوں کہ ایک طرف تو آپ ڈپٹی کمشنر کو یہ اختیار دیتے ہیں کہ وہ جس سے چاہے معلومات حاصل کر سکے - جس کو چاہے جس طرح چاہے اندر داخل ہونے کی اجازت دے سکے - - - - -

Mr. Speaker : The point in this way is not relevant that there is no penalty on the person from whom information is being sought. It is actually a clause favourable to the person who is required to give the information. He may not give the information and there is no penalty for him. Therefore, what is being said is not relevant.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! شاید آپ اس بل میں overlook کر گئے ہیں کہ ڈپٹی کمشنر کو ضابطہ دیوانی کے تمام تر اختیارات حاصل ہیں اور وہ ہر شخص کو ہر لحاظ سے پابند کر سکتا ہے -

مسٹر سپیکر : کسی دیوانی عدالت کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی سے کوئی اطلاع حاصل کر سکے - وہ گواہ کے طور پر بلا سکتی ہے - documents کے لئے بلا سکتی ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان : documents اس سے حاصل کر سکتی ہے جناب والا ! اگر کسی آدمی کے پاس کوئی documents ہیں تو وہ اسے قانون کے تحت مجبور اور پابند کر سکتا ہے -

Mr. Speaker : This is no information ; Please proceed on to the next point.

حاجی محمد سیف اللہ خان : میں یہی عرض کر رہا تھا کہ یہ کلاز قطعی طور پر superfluous ہے - اس کی قطعاً ضرورت نہیں -

مسٹر سپیکر : یہ بات تو آپ پہلے بھی کہہ چکے ہیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان : جتنے بھی superfluous اختیارات آپ ڈپٹی کمشنر کو یا بیوروکریسی کو دئے جائیں گے اس سے عوام میں خوف و ہراس زیادہ سے زیادہ ہوتا چلا جائے گا - جس ایک مقصد کے تابع آپ اس لیجسلیشن کو لانا چاہتے ہیں اس کا اصل مدعا اور مقصد ہی ختم ہو جائے

گا اور عوام یہ سمجھیں گے کہ یہ لیجسلیشن ان کے مفاد کے لئے نہیں کی جا رہی بلکہ بیوروکریسی کو زیادہ سے زیادہ طاقتور بنانے اور عوام کو زیادہ سے زیادہ ذلیل و خوار کرنے کے لئے کی جا رہی ہے ۔

In [the interest of legislation, in the interest of public, superflouos آپ قانون کو بنائیں ، in the interest of common man. نہ بنائیں اور اس کلاز کو واپس لے لیں ۔

مسٹر سپیکر : مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب ایوان میں نہیں ہیں ۔

Mr. Speaker : The question is :

That Clause 15 of the Bill, be deleted

(The motion was lost)

مسٹر سپیکر : اگلی ترمیم سید تابش الوری کی طرف سے ہے ۔ وہ ایوان میں موجود نہیں ہیں ۔ اس سے اگلی ترمیم حاجی محمد سیف اللہ خان اور علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب کی طرف سے ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ اپنی ترمیم پیش کریں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۱۵ کے جزو (ب) کے بعد مندرجہ ذیل جملہ ایزاد کیا جائے ۔ مگر شرط یہ ہے کہ اس صورت میں مالک اراضی کو کم از کم سات روز نوٹس دینا ضروری ہوگا ۔

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in para (b) of clause 15 of the Bill, the fullstop appearing at the end be replaced by a colon and the following proviso be added thereafter namely :—

Provided that in such case it shall be necessary to give at least

seven days prior notice to the land owner.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! چونکہ یہ اسمبلی فیصلہ دے چکی ہے کہ ڈپٹی کمشنر کو اختیارات حاصل ہیں کہ جس شخص سے چاہے معلومات طلب کر سکتا ہے وہ جس شخص کو چاہے اجازت دے کہ وہ جائداد کے اندر داخل ہو سکے ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ جہاں آپ اختیارات دے رہے ہیں وہاں ایسا کام بھی کر دیں جس سے قانون کے تقاضے پورے ہو سکیں ۔ آخر وہ کسی شخص کو بلاتا ہے اس کے لیے کم از کم سات دن سے کم کسی قیمت پر نوٹس نہیں ہو سکتا ۔ کم از کم معلومات حاصل کرنے کے لئے اس شخص کو موقع دیا جائے ۔ جس نے معلومات بہم پہنچانی ہیں ۔ اسے اتنا وقت تو ضرور دیا جائے کہ وہ مناسب وقت کے اندر ان کو مطمئن کر سکے ۔ یہ ضروری ہے ۔ اس میں کم از کم سات دن کی شرط لگا دیں اور نوٹس میں یہ درج ہو کہ سات دن کے اندر اندر معلومات فراہم کرے ۔ اس نوٹس کی میعاد سات دن کی ہوگی ۔ سات دن کے اندر اندر جو ڈپٹی کمشنر صاحب معلومات طلب کرنا چاہتا ہے اسے فراہم کرے ۔ میں سمجھتا ہوں in the interest of justice فوری طور پر یہ کوئی ایسی تحریک نہیں ہے جو حزب اقتدار کے لئے ناقابل قبول ہو ۔ میں اس سلسلے میں دعوت دیتا ہوں کہ آپ اس کو غور سے دیکھیں یہ کلاز یا ان کی یہ شق اس مسئلہ میں زیادہ مضبوط یا زیادہ قرین انصاف بنتی ہے ؟ اس کو اس سے نسبت ہی نہیں ۔ اس کو ایک مبہم کلاز کی صورت میں رکھ دیا ہے ۔ اس کا کوئی فائدہ یا مقصد نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۱۵ کے جزو (ب)
کے بعد مندرجہ ذیل جملہ شرطیہ ایزاد کیا
جائے ۔

مگر شرط یہ ہے کہ اس صورت میں

مالک اراضی کو کم از کم سات روز
قبل نوٹس دینا ہوگا ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! میری بھی اسی ضمن میں ایک ترمیم تھی ۔

مسٹر سپیکر : علامہ صاحب اس میں پوزیشن یہ ہوئی کہ میں نے آپ کا نام پکارا تھا لیکن آپ موجود نہیں تھے ویسے بھی اگر وہی ترمیم کسی اور ممبر کی طرف سے آ جائے تو اس کو دوبارہ پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! میں چاہتا تھا کہ میں بھی اس کار خیر میں شریک ہو جاؤں ۔

(قہقہہ)

مسٹر سپیکر : علامہ صاحب آپ کی ترمیم کے بھی وہی الفاظ ہیں جو ہاؤس نے منظور نہیں کی ۔ اس لئے یہ پیش نہیں ہو سکتی ۔

مسٹر سپیکر : اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۱۵ کو مسودہ
قانون کا حصہ بنایا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۱۶)

مسٹر سپیکر : اب ضمن ۱۵ اس بل کا حصہ بن گئی ۔ اب ایوان کے سامنے ضمن ۱۶ زیر غور ہے ۔ حاجی سیف اللہ خان صاحب کی چلے ترمیم ہے جو پیش کریں گے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۱۶ حذف کر
دی جائے ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I have got a similar amendment.

Mr. speaker : Exactly the same amendment ?

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Exactly the same, Sir, If I have to meet the fate of the Leader of Opposition, then I would request Mr. Saifullah to let me speak on this.

Mr. speaker : It is between you two. The amendment moved by Haji Muhammed Saifullah Khan and Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood is :

> That clause 16 of the Bill be deleted.

Minister For Colonies : Opposed.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, while examining this law and proceeding from provision to provision it becomes evident that one becomes treacherous than the other.

Sheikh Aziz Ahmad : Urdu please.

Mr. Speaker : I presume that all of us know the rules.

(interruptions)

The House is called to order, please.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Again, I have to repeat that, as a very very eminent lawyer, if you examine this Bill, all the authorities given to the Collector and the Commissioner have been taken back under this clause by the Government itself. If the Deputy Commissioner was supposed to be persona designata and if he were to use his authority in an impartial way, he should have at least some consolation that there would be some kind of justice but all the provisions of this proposed legislation under

clauses 3, 4, 5, 8, 9 and 13 are in main going to vest in the Deputy Commissioner or the Commissioner....

Sheikh Aziz Ahmad : Even the Collector.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Beg your pardon, Sir.

Mr. Speaker : The Member has only made a correction.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : The learned member has not read the section that comes under urgency. Sir, may I read clause 18 of the Bill ?

Mr. Speaker : Please continue with your speech.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : This is all proposed to be manipulated and handled by the Minister and the Government itself and it is most arbitrary because the wording says "the Government may give directions to the Deput Commissioner with respect to the exercise of his powers and discharge of his functions under this Act and the Deputy Commissioner shall be guided by the Act in accordance with the direction of the Government". Now, if the Deputy Commissioner does not feel that in a particular locality there is any need of a housing schemes but the party in power wishes to harrass somebody or to victimize sombody, they would direct the Deputy Commissioner "notify these 200 acres which will be intended for a housing scheme" not that the housing schemes is approved, not that it is proposed to be built or completed but just an indication, a direction to that extent would enforce this order on the Deputy Commissioner to notify that this particular area will be acquired. This sort of power will enhance and increase corruption, fovouritism and victimization. While the Government has the power under subsequent section, in which the lady member has also given an amendment, clause 20 gives powers to Government to make rules. Then why

don't you make rules ? Why do you keep the power of directions ? That merely shows that you are going to use the Deputy commissioner as a tool for your own purposes. You want to keep yourself behind the scene and you want an officer of Government as a functionary. Sir, I am sorry, I have been using the word "you". It should be converted into "they" because it is not you who are goin to use him but it is they who are going to make him a tool—a functionary of the Government—to take the blame of favouritism and victimization. Let the Deputy Commissioner and the Collector be quite independent and let his powers be restricted to the housing projects alone, otherwise the Ministers will be pressurized by their own workers. The D.C. will say, "I have no power. Go and get the directions from the Government". They will come to you and they will be asking for certain land to be de-requisitioned, certain land be requisitioned and certain plots to be taken over. With all the humility and emphasis at my command, I request the Ministers to reconsider this clause and delete it from this Act and make the Deputy Commissioner persona designata for this Act.

Mr. Speaker : The question is :

> The clause 16 of the Bill, be delected.

(The motion was lost)

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir I move :

> That in Clause 16 of the Bill, between the word "directions" and fullstop appeating at the end, the words "as may be necessary for the implementation of a housing scheme approved by the Government by a notification" be inserted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

> That in Clause 16 of the Bill between the word "directions" and fullstop appearing at the end, the words "as may be necessary for the implementation of a housing scheme approved by the Government by a notification" be inserted.

Minister for Auqaf and Colonies : I oppose it sir.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Mr. Speaker, sorry for my repetition. This amendment I have proposed now to restrict the powers of the Deputy Commissioner that he should not at his will and at his whims start land acqusition proceedings with full authority of non-payment of compensation, with inadequate compensation and then to make the award whenever he likes, to enter on the premises within 24 hours, to harass the people, to suit the purposes of the Government in power. I have, through this amendment, proposed that there should be a previous notification by Government that this particular area is required for a particular scheme and he should then implement that scheme and proceed with the necessary proceedings. The party-in-power must realize that a bad law will always remain bad. It may be today our time, it is quite possible that it may be your time tomorrow. Then great responsibility lies on the shoulders of the Members of this Assembly that when you are passing this kind of legislation you must give full consideration to the pros and cons of each clause of your legislation. As we have been at times unanimous to safeguard the privilege of members, we must be unanimous to see that no undue injustice is done to the residents and citizens of Pakistan. There should be no power, there should be no scope for victimisation and harassment and I feel that this clause, without this amendment, Mr. Speaker, will be so badly

used for the self-aggrandisement, for personal benefit of any party in power that the people will rise against this law. When I come to the third reading, I will have an opportunity of comprehesively explaining my point of view on the bill as it stands amended in spite of our requests and arguments. Therefore, I request the Minister to kindly accept this amendment because it is innocent, it is consistent with your own provisions with your own assurances that this Act will be used for purposes of housing and not for acquisition of land for other purposes. So I hope he will see reason in this and accept this amendment.

Mr. Speaker : The question is -

> That in Clause 16 of the Bill, between the word "directions" and fullstop appearing at. the end, the words "as may be necessary for the implementation of a housing scheme approved by the Government by a notification" be inserted.

(The motion was lost)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۱۶ مسودہ قانون کا حصہ ہے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۱۷)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز ۱۷ ایوان میں زیر غور ہے ۔ سید قابش الوری ۔ حاجی سیف اللہ خان ۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود اور لک صاحب کی ایک ہی مضمون کی ترمیم ہے :

سید نابش الوری : جناب سپیکر ....

Mr. Speaker : If the hon'ble member moves it only then he will speak. It was only by courtesy.

سید نابش الوری : جناب والا ! میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۱۷ حذف کر
دی جائے ۔

منسٹر سپیکر : ترمیم پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۱۷ حذف کر
دی جائے ۔

وزیر اوقاف و نو آبادیات : جناب والا ! میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

سید نابش الوری : جناب سپیکر ۔ اس بل کی کلاز ۱۷ میں یہ اختیار دیا گیا ہے ۔

کہ کلکٹر کو قانون ہذا کے تحت تحقیقات
کرنے یا کارروائی سر انجام دیتے وقت یا
کمشنر کو دفعہ ۱۳ کے تحت اپیل پر نظر
ثانی کے اختیارات استعمال کرتے وقت
مندرجہ ذیل معاملات کے بارے میں وہی
اختیارات حاصل ہوں گے جو کہ مجموعہ
ضابطہ دیوانی مصدرہ ۱۹۰۸ کے تحت
کسی مقدمے کی سماعت کے وقت کسی
دیوانی عدالت کو حاصل ہوتے ہیں ۔

جناب والا ! اس کلاز کے تحت اگر ڈی سی کو بے پناہ اختیارات دے دیئے جائیں تو اس افسر کو عدالتی اختیارات تفویض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس میں وہ دونوں قوتیں مرتکز ہو جائیں ۔ وہ دونوں قوتیں حاصل ہو جائیں جو انصاف کے نقطہ نگاہ سے علیحدہ علیحدہ حاصل ہونی چاہئیں ۔ جناب والا اس کلاز

کے تحت ڈی سی کو بے پناہ اختیارات دے کر اور عدالتی اختیارات سے مامور کر کے ایک طرح سے دوامی قوتوں کو ان کے حق سے محروم کر دیا گیا ہے جن کے ذریعے وہ کلکٹر اور کمشنر کے اختیارات کے خلاف اپیل دائر کر سکتے تھے ۔ جناب والا ! یہ اختیارات بنیادی طور پر جوڈیشری کو حاصل ہونے چاہئے تھے ۔ یہ صرف اس لئے منتقل کر دیئے گئے ہیں کہ ڈی سی اور کمشنر کے لئے کوئی ایسا گوشہ خالی نہ رہنے دیں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر : سید صاحب یہ اختیارات منتقل نہیں کئے گئے بلکہ یہ اختیارات ان کو دیئے جا رہے ہیں ۔

سید تابش الوری : میں یہی عرض کر رہا ہوں جناب والا کہ ان کی شخصیت میں یہ اختیارات مرتکز کر دیئے گئے ہیں ۔ اور یہ اختیارات مرتکز کر کے ان کو اتنا طاقت ور اور اتنا با اختیار بنا دیا گیا ہے کہ وہ نہ صرف یہ کہ اپنی انتظامی حیثیت کو عوامی مفادات کے خلاف استعمال کریں بلکہ دیوانی عدالتوں کے اختیارات کو بھی استعمال کر کے عوامی قوتوں کو ان کے انصاف کے ایک ذریعے سے محروم کر دیں ۔ اس اعتبار سے جناب والا یہ حضرات جو ہماری دوسری بینچوں پر بیٹھے ہوئے ہیں یہ دعوے کرتے تھے یہ شکایت کرتے تھے کہ بیوروکریسی اور نوکر شاہی نے تمام اختیارات اپنے آپ میں سمیٹ کر اس ملک کے عوام کا استحصال کیا ہے لیکن آج وہی پارٹی جو یہ دعوے کرتی ہے وہ خود نوکر شاہی کو یہ اختیارات منتقل کر رہی ہے کہ وہ نہ صرف انتظامی طور پر اپنے اختیارات استعمال کریں بلکہ عدالتی اختیارات کو بھی عوامی مفادات کے خلاف استعمال کر سکیں ۔

جناب والا ! یہ کلاز دوسری کلاززز سے متصادم ہے اس اعتبار سے کہ ڈپٹی کمشنر کو پہلے ہی دوسری کلاززز کے تحت بے پناہ اختیارات حاصل ہیں ۔

مسٹر سپیکر : اس میں متصادم کیا ہے ؟

سید تابش الوری : جناب والا ! یہ اس اعتبار سے متصادم ہے کہ ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ اس کلاز میں عدالتوں کو اختیار ملنے چاہیں ۔

Mr. Speaker : I think your speech is becoming irrelevant.

آپ نے اپنی ترمیم میں کہا ہے کہ اس کلاز کو حذف کر دیا جائے۔ آپ نے اس کے متعلق کوئی ترمیم نہیں کی کہ یہ اختیارات کس سول کورٹ کو دیئے جائیں۔

Stick to your amendment please.

سید تابش الوری : جناب والا ! میں نے عرض کیا ہے کہ اس کلاز کو حذف کرنا کیوں ضروری ہے۔ میری گذارش یہ ہے کہ اس کو حذف کرنا اس لئے ضروری ہے کہ ہم یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ یہ اختیارات عدالتوں کو ملنے چاہئیں۔ جناب والا ! ہماری ترامیم یہ ہیں کہ اس میں دیوانی عدالتوں کو اختیارات ملنے چاہئیں۔

Mr. Speaker : Amendments are not under discussion.

سید تابش الوری : جناب والا ! ہم یہ کیسے ثابت کریں گے کہ کلاز superfluous ہے۔ اگر میری یہ ترمیم منظور ہو جاتی ہے کہ دیوانی عدالتوں۔۔۔

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : I move.

That question may now be put.

علامہ رحمت اللہ ارشد : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا ! گذارش یہ ہے کہ جب کسی کلاز کے متعلق یہ ترمیم آ جاتی ہے کہ اس کو حذف کر دیا جائے تو آپ کس طرح اس فاضل رکن کو اس کے محرکات بیان کرنے سے منع فرما سکتے ہیں۔ آپ کو اس کی اجازت دینی ہو گی کہ وہ یہ بتائیں کہ میں نے یہ تحریک کس وجہ سے پیش کی ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ترمیم کے متن میں لکھ دیا جائے کہ اس کے اختیارات کیا ہوں گے۔

Mr. Speaker : If this is the objection, then I will have to rule out this amendment.

کیونکہ ان کی امنڈمنٹ کا مقصد یہ ہے کہ پہلی کلاز میں جو اختیارات یہ اس سے متصادم ہے اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اختیارات کو کس طرح

استعمال کرنا ہے اگر یہ چاہتے ہیں کہ یہ اختیارات سول کورٹ استعمال کرے پھر تو اس سے یہ متصادم ہے جو کلاز پہلے پاس ہوئی ہیں ۔ اس لئے ان کی تقریر متعلقہ نہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! یہ کس رول میں لکھا ہوا ہے ۔ وہ تو آپ ارشاد فرمائیں ۔ کہ اگر کوئی کلاز پاس ہو چکی ہے اور اس کے بعد کوئی امنڈمنٹ اس میں آتی ہے اس کو آپ contradictory قرار دے کر حذف کر دیں ۔

مسٹر سپیکر : کوئی ایسی ترمیم جو پاس ہو چکی ہو اس کی کلاز میں ہو اور اس ترمیم کے باعث یہ نتیجہ نکلے کہ پہلے جو بل ایوان پاس کر چکا ہے اس پر اس کا اثر پڑتا ہے تو اس صورت میں اس ترمیم کی اجازت نہیں ہو سکتی اب ان کی ساری تقریر اسی موضوع پر ہے کہ میں جو چاہتا ہوں اس کا نتیجہ یہ نکلے گا اور پہلی ترمیم میں جو اختیارات ہیں اس کو وہ اس طریقے پر استعمال کر سکے گا ۔

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Sir, I move :

That the question may now be put.

Mr. Speaker : I have heard that.

سید تابش الوری : جناب سپیکر ۔ ان کے اعتراض کے جواب میں میں یہ عرض کروں گا ۔

Mr. Speaker : I have given the directions. Please continue with your speech.

سید تابش الوری : جناب والا ! میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ ہماری عوامی حکومت جو کہ انتظامیہ کو کم سے کم اختیارات دینے کی حامی ہے اور اس سلسلے میں وہ لوگ عوامی مفادات کے لئے ان کے اختیارات سلب کرنے کا دعویٰ کرتے رہتے ہیں وہ آج اس کلاز کے ذریعے نہ صرف انتظامی اختیارات بلکہ زیادہ سے زیادہ عدالتی اختیارات دینے کی ذمہ داری قبول کر رہے ہیں ۔

اس طرح سے ان کا یہ دعویٰ غلط ہو جاتا ہے کہ وہ اس ملک میں عوامی مفادات کے لئے نوکر شاہی کو کمزور کرنا چاہتے ہیں بلکہ اس کے برعکس یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ اپنے سیاسی مقاصد کے لئے اور انتقامی کارروائی کے لئے زیادہ سے زیادہ اختیارات دینے کا یہ ڈرامہ کھیل رہے ہیں ایک طرف تو وہ لوگوں کو یہ کہتے ہیں کہ ہم آپ کے مفادات کے لئے بڑی سے بڑی قوت سے ٹکرا جائیں گے اور دوسری طرف اس کا عملی اقدام یہ ہے کہ وہ ایسی قانون سازی کر رہی ہے کہ جس کے ذریعے وہ انتظامیہ کو عدالتی اختیارات بھی سونپ رہے ہیں۔

Begum Rehana Sarwar (Shaheed): Sir, the Hon'ble member should be asked to keep himself within the scope of Rule 78(1).

Mr. Speaker: Would you please listen to what has been said by the Hon'ble member.

سید تابش الوری: جناب والا! ان کے ارشادات تو اس قدر ہیں کہ میں کس کس پر توجہ کروں۔

(قہقہہ)

جناب والا! میں گزارش کر رہا تھا کہ ہمارے ملک میں بنیادی خرابیاں یہی ہیں کہ ہم اپنے قول و فعل سے ہم آہنگی نہیں رکھتے ہیں۔ جو کچھ کہتے ہیں وہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس طرح ہم جو کچھ دعویٰ عوامی حکومت کی حیثیت سے کر رہے ہیں یا ہمارے منشور میں۔ ہمارے مقاصد میں جو بنیادی محرکات تھے ہم ان سب کو نظر انداز کرکے جب قانون سازی کا مرحلہ آتا ہے تو ہم وہی کارروائیاں دوبارہ کرتے ہیں جو اس سے پہلے کی حکومتیں کرتی رہی ہیں جن پر بدعنوانیوں کے الزامات عائد ہوتے ہیں۔ جن پر آمرانہ اختیارات استعمال کرنے کے الزامات ہیں جو کسی طرح سے بھی ہمارے لئے قابل قبول نہیں ہے۔ اس لئے میں اس ہاؤس سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کلاز کو جس میں انتظامیہ کو بے پناہ اختیارات دیئے جا رہے ہیں حذف کر دیا جائے۔

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے ۔

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۱۷ حذف کر
دی جائے ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

سردار امجد حمید خان دستی : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! میں نے یہ عرض کرنی ہے کہ ابھی ابھی جب مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب اپنی ترمیم انگریزی میں پیش کر رہے تھے تو یہ مطالبہ ہوا تھا کہ اردو میں پیش کریں ۔ خیال یہ تھا کہ انگریزی میں جو ترامیم پیش ہو رہی ہیں وہ غالباً ہمارے دوستوں کی سمجھ سے بالاتر ہیں ۔ پھر مجھے تسلی ہوئی کہ اردو میں جو ترامیم پیش کی جا رہی ہیں وہ یہ سمجھ سکیں گے ۔ میں یہ عرض کروں گا اور مجھے اطمینآن اور یقین ہے کہ اس طرف بیٹھنے والے معزز ممبران ....

Mirza Tahir Beg : Sir, the Hon'ble member is not relevant and irrelevancy means to waste the time of the House. It has nothing to do with the amendment.

Mr: Speaker : What is your point of order.

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! مجھے پورا یقین ہے ۔

مسٹر سپیکر : سردار صاحب ۔ اس میں کوئی پوائنٹ آف آرڈر کا پہلو ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی : جناب والا ! میں عرض کرتا ہوں کہ اس طرف بیٹھنے والے ہمارے دوست نہایت سمجھ دار ہیں اور ہمارے مفادات کو اگر وہ سمجھ سکیں تو مجھے یقین واثق ہے کہ وہ انہیں منظور فرمائیں گے اور میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ اگلی ترمیم پنجابی میں بیان کی جائے تاکہ یہ اچھی طرح سمجھ سکیں ۔

مسٹر سپیکر : حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب ۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب اور چوہدری امان اللہ لک صاحب کی ترمیم کا مضمون

بھی وہی ہے اس لئے ضابطے کے مطابق یہ ترمیم پیش نہیں ہو سکتی ۔ اگلی ترمیم حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کی طرف سے ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! چونکہ کلاز ۴ پاس ہو چکی ہے اس لئے میری یہ ترمیم اب بے کار ہو گئی ہے لہذا میں اسے واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : علامہ صاحب آپ کی بھی انہیں الفاظ میں ترمیم ہے وہ بھی اسی کے ساتھ سمجھی جائے ۔

Allam Rehmatullah Arshad : I withdraw Sir.

حاجی محمد سیف اللہ خان : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! جب ایک ترمیم مختلف ناموں سے آئی ہے تو اصولی چیز یہی ہے کہ بجائے اس کے کہ اس کا فیصلہ ہاؤس سے کرائیں اور پھر آپ کہیں کہ فلاں فلاں کی ترمیم بھی اس طرح سے ختم ہو چکی ہے ۔ یہ میں سمجھتا ہوں کہ ضابطے کے مطابق نہیں ہے ۔ اگر ترمیم کا نمبر ایک ہے اور اس کے نیچے چار نام لکھ دیئے جائیں تو آپ چاروں ترامیم کو الگ الگ پیش کریں ۔

مسٹر سپیکر : آپ رولز پڑھ لیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں نے رول پڑھا ہے ۔ یا تو آپ ترامیم کو نمبر الگ الگ دیں یا ان سب کو الگ الگ پیش کریں ۔

مسٹر سپیکر : ہاؤس میں پیش کرنے کے لئے اسی طرح لکھا جاتا ہے ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Quite right ; I agree with you, Sir.

مسٹر سپیکر : numerical number ضروری نہیں ہیں ۔

سید نابش الوری : جناب والا ! precedent بھی ہیں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود : اے۔بی۔سی کر دیں ۔

مسٹر سپیکر : ایک ہی مضمون کی اگر کوئی موشن پاس ہو جائے یا نا منظور ہو جائے تو اسی مضمون کی دوسری تحریک پر ہاوس میں بحث نہیں ہو سکتی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! آپ کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ جن لوگوں نے ترامیم دی ہیں آپ ان سب کو بلایا کریں ۔ ان کی بات سنیں اس کے بعد منظوری کے لئے ترمیم کو پیش کریں ۔ یہ نہیں کہ صرف ایک ممبر کو بولنے کی اجازت دی جائے ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : The argument is different Sir,

مسٹر سپیکر : یہ تو روایت کی بات ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : یہ روایت ہے ۔

مسٹر سپیکر : مخدوم صاحب آپ کی بھی ترمیم اسی مضمون کی ہے جس مضمون کی علامہ صاحب اور حاجی سیف اللہ خان کی ہے ۔ کہ "کمشنر" کی بجائے "ڈسٹرکٹ جج" کے الفاظ ایزاد کئے جائیں ۔ اس سے پہلے بھی ایوان منظور کر چکا ہے کہ یہ فرائض کمشنر ادا کرے گا ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود : ایک ہی جیسی ہے ۔

رانا محمد پھول خان : جناب والا ! ہمارا مقصد یہ ہے کہ ایک ہی ترمیم پر ایک فاضل رکن کچھ دلائل پیش کرے اور دوسرا کچھ کرے ۔ لیکن جب یہ ایجنڈے پر آ جائے تو آپ کو ترمیم پیش کرنے والے کو سننا چاہئے کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے ۔ کیا مجھے بھی موقع ملے گا کہ میں اس پر کچھ اپنے خیالات کا اظہار کر سکوں ۔

Mr. Speaker : I will continue the practice.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Mr. Speaker the argument is that may-be the members proposing the amendments belong to different groups and they may have different stands.

مسٹر سپیکر : اگر ایک ہی مضمون کی ہوں تو اس میں competition ہے کہ کون پہلے ترمیم بھیجتا ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود : competition کا سوال نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : میرے خیال میں ہم اسے پاس کر لیں ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Point of order Sir. Sir, I want to point out one thing. The other day during the deliberation.....

مسٹر سپیکر : میں نے یہ کہا ہے کہ اسے پاس کر لیں ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Then I will oppose the clause as a whole, and that liberty I have got.

Mr. Speaker : Why do you threaten me like that ?

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, you are very just.

Mr. Speaker : Then why do you threaten me ?

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I did'nt threaten you, Mr. Speaker.

Mr. Speaker : This is exactly what you have done.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : No Sir. No Sir.

Mr. Speaker : You have opposed the earlier clauses and you have spoken on those clauses.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Please listen to me. I have only said this much that I will take less time.

Mr. Speaker : That is immaterial whether you take more time, though not many hours, but you took almost four days on a clause and I never asked you to resume your seat.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : But I respected you as much.

علامہ رحمت اللہ ارشد : جناب والا ! میں آپ کی غلط فہمی دور کرنا چاہتا ہوں ۔ یہ کوئی threat نہیں تھا بلکہ ان کا مقصد یہ تھا کہ انہیں third reading پر بولنا ہے ۔

Mr. Speaker : It is provided in the ruls.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I want to point out.....

مسٹر سپیکر : آپ نے توجہ سے میری بات نہیں سنی ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود : میں نے سنا نہیں ۔

مسٹر سپیکر : اب ہم اس ترمیم پر آ گئے ہیں جس میں یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ جج کے الفاظ ثبت کئے جائیں حاجی سیف اللہ صاحب اور علامہ صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ چونکہ earlier clauses میں یہ منظور ہو گیا ہے ۔ کہ کمشنر ہی رہے گا ۔ اس لئے ڈسٹرکٹ جج کی ترمیم یا تو پیش نہیں ہوئی یا منظور نہیں ہوئی ۔ آپ کی ترمیم بھی وہی تھی اس لئے میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ آپ کی کیا پوزیشن ہے ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I want to point out that you are the custodian of the privileges of every member and you are also responsible for observation of certain promises made on the floor of the House.

آپ کو مغالطہ ہو گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : بہتر ہوا کہ مغالطہ دور ہوگیا ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود : جناب والا ! ایوان کی کارروائی کے دوران وزیر اوقاف نے یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ بل پاس ہونے کے بعد بورڈ آف ریونیو کو حق دیں گے ۔ لیکن آپ کی اسمبلی دو مہینے اور چلے گی ۔ اپیل کا مرحلہ بورڈ آف ریونیو کے پاس کیسے آ جائے گا ۔ یہ تو صرف قانون سازی میں ہو سکتا ہے ۔ آرڈیننسز کیسے ہوں گے اپیل کا فیصلہ کیسے ہوگا ۔

Let the Minister of Auqaf assure me how does he propose to bring that amendment for which this assurance was given on the floor of the House.

مسٹر سپیکر : یہ تو پارلیز کا اپنا کام ہے ۔ میں نے پہلے بھی واضح کیا تھا کہ آپ کی جو بھی گفتگو ہوتی ہے یا مفاہمت ہوتی ہے ۔ اس کا ایوان میں زیادہ حوالہ نہ دیا کریں ۔

But I have not a vivid recollection but an idea that there was no agreement so far as Syed Makhdoomzada and his group and the Government Party was concerned.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : But not with me. The Minister had given the assurance that when the bill is passed, the Appellant authority will be the Board of Revenue. I wish to know how they propose to do it.

وزیر قانون : جناب والا ! میری طرف سے ایسی کوئی commitment نہیں دی گئی تھی ۔

مسٹر سپیکر : پہلی تمام کلازز میں ''کمشنر'' کا لفظ آ رہا ہے ۔ اب ''ڈسٹرکٹ جج'' کا لفظ بالکل بے معنی ہو جاتا ہے ۔ کیا آپ اپنی ترمیم واپس لے رہے ہیں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود : جناب سپیکر ! آپ کی عزت و احترام کرتے ہوئے میں اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں کیونکہ آپ خفا ہو گئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : میں نے آپ کو پیش کرنے سے منع نہیں کیا ۔ آپ نے سنا ہی نہیں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود : آپ کی خوشنودی مزاج کے لئے میں اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے ۔

کہ ضمن ۱۷ مسودہ قانون کا حصہ ہے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۱۸)

مسٹر سپیکر : اب مسودہ قانون کی ضمن ۱۸ ایوان کے سامنے زیر غور ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۱۸ حذف کر دی جائے ۔

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That Clause 18 of the Bill be deleted.

Minister for Auqaf : I oppose it Sir.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا !.....

مسٹر سپیکر : مخدوم زادہ صاحب کو بھی موقع دے دیجئے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : مجھے تو موقع دینے میں کوئی اعتراض نہیں ۔ میں تو precedents and rules and laws کے مطابق کر رہا ہوں ۔ لیکن جب ایک ترمیم دو یا تین یا چار ممبران کی طرف سے پیش ہو اس حد تک تو precedent کے تحت اتفاق کیا جا سکتا ہے کہ آپ انہی کو موقع دیں جو اس کی تحریک کرتے ہیں ۔ ویسے اصولاً قواعد میں اور precedents میں یہ بھی ہے کہ کوئی بھی موذن چاہے وہ ترمیم کی ہو یا کوئی اور ہو جب وہ ہاؤس میں آ جائے ۔

It becomes the property of the House and each and every Member of the House has a right to speak on that.

مسٹر سپیکر : میں اس پر غور کروں گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا : اس کلاز ۱۸ کے تحت دیا گیا ہے :

ڈپٹی کمشنر کو اس امر کا اختیار حاصل ہو گا کہ وہ قانون ہذا کے تحت متشہرہ

کسی اراضی کے حصول کی کارروائی سے
جس کا قبضہ ابھی نہ لیا گیا ہو دست بردار
ہو جائے۔

مگر شرط یہ ہے کہ حکومت یا سرکاری
ترقیاتی ادارہ (جیسی بھی صورت ہو) نے
ڈپٹی کمشنر کو اس معاملہ میں تحریری طور
پر مطلع کر دیا ہو۔

مزید شرط یہ ہے کہ کمشنر کے روبرو
پیش کردہ اپیل کے نتیجے میں بھی اگر
ایوارڈ کو قبول نہ کیا جائے تو اراضی کے
حصول کی کارروائی سے دست بردار ہونے
کا اختیار حکومت یا کوئی سرکاری ترقیاتی
ادارہ جیسی بھی صورت ہو استعمال کرنے کا
مجاز ہوگا۔

جناب والا! کلاز ۱۸ اس بل کی کلاز ۴ سے قطعی طور پر متضاد ہے۔ کلاز ۴ میں ڈپٹی کمشنر کو ہر قسم کے اختیارات دے دئے گئے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ اگر کوئی زمین وہ لینا چاہیں اور نہ لیں تو اس کا معاوضہ بھی وہ ادا کریں گے۔ مگر اس کے ساتھ کلاز ۱۸ جو نہ صرف اصل بل کی ہی نفی کرتی ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ دو لحاظ سے بھی خلاف آئین ہے ایک تو اس میں equality of law کا خیال نہیں رکھا گیا اور دوسری چیز یہ ہے کہ اس میں بنیادی حقوق بھی متاثر ہوتے ہیں۔ جناب والا۔ equality of law کے تحت دونوں کو برابر اختیارات حاصل ہونے چاہئیں۔ اگر انہیں کسی زمین کی ضرورت نہیں ہے تو اس حد تک تو قبول کیا جا سکتا ہے کہ ڈپٹی کمشنر کو یہ اختیار دیا جائے۔۔۔

وزیر قانون: جناب والا! یہ equality before law ہے equality of law نہیں ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : بہت اچھا جی ۔ اس کے بارے میں میں عرض کر رہا تھا کہ اگر اس حد تک اس کو رکھ لیا جاتا تو ڈپٹی کمشنر کو اختیار ہوگا کہ وہ جب بھی چاہے ضرورت نہ رہنے کی صورت میں وہ اس اراضی کے حصول سے دست بردار ہو جائے اور اس کے ساتھ یہ شرط ضرور عائد کر دی جاتی کہ اس صورت میں اس مالک کو جتنا بھی نقصان ہوگا وہ اس کی ادائیگی کریں گے ۔ جناب والا ۔ ایک طرف تو اس بل میں یہ کلاز رکھ دی جاتی ہے کہ جس وقت وہ کوئی نوٹیفکیشن حصول اراضی کا کر دے ۔ یا صرف ڈپٹی کمشنر اپنی آمادگی کا اظہار کر دے کہ فلاں رقبہ ۔ فلاں زمین ہمیں اس غرض کے لئے چاہئے تو اس کے بعد وہ مالک اس کے تمام حقوق ملکیت سے جو اس کو خرید و فروخت کے سلسلے میں حاصل ہوتے ہیں ۔ محروم ہو جاتا ہے اور اس نوٹیفکیشن کے بعد اسے یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس کو بیچ سکے ۔ مگر اس کے بعد یہ کتنی ستم ظریفی ہے کہ اسے تمام حقوق سے محروم کر کے پھر جب بھی وہ چاہے اپنی خوشنودی طبع کے تحت اس کے تمام نقصانات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اور اس کا ازالہ نہ کرتے ہوئے وہ اس سے دست بردار ہوجائے۔ اگر صرف اس حد تک ہوتا تو بھی قابل قبول ہوتا ۔ اس کا دوسرا شرطیہ فقرہ جو ہے وہ اس سے عجیب تر بن جاتا ہے کہ اگر وہ خریدار ہیں ۔ ایوارڈ ہو جاتا ہے ۔ ڈپٹی کمشنر فیصلہ کر دیتا ہے اور ڈپٹی کمشنر کے فیصلہ کے خلاف اگر وہ فریق کمشنر کے پاس جا کر اپیل کرتا ہے اور کمشنر اس کی اپیل میں اس کا ایوارڈ بڑھا دے تو پھر اختیار حکومت کو دے دیا جاتا ہے کہ وہ چاہے تو اس قیمت کو قبول کر کے وہ زمین حاصل کر لیں اور اگر چاہیں تو اس سے دست بردار ہو جائیں یا یہ کہہ دیں کہ یہ سودا مہنگا ہے ہم نہیں لیتے ۔ میں کہتا ہوں کہ اس قسم کی پرویژن قانون میں قطعاً نہیں ہونی چاہئے کہ آپ حکومت کو یہ حق دیتے ہیں کہ وہ کسی عدالت کے فیصلے سے اپنی مرضی کے مطابق انحراف کر سکے اور وہ چاہے تو اسے قبول کرے چاہے تو نہ کرے ۔ اگر یہ تقاضا قانون کو پورا کرتا ہے تو پھر یہ حقوق آپ دونوں کو دیں ۔ پھر آپ مالک کو بھی یہ حق دیں کہ اگر یہ سودا اسے وارہ کھائے تو وہ آپ کو زمین دے نہ وارہ کھائے تو نہ دے ۔ اگر آپ کا کمشنر ۔ آپ کی اتھارٹی ۔ آپ کا مقرر کیا ہوا اپیلیٹ ادارہ ایک فیصلہ کرتا ہے اور اس کے بعد آپ اپنے پاس یہ حق محفوظ رکھتے ہیں کہ آپ چاہیں تو اس کے فیصلہ کو مانیں اور

زمین حاصل کریں۔ چاہیں تو اس فیصلہ کو نہ مانیے اور وہ زمین واپس کر دیں۔ میں کہوں گا کہ اس کلاز میں آپ ترمیم ضرور کریں ۔ اگر یہ حق دیں تو دونوں کو دیں اور اگر دونوں کو آپ یہ حق نہیں دے سکتے تو پھر وہ دوسرا جملہ شرطیہ ختم کر دیں جو آپ نے اس کلاز کے تحت ایک fatal جملہ لکھا ہے ۔ اگر وہ بھی آپ ختم نہیں کر سکتے تو پھر یہ کلاز as whole delete کر دیں ۔

مسٹر سپیکر : مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔

Makhoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, the learned Member, Haji Muhammad Saifullah Khan, has exhausted all the points that I had in my mind. Therefore, I would not press my amendment.

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۱۸ حذف کر دی جائے ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر : چوہدری امان اللہ لک ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں اپنی ترمیم سمجھوتے کے پیش نظر واپس لینا چاہتا ہوں اس کے باوجود ایک بات گوش گزار بھی کرنا چاہتا ہوں اگر آپ مجھے اجازت فرما دیں تو شائد ان کے دل میں میری وہ بات بیٹھ جائے اور وہ خود ترمیم کرنے پر مجبور ہو جائیں ۔ ویسے بات بڑی مفید ہے ۔

مسٹر سپیکر : اتنی دیر میں آپ نے اپنی بات بھی کر لی ہوتی ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! آج تو کام بڑی تیزی رفتار سے چل رہا ہے اور انشاء اللہ بل ابھی ابھی پاس ہو جائے گا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میری اس ترمیم کا مقصد یہ تھا کہ نوٹس جاری کرنے کے بعد اگر ڈپٹی کمشنر کو معطل کر دیا گیا اسی طرح سے حکومت کی اجازت کے بغیر تو وہ نہیں کر سکتا ۔ اس طرح تو بہت دیر لگے گی اور لینے اور نہ لینے کے

مابین بہت سا عرصہ تک معاملہ لٹکتا رہے گا ۔ حکومت سے اجازت نامہ حاصل کرنے تک میں سمجھتا ہوں بہت سی بے انصافیاں جنم لیں گی ۔ اگر وزیر موصوف مناسب سمجھتے ہیں ۔ اس ترمیم کو منظور کر لیا جائے جس کو میں پیش کرتا ہوں کیونکہ اس پر بہت سا وقت لگے گا ۔ نوٹس جاری کر دیا گیا ہے ۔ نہ وہ زمین حاصل کی گئی ہے ۔ اب وہ ڈپٹی کمشنر صاحب چاہتے ہیں کہ اسے drop کر دیا جائے لیکن وہ کر نہیں سکتے ہیں حکومت سے اس کی اجازت لیتے ہوئے دیر لگے گی ۔ نہ وہ زمین حاصل کی جا سکے گی نہ وہ زمین واپس لی جا سکے گی ۔ اگر وزیر موصوف مناسب سمجھیں تو میں اپنی یہ ترمیم پیش کرتا ہوں ۔

وزیر مال : آپ واپس لے لیں ۔

بیگم ریحانہ سرور (شہید) : واپس لے لیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : چونکہ میرے دوست اپنی نا انصافی پر بضد ہیں اور میں اس معاہدے کا پابند ہوں اس لئے میں اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : سید تابش الوری صاحب ۔ پہلی کلاز میں آپ نے سول کورٹ کو کوئی اختیار نہیں دیا ہوا ۔ یہ تو consequential کلاز ہے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! ہم چاہتے تھے کہ کمشنر کی بجائے دیوانی عدالتوں کو یہ اختیار دیا جائے لیکن چونکہ کلاز ۱۴ کے تحت یہ اختیار نہیں دیا گیا لہذا میری یہ ترمیم غیر موثر ہو جاتی ہے ۔

مسٹر سپیکر : اب حاجی محمد سیف اللہ صاحب اور علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب کی طرف سے ترمیم ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : علامہ صاحب موجود نہیں ہیں ۔ اب سید تابش الوری کی ترمیم نمبر ۵۴ زیر غور ہے ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۱۸ کے دوسرے
جملہ شرطیہ کے بعد مندرجہ ذیل تیسرا
جملہ شرطیہ ایزاد کیا جائے ۔

مزید شرط یہ ہے کہ جہاں مالک کا کوئی قصور نہ ہو مالک کو اراضی کے حصول کی کارروائی کی وجہ سے پہنچنے والے نقصان اگر کوئی ہوگا معقول معاوضہ ادا کیا جائیگا ۔

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in the second proviso to Clause 18 of the Bill, the full-stop appearing at the end be replaced by a colon and the following third proviso be added thereafter namely :—

Provided further that where there is no fault of the owner the reasonable compensation for the damage, if any, by reason of process of the acquisition will be paid to the owner.

Minister for Colonies : Opposed.

سید تابش الوری : جناب والا ! یہ جملہ شرطیہ جس کی ایزادی کا میں نے اس ترمیم کے ذریعے مطالبہ کیا ہے ۔ حق و انصاف کے بنیادی اصولوں کے مطابق انتہائی ضروری ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہمارے فاضل ارکان جو دوسری طرف بیٹھے ہیں اس پر غور فرمائیں گے تو انہیں خود احساس ہوگا کہ یہ ان لوگوں کے لیے کتنا ضروری ہے جن کی زمین ایک خاص قانون کے تحت حاصل کرنے کے بعد خود گورنمنٹ ہی واپس کرنے کا فیصلہ کرتی ہے ۔ اس سلسلے میں جناب والا ! اس کارروائی کے دوران اگر اس شخص کو نقصان پہنچتا ہے ۔ اگر اس کی اراضی حکومت کی کارروائی سے متاثر ہوتی ہے ۔ اگر حکومت کو خود یہ احساس ہوتا ہے کہ اس نے یہ اراضی حاصل کر کے غلطی کی ہے اور اب اسے واپس کر دینا چاہیے تو اس غلطی کا ازالہ صرف اس

صورت میں کیا جا سکتا ہے کہ اس شخص کو جو اس سے متاثر ہو رہا ہو معاوضہ ادا کیا جائے۔ جناب والا! ضمن ۱۸ میں کہا گیا ہے کہ:

> ڈپٹی کمشنر کو اس امر کا اختیار
> حاصل ہوگا کہ وہ قانون ہذا کے تحت
> مشتہرہ کسی اراضی کے حصول کی
> کارروائی سے جس کا قبضہ ابھی نہ لیا گیا
> ہو دست بردار ہو جائے۔

جناب والا! دوسری پرووِیژو میں کہا گیا ہے کہ اگر یہ ساری کارروائی ہو چکی ہو اور ایوارڈ بھی ہو چکا ہو تب بھی وہ اراضی واپس لینے کا اس کو اختیار حاصل ہوگا۔

اس صورت میں جناب والا! میری ترمیم کے ذریعے یہ باور کرانے کی کوشش کی گئی ہے کہ اگر اس کارروائی کے دوران اس اراضی کو کوئی نقصان پہنچے اور اس کا مالک اس سے متاثر ہو تو وہ اس بات کا حق دار ہوگا کہ اسے مناسب معاوضہ دیا جائے۔

جناب والا! میں سمجھتا ہوں اگر اس proviso کا اضافہ نہ کیا گیا تو بے شمار ایسے لوگ اس سے بری طرح سے متاثر ہوں گے۔ جن کی زمینوں کو غلط طور پر یا کسی غلط فیصلے کی وجہ سے یا کسی غلط فہمی کی بنا پر کسی ڈپٹی کمشنر نے لے لیا ہو اس ڈپٹی کمشنر کی غلطی کا خمیازہ اس شخص کو بھگتنا پڑے گا۔ ایسی صورت میں انصاف کا تقاضا ہے کہ اس شخص کو اس کے نقصانات کا معاوضہ ادا کیا جائے۔ میں نہایت درد مندانہ گزارش کروں گا کہ میری اس ترمیم کو جو انصاف کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔ اسے قبول کر لیا جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے:

> کہ مسودہ قانون کی ضمن ۱۸ کے دوسرے
> جملہ شرطیہ کے بعد مندرجہ ذیل تیسرا
> جملہ شرطیہ ایزاد کیا جائے۔

مزید شرط یہ ہے کہ جہاں مالک
کا کوئی قصور نہ ہو مالک کو اراضی
کے حصول کی کارروائی کی وجہ سے پہنچنے
والے نقصان اگر کوئی ہو کا معقول معاوضہ
ادا کیا جائیگا ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

علامہ رحمت اللہ ارشد : مسٹر سپیکر ۔ ماحول خوشگوار ہے ۔ میرا خیال ہے سارا قانون آج پاس ہو جائے گا ۔ چائے کے لیے وقفہ دیں ۔

مسٹر سپیکر : اب ایوان کی کارروائی آدھ گھنٹہ کے لیے وقفہ چائے کے لئے ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی ۳۰ منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(وقفہ چائے کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, it was amendment in clause 18. Is it ?

Mr. Speaker : Yes.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I move :

That in Clause 18 of the Bill, between the word "taken" and colon appearing in line 4, the words "within three months of the notification or with the consent of the owner of land against whom acquisition proceedings were notified" be inserted.

Mr. Speaker : The amendment moved is.

That in Clause 18 of the Bill, the between the word "taken" and colon appearing in line 4, the words "within three months of the

notification or with the consent of the owner of land against whom acquisition proceedings were notified" be inserted.

Minister for Auqaf and Colonies : I oppose Sir.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : There is no example in a type of contemporary legislation of the provisions made under this clause. Sir, here, after the land acquisition proceedings have taken place, the award has been given at the instance of a Government Development Agency whether under pressure, whether under emergency, whether under recommendation. After years have elapsed and no compensation has been paid, the Deputy Commissioner has been authorised to withdraw from the acquisition proceedings. Sir, I have mentioned earlier that each clause and each proviso makes this law from bad to worse. Sir, as you and the Hon'ble members of this House, who are lawyers, have noted that even under the normal law of Land Acquisition Act, 1894 and Improvement Trust Act, for the last two decades, after notification people's lands have not been acquired and their title had been made defective, and there is no limitation whatsoever on the authority of the Deputy Commissioner even under this proviso. How am I to believe that the same that has happened in the last two decades will not be repeated to the detriment of the rights of the citizens of Pakistan ? It is not left at the will and the mercy of the Deputy Commissioner to decide as to which land has to be acquired, and the statutory powers provided under this Act, vest in a functionary of the Government whose independence is not assured, there is no sense of security for such an officer. Now this clause further empowers the Government that for unlimited period of time the Deputy Commissioner is empowered to withdraw from land acquisition proceedings

and the instructions have to go from the Official Development Agency. It is stated :

> Provided further that in case of non-acceptance of the award even as a result of the appeal made to the Commissioner the right of withdrawal from the acquisition may be exercised by the Government or an Official Development Agency, as the case may be :

Sir, this is most arbitrary. Am I to believe that a subject will be heard and his plaint will be disposed of equitably ? That is unbelievable and beyond my conprehension.

I feel, Sir, that this is a power to further victimize and to have a hanging sword of Democlese on individuals, persons in various areas. It does'nt lay down any limit nor it is restricted to few who may be, according to the treasury benches, according to the majority party, people who have sucked the blood and the blood is to be sucked back for those very people. Sir. this legislation I feel is most oppressive in its nature and it would be more oppressive in its application because it will be directed not by the D.C. but the Government itself. It is driving us towards suffocation, towards an atmosphere where through various enactments and legislations you want to curb the freedom of the people and threaten them with confiscation and usurpation of their rights vested in them under the fundamental rights assured in the Constitution. I assure the treasury benches that this law as it is being enacted will not succeed and withstand the test of any court in spite of the fact that you may oust the jurisdiction of the court, and in this very provision, in this very legislation you have ousted the jurisdiction of the courts. If you were fair, if you found that there was strength behind your legislation, if it was for

the goodness of the people, why have you given these arbitrary powers.

Mr. Speaker : Makhdoomzada Sahib you will excuse my interruption.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I was already going to sit down.

Mr. Speaker : It is a general criticism of the bill, let us deal with the section and the amendment.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I am only dealing with the amendment, that is why I am fixing a time limit. The time limit being that there will be no arbitrary powers for the D.C. that he notifies and says I propose to acquire this scheme for a proposed Housing Scheme. I am limiting it to three months. If within three months the Government is incapable of deciding any Housing project, that area will be derequisitioned because my past experience and scrutiny of the entire record of all the Improvement Trust shows that people for the last two decades are unable to sell their lands and no compensation of a penny had been paid to them. Therefore, I want to restrict this bill. I say once you have notified the intention to acquire, if within three months, you don't put any comprehensive housing project. The area shall stand derequisitioned or the D.C. will not be allowad to withdraw from land acquisition proceedings.

Mr. Speaker ; The question is ;.....

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, this is against the ethics. When we speak, let them justify their stand. We deserve an answer from them as to why they want to reject my amendment. Let them give their reasons.

وزیر اوقاف و نو آبادیات : جناب سپیکر ۔ جناب مخدوم زادہ صاحب کی اس تقریر میں کوئی بات ایسی نہیں تھی جس کا جواب دیا جا سکے ۔ اس لئے میں اس پر کچھ کہنا نہیں چاہتا ۔

Mr. Speaker : The question is :

> That in Clause 18 of the Bill, between the word "taken" and colon appearing in line 4, the word "within three months of the notification or with the consent of the owner of land against whom acquisition proceedings were notified" be inserted.

(The motion was lost)

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I move :

> That in Clause 18 of the Bill the colon appearing at the end of the first proviso be replaced by a full stop and the second proviso be deleted.

Mr. Speaker : The amendment moved is

> That in Clause 18 of the Bill the colon appearing at the end of the first proviso be replaced by a full stop and the second proviso be deleted.

Minister for Auqaf : I oppose it Sir.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, as a very very just and reasonable man and a Speaker of this House, at least you will sympathise with me. (laughters)

Mr. Speaker : But that can't help you. That is the difficulty.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : That may not help me but at least you be on my side. The answer is that there was nothing of importance in the amendment, therefore it deserves no coment.

Now, Sir, through you may I draw the attention of of the Hon'ble Minister to this proviso that I have requested for deletion. It reads :

> Provided further that in case of non-acceptance of the award even as a result of appeal made to the Commissioner the right of withdrawal from the acquisition may be exercised by the Government or official development agency, as the case may be.

Now Sir, I will give you a specific example. A person's land had been notified to be acquired, the D.C. gave the award and both the Govt. and the priviate individual under this law are allowed to go and appeal to the Commissioner. There is no possibility of getting justice, but if he does get justice-there is one out of 22 Commissioners who probably stand by certain priniciples in spite of all the demoralization and he does not accept the Government's point of view, it further empowers that in spite of all that, the Government reserves the right to withdraw from acquistion. Now, Sir, isn't that the most treacherous thing that can be provided in this law, And again the Minister will say Mr. Makhdoomzada had nothing to point out and therefore it deserves no comment. May I invite the comment of the Minister through you on this proviso and my amendment.

وزیر اوقاف و نوآبادیات : جناب سپیکر ۔ جناب مخدوم زادہ صاحب جو کچھ کہہ رہے ہیں اس میں سوائے اس کے وہ vested interests کو محفوظ کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Mr. Speaker, Sir, now I am on a point of personal exaplanation. At the very opening of my speech I had said the aims and objects of the peoples Party are very noble. We will help them to bring in better legislative measures to further their aim and to provide housing for the poor. Telling me that I am protecting the vested interest is not in keeping with the personal prestige of the Minister and decorum of this House. I have, therefore, made such remarks and I will always restrict to parliamentary ethics, whatsoever the intimidation. I will keep my own method of explaining things and I request the Minister not to repeatedly utter these things, because I can tell you that I am not for any vested interestes, I am for Pakistan, for the ideology of Pakistan and for preserving the fundamental right that enshrined by your Consittution and I will not permit you to make legislation against them.

Mr. Speaker : The question is :

> That in clause 18 of the Bill the colon appearing at the end of the first Proviso be replaced by a full stop and the second Proviso be deleted.

(The motion was lost)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۱۸ ، قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۱۹)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز ۱۹ ایوان میں زیر غور ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ۔ چونکہ بقیہ کلاززز بل کی پاس ہو چکی ہیں ان کی روشنی میں اب میری یہ ترمیم بے معنی ہو کر رہ گئی ہے ، اس لئے میں اسے واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : مخدوم زادہ صاحب ، آپ بھی واپس لیتے ہیں ؟

مخدوم زادہ سید حسن محمود : آپ کی خوشنودی مزاج کے لیے میں واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۱۹ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۲۰)

مسٹر سپیکر : اب مسودہ قانون کی ضمن ۲۰ ایوان میں زیر غور ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ، اس بل کی چونکہ ۱۹ کلاززز اب پاس ہو چکی ہیں اور جب ہم اصل بل کو پاس کر چکے ہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ اس کے قواعد نہ بنائے جائیں ، اس لیے میں اسے واپس لیتا ہوں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود : جناب والا ۔ میں بھی اپنی ترمیم آپ کی خوشنودی کی خاطر واپس لیتا ہوں ۔

Mr. Speaker : Now, we take up the amendment of Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood. Please move it.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I beg to move :

That for Clause 20 of the Bill, the following be substituted, namely:—

The Government shall make rules consistent with the Act to

carry out the purposes of the Act and in particular such rules shall provide for :—

(a) the manner in which the Deputy Commissioner shall exercise his authority under sections 4, 13 and 18 of the Act.

(b) the manner in which the Collector shall exercise his authority under sections 6, 8, 9, 10, 12, sub-section (4) of section 14, 15 and 17 ;

(c) checks against malafied actions by the Deputy Commissioner or the Collector under any of the provisions of the Act : and redress for any grievances in this behalf ;

(d) redress of grievances by persons who deny their liability to acquistition of their land under sub-section (1) of section 4 under any housing scheme."

Mr. Speaker : amendment moved is :

That for Clause 20 of the Bill, the following be substituted namely ; —

The Government shall make rules consistent with the Act to carry out the purposes of the Act

and in particular such rules shall provide for :—

(a) the manner in which the Deputy Commissioner shall exercis his authority under sections 4, 13 and 18 of the Act.

(b) the manner in which the Collector shall exercise his authorty under sections 6, 8, 9, 10, 12, sub-section (4) of section 14, 15 and 17 ;

(c) checks against malafide actions by the Deputy Commissioner or the Collecter under any of the provisions of the Act ; and redress for any grievances in this behalf ;

(d) redress of grievances by persons who deny their liability to acquisition of their land under sub-section (1) of section 4 under any housing seheme.

Minister for Colonies : I oppose it.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I have already placed before the House my submissions in regard to the camouflaged powers that the Goverment proposes to derive under this Act in the name of the Deputy Commissioner and the Commissioner the junior functionaries, the demoralized functionaries, incapable of giving justice to the Government itself. I have now emphasized on the point that while framing the rules, let the Goverment ensure that those powers are not going to be used by the functionaries at

their mercy and at their arbitrary direction, and without hampering or obstructing the projects and their accomplishment which the Government, for the good of the people, have in their view. I do not think the amendment, as I have suggested, in any way obstructs or even slows down the speed of the accomplishment of the project. It merely lays down that the Deputy Commissioner shall not arbitrarily start acquiring lands but he shall specifically, for the purpose of housing project, exercise his powers.

I will deal with (a) first because it deals with urgency also. Sir, urgency is always in existence when there is dearth of land or a particular area out of sheer necessity because the people living in the vicinity have their business or other professional activities around the area or they require land for the residential purposes around that vicinity and they obstruct acquisition. For such matter, urgency may be used.

In my clause (b). I have again suggested that while exercising his authority under sections 6, 8, 9, 10, 12 sub-section (4) and sections 14, 15 and 17, it should be mentioned clearly, specifically in the rules, regulating the use of the executive authority.

My proposal under sub-section (c) is to check against mala-fides actions by the Deputy Commissioner. Now, what objection can the Government have for not accepting this amendment ? We say there is mala-fide action, let it be questioned and let it be made appealable, but if the Government wants to ride rough shod and they want that all powers should vest in them whether they are bona-fide or malafide, it will only reflect on them alone. I feel that people aggrieved by the mala-fide actions must be allowed some room for redressing their grievances.

Then in sub-section (d) I have said :

> redress of grievances by persons who deny their liability to acquisition of their land under sub-

section (1) of section 4 under any housing scheme.

Now, Sir certain guiding principles should have been provided in the statutory provisions of this Act. Unguided by the statutory provisions and rules, incapable of restricting malafide action and not curbing unbridled and unrestricted powers of the Deputy Commissioner would render this law null and void. It may be passed here but I assure the Government, as I have been doing in the past without any personal purpose, that it will not stand the test outside. I am only wanting that your entire exercise over a period of one month should culminate in successful legislation and passage of a law for the welfare of the people. It is up to you to hear my appeal or to put any importance on it I would request the honourable Minister to comment as to what objection has he got in framing these rules on the basis suggested in my amendment.

وزیر اوقاف و نو آبادیات : جناب سپیکر ! اس میں کوئی خاص بات نہیں جس کا جواب دیا جائے ۔ میں فاضل ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ غریب عوام کو احاطہ جات یا رہنے کے لئے پلاٹ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ان کے تعاون سے مہیا کئے جائیں گے اور یہ جس بخیر و خوبی سے ہماری امداد کر رہے ہیں ہم اس کے لئے ان کے شکر گزار ہیں ۔

Mr. Speaker : The question is :

That for Clause 20 of the Bill, the following be substituted namely :—

The Government shall make rules consisent with the Act to carry out the purposes of the Act and in particular such rules shall provide for :—

(a) the manner in which the Deputy Commissioner shall exercise his aurhority under

Section 4, 13, and 18 of the Act ;

(b) the manner in which the Collector shall exercise his authority under section 6, 8, 9, 10, 12 sub-section (4) of section 14, 15 and 17;

(c) checks against malafide actions by the Deputy Commissioner or the Collector under any of the provisions of the Act ; and redress for any grievances in this behalf :

(d) redress of grievances by persons who deny their liability to acquisition of their land under sub-section (1) of section 4 under any housing scheme.

(The motion was lost)

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : Sir I beg to move :

That the following marginal heading be added to clause 20 of the Bill, namely :—

"Power to make rules".

Mr. Speaker : The amendment moved is :—

That the following marginal heading be added to Clause 20 of the Bill, namely :—

"Power to make rules",

Makhdmoozada Syed Hassan Mahmood : Sir, she may be allowed to speak.

Mr. Speaker : She is entitled to speak.

Begum Rehana Sarwar (Shaheed) : I think no body should have any objection to this amendment because it is only a technical error which has obviously been made by the Law Department and I have just pointed it out. Hence this amendment.

Mr. Speaker : The question is :

That the following marginal heading be added to Clause 20 of the Bill, namely:—

"Power to make rules"

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۲۰ ترمیم شدہ صورت میں مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۲۱)

مسٹر سپیکر : اب ایوان کے سامنے کلاز ۲۱ زیر غور ہے ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I oppose it.

مسٹر سپیکر : آپ اس کو کیسے oppose کر رہے ہیں ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان کی اس پر ابھی ترمیم پیش ہونی ہے ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Once the clause is put I have a right to oppose it.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں نے یہ ترمیم دی ہے کہ کلاز ۲۱ کی بجائے کلاز ۲ کر دیا جائے تاکہ باقی ۱۹ کلاززز ختم ہو جائیں ۔ چونکہ باقی ۱۹ کلاززز پاس ہو چکی ہیں ۔ اس لئے میں اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں ۔

Mr. Speaker : Next amendment is :

That in clause 21 of the Bill between the closing bracket and the word "is" occurring in line, 2, the words, comma and figures "enacted by the Punjab Ordinances Temporary Enactment Act 1973" be inserted.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Point of order. Sir, unfortunately, I did not agree at that time that the Bill as a whole was subjudice in view of the writ petition but I point out to you that this clause is subjudice on the ground that you are repealing an Ordinance for which I have made a petition in the High Court that those Ordinances have already lapsed and the enactment of the Legislature is in violation of the Constitution.

مسٹر سپیکر : نمبر ۲ پر آپ کا پوائنٹ ہے ۔ حاجی صاحب کی ترمیم کلاز ۲۱ میں ہے ۔ حاجی صاحب آپ پیش کر رہے ہیں یا نہیں ؟ پہلے وہ پیش کریں گے تو پھر درست ہوگا ۔ اگر وہ ترمیم پیش نہیں ہوگی تو پھر اس میں پوائنٹ آف آرڈر کیسے ہوگا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں کھڑا ہوا تھا ۔ کیونکہ یہ ترمیم سرکولیٹ نہیں ہوئی اس لئے جناب پڑھ دیں تاکہ میں اسکو follow کر لوں ۔

مسٹر سپیکر : آپ سے زیادہ comprehensive شیخ عزیز احمد کی ترمیم ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : وہ بعد میں آئے گی پہلے میری امنڈمنٹ آئیگی ۔

Mr. Speaker : I read it.

That in clause 21 of the Bill, between the closing bracket and the word "is" occurring in line 2, the words, comma and figures

"enacted" by the Punjab Ordinances Temporary Enactment Act 1973" be inserted.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, I beg to move :

That in clause 21 of the Bill between the closing bracket and the word "is" occuring in line 2, the words, comma and figure "enacted by the Punjab Ordinences Temporary Enactment Act 1973" be inserted.

جناب والا ! اس امنڈمنٹ کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی ہے کہ موجودہ بل میں اس اصل آرڈیننس کی repealment کے لئے کہا گیا ہے ۔ جو آرڈیننس اس وقت اب باقی نہیں رہا ۔ اور اس Enactment Act کے ذریعے سے جو ہنگامی قوانین کی زندگی بڑھانے کے لئے اس ہاؤس نے پاس کیا ہے اب اس آرڈیننس کی بجائے Enactment Act کے ذریعے موجود آرڈیننس کی repealment کی ضرورت ہے ۔ اگر اس کو repeal کر دیا جائے اور وہ باقی رہے تو ۲ قانون یکجا طور پر یہاں رہ جائیں گے اور پھر ایک قانونی بحران پیدا ہو جائے گا ۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس Enactment Act کے تحت موجود آرڈیننس کو repeal کیا جائے نہ کہ وہ آرڈیننس جو کہ اس Enactment کے بعد خود بخود repeal ہو چکا ہے ۔

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب آپ کی پرویژن سمیت کچھ اور پرویژن بھی شیخ عزیز احمد صاحب کی امنڈ منٹ میں ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میری امنڈ منٹ put ہو چکی ہے ۔ اس کا فیصلہ پہلے ہو جائے اس کے بعد ان کی امنڈ منٹ آئے گی ۔

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب میں کبھی کبھی ترمیم کو ویسے ہی پڑھ دیتا ہوں ۔ اکثر سپیکر غلطیاں کرتے رہتے ہیں ۔ جو امنڈ منٹ پہلے پیش

ہوتی ہو وہ بعد میں پیش کرتے ہیں ۔ بعد والی پہلے کرتے ہیں ۔ اور سپیکر اپنی یہ غلطیاں ٹھیک کرتے رہتے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : صحیح ہے ۔

مسٹر سپیکر : پہلے شیخ عزیز احمد صاحب کی امنڈ منٹ پیش ہوگی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میری ترمیم تو آپ پیش فرما چکے ہیں۔

When a motion has been put in the House, how can it be withdrawn or superseded ?

آپ کو تو اختیار ہے کہ ہاؤس میں put ہونے سے پہلے آپ اسے غلط قرار دے سکتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : نہیں بعد میں بھی ہو سکتا ہے ۔ ووٹنگ سے ایک لمحہ پہلے بھی میں نے دیکھا ہے کہ سپیکر اپنی غلطیاں درست کرتے رہتے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا کلیریکل غلطیاں تو درست ہوسکتی ہیں۔

مسٹر سپیکر : کلیریکل نہیں بلکہ ہر قسم کی غلطی درست ہو سکتی ہے شیخ عزیز احمد کی ترمیم آپ کی ترمیم سے زیادہ comprehensive ہے ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : Unless the mover withdraws it, it cannot be superseded or disallowed, when your honour has put it.

مسٹر سپیکر : میں نے ابھی وہ فقرہ نہیں بولا ہے کہ جس میں کہا جاتا ہے کہ ترمیم پیش کی گئی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : آپ نے میری ترمیم پڑھ دی ہے جناب والا ۔ آپ کہتے ہیں میں نے یہ فقرہ نہیں بولا ۔

مسٹر سپیکر : میں نے اسے اس لئے پڑھا تھا کہ آپ کے پاس اس کی کاپی نہیں تھی صرف یہ بتانے کے لئے کہ یہ ترمیم کون سی ہے ۔ مجھے ابھی کہنا یہ تھا کہ اب یہ ترمیم ایوان میں پیش ہے مجھے دوبارہ call upon کرنا

حاجی محمد سیف اللہ خان : یہ کہنا جناب کے لئے لازمی ہے ۔ جناب مجھے call کر چکے ہیں ۔ میں اپنی ترمیم پیش کرچکا ہوں ۔ اب جناب نے اس ترمیم کو introduce کرانا ہے ۔

Sheikh Aziz Ahmad : It has not been circulated in the House, Therefore, it cannot be put. Notice was received on the 9th of March. It is almost 10 days.

Mr. Speaker : It must have been circulated.

شیخ عزیز احمد : سرکولیٹ نہیں ہوئی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! آپ مجھے call فرما چکے ہیں ۔ میں اپنی ترمیم پیش کر چکا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : ضروری نہیں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : اگر ایوان اس کو بے ضابطہ قرار دے دے تو یہ ٹھیک ہے ۔ اگر یہ ضابطہ کے اندر ہے ۔ ضابطہ کی requirement پوری کرتی ہے اس سے کسی قسم کی پاس شدہ کلاز negatvie نہیں ہوتی تو اسے آپ پہلے put فرمائیں گے اس کے بعد دوسری ترمیم call فرمائیں ۔

You have called me and I have put my amendment. There is no law, no rules, nothing of the sort. You have only this much authority that you could call Sh. Aziz Ahmed prior to me. But when you have called me and I have put my amendment there could be no supersession and there should be no calling unless my amendment is decided either by the House or by you. If it is in order then it has to be decided by the House and if my amendment is not in order and is inconsistent with the present Bill then you have an authority to over-rule my amendment. Sir, only on this account that as another amendment is much more comprehensive than mine and that you may disallow to put this amendment, it is not proper and in accordance with the rules.

Mr Speaker : Amendment moved is :

> That in Clause 21 of the Bill, between the closing bracket and the word "is" occurring in line 2, the words, comma and figures "enacted by the Punjab Ordinances Temporary Enactment Act, 1973" be inserted.

Minister for Auqaf and Colonies : I oppose Sir.

شیخ عزیز احمد : جناب والا ! میں ترمیم در ترمیم پیش کرتا ہوں ۔ heading میں "Repeal and Validation" کے الفاظ ایزاد کئے جائیں ۔ اس کے بعد سب کلاز add کی جائے ۔

That in Clause 21 of the Bill, sub-clause (2) be added, namely :

> (2) All orders and notifications issued, all directions given, all actions taken and all proceedings commenced under the Punjab Acquisition of Land (Housing) Ordinance, 1973 (Punjab Ordinance No. 1 of 1973), and its provisions as enacted by the Punjab Ordinances Temporary Enactment Act, 1973 on or after the 5th January, 1973 and before the commencement of this Act. shall be deemed to have been validly issued. given, taken or commenced.

Mr. Speaker : Amendment moved is :

That in Clause 21 of the Bill, Sub-Clause (2) be added namely :—

(2) All orders and notifications issued, all directions given, all actions taken and proceedings commenced under Punjab Acquisition of Land (Housing) Ordinance, 1973 (Punjab Ordinance No. 1 of 1973), and its provisions as enacted by the Punjab Ordinances Temporary Enactment Act, 1973, on or after the 5th January, 1973 and before the commencement of this Act, shall be deemed to have been validly issued given, taken or commenced.

heading کے متعلق یہ کہا تھا کہ "Repeal and validation" کے الفاظ add کئے جائیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

شیخ عزیز احمد : جناب والا ! conseqeuntial amendment ہے اس پر کچھ کہنے کی ضرورت تو نہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں اس کی اس لئے مخالفت کر رہا ہوں کہ یہ معاملہ پہلے سے عدالت میں چل رہا ہے ۔ کہ ہماری وہ enactment جس کے ذریعے ہم نے آرڈیننس کو زندگی بخشی ہے خلاف قانون ہے ۔ خلاف آئین ہے ۔ خلاف ضابطہ ہے اور اس کو منظور کرنے کا اس ایوان کو کوئی حق نہیں ہے ۔ اس صورت حال میں جب کہ وہ enactment ہی ہائی کورٹ میں چیلنج ہو چکی ہے اور اس آرڈیننس کو بطور خاص چیلنج کیا گیا ہے ۔

(قطع کلام میاں)

Mr. Speaker : Haji Sahib, how is this argument available to you ?

You have already said that "enacted by the Punjab Ordinances Temporary Enactment Act 1973" be inserted.

حاجی محمد سیف اللہ خان : بالکل صحیح ہے - میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہم اس ایکٹ کو repeal کر سکتے ہیں ہم اس کے مجاز ہیں ہم جس وقت بھی چاہیں ہم قانون کو repeal کر سکتے ہیں - اس قانون کے تحت کئے گئے تمام احکامات کارروائیاں اور اقدامات کو ہم اس لئے protect نہیں کر سکتے کہ وہ اصل قانون تو چیلنج کیا جا چکا ہے اور ہائی کورٹ میں رٹ admit ہو چکی ہے - معاملہ subjudice ہو چکا ہے - اگر ہائی کورٹ کل اس کو کالعدم قرار دیتی ہے کہ یہ enactment خلاف ضابطہ ہے تو اس قانون کے پاس کرنے کے کیا معنی ہیں -

Mr. Speaker : What difference would that make to this Sub-clause (2) ?

شیخ عزیز احمد : آپ کی اجازت سے جناب میں عرض کروں گا جہاں temporary enactment کے الفاظ ختم ہوتے ہیں وہاں اس کو comma میں تبدیل کیا جائے - اور ان کے یہ الفاظ لکھے جائیں .... ii.

> In so far as it enacts the provisions of the Punjab Acquisition of land Housing Ordinance 1973 (Punjab Ordinance No. 1 of 1973) is hereby repealed.

"is hereby repealed" کے وہی الفاظ رہیں گے - یہ بیچ میں اضافی ہو جائے ان تاثرات کے بعد وہ فرما رہے ہیں کہ ہم اس کو لانا چاہتے ہیں -

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر : انہوں نے اپنی ترمیم پڑھی ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! پھر اس کے معنی ہیں ترمیم در ترمیم در ترمیم -

مسٹر سپیکر : وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ لائین چھوڑ گئے تھے کوئی کلیریکل غلطی ہو گئی تھی

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! بحیثیت قانون دان کے میں سمجھتا ہوں اور میں نے جب محسوس کیا کہ ایک قانونی خلا ہے جب ہم اس آرڈیننس کی منسوخی کا حوالہ دے رہے ہیں تو میں نے ہی ترمیم دی ہے کہ اس enactment کی must repealment ہے ۔

ورنہ قانونی خلا رہ جاتا ہے جہاں شیخ عزیز احمد صاحب کی ترمیم در ترمیم کا تعلق ہے ۔ قانونی نقطہ نگاہ سے میں اس کے بھی حق میں ہوں کہ وہ بھی نہایت ضروری ہے اور ہونی چاہئے لیکن میں جس چیز کا حوالہ دے رہا ہوں وہ یہ ہے کہ اگر اس خاص قانون کو ہائی کورٹ میں چیلنج نہ کیا جا چکا ہوتا تو اس صورت میں وہ ترمیم در ترمیم بالکل جائز درست اور ضروری تھی ۔ اب سوال یہ ہے کہ اس قانون کو ہم نے . . . .

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! کورم نہیں ہے ۔ ذرا گن لیں ۔

Mr. Speaker : On Government side more than 67 members are sitting. By this time we have been in this House for a long time. We should have some idea before an objection is raised that there is no quorum.

مسٹر عبدالقیوم بٹ : یہ commonsense کی بات ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : میں عرض کروں جناب کے حکم کے مطابق یہ کوئی bar نہیں ہے ہم پوائنٹ آؤٹ تو کر سکتے ہیں ۔ یہ سیکرٹری صاحب کا کام ہے کہ وہ گنتی کریں یا نہ کریں مگر آپ مجھ پر barrier نہیں لگا سکتے خوش قسمتی سے آج ممبران پورے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : میں نشستوں کے حساب سے پتا لگا لیتا ہوں ۔

don't take time in counting. I just add them up and reach a conclusion whether there is quorum or not.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ۔ یہ ترمیم در ترمیم جو جناب شیخ عزیز صاحب نے دی یہ ان actions کو immune کرتی ہے جو اس enactment آرڈیننس کے تحت لئے گئے ۔ ویسے بھی میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی immunity clauses نہ بھی دی جائیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ یہ پہلے بل میں موجود ہے کہ آرڈیننس کے تحت بھی آخر ایکشن لئے گئے تھے اگر اس قسم کی کلاز ضروری ہوتی تو اسی کلاز جو repealment of ordinance کے سلسلے میں دی گئی تھی اس میں یہ سب کلاز دی جاتی ۔ یہ بلا ضروری ہوا کرتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کو ضروری احتیاط کے طور پر دیا کرتے ہیں جس کی ضرورت سے قانونی نقطہ نگاہ سے نہیں ہوتی ۔ مگر اس کے باوجود بھی میں اس کی مخالفت قطعاً نہ کرتا اور اسے میں ضروری سمجھتا ہوں اگر یہ معاملہ subjudice نہ ہو چکا ہوتا جب اصل enactment ہی ہائی کورٹ میں چیلنج ہے تو اس کے ساتھ کئے گئے ایکشن کو ہم immune کر دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ عدالت کے معاملات میں مداخلت ہے اس صورت میں جب کہ رٹ admit ہو چکی ہے ۔ اس کا فیصلہ ہائی کورٹ نے کرنا ہے ۔ اگر ہائی کورٹ اس enactment کو با ضابطہ قرار دیتی ہے تو قانون کے تحت کئے گئے اقدامات اور تمام چیزیں بحال اور درست رہ جاتی ہیں اور اگر ہائی کورٹ اس enactment کو ہی منسوخ کر دیتی ہے ۔ اسے خلاف ضابطہ قرار دے دیتی ہے تو پھر نہ صرف آپ کی یہ سب کلاز ختم ہو جائیگی بلکہ یہ عدالت کے معاملات میں مداخلت کے مترادف بھی ہوگا ۔

مرزا طاہر بیگ : Sir, I am on a point of Explanation میں فاضل ممبر سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس ضمن میں ہائی کورٹ نے stay order دیا ہے ۔ اگر ہائی کورٹ نے stay order نہیں دیا تو ہاؤس کی کاروائی بالکل جائز اور مناسب ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : No, never sir,

جناب والا ! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس سب کلاز کے رکھنے کوئی کا فائدہ نہیں ہے اور نہ اس سے کوئی خاص تحفظ حاصل ہوتا ہے ۔ قانون اگر جائز ہے تو اس کا ہر اقدام جائز تصور ہوگا اور اگر قانون نا جائز ہے تو اس کے تحت کئے گئے تمام اقدامات اور ہر کارروائی چاہے ہم اس قانون

سازی کے ذریعہ اس کو تحفظ بھی دیدیں آپ خود قانون دان کی حیثیت سے جانتے ہیں وہ ساری کارروائی کا لعدم ہو جاتی ہے ۔ اب بھی کچھ قواعد ہمیں صریحاً روکتے ہیں کہ ہم کسی ایسے مسئلے کو زیر بحث نہیں لا سکتے اور اس کا فیصلہ نہیں کر سکتے جو زیر عدالت ہو ۔

شیخ عزیز احمد : جناب والا ! میں اپنی ترمیم در ترمیم واپس لیتا ہوں اور اپنی اصل ترمیم کی تحریک کرنا چاہتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : ٹھیک ہے پھر میری ترمیم موجود ہے آپ اس پر فیصلہ کرالیں ۔

Mr. Speaker : The question is :

> That in Clause 21 of the Bill, between the closing bracket and the word "is" occurring in line 2, the words, comma and figures "enacted by the Punjab Ordinances Temporary Enactment Act. 1973" be inserted.

(The motion was last.)

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, I move an amendment :

> That for Clause 21 of the Bill, the following be substituted, namely:—

Repeal and Validation

> 21(1) The Punjab Ordinance Temporary Enactment Act, 1973, in so far as it enacts the provisions of the Punjab Acquisition of Land (Housing) Ordinance 1973 (Punjab Ordinance No. 1 of 1973) is hereby repealed.

(2) All orders and notifications issued, all directions given, all actions taken, and all proceedings commenced in the Punjab Acquisition of Land (Housing) Ordinance, 1973 (Punjab Ordinance No. 1 of 1973), and its provisions as enacted by the Punjab Ordinance Temporary Enactment Act, 1973, on or after 5th January 1973 and before the commencement of this Act, shall be deemed to have been validly issued, given, taken or commenced.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir. I oppose it.

Mr. Speaker : The motion moved is:

That for Clause 21 of the Bill, the following be substituted, namely:—

21. (1) The Punjab Ordinances Temporary Enactment Act, 1973, in so far as it enacts the provisions of the Punjab acqusition of Land (Housing) Ordinance 1973 (Punjab Ordinance No. 1 of 1973), is hereby repealed.

Repeal and validbtion.

(2) All orders and notifications issued, all directions given, all actions taken and all proceedings commenced under the Punjab Acquisition of Land

(Housing) Ordinance, 1973 (Punjab Ordinance No. I of 1973), and its provisions as enacted by the Punjab Ordinances Temporary Enactment Act 1973, on or after the 5th January, 1973 and before the commencement of this Act, shall be deemed to have been validly issued, given, taken or commenced.

Haji Muhammad Saifullah Khan : opposed.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I oppose it and simultaneously raise a point of order.

Sir, as I stated earlier, in my petition before the High Court, one of the points that I have submitted is that under sub-clause (a) of clause 2 of Article 132 of the Interim Constitution, an Ordinance.....

Mr. Speaker : First raise your point of order.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : My point of order is that it is subjudice on two grounds.

Mr. Speaker : What is subjudice ?

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : This clause.

Mr. Speaker : Doesn't matter. I would like to know what is the point of order.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : My point of order is that this matter.....

Mr. Speaker : Is there any provision any where which debars this House from validating an Act ?

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : No, Sir, Not from validating an Act but by this legislation you are recognising an Act which was void ab initio, which was against the Constitution, which had lapsed and which does not exist.

Mr. Speaker : But is there any provision either in the Constitution or in the rules which prohibits this House from validating an Act expost facto ?

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : It cannot validate an Act which does not exist. It is void ab initio. It does not exist.

Mr. Speaker : It is for the courts to decide.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : It may be for the courts but according.....

Mr. Speaker : Before you argue on this point, I want to know whether any such acts-I don't mean acts with capital 'A' but acts done-have been validated or not even iucluding the actions taken under the Martial Law which do not have any authority under the law ?

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : But, Sir, they were not challengeable and because they were not challengeable.....

Mr. Speaker : It is immaterial whether they were challenged or not.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : My point of order is totally different.

Mr. Speaker : Is there any restriction on the authority of this House ?

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Yes, Sir. I will point that out.

Mr. Speaker : Yes, what is that restriction ?

وزیر خزانہ : جناب والا ! میں یہ گذارش کروں گا کہ اجلاس کا وقت آدھے گھنٹے کے لئے بڑھا دیا جائے۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Why the time should be extended ? We are cooperating and we don't want to extend the time of the House.

Mr. Speaker : The consensus is that the time of the House be extended by 30 minutes.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I want to put it on record that I will stand aggrieved and it will give further cause of action in this respect that I did not raise any objection to the legislation of the Housing Bill as it is. But when you have come to the clause where you are wanting to repeal a Bill or an Ordinance or an enactment which ab initio is void and does not exist, how can I ask.....

Mr. Speaker : That is your view that it is void ab initio.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Then it is subjudice and this is my prayer.

Mr. Speaker : The question of its being void is not before the House.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : But the responsibility is yours and that of the House.

Mr. Speaker : The House is not a court of Law. It does not sit upon judgements.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I am only submitting that the very clause which repeals an Act or an Ordinance, which is void ab initio and does not exist, becomes meaningless and it will amount to contempt of court.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میرے خیال میں آپ اس اس سے اتفاق فرمائیں گے اور میں جناب کے ارشاد سے اتفاق کرتا ہوں کہ

اس ہاؤس کو کسی قانون میں validation کا اختیار ہے اور اس کے تحت کئے گئے کام کو validate کرنے کا اختیار کسی ایکشن کو درست قرار دینے کے اختیار کا جہاں تک تعلق ہے اس سے مجھے قطعی اتفاق ہے اور یہ چیز بلا اختلاف ہے ۔ اس طرح میں سمجھتا ہوں کہ جناب والا اس امر سے اتفاق فرمائیں گے کہ یہ ہاؤس اس معاملہ پر کوئی رائے یا بحث نہیں کر سکتا جو معاملہ پہلے عدالت میں زیر غور ہو ۔ کیونکہ وہ معاملہ subjudice ہو جاتا ہے ۔ اگر یہ مسئلہ عدالت میں زیر غور نہ ہوتا کہ وہ اصل قانون سے باضابطہ ہے یا نہیں ہے پھر تو ہمیں ہر ایکشن validate کرنے کا اختیار تھا کہ یہ ہاؤس sovereign ہے مجاز ہے ۔ جب معاملہ عدالت میں ہے تو اصل ایکٹ کو زیر غور لاکر validate کرنا subjudice ہے ۔ اس کا ہاؤس کو اختیار نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : Supposing the House agrees and a writ is submitted by the applicant in the High Court, can't the House validate it after that ?

Haji Muhammad Saifullah Khan : Certainly not.

Mr. Speaker : I don't agree with that. I rule out both the points of order. You will find scores of such illustrations in the legislative history of Provincial as well as Central Assemblies that even afterwards so many laws have been validated, so many Acts have been validated and even the acts done under Martial Law Regulations have been validated.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Those that existed. Not the non-existing ones.

Mr. Speaker : I am talking about the Martial Law Regulations.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : They were protected.

Mr. Speaker : The Assembly protected them. The Martial Law could not protect itself.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Not enacted but protected.

Mr. Speaker : It is exactly what is being done.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Will you please let this House know what is subjudice in a court ?

Mr. Speaker : The question of validity cannot be discussed here. The legislature would almost fail and it would not be able to function if we cannot make any legislation over matters which are taken to the courts.

Haji Muhammad Saifullah Khan : It is up to you. We have only to point out. May I continue to oppose it ?

Mr. Speaker : Yes, please.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! یہ ترمیم جو جناب شیخ عزیز احمد صاحب نے پیش کی ہے یہ اس ہاؤس میں اور اس سیشن میں پیش نہیں ہو سکتی۔

Mr. Speaker : I would like Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood to know that in the very case referred to by him about the Nedous Hotel, while the appeal was pending in the Supreme Court, the law amended and the Court threw out that appeal on the ground that a new legislation had come in.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I have a right to reply. I hope that argument will be advanced by the members in the High Court.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! اس ضمن میں میں جناب کی توجہ قاعدہ ۱۶۵ (۱) کی طرف مبذول کراؤں گا جس میں واضح طور پر یہ لکھا ہے کہ :

165(1) Except as otherwise provided by these rules, a motion

shall not raise a question substantially identical with one on which the Assembly has given a decision in the same session.

جناب والا ! یہ جو ابھی ابھی میرے دوست نے دو حصے بنا کر پیش کی ہے ۔ ان دونوں حصوں کے متعلق ہاؤس میری موشن کے سلسلے میں پہلے فیصلہ کر چکا ہے ۔ جناب والا ! سب سے پہلا حصہ میری موشن سے identical ہے کہ وہ enactment آرڈیننس کی شکل میں repeal کیا جائے ۔ اسکے متعلق ہاؤس نفی میں فیصلہ کر چکا ہے ۔ جہاں تک دوسرے حصہ کا تعلق ہے اسکے متعلق جناب بھی مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کہ وہ بھی ترمیم در ترمیم کی شکل میں اس ہاؤس میں پیش ہوا تھا اور ہاؤس نے انہیں اس کو wtihdraw کرنے کی اجازت دے دی ۔ ان دونوں صورتوں میں جب کہ اس ترمیم کے دونوں حصوں کا پہلے ہی اس ہاؤس میں فیصلہ ہو چکا ہے اب اس چیز کا ہاؤس کو اختیار نہیں پہنچتا کہ وہ قاعدہ ۱۶۵ کے تحت ترمیم کو دوبارہ زیر غور لا سکے اور اسی سیشن میں اس کے متعلق فیصلہ کر سکے ۔ یہ قاعدے کی خلاف ورزی ہوگی ۔ اس لئے میں گذارش کروں گا کہ چھ ترمیم شیخ عزیز احمد صاحب نے دی ہے اسے کالعدم قرار دیا جائے ۔ اور اسے منظور نہ کیا جائے ۔

Mr. Speaker : The withdrawn one is not covered by this. It is in order. Now on merits.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! کیا اس کی wtihdrawal کی منظوری ہاؤس نے نہیں دی ؟

سید ثابش الوری : withdrawal فیصلہ ہاؤس نے کیا ہے ۔ جب put motion ہو جائے رواز کے مطابق کوئی محرک اسے واپس نہیں لے سکتا جب تک کہ ہاؤس اس کی اجازت نہ دے ۔ ہاؤس کی اجازت فیصلہ کی حیثیت رکھتی ہے ۔ اس لئے جناب والا اس کو خلاف ضابطہ قرار دیا جائے ۔

Mr. Speaker : Please, on merits now.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! جہاں تک موشن کا سوال ہے اس ضمن میں میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ یہ دونوں چیزیں قانون کے مطابق ضروری اور درست ہیں اور باقی جب تک اصل enactment کی repealment نہ کریں ۔ یہ قانون پاس کرنا بے معنی ہوگا ۔ بے سود ہوگا البتہ جہاں تک اس کے قانونی تقاضوں کا سوال تھا اس کے متعلق اب مجھے قطعاً حق نہیں پہنچتا کہ جناب کے فیصلے کے بعد میں یہ کہوں گا کہ وہ پہلا پروسیجر جو ترمیم در ترمیم کی شکل میں دیا جا رہا تھا وہ بدرجہا بہتر تھا ۔

The matter is not subjudice in the light of original enactment and the amendment would have been treated valid and decided.

اب یہ درست ہے کہ جناب نے فیصلہ دے دیا ہے لیکن اب میں یہ کہوں گا کہ اس کلاز کی منظوری دینا قواعد کے خلاف ہے ۔ کیونکہ ہم پہلے فیصلہ کر چکے ہیں ۔ کہ وہ enactment repeal نہیں ہو سکتا ۔ اگر یہ درست ہے کہ اس کی سب کلاز ۲ میری اس ترمیم سے مختلف ہے تو ٹھیک ہے آپ سب کلاز ۲ کو پیش کر سکتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : مخدوم صاحب آپ نے بھی مخالفت کی تھی ۔

وزیر قانون : وہ مخالفت میں بول چکے ہیں ۔

Mr. Speaker : The question is :

> That for Clause 21 of the Bill, the following be substituted, namely :
>
> 21. (1) The Punjab Ordinances Temporary Enactment Act, 1973, in so far as it enacts the provisions of the Punjab

Acquisition of Land (Housing) Ordinance, 1973 (Punjab Ordinance No. 1 of 1973), is hereby repealed.

(2) All orders and notifications issued, all directions given, all actions taken and all proceedings commenced under the Punjab Acquisition of Land (Housing) Ordinance, 1973 (Punjab Ordinance No. 1 of 1973), and its provisions as enacted by the Punjab Ordinances Temporary Enactment Act, 1973, on or after the 5th January, 1973 and before the commencement of this Act, shall be deemed to have been validly issued, given, taken or commenced.

(The motion was carried)

Mr. Speaker : The question is :

That substituted Clause 21 do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

(ضمن ۲)

Mr. Speaker : Now Clause 2 of the Bill is under consideration. Haji Muhammad Saifullah Khan.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! چونکہ اس قانون میں بقیہ کلازز پاس ہو چکی ہے اور یہ کلاز اس سے متعلق ہے اس لئے میں اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : میاں خورشید انور کی ترمیم ہے ۔

میاں خورشید انور : جناب والا ! میں ترمیم پیش کرتا ہوں ۔

> کہ مسودہ قانون کی ضمن ۲ کی تحتی ضمن (۱) کے پیرا (الف) کی سطور ۱ تا ۴ میں وارد ہونے والے الفاظ اور اس میں کوئی ایسا افسر بھی شامل ہے جسے حکومت یا کمشنر نے قانون ہذا کے تحت کلکٹر کے فرائض سر انجام دینے کے لیے خاص طور پر با اختیار بنایا ہو ۔ حذف کر دیئے جائیں ۔

Mr. Speaker : Amendment moved is :

> That in para (a) of sub-clause (1) of clause 2 of the Bill, the words "and includes any officer specially empowered by Government or Commissioner to perform the functions of a Collector under this Act" occurring in lines 2-5, be deleted.

Minister for Law : I oppose it.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! جہاں تک اس قانون کا منشا ہے سارے قانون میں کلکٹر سے مراد ڈپٹی کمشنر لیا جاتا رہا ہے اور وہ اختیارات ضلع کے حاکم کو اس لئے تفویض کئے گئے ہیں ۔

Mr. Speaker : The Deputy Commissioner is a collector but every Collector may not be a Deputy

Commissions :

A distinction has been made in clause 18 :

The Deputy Commissioner shall be at liberty to withdraw from the acquisition proceedings of any land, notified under this Act, of which possession has not been taken.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! کیا کوئی ایسی مثال اس تمام صوبہ میں پیش کی جا سکتی ہے جہاں ڈپٹی کمشنر یا کلکٹر کے پاس اختیارات نہیں ہیں ڈپٹی کمشنر کے پاس دو عہدے ہوتے ہیں جو ex-officio آ جاتے ہیں ۔

Mr. Spaeker : That is a different thing.

حاجی محمد سیف اللہ خان : اس لئے میں کہتا ہوں چونکہ ہم نے تمام اختیارات کلکٹر کو دے دئے ہیں وہی واضح طور پر متصور ہونے چاہیں ۔ کلکٹر ضلع میں مقرر کیا جاتا ہے ۔ نہ کہ تحصیل میں ۔ اس لئے میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔ دوسری گذارش یہ ہے کہ کلکٹر کو ضلع کے کلکٹر تک محدود رکھا جائے نہ کہ تمام عہدیداروں کو جو ڈی ۔ سی کے ماتحت ہیں ان کو اختیارات دے دئے جائیں ۔

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۲ کی تحتی ضمن (۱) کے پیرا (الف) کی سطور ۱ تا ۴ میں وارد ہونے والے الفاظ ''اور اس میں کوئی ایسا افسر بھی شامل ہے جسے حکومت یا کمشنر نے قانون ہذا کے تحت کلکٹر کے فرائض سر انجام دینے کے لیے خاص طور

پر با اختیار بنایا ہو، حذف کر دیئے جائیں ۔

(ترمیم منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر : سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری : میں ترمیم پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۲ کی تحتی ضمن (۱) کے پیرا (الف) کے آخر میں الفاظ اور جو اسسٹنٹ کمشنر سے کم درجہ کا نہ ہو ایزاد کئے جائیں ۔

مسٹر سپیکر : ترمیم پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۲ کی تحتی ضمن (۱) کے پیرا (الف) کے آخر میں الفاظ "اور جو اسسٹنٹ کمشنر سے کم درجہ کا نہ ہو" ایزاد کئے جائیں ۔

وزیر اوقاف : جناب والا ! میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

سید تابش الوری : جناب سپیکر ! یہ کلاز جس میں ترمیم پیش کی گئی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ ۔

کلکٹر سے ضلع کا کلکٹر مراد ہے اور اس میں کوئی ایسا افسر بھی شامل ہے ۔ جسے حکومت یا کمشنر نے قانون ہذا کے تحت کلکٹر کے فرائض سر انجام دینے کے لئے خاص طور پر با اختیار بنایا ہو ۔

جناب والا ! یہاں تمام بحث کے دوران اس بات پر بنیادی طور پر اعتراض کیا گیا کہ لینڈ ایکوزیشن کے پہلے جتنے بھی قوانین موجود ہیں اس میں اختیارات کا منبع حکومت رہی ہے ۔ اور اسی اعتبار سے یہ مطالبہ کیا جاتا رہا ہے کہ کلکٹر کی جگہ یہ اختیار حکومت کو مرکوز کیا جائے لیکن اس کلاز میں نہ صرف یہ کہ کلکٹر کو یہ اختیار بنایا گیا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر ضلع کے کسی بھی افسر کو یہ اختیار تفویض کر دیا گیا ہے کہ وہ جس زمین کو بھی چاہے جس سطح کا بھی وہ افسر ہو اس قانون کے تحت زمین کو قبضہ میں لے سکے گا ۔ جناب والا ! یہ ایسا اختیار ہے یہ اندھے کی ایسی لاٹھی ہے جو کسی بھی افسر کو دینے کے بعد یہ اختیار دے دیتی ہے کہ وہ کسی بھی شخص کو کسی بھی سطح پر پریشان کر سکے ۔ جناب والا ! یہ اختیار اتنا لا محدود ہے اور اس کے نتیجہ میں بے شمار نقائص اور خرابیاں جنم لے سکتی ہیں چاہے وہ نائب تحصیلدار ہو چاہے وہ تحصیلدار ہو یا کوئی مجسٹریٹ ہو اس کو یہ اختیار تفویض کر دینا کہ وہ کسی بھی شخص کی زمین پر قبضہ کر سکے جائز اور مناسب نہیں معلوم ہوتا ۔

جناب والا ! ہم کسی حد تک تو یہ بات مان سکتے ہیں کہ ضلع کا ایک افسر جس کو مختلف حیثیتوں میں صحیح ذمہ دار سمجھا جا رہا ہے اور جس کو دنیا کے تمام اختیارات مرتکز کر دئے گئے ہیں وہ کم از کم اپنے آپ کو ضلعی سطح پر اتنا جوابدہ سمجھے گا کہ کسی بھی شخص کے ساتھ کوئی زیادتی نہ کر سکے ۔ لیکن کسی امتیاز کے بغیر اس سطح پر بھی کسی بھی افسر کو یہ اختیارات دینا کسی طرح سے بھی ناجائز قرار نہیں پاتا ۔ اس لئے میں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ کلکٹر کے علاوہ جس افسر کو اختیار دیا جائے وہ کم از کم اسسٹنٹ کمشنر سے کم درجے کا نہ ہو اور آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ زمین کی ملکیت کا فیصلہ یا کسی آدمی کے حقوق کے تعین کا مسئلہ نہایت اہم اور بنیادی ہوتا ہے وہ مسئلہ کم از کم کسی ایسے افسر کے سپرد کیا جانا چاہئے جو نہ صرف گورنمنٹ کی سطح پر بلکہ غیر سرکاری سطح پر بھی قابل اعتماد اور معتبر سمجھا جائے ۔ اس لئے میری یہ ترمیم اس اعتبار سے نہایت مناسب ہے اور قرین انصاف ہے اس سلسلے میں جو اختیار کلکٹر کی طرف سے مزید آگے تفویض کیا جا رہا ہو وہ افسر کم از کم اسسٹنٹ کمشنر کے

درجے کا ہو تاکہ نہ صرف وہ لوگ جو اس سے متاثر ہوں وہ پورے طور پر اعتماد کے ساتھ اس کے سامنے اپنی گذارشات پیش کر سکیں بلکہ حکومت بھی یہ ذمہ داری ایک ایسے افسر کو تفویض کر کے اسی سے اس قسم کی توقعات وابستہ کر سکے جو ایک کلکٹر جیسے افسر سے کی جاتی ہے ۔ اس میں یہ اختیار اگر نائب تحصیلدار یا تحصیلدار کو منتقل کر دیا گیا تو اس سے ایسی بدعنوانیاں جنم لیں گی اور ایسے نقائص پیدا ہوں گے جن کا کوئی ازالہ نہیں کیا جا سکے گا ۔ اس لئے میں نہایت درد مندانہ گذارش کرتا ہوں اور میرے خیال میں جناب وزیر متعلقہ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ اس سلسلے میں یقیناً یہ حد فاصل اور ایک امتیاز کی لکیر ہمیں کھینچنی پڑیں گی تاکہ جو ذمہ دار افسر ہیں وہ ذمہ داری کے ساتھ اور لوگوں کے اعتماد کے ساتھ اپنے فرائض انجام دے سکیں ۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں اور آپ کے توسط سے پورے ہاؤس سے درخواست کرتا ہوں کہ میری اس ترمیم کو جو نہایت مناسب ہے منظور کر لیا جائے اس کے تحت میں یہ امتیاز رکھنا چاہتا ہوں کہ کلکٹر کے بعد اختیارات کی تفویض جس افسر کو ہو وہ کم از کم اسسٹنٹ کمشنر کے درجے کا ہو ۔

مسٹر سپیکر : کیا وزیر اوقاف نے کچھ کہنا ہے ؟

سید تابش الوری : جناب والا ! انہوں نے oppose ہی نہیں کیا ۔

مسٹر سپیکر : انہوں نے کھڑے ہو کر oppose کیا ہے ۔ آپ نے نوٹ نہیں کیا ۔

سید تابش الوری : جناب والا ! ہم یہ سننا چاہتے ہیں کہ انہوں نے کیوں oppose کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۲ کی تحتی
ضمن (۱) کے پیرا (الف) کے آخر میں الفاظ
''اور جو اسسٹنٹ کمشنر سے کم درجہ کا
نہ ہو'' ایزاد کئے جائیں ۔

(ترمیم منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب حاجی صاحب آپ کی ترمیم ہے - پہلے جو کلاز پاس ہو چکی ہے اس میں ''ڈسٹرکٹ جج،، سے مراد ضلع کا ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ہے - اس لئے اب یہ infructuous ہو گئی ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان : ویسے تو یہ infructuous قطعی نہیں ہوتی البتہ اس کی ضرورت نہیں ہے اس لئے میں اس کو واپس لیتا ہوں -

مسٹر سپیکر : پہلے اگر یہ ہو جاتا کہ ڈسٹرکٹ جج کے پاس اپیل جائے گی تو پھر اس کی ضرورت ہوتی -

حاجی محمد سیف اللہ خان : جی ہاں - ویسے اب اس کی ضرورت نہیں اس لئے میں اس کو واپس لیتا ہوں -

مسٹر سپیکر : علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب نہیں ہیں - چوہدری امان اللہ لک -

Chaudnry Amanullah Lak : Sir, I move the amendment :

> That in pare (e) (i) of sub-clause (1) of Clause 2 of the Bill after the semi-colon appearing at the end. the word "and" be added and para (ii) be deleted and subsequent para be renumbered accordingly.

Mr. Speaker : The amendment moved is :–

> "That in para (e) (i) of sub-clause (1) of Clause 2 of thc Bill after the semi-colon appearing at the end the word "and" be added and para (ii) be deletcd and subsequent para be renumbered accordingly.

وزیر اوقاف و نو آبادیات : جناب والا ! میں اس کی مخالفت کرتا ہوں -

Minister for Revenue : I oppose it, sir.

مسٹر سپیکر : آج دو وزرا صاحبان نے اس ترمیم کی مخالفت ہے ۔

وزیر مال : میں گزارش کرتا ہوں کہ جو صاحب انگریزی میں ترمیم پیش کریں وہ انگریزی میں تقریر کریں ۔ اور جو اردو میں پیش کریں وہ اردو میں تقریر کریں ۔

چوہدری امان اللہ لک : آپ سے میں انگریزی اچھی بول سکتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : کسی وقت آپ دونوں کو بلالیں گے اور صرف انگریزی میں تقریر ہوگی ۔

چوہدری امان اللہ لک : ماحول کو مکدر کرنے کا جو ٹھیکہ انہوں نے لیا ہے اس فرض کی ادائیگی پوری کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر : آپ تقریر جاری رکھیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں جناب کی وساطت سے یہ فریضہ لازمی طور پر ادا کر رہا ہوں کہ بل پاس ہونے کے قریب قریب پہنچ چکا ہے یا اس کی کلاززز پاس ہونے کے قریب پہنچ چکی ہیں ۔ میں مخدوم صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ بہر حال اس بل کی میجر کلاززز پاس ہونے کے قریب قریب پہنچ چکی ہے یا پاس ہو چکی ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر : آرڈر ۔ آرڈر ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میجر کلاززز تو پاس ہو چکی ہیں ۔ قریب قریب کی سمجھ نہیں آئی ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں عرض کروں گا کہ بظاہر یہ دو معمولی کلاززز ظاہر ہوتی ہیں اور میری ترمیم کی مخالفت میرے دو فاضل دوستوں نے کی ہے ۔ ان کو شائد وہ سمجھ نہیں سکے کہ وہ کیا ترمیم تھی ۔ بہر حال میں کوشش کروں گا کہ ان کو سمجھا سکوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Please ! No interruption.

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں آپ کی وساطت سے استدعا کروں گا کہ یہ صاحبان جو مداخلت کر رہے ہیں ان کو باز رکھا جائے ۔

Mr. Speaker : I have called the House to order.

چوہدری امان اللہ لک : گزارش یہ ہے جناب والا کہ میں نے کیوں اس بل میں ترمیم پیش کی یا اس کلاز میں کیوں چند الفاظ کی ترمیم کرنی مناسب سمجھی ۔ اس لئے کہ یہ ایکٹ جو ہمارے سامنے ہے یہ باقاعدہ پلاننگ کے تحت آ رہا ہے ۔ پیرا (دوم) کے دو الفاظ جو وارد ہوئے ہیں ۔ ان سے ماحول کو بہتر اور خوشگوار بنانا مقصود ہے یہ دو الفاظ ایسے ہیں جو میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ ان کی کوئی justification نہیں ہے ۔ نہ اس میں ماحول کا کوئی حدود اربعہ دیا گیا ہے کہ ماحول کی ڈی ۔ سی صاحب یا کلکٹر صاحب یا حکومت کس حد تک ترجمانی کریگی ۔ اس کی وسعت کیا ہو گی کہ ماحول اس محلے کا ہوگا ۔ اس شہر کا ہوگا یا اس صوبے کا ہوگا اور کس کو خوشگوار بنانے کے لئے یہ زمین حاصل کی جائیگی اور اس کا اس منصوبہ کے ساتھ دور کا بھی واسطہ نہیں ہے ۔ اسی طرح سے خوشگوار کا ترجمہ کیا جائے گا ۔ خوشگوار کس کو لگے گا اور ڈی سی کس کو خوشگوار سمجھے گا اور حکومت کس کو سمجھے گی کہ وہ خوشگوار ہے ۔ اس کی stages کیا ہیں میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ بنیادی ضروریات میں سے نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : چوہدری صاحب آپ اپنی ترمیم پر بھی آ جائیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ۔ میں اس ترمیم پر عرض کر رہا ہوں ۔ یہ وہی کلاز ہے جس پر میں عرض کر رہا ہوں ۔ اسی کو تو میں حذف کرانے کے لئے عرض کر رہا ہوں کہ اس عیاشی کی شق میں غیر محدود اختیارات دیئے گئے ہیں اس ترمیم کے تحت میں اس کو حذف کرانے کے لئے استدعا پیش کر رہا ہوں ۔ اگر صحت ۔ تعلیم ۔ مواصلات اور اس کے علاوہ جو باقی ضروریات ہیں اس آبادی کے لئے ٹھیک ہیں تو ماحول کو بہتر اور خوشگوار بنانے کے لئے بھی زمین حاصل کی جا سکتی ہے اور وہ اختیارات کلکٹر کو دیئے جائیں یا اس حکومت کو دیئے جائیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل ناانصافی ہے نہ ہی اس کی ضرورت ہے اور نہ ہی میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کا بنیادی نقطہ نگاہ ہے کہ عیاشی کے لئے زمین حاصل کی جائے یا ڈی سی کو ایسے اختیارات دیئے جائیں جس کے پیش نظر محض discretion یہ ہو کہ اس پرویژن کے تحت وہ زمین حاصل کر سکے ۔ گورنمنٹ کا بنیادی نقطہ نگاہ مکانات کے لئے ہے جو اوپر حصہ(اول) میں دیا گیا ہے حصہ (دوم) کو

میں حذف کرانا چاہتا ہوں ۔ یہ کافی صراحت سے بیان کیا گیا ہے اس لئے پیش نظر میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ ضروری الفاظ ہیں اور اس غیر ضروری کلاز کو حذف کر دیا جائے یہ باعث بدنامی بھی ہوگا اور باعث تکلیف بھی ہوگا اور ناجائز اختیارات بھی کلکٹر کو دئے جائیں گے اگر ایسا نہیں تو پھر کسی جگہ پر ان کی تعریف کی جائے کہ ماحول سے مقصود اس گلی کا ماحول ہوگا اس محلے کا مقصود ہوگا یا اس کے علاوہ اس شہر کا مقصود ہوگا جس سے وہ متاثر کئے جائیں گے ۔ اور خوشگوار وہ کہاں تک مناسب سمجھے گا ۔ ڈی سی کے ذہن میں جب یہ نقطہ آئے گا تو جو اس کا ترجمہ خوشگوار کیا جائے گا یا حکومت اس کا ترجمہ بائی لاز میں کریں کیوں کہ اس کی تعریف نہیں کی گئی تو میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ اس کو حذف کر دیا جائے اور میری یہ ترمیم منظور کر لی جائے ۔

وزیر خزانہ : جناب والا ! مجھے گزارش یہ کرنی ہے کہ ہاؤس کا وقت آدھ گھنٹے کے لئے اور بڑھا دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : میں بڑھا دوں گا لیکن دو بجکر ۳۰ منٹ کے بعد پھر نہ کہیں کہ ہاؤس کا آدھ گھنٹہ وقت اور بڑھا دیا جائے ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, we oppose this.

مسٹر سپیکر : آج ایوان قانون سازی کرنے کے بڑے موڈ میں ہے ۔

Let us extend the time upto 2.30 p.m.

Makhdoomzada Syed Hassau Mahmood : Alright sir.

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۲ کی قسم
ضمن (۱) کے پیرا (ہ) (اول) کے آخر میں
لفظ ''اور،، ایزاد کیا جائے اور پیرا (دوم)
کو حذف کر دیا جائے ۔ اور پیرا مابعد
کو حسبہ مرر نمبر لگایا جائے ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر : رانا پھول محمد خان ۔ ایوان میں موجود نہیں ہیں ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔

Chaudhry Amanullah Lak : Sir, I move :

That for para (f) of Sub Clause 1 of Clause 2 of the Bill the following be substituted, namely :—

(f) 'Official Development Agency' means an Improvement Trust''

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That for para (f) of Sub Clause 1 of Clause 2 of the Bill, the following be substituted namely :

(f) "Official Development Agency'' means an Improvement Trust.

Minister for Auqaf : Sir, I oppose it.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! اس امنڈمنٹ کے ساتھ یہ بھی لکھ دیا جائے کہ اس جزو (و) میں وارد ہونے والے الفاظ تشکیل شدہ کی بجائے ''تشکیل ہونے والے،، ثبت کیے جائیں ۔

مسٹر سپیکر : آپ اصل کلاز میں ترمیم کر رہے ہیں یا ان کی ترمیم میں ترمیم کر رہے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : اسی میں جناب ، کہ اس کے ساتھ یہ الفاظ ایزاد کر دیئے جائیں ۔

Mr. Speaker : "Official Development Agency means Improvement Trust.

کے الفاظ ثبت کرنے کی انہوں نے ترمیم کی ہے ۔ آپ اس میں اور کیا ترمیم چاہتے ہیں ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : اس میں نہیں یہ تو ہو گئی ۔ اس میں مزید اضافہ چاہتا ہوں کہ الفاظ ''تشکیل شدہ،، جو سب کلاز میں لکھے ہوئے ہیں ان کی بجائے الفاظ ''تشکیل ہونے والے،، ثبت کئے جائیں ۔

مسٹر سپیکر : آپ سب کلاز میں ترمیم کر رہے ہیں ۔ اب جو ترمیم آئی ہے ۔ اس میں ترمیم بتائیے ۔

Haji Muhammad Saifullan Khan : Sir, In addition to that, the word "constituted" occurring in this sub-clause should substituted by the words "to be constituted"

اس میں سہواً غلطی ہوگئی ہے ۔ دراصل انہوں نے اس میں لکھ دیا ہے ۔ "ہنگامی قانون پنجاب پیپلز لوکل گورنمنٹ مصدرہ ۱۹۷۲ کے تحت تشکیل شدہ پیپلز لوکل کونسلیں" حالانکہ کوئی تشکیل شدہ پیپلز لوکل کونسلیں نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر : "to be constituted" ہونا چاہیے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان : "to be constituted" ہونا چاہیے کیونکہ اس وقت تک کوئی لوکل کونسل تشکیل نہیں ہوئی اور کوئی قانون اس وقت اس صوبے میں نافذ نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر : اس طرح ترمیم در ترمیم آئے گی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : اسے میری امنڈمنٹ تصور کر لیا جائے ۔

for the sake of correction in the original Sub clause That the word "constituted may-please be substituted by the word "to be constituted"

وزیر اوقاف و نوآبادیات : جناب والا ! میں اسکی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : اب حاجی صاحب نے یہ تجویز کیا ہے کہ ترمیم در ترمیم کرنے کی بجائے main کلاز میں یہ امنڈمنٹ کی جائے ۔

I can permit that if I know that the Government is going to agree with it. I will not like to permit it if you are going to out vote it.

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ۔ میں جناب کی وساطت سے اپنے فاضل دوست ممتاز کابلوں صاحب کی توجہ ، جو وزیر انچارج ہیں اس طرف دلاتا ہوں کہ اس اچھے منصوبے کو اس کلاز کے تحت مختلف خود مختار اور نیم خود مختار اداروں اور پیپلز لوکل کونسلز جو ابھی تک تشکیل نہیں پا سکی ہیں

کے حوالے کرنا ، میں سمجھتا ہوں کہ اسکی موت کے مترادف ہے ۔ کیونکہ یہ مختلف چھوٹی چھوٹی ایجنسیوں میں تقسیم ہو جائے گا ۔ duplication ہوگی over lapping ہوگی اور غیرارادی طور پر وہ مربوط پروگرام نہیں بن سکے گا ۔ اس کے پیش نظر میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ اگر اس ادارے کو مختلف چھوٹے چھوٹے اداروں کے حوالے کر دیا گیا جس کی بجائے تصحیح کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ تو آپ کا وہ مقصد پورا نہیں ہوگا جس کے لئے یہ بل پاس کیا جا رہا ہے ۔ جناب والا ۔ اگر وہی اختیارات امپروومنٹ ٹرسٹ کو دے جائیں تو صوبائی سطح پر جامع منصوبہ ایک ایجنسی بنائے ، اس ایجنسی سے میری مراد صرف امپروومنٹ ٹرسٹ ہے جس کی نگرانی وزیر موصوف یا صوبائی سطح پر کوئی ادارہ کر سکے ۔ قرضے کا خرچ ، ٹیکنیکل مشورے اور جملہ مشکلات اس کی implementation میں پیش آئیں گی یا اس کی achievements کے لئے day to day طریق کار وضع کرنے کے لئے یا عوامی مشکلات کو دور کرنے کے لئے پیش آئیں گی تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب یہ مختلف حصوں میں تقسیم ہو جائے گی جب آپ اس ہنگامی قانون حصول اراضی کو ان چھوٹے چھوٹے اداروں کے حوالے کر دیں گے تو اس کی دو ہی صورتیں ہوں گی ۔ یا تو یہ duplication اور over lapping ہوگی یا کام معرض التوا میں پڑ جائے گا اور اس کے بعد غیر ارادی طور پر بے شمار افسران اور لوکل لیڈرز میں جو کھچاؤ اور کھینچاتانی شروع ہوگی وہ اس سارے مقصد کو فوت کر جائے گی اس ایکٹ کے تحت چونکہ ایک اہم ترین ادارہ بننا ہے جو ترقیاتی ادارہ ہوگا اس کو اگر یہ فرائض تفویض کر دے جائیں ، اس کے دائرہ کار کو وسیع کر دیا جائے تو یہ مناسب ہوگا ۔ میری اس ترمیم کو منظور کر لیا جائے ۔

Hajt Mubammad Saifullah Khan : Point of oreder. The House is not in quorum Sir.

مسٹر سپیکر : گنتی کی جائے ۔ ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی ۔ ۔ ۔ ۔ کورم نہیں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ گھنٹیاں بجائی جائیں ۔ ۔ ۔ ۔ گھنٹیاں بجائی گئیں ۔ ۔ ۔ ۔ کورم پورا ہے ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں عرض کر رہا تھا کہ اس کلاز کے تحت سرکاری ترقیاتی ادارے جو declaer کئے گئے ہیں ۔ ان میں

وہ ہیلز لوکل کونسلیں بھی شامل ہیں جو ابھی تک معرض وجود میں نہیں آئیں ۔

مسٹر سپیکر : یہ آپ پہلے بھی کہہ چکے ہیں ۔ اگلا پوائنٹ بتائیں ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! وہی عرض کر رہا ہوں کہ یہ چیز اس منصوبے کو معرض التواء میں ڈالنے کے مترادف ہوگی ۔ اب جو توسیع کی گئی ہے اگر اس میں میری ترمیم منظور کر لی جائے تو یہ مسئلہ نبٹ سکے گا ۔ کام صحیح طریقے سے چل سکے گا ۔ اور کام میں duplication اور over lapping نہیں ہو سکے گی ۔ میں جناب کی وساطت سے اپنے فاضل دوست وزیر موصوف سے استدعا کروں گا کہ وہ اس ترمیم کو منظور فرما لیں اور ضد نہ کریں ۔

مسٹر سپیکر : اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! وزیر متعلقہ کچھ کہنے کے لئے پر تول رہے ہیں ان کو کچھ فرمانے دیجئے ۔

مسٹر سپیکر : اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۲ کی تحتی ضمن (۱) کے پیرا (و) کی بجائے درج ذیل عبارت ثبت کی جائے ۔

"(و) سرکاری ترقیاتی ادارے سے امپروومنٹ ٹرسٹ مراد ہے"

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! آپ پہلے فیصلہ فرما چکے ہیں کہ آپ وزیر متعلقہ کو پکاریں گے ۔ اگر وہ کچھ کہنا چاہیں گے تو کہیں گے ۔ اگر نہیں کہنا چاہیں گے تو نہیں کہیں گے ۔

مسٹر سپیکر : میں اس طرح وزراء صاحبان کا انتظار نہیں کر سکتا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں اس سلسلہ میں تھوڑی سی عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : حاجی صاحب آپ اب بھی اصرار کرتے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : مختصراً عرض کروں گا ۔

مسٹر سپیکر : میں نے تھوڑا سا چیک کیا ہے ۔ یہ قانون جو آج ہم بنا رہے ہیں ظاہری طور پر indefinite period کے لئے ہے ۔ phraseology اس کی یہی ہوتی ہے اور to be constituted نہیں ہوتا ۔ even they are constituted in future.

حاجی محمد سیف اللہ خان : مجھے جناب کے فرمان سے اتفاق ہے ۔ لیکن ایک مسلمہ اصول ہے کہ قانون سازی presumption پر نہیں کی جاتی بلکہ وہ specific ہوتی ہے ۔ اس وقت کے لئے ہوتی ہے ۔ اس وقت کے مطابق ہوتی ہے ۔

Mr. Speaker : Please, come to point.

حاجی محمد سیف اللہ خان : اسی پر آ رہا ہوں جناب والا ! میں حزب اقتدار کی توجہ اس جانب مبذول کراؤں گا کہ انہوں نے ہنگامی قانون پنجاب پیپلز لوکل گورنمنٹ مصدرہ ۱۹۷۲ء کے تحت تشکیل شدہ کونسلوں کا ذکر اس کے جزو (و) میں کیا ہے ۔ میں یہ بتا دوں کہ اس قانون کے تحت اس وقت ایک بھی لوکل کونسل constitute نہیں ہوئی اور نہ ہی اس قانون کے ان حصوں کو جو کہ constitution of local councils سے متعلق ہیں اس وقت تک اس صوبے میں نافذ کئے گئے ہیں ۔ جب ایک قانون ہی سرے سے اس صوبے میں موجود نہیں ہے تو آپ اس قانون کا حوالہ اس میں دے رہے ہیں کہ "تشکیل شدہ پیپلز لوکل کونسلیں" اس کا مطلب یہ بھی ہوگا کہ اس کی interpre-tation کے لئے لوگ اسے عدالتوں میں لے جائیں ۔ میں نہیں چاہتا کہ اس قسم کے قانون کی interpretation کے لئے ہی کئی سال گزار دے جائیں ۔ کل کو اسکی یہ interpretation کی جا سکتی ہے کہ جناب والا جس وقت اس قانون کی منظوری دی گئی تھی یا جس وقت یہ قانون پاس کیا گیا تھا اس وقت جو لوکل کونسلیں موجود تھیں ان پر جزو (و) کا اطلاق ہوتا ہے اور صرف وہی کونسلیں ان اختیارات اور مراعات کو حاصل کر سکتی ہیں ۔ حالانکہ وہ اس وقت موجود نہیں ہیں ۔ اگر آپ "تشکیل شدہ" کے الفاظ ضروری رکھنا چاہتے ہیں ۔ تو آپ اس میں "تشکیل ہونے والے" الفاظ بھی ایزاد کر سکتے ہیں ۔ اس قانون کی مخالفت یا اس جزو کی مخالفت میرا مقصد نہیں ہے بلکہ اس جزو کی قانونی اصلاح مقصود ہے اور جن کی تشکیل اس وقت تک نہیں ہوئی ان کا حوالہ آپ دے رہے ہیں اور جن کی تشکیل ہونے والی ہے ان کا آپ نے کوئی حوالہ نہیں دیا ۔

کل کو اگر اس کی interpretation ہو تو وہ یہی ہوگی کہ چونکہ وہ کونسلیں تشکیل شدہ نہیں تھیں ۔ اس لئے ان پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا ۔ اور جو اس وقت موجود ہیں وہ اس کے بعد تشکیل ہوئی ہیں اس لئے بھی اس کا ان پر اطلاق نہیں ہوتا تو آپ اس پر ٹھنڈے دل سے غور کریں ۔ اگر قانونی اعتبار سے آپ مناسب سمجھتے ہیں تو میں کہوں گا کہ "تشکیل شدہ" الفاظ یعنی "constituted" کی بجائے "تشکیل ہونے والے" (to be constituted) کر دیا جائے تو آپ کا قانون According to the fundamentals and principles of law بن جائے گا ۔

مسٹر سپیکر : ترمیم پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۲ کی تحتی ضمن (۱) کے پیرا (و) میں "تشکیل شدہ" کی بجائے "تشکیل ہونے والے" الفاظ ایزاد کئے جائیں ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۲ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۱)

مسٹر سپیکر : اب بل کی کلاز ۱ زیر غور ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ صاحب کی سب سے پہلے ترمیم ہے کہ مسودہ قانون کی ضمن ۱ حذف کر دی جائے ۔ یہ سوال اس وقت arise نہیں ہوتا ہے ۔ اس کے بعد بھی حاجی محمد سیف اللہ کی ترمیم ہے یہ بھی نہیں آسکتی ۔ اس کے بعد چوہدری امان اللہ لک کی ترمیم ہے ۔

Chaudhri Amanullah Lak : I beg to move :

That for Clause 1 of the Bill, the following be substituted, namely :—

1. (1) This Act may be called the **Punjab Acquisition of Land (in**

fulfilment of the promise for Provision of Housing Facilities) Act, 1673.

(2) It shall extend to the whole of the Province of the Punjab.

مسٹر سپیکر : چوہدری صاحب آپ کی ترمیم اس لئے پیش نہیں ہو سکتی کہ اس کلاز کی سب کلاز ۲ کو آپ حذف کر گئے ہیں کہ ۔

"It shall come into force at once"

اس کے متعلق آپکو کہنا چاہیئے تھا کہ اسکو حذف کیا جائے ۔ آپکی ترمیم اس کو touch upon نہیں کرتی اس لئے یہ پیش نہیں ہو سکتی ۔ "میز پارلیمنٹری پریکٹسز" کے مطابق

It will amount to a negative vote that it shall never come into force ; hence this amendment is not permitted.

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں عرض کرتا ہوں کہ جناب نے فرمایا ہے کہ یہ ترمیم پیش نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ نافذالعمل نہیں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : The House is called to order. No interruptions please.

چوہدری صاحب ۔ آپ نے اس کلاز کی substitution کی ہے اور یہ نہیں کہا ہے کہ یہ کب سے نافذالعمل ہو گی اس کا سٹینڈرڈ طریقہ دنیا میں یہ ہے کہ ٹائم آپ مقرر کرتے ہیں ۔

which may even amount to the negation of the Bill.

مگر اس کی مختلف تشریحات ہیں ۔ جو عام روایت ہے وہ یہ ہے اس لئے تین مہینے تک یہاں پیش ہوتی ہے ۔

Therefore, I rule it out of order.

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں گزارش کروں گا کہ آپ نے اس کو خلاف ضابطہ قرار دے دیا ہے یہ اور بات ہے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : I can give you May's Parliamentary Practice on that.

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں نے پڑھا ہے ۔ نافذ العمل کے متعلق نہیں ہے ۔ اس لئے میں پابند ہوں کہ اس کے متعلق اس کی تائید کروں یا نہ کروں ۔

مسٹرسپیکر : اس میں پرویژن موجود ہے کہ

"It shall come into force at once"

چوہدری امان اللہ لک : وہاں وہ ترمیم نہیں ہے ۔ اگر اس کو ہاؤس میں put فرما کر خارج فرما دیں جیسے پہلے ہوتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ کہ وہ راستہ جمہوری ہے اور زیادہ مناسب ہے ۔

مسٹر سپیکر : یہ relative term ہے بلکہ برٹش پارلیمنٹ کی نقل کی جاتی ہے کیونکہ وہ زیادہ جمہوریت کے قریب ہے ۔

Chaudhri Aamanullah Lak : Sir, I beg to moved :

That in sub-clause (1) of Clause 1 of the Bill, for the word "Housing" occuring in line 2, the words "Housing Scheme" be substituted.

Mr. Speaker : The motion moved is :

That in sub-clause (1) of Clause 1 of the Bill. for the word "Housing" occuring in line 2, the words "Housing Scheme" be substituted.

Minister for Colonies : Opposed.

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! جن دوستوں نے مخالفت برائے مخالفت اختیار کر رکھی ہے نہ معلوم یہ کیوں حقیقت پسندی کی طرف نہیں آتے ۔

Mr. Speaker : plese speak on your amendment.

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں وہی عرض کر رہا ہوں کہ انہوں نے اس کی مخالفت کی ہے ۔ ہاؤسنگ سکیم زیادہ جامع اور comprehensive ہے یہ زیادہ وسیع ہے ۔ جو آپ نے یہاں ترجمہ دیا ہے جو آپ اپنے منشور کے مطابق تقاریر فرماتے رہے ہیں جو ہاؤس کے اندر ہوتا رہا ہے لفظ "سکیم" اس کو cover کرتا ہے ۔ میں محسوس کرتا ہوں

کہ جو دفعات اس بل کے اندر موجود ہیں اس کے پیش نظر اس کو جامع اور comprehensive کرنے کے لئے اور زیادہ موثر کرنے کے لئے اس کی ضرورت ہے کہ "سکیم" کے لفظ کا اضافہ کر دیا جائے۔ ہاؤسنگ سے کوئی مدعا اور کوئی مقصد نہیں بنتا۔

Mr. Speaker : Now it is being repeated for the third time.

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا! یہ لفظ چھوٹا سا ہے مگر بڑا جامع ہے۔ اس میں پیپلز پارٹی کا سارا پروگرام آتا ہے۔ میں جناب کی وساطت سے استدعا کرتا ہوں کہ اس معمولی سی ترمیم کے ساتھ اس کی خوب صورت اور اس کے حسن و جمال میں زیادہ اضافہ ہوگا اور اس سے ترجمانی صحیح ہو گی۔

مسٹر سپیکر : اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون ضمن ۱ کی تحتی ضمن (۱) کی سطر ۱ میں الفاظ "برائے مکانات" کی بجائے الفاظ "برائے رہائشی سکیم" ثبت کئے جائیں۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, I move :

That in sub-clause (3) of Clause 1 of the Bill, between the word "at once" and full-stop appearing at the end, the following be inserted, namely :—

"and shall be deemed to have taken effect on and from the day the Punjab Acquisition of Land (Housing) Ordinance, 1973 (Punjab Ordinance No. I of 1973) ceased to operate in accordance with the provisions of clause (2) (a)

of "Article 135 of the Interim Constitution of the Islamic Republic of Pakistan".

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in sub-clause (3) of Clause 1 of the Bill, between the word "at once" and full-stop appearing at the end, the following be inserted, namely :—

"and shall be deemed to have taken effect on and from the day the Punjab Acquisition of Land (Housing) Ordinance, 1973 (Punjab Ordinance No. I of 1973) ceased to operate in accordance with the provisions of clause (2) (a) of Article 135 of the Interim Constitution of the Islamic Republic of Pakistan".

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I oppose it.

شیخ عزیز احمد : جناب والا ! میں نے جو ترمیم پیش کی ہے وہ consequential ہے لازمی طور پر ۲۸ تاریخ کو وہ cease ہو گیا تھا اس لئے ضرورت محسوس کی گئی کہ اس کو validate کیا جائے۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I oppose it on the ground that by this amendment, the Government benches are admitting that that Ordinance lapsed on the 1st of March...

Mr. Speaker : Let us not go into the questions of law a legal interprepation.

Let us not go into these merits or demerits.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, merits of what ? It tries to justify and give retrospective effect to this legislation to cover up something which is completely contradictory and in conflict with the Constitution. I do not accept that this is a correct piece of amendment suggested in this legislation. That Ordinance was tabled in the House with accompanying resolution of disapproval and subsequently this Bill was introduced. He has questioned the validity of the enactment by which you have given fresh life which under the Interim Constitution expired on the 1st of March at 12 O'clock mid-night.

Mr. Speaker : Let us not discuss something beyond the House.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Because this is giving.....

Mr. Speaker : A case pending in a court is immaterial so far as this House is concerned. I would like to correct myself when I informed Makhdoomzada earlier : it was in the case of Khizar Hayat Tiwana under the Land Acquisition Act and when it came before the Supreme Court, the dispute was about the definition of market value, and the Provincial Assembly passed an act whereby it amended the law and changed the definition of market value, and the Supreme Court threw out the case, which had been accepted by the High Court, on the ground that the law had been changed while the appeal was pending in the Supereme Court. I would like to correct myself.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : But that does not affect me at all because that is for the Assembly Members and other office bearers and Ministers to defend this in the High Court. I have not bothered about them. But this is a deliberate amendment moved after the admission of writ petition. Now this gives retrospective effect to this legislation and it is an admitted principle

in legislative policies not to give retrospective effect. I will quote you an example. Now this amounts to this that sitting in the Assembly and in the lobbies smoking was permissible. Tomorrow the legislative Assembly says from a previous day, i. e. 15 days before, if anybody was smoking in the lobbies of the Assembly he would be punishable with a fine of Rs. 50.

Mr. Speaker : This is a retrospective punishment and it is not permissible under the Constitution.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Now under this law, is'nt it a punishment because this arbitrary compensation is completely against the fundamental principles laid down in the Constitution. This is a deliberate attempt to give retrospective effect and I request you to kindly intervene as an eminent and a just lawyer. This is a deliberate attempt and do not allow them to move this amendment. It is an after-thought. We will even questio n this. This is a complete insult to the High Court and the Judiciary. This we oppose and we request the Hon'ble the Law Minister, who is an experienced lawyer himself, that it is an attempt to defeat the purposes. But that attempt will never succeed because the orders issued after the ordinance lapsed and the enactment made which is again invalid, cannot be legalised by this retrospective clause by way of amendment. I request them in the name of justice and in due respect to the High Court to please withdraw and not press on this amendment.

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! یہ ایک مسلمہ مقولہ ہے کہ

To much of every thing is bad.

جہاں تک اس قانون کا تعلق ہے میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اور اب بھی کہتا ہوں کہ اس کو مفاد عامہ کے تحت ہونا چاہئے ۔ اگر یہ محض اس مقصد کے لئے نافذ کیا جا رہا ہے کہ غریبوں کو مکانات میسر ہوں تو یہ قانون ہماری

نسلوں کے لئے اور ہمارے غریب بھائیوں کے لئے نہایت ہی خوش آئند ہے ۔ میں اس وقت تک نہیں سمجھ سکا کہ آخر وہ کیا شکوک و شبہات ہیں جن کے بارے میں ابھی تک آپ نے اپنے آپ کو کنفرم نہیں کیا ۔ آپ کے ذہن نے یہ چیز ابھی تک تسلیم نہیں کی کہ ہم جو پہلے کہتے رہے ہیں آیا وہ صحیح تھا یا جو قانون سازی آپ کر رہے ہیں وہ صحیح ہے ؟ اگر حزب اقتدار یہ کہتی ہے کہ اس آرڈیننس کے بعد جو enactment کی تھی وہ صحیح ، درست اور قانون کے مطابق تھی تو پھر ان شکوک و شبہات کی کیا ضرورت ہے ۔ بار بار ایک طرف آپ یہ لاتے ہیں کہ ان تمام کارروائیوں کو ۔ تمام نوٹسوں کو جو اس enactment کے بعد جاری کئے گئے ہیں ان کو immune کیا جاتا ہے ۔ ان کو تحفظ دیا جاتا ہے ۔ اس حد تک تو بجا ہے اور یہ کہنے کے بعد پھر آپ یہ لاتے ہیں کہ یہ قانون اس تاریخ سے نافذ العمل ہوگا جس تاریخ سے ہم نے اس آرڈیننس کو اس enactment کے تحت validate کیا تھا ۔ میں نہیں سمجھ سکا کہ آخر اس کا مقصد کیا ہے ۔ یہ تو صاف دلالت کرتا ہے کہ عوام میں اور لوگوں میں شکوک و شبہات پیدا کر رہے ہیں کہ پہلے اس آرڈیننس کو آپ نے re-enact کیا جو بے ضابطہ تھا ۔

مسٹر سپیکر : اپنے آپ کو ترمیم تک ہی محدود رکھیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں یہ کہتا ہوں کہ اس ترمیم سے چونکہ شکوک و شبہات میں اضافہ ہوتا ہے اور اس سے پہلے جو کچھ ہم نے کیا وہ کالعدم تصور ہوتا ہے ۔ اس لئے میں عرض کرتا ہوں کہ اس کو دھرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے یہ ترمیم بالکل بے سود ہے اور بغیر کسی مقصد کے ہے ۔ اس میں فائدہ کم ہے نقصان زیادہ ہے ۔

وزیر خزانہ : جناب والا ! میں معافی چاہتا ہوں ۔ یہ بات پہلے بھی ہوئی ہے ۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ آج یہ آخری گزارش ہوگی ۔ وہ یہ کہ ایوان کا وقت کم از کم ۱۰ منٹ اور بڑھا دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : پانچ منٹ میں اپنی طرف سے add کرتا ہوں اور ایوان کا وقت ۲ بجکر ۵۰ منٹ تک ہوگا ۔ But not a second beyond that.

Mr. Speaker : The question is :

> That in sub-clause (3) of Clause 1 of the Bill, between the word "at once" and full-stop appearing at

the end, the following be inserted, namely :—

"and shall be deemed to have taken effect on and from the day the Punjab Acquisition of Land (Housing) Ordinance, 1973 (Punjab Ordinance No. I of 1973) ceased to operate in accordance with the provisions of clause (2) (a) of Article 135 of the Interim Constitution of the Islamic Republic of Pakistan."

(On count, the motion was carried)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۱ ترمیم شدہ صورت میں قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(تمہید)

مسٹر سپیکر : اب مسودہ قانون کی تمہید ایوان کے زیر غور ہے ۔ پہلی ترمیم حاجی محمد سیف اللہ کی طرف سے ہے کہ مسودہ قانون کی تمہید حذف کر دی جائے ۔ یہ infructuous ہو گئی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! میں آپ سے بالکل اتفاق کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر : اگلی ترمیم بھی حاجی صاحب کی طرف سے ہے ۔ اس کی بھی کوئی ضرورت نہیں رہی ۔ یہ بھی infructuous ہو گئی ہے ۔ اس کے بعد چوہدری امان اللہ لک کی ترمیم ہے ۔ یہ بھی پیش نہیں ہو سکتی ۔ اس لئے قانون تو پاس ہو گیا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں عرض کروں گا کہ جو طریق کار ہم نے طے کیا ہے وہ شہری اور دیہاتی ایریا کو determine کرتا ہے ۔ اس لئے یہ over-lap نہیں ہوتے ۔ سکیمیں اس کے طابع چلیں گی ۔

Mr. Speaker : Please, let me see. I actually put a query to the Minister concerned with this Bill. Does it apply to urban areas or rural areas ?

Minister for Auqaf : Both sir.

وزیر قانون : جناب والا ! اس کا دائرہ اختیار پورے صوبہ میں ہوگا ۔

Chaudhri Amanullah Lak : Sir, I beg to move :

> That in the Preamble of the Bill the words "urban and" occurring in line 2, be deleted.

Minister for Finance : Sir, in Clause 3 the words used are "all land within the Province."

ہر طرح کی زمین پر اس کا اطلاق ہوگا ۔

مسٹر سپیکر : لک صاحب آپ کو benifit of doubt دیا جاتا ہے ۔

Amendment moved is :

> That in the Preamble of the Bill, the word "urban and" occurring in line 2, be deleted.

وزیر اوقاف و نو آبادیات : جناب والا ! میں اسکی مخالفت کرتا ہوں ۔

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میرا بنیادی طور پر مقصد اس ترمیم میں یہ تھا کہ آج تک جتنی سابقہ حکومتوں میں بھی ترقی ہوئی ہے اسکی شہری علاقوں میں سب سے زیادہ investment ہوئی ہے ۔ چاہے مکانات کی ہو ، سڑکوں کی ہو ، سکولوں کی ہو ، کالجوں کی ہو جیسے بھی ہو اور جو جو سکیمیں سابقہ حکومتوں نے بھی آج تک بنائی ہیں ، ان سب کے لئے investment شہروں میں زیادہ کی گئی تھی ۔ اب بھی میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک نیک مقصد ہے ، نہایت اعلیٰ کام ہے ۔ بے شمار بے گھر لوگ جنہوں نے پیپلز پارٹی کو دیہاتوں میں ووٹ دئے تھے ۔ اور وہ "کمین" لوگ جن کو وہاں بالکل نئی مخلوق قرار دیا جاتا ہے ۔ اس میری ترمیم کے بعد یقینی طور پر ان بے نوا لوگوں کے لئے بہت زیادہ حصہ نکل سکے گا جو اپنے گھروں سے ، جو اپنی جگہوں سے آج تک محروم ہیں اور بالکل مالک اراضی کے رحم و کرم

پر ہیں ۔ اس لئے میرا بنیادی نقطہ نگاہ ترمیم کرنے کا یہ تھا کہ شہروں کی آبادی بہت زیادہ بڑھ رہی ہے ۔ اب مکانات یہاں بنائے جائیں گے اور لوگ یہاں آئیں گے ۔ لوگوں کو اور زیادہ سہولتیں میسر ہوں گی ۔ اس لئے دیہاتوں سے migration کا سسٹم جاری رہے گا ۔ اگر آپ مکانات کی سکیمیں دیہاتوں میں بھی بنائیں گے تو یقینی طور پر کل کو وہاں کالجز بھی بن سکیں گے اور وہاں انڈسٹری بھی لگ سکے گی ۔ اس لئے میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ ۸۵ فیصد آبادی جس نے آج تک بہت زیادہ حصہ ہر گورنمنٹ کو اپنے ریونیو کا دیا ہے مجموعی طور پر کوئی سکیم انکے حصے کے مطابق نہیں دی گئی ہے ۔ یہ ایک بہت بڑا منصوبہ ہے ۔ یہ ایک بہت بڑی گورنمنٹ کی سکیم ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پر گورنمنٹ عملدرآمد کرنے میں بالکل صحیح عزم رکھتی ہے اور یہ شاید پایہ تکمیل کو پہنچ جائے ۔ اس میں دیہاتوں کو ان کی آبادی کے مطابق حصہ دیا جائے ۔ (قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Please, no interruption.

چوہدری امان اللہ لک : جناب والا ! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ دیہاتی علاقوں میں اس سکیم کو مکمل طور پر نافذ کیا جائے کیونکہ وہ غریب آدمی وہ بے آسرا اور بے سہارا لوگ آج بھی مجھے یاد ہیں جو پیپلز پارٹی کو ووٹ دیتے وقت یہ محسوس کرتے تھے کہ ان کو مکانات دئے جائیں گے ۔ آج وہ بڑی کسمپرسی کے عالم میں ان چوہدریوں ، ان زمینداروں اور ان جاگیرداروں کے رحم و کرم پر ہیں جو ان کو ہر روز طعنے دیتے ہیں کہ آپ کو کیا ملا ہے ۔ لیکن اس ایکٹ کے تحت یہ میں محسوس کرتا ہوں جیسا کہ محسوس بھی کیا جا رہا ہے اور جیسا کہ حکومت کے ارادوں سے نظر آ رہا ہے کہ شہروں کے ارد گرد قیمتی زمین حاصل کر کے victimisation کر کے یہاں کالونیز تعمیر کی جائیں گی یا مکانات تعمیر کئے جائیں گے ۔ لیکن اس بہت بڑے حصے کے ساتھ نا انصافی ہوگی ۔ اس لئے میں اپنے دوستوں سے جو حزب اقتدار میں بیٹھے ہوئے ہیں اور ان میں سے اکثریت دیہاتوں سے تعلق رکھتی ہے ، استدعا کروں گا کہ ان غریب آدمیوں کے لیے جو دیہاتوں میں بکھرے پڑے ہیں ، میری ترمیم کو منظور کر لیا جائے اور لفظ "شہری" کو یہاں سے حذف کر دیا جائے ۔ یہ سکیم صرف دیہاتی ایریا کے لئے رکھی جائے اور ان غریبوں کے لئے رکھی جائے اور ان مسکینوں کے لئے رکھی جائے ۔

(قطع کلامیاں)

جناب والا ! اس طرح یہاں ہاؤس میں گڑبڑ پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے - میرے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ میں وہ تکیہ کلام اختیار کروں جس سے پہلے ہی میرے فاضل دوست چوہدری محمد انور سمہ صاحب - میں اور اور اس کے بعد جناب مختار احمد اعوان صاحب بدنام ہو چکے ہیں -

(قطع کلامیاں)

بہر حال میں استدعا کروں گا جناب کی وساطت سے کہ وہ خاموشی اختیار کریں اور میری ترمیم پر تہ دل سے ، سکون قلب سے بلکہ تعصب سے بالاتر ہو کر کہ یہ حزب اختلاف کی طرف سے آئی ہے یا کسی فاضل ممبر نے دی ہے ، غور کریں - میں ان فاضل دوستوں کو ، ان اراکین کو جو دیہاتوں سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کی اکثریت ہے ، آپ کی وساطت سے اپیل کروں گا کہ یہ سکیم دیہاتوں میں نافذالعمل کرنے کے لئے لفظ "شہری" کو حذف کیا جائے -

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون کی تمہید کی سطر ۱ میں
الفاظ "شہری اور" حذف کر دئے جائیں -

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر : اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون کی تمہید قانون کا حصہ بنے -

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I oppose it, Sir. Mr Speaker, Sir, I draw your attention and that of the House to the Preamble. It reads :—

> Whereas it is expedient to make provisions for the acquistion of land for housing schemes in urban and rural areas of the Province and for matters incidental thereto;

The word "expendient" Mr. Speaker, is a very crucial one in this and that "expediency" is explained by the Statement of Objects and Reasons. How this expediency

and why has the Government considered this expediency, they have the reason :—

> While the population in the Province in general and urban areas in particular has been increasing at a high rate, the provision of housing has not kept pace with this growth and the people, specially in the low income group, are facing an acute shortage of housing. A substantial part of the population lives in uninhabitable shelters. In large urban centres there are slums, squatters' colonies, highly congested localities and over crowded houses.
>
> The Government is determined to remove the housing shortage. by undertaking housing schemes for providing residential plots and houses for the entire population, particularly the low income group, in the shortest possible time. Acquisition of land is a pre-requisite for meeting this objective.

Minister of Law : I move the closure :

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : You can't move the closure. It is an abuse of the rules. I am the first speaker on this and don't make the Speaker to do injustice please. Sir, I read the third para of the Statement of objects and Reasons :—

> The procedure, for land acquisition under the existing Land Acquisition Act, 1894 are cumbersome

and dilatory. In view of the pressing need for speedy action to solve the acute problem of housing shortage, provision of separate law to enable the acquisition of land for housing with the minimum of procedural delays has become necessary. Hence the proposed Bill.

Sir, this is mis-statement of facts It. is wrong evaluation of what has been happening. I have got to make my submissions on merits, but totally mis-conceived and wrong facts have been taken into account. How did the housing shortage come into existence? There was the Land Acquisition Act of 1894.

Mr. Speaker: I am not going to open a discussion which is not relevant to the Preamble.

Minister of Law: I move that the question be now put.

مسٹر سپیکر: تحریک کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ اب استصواب رائے کر لیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر: اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون کی تمہید قانون کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(طویل عنوان)

مسٹر سپیکر: حاجی صاحب! طویل عنوان میں اب ترمیم پیش نہیں ہو سکتی ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : جناب والا ! اب اس ترمیم کی ضرورت نہیں ہے میں اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں ۔

وزیر اوقاف و نو آبادیات : جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء ترمیم شدہ صورت میں منظور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء ترمیم شدہ صورت میں منظور کیا جائے ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I oppose it.

Makhdoom Hamid-ud-Din : I oppose it.

Mr. Speaker : The House is adjourned till 8.30 A. M. tomorrow. Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood and Makhdoom Hamid-ud-din will participate in the discussion tomorrow.

(اسمبلی کا اجلاس ۲۱ مارچ ۱۹۷۳ء بروز بدھ ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہوگیا)